



# سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

۱

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد نعیم الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمارت کراچی



DATA ENTERED

# مفتی محمد اعجاز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

جلد اول

مفتی محمد اعجاز صاحب قاسمی  
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العجاز کراچی

0333 - 3136872

رابطہ کے اوقات / صبح ۱۰ بجے سے صبح ۱۱ بجے تک

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی 297-32

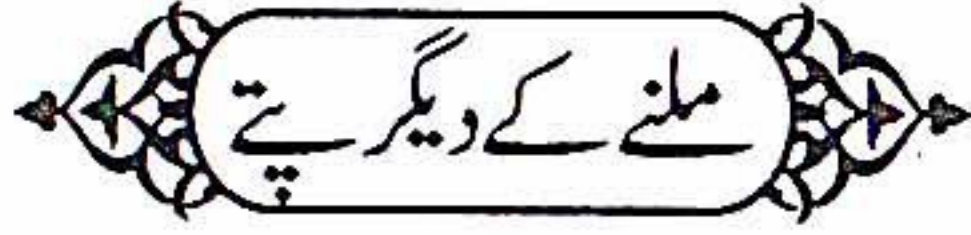
طباعت: دوم ۱۴۳۶ھ - ۲۰۱۵ء

ناشر: بیت العجاز کراچی ۱۲۷۹۳۸

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی - 74400

فون: 0304-2191710, 0333-3136872, 0302-2205466

ای میل: baitulammar2004@gmail.com  
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com



❖ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن - 021-34927159

❖ الحجاز پبلشر کراچی، بنوری ٹاؤن - 0314-2139797

❖ مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن - 021-34856701-2

❖ مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن - 0333-3227706

❖ مکتبہ طیبہ، بنوری ٹاؤن - 021-34915948

❖ مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن - 0321-2357200

❖ مکتبہ امام محمد، بنوری ٹاؤن - 0300-2714245

❖ مکتبہ المعارف، بنوری ٹاؤن - 021-34127553

❖ دارالبشائر، بنوری ٹاؤن - 0334-2659744

❖ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوسٹہ - 081-2662263

❖ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان - 061-4540513

❖ ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن - 0324-2855000

❖ مکتبہ عرفان، بنوں - 0334-8825488

## فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳	☆ عرض مولف.....
۳۵	☆ مقدمہ.....
	○ ————— آ ————— ○
۳۳	☆ آبادی.....
۳۳	☆ آبادی بڑھ گئی.....
۳۵	☆ آبادی شہر سے متصل نہ ہو.....
۳۶	☆ آبادی کی حدود.....
۳۶	☆ آبادی کے اتصال کا معیار.....
۳۷	☆ آبادی متصل ہے.....
۳۸	☆ آبادی میں داخل ہونے کی دعا.....
۳۸	☆ آخری دن مسافر واپس آیا.....
۳۸	☆ آرام دہ سفر میں قصر.....
۳۹	☆ آرام کی کیفیت.....
۳۹	☆ آیت سجدہ.....
	○ ————— ا ————— ○
۵۰	☆ اپنے کو مسافر سمجھ.....
۵۰	☆ اتصال آبادی کا معیار.....

۵۹-۵۹-۲۵۱۵

صرف بیکہ کیجیے

محل سفر

۱۲۵

صفحہ نمبر	عنوان
۵۰	☆ اتفاقہ قیام.....
۵۲	☆ اٹھائیس روزے ہوئے.....
۵۳	☆ اذان.....
۵۲	☆ اذان بیٹھ کر دینا.....
۵۲	☆ ارادہ بدل گیا.....
۵۷	☆ اڑتالیس میل.....
۵۷	☆ اڑتالیس میل سے کم سفر کا حکم.....
۵۸	☆ استقبال.....
۵۸	☆ استقبال کرنا.....
۵۹	☆ استنجاء اور وضو کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لئے کافی ہو؟.....
۵۹	☆ اسٹیشن.....
۶۰	☆ اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ.....
۶۰	☆ اسلامی فوج نے دالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کر لیا.....
۶۲	☆ اشراق.....
۶۲	☆ اطراف میں دورہ کا حکم.....
۶۲	☆ اغوا شدہ.....
۶۹	☆ اغوا ہونے والا شخص قصر کرے گا یا نہیں؟.....
۷۰	☆ افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۷۱	☆ افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو.....
۷۱	☆ افطار ہوائی جہاز میں کب کرے.....
۷۱	☆ اقامت.....
۷۲	☆ اقامت بیٹھ کر کہنا.....
۷۲	☆ اقامت کی قضا نمازوں کا حکم.....
۷۳	☆ اقامت کی نیت دو جگہ پر کرنا.....
۷۳	☆ اقامت کی نیت سہو سجدہ کے بعد کی.....
۷۳	☆ اقامت کی نیت کے بعد نیت بدل گئی.....
۷۴	☆ اقامت کے لئے چھ شرائط ہیں.....
۷۴	☆ اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا.....
۷۶	☆ امام کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے.....
۷۷	☆ اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں.....
۷۹	☆ امیر بنانا.....
۸۱	☆ انتظار گاہ.....
۸۱	☆ انگلیوں کو کھڑا کر کے مسح کیا.....
۸۲	☆ انگوٹھے وغیرہ سے مسح کیا.....
۸۲	☆ اونٹ.....
۸۳	☆ اونٹنی موزہ پر مسح کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۸۳	☆ ایجنٹ کا دورہ.....
۸۳	☆ ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم.....
۸۳	☆ ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمم کرنا.....
۸۳	☆ ایک ساتھ دو نمازوں کو پڑھنا.....
۸۳	☆ ایکسڈنٹ میں اموات مخلوط ہو گئے.....
۸۳	☆ ایکسڈنٹ ہو تو.....
۸۳	☆ ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا.....
۸۳	☆ ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا.....
۸۵	☆ ایئر پورٹ.....
	◉ ————— ﴿﴾
۸۷	☆ باپ بیٹے کی جائے سکونت.....
۸۸	☆ بارڈر کے فوجیوں کے لئے قصر کا حکم.....
۸۹	☆ بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ.....
۸۹	☆ بالغ لڑکا.....
۹۰	☆ بحری جہاز کے عملہ کا حکم.....
۹۱	☆ بحری جہاز کے کپتان.....
۹۱	☆ بحری جہاز میں نماز.....
۹۱	☆ بحری سفر کی دعا.....



صفحہ نمبر	عنوان
۹۲	☆ بحری سفر کے احکام.....
۹۲	☆ بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے تو.....
۹۴	☆ بحری سفر میں مسافر کہاں سے ہوگا؟.....
۹۵	☆ بحری مشق.....
۹۸	☆ بس.....
۹۹	☆ بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا.....
۱۰۰	☆ بس میں نماز کا طریقہ.....
۱۰۲	☆ بلندی اور پستی.....
۱۰۳	☆ بمباری میں مرجائے.....
۱۰۳	☆ بندرگاہ.....
۱۰۵	☆ بوڑھی عورت.....
۱۰۷	☆ بہترین ساتھی.....
۱۰۸	☆ بیٹے باپ کی جائے سکونت.....
۱۰۸	☆ بیوی پر کوئی قبضہ کر لے تو.....
۱۱۰	☆ بیوی سفر سے انکار کرے تو.....
۱۱۰	☆ بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے تو.....
۱۱۱	☆ بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟.....
۱۱۲	☆ بیوی شوہر کے تابع ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۲	☆ بیوی کا عارضی قیام.....
۱۱۲	☆ بیوی کا قیام.....
۱۱۳	☆ بیوی کا وطن اقامت.....
۱۱۴	☆ بیوی کو جہاں رکھا ہے وہ بھی وطن اصلی ہے.....
۱۱۴	☆ بیوی کو چھوڑ کر سفر پر جانا.....
۱۱۴	☆ بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا.....
۱۱۵	☆ بیوی کو سفر میں جانے سے انکار کا حق ہے.....
۱۱۵	☆ بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں سفر میں.....
۱۱۶	☆ بیوی کی وجہ سے مقیم ہونا.....
۱۱۶	☆ بیوی کے سفر کا نفقہ کس پر.....
۱۱۶	☆ بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا.....
۱۱۷	☆ بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے تو؟.....
۱۱۷	☆ بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا.....
	﴿ ————— پ ————— ﴾
۱۱۹	☆ پارکنگ.....
۱۱۹	☆ پاکی.....
۱۱۹	☆ پانی اور مٹی نہ ملے.....
۱۱۹	☆ پانی خریدنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۰	☆ پانی دور ہے.....
۱۲۰	☆ پانی قریب ہے مگر پانی لینے میں نماز قضا ہو جائے گی.....
۱۲۱	☆ پانی کم ہے.....
۱۲۱	☆ پانی کے جہاز میں جمعہ پڑھنا.....
۱۲۲	☆ پانی کے سفر میں موت ہو جانا.....
۱۲۳	☆ پانی موجود ہے لیکن بھول کر تیمم کر کے نماز پڑھ لی.....
۱۲۳	☆ پانی میں ڈبو کر مار دیا.....
۱۲۳	☆ پانی نہ ہونے کی صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟.....
۱۲۴	☆ پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لئے کافی ہے.....
۱۲۴	☆ پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمم کر لیا.....
۱۲۵	☆ پاؤں.....
۱۲۵	☆ پاؤں کٹا ہوا ہے.....
۱۲۶	☆ پاؤں میں زخم ہے.....
۱۲۷	☆ پاگلٹ.....
۱۲۷	☆ پراپرٹی.....
۱۲۷	☆ پرواز کے دوران محرم کا ہونا.....
۱۲۸	☆ پستی میں اترتے وقت.....
۱۲۸	☆ پلاسٹک کے موزے پر جراب ہو تو؟.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۸	☆ پلیٹ فارم.....
۱۲۹	☆ پناہ مانگے.....
۱۲۹	☆ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر لمبا عرصہ ٹھہرنا.....
۱۲۹	☆ پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ کرنا ضروری ہے.....
۱۳۰	☆ پیشن کے لئے سفر کرنا.....
۱۳۱	☆ پنکھے کا استعمال.....
۱۳۱	☆ پوری عمر سفر میں گذر گئی روزے کا کیا ہوگا؟.....
۱۳۱	☆ پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے.....
۱۳۲	☆ پیاس.....
۱۳۲	☆ پیر کٹا ہوا ہو تو مسح کا حکم.....
۱۳۲	☆ پیشہ اختیار کرنا.....
	← ت →
۱۳۲	☆ تابع.....
۱۳۲	☆ تاجر کے لئے قصر نماز کا حکم.....
۱۳۲	☆ تبلیغ والوں کی تشکیل.....
۱۳۲	☆ تبلیغی جماعت.....
۱۳۵	☆ تبلیغی کام مختلف مساجد میں.....
۱۳۶	☆ تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۷	☆ تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا.....
۱۳۷	☆ تحفہ لانا.....
۱۳۷	☆ تراویح کی نماز.....
۱۳۸	☆ تردد کی حالت میں روزہ رکھنا.....
۱۳۸	☆ تسبیح کم پڑھنا.....
۱۳۹	☆ تشکیل مختلف مساجد میں.....
۱۳۹	☆ تعزیت تین دن بعد کرنا.....
۱۳۹	☆ تعزیتی سفر.....
۱۴۰	☆ تفریح کے مقام.....
۱۴۱	☆ تکبیر تشریق اور مسافر.....
۱۴۲	☆ تنہا سفر نہ کرے.....
۱۴۲	☆ تہجد پڑھنا.....
۱۴۳	☆ تیاری میں مدد دینا.....
۱۴۳	☆ تیمم بار بار کرنا ایک ڈھیلہ پر.....
۱۴۴	☆ تیمم جنابت کب ٹوٹے گا.....
۱۴۵	☆ تیمم غسل کی نیت سے کرنا.....
۱۴۵	☆ تیمم کا حکم کب نازل ہوا.....
۱۴۶	☆ تیمم کا معنی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۴۷	☆ تیمم کر کے نماز شروع کی نماز ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا.....
۱۴۸	☆ تیمم کرنے کا طریقہ.....
۱۴۹	☆ تیمم کی شرائط.....
۱۵۱	☆ تیمم کے لئے کتنا بڑا ڈھیلہ ہونا چاہئے.....
۱۵۱	☆ تیمم میں استعمال شدہ ڈھیلے سے استنجا کرنا.....
۱۵۱	☆ تیمم میں دو ضربیں کیوں ہیں؟.....
۱۵۲	☆ تیمم وضو، غسل کا قائم مقام ہے.....
۱۵۳	☆ تین دن سے زائد ٹھہرنا.....
۱۵۴	☆ تین میل پر قصر کرنا.....
	← ————— ٹ ————— →
۱۵۶	☆ ٹخنے کٹ گئے.....
۱۵۶	☆ ٹریفک کے قواعد کا خیال رکھیں.....
۱۵۷	☆ ٹرین کے بیت الخلاء کے پانی کا حکم.....
۱۵۷	☆ ٹرین میں پانی ہو لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمم کر لیا.....
۱۵۷	☆ ٹرین میں نماز پڑھنے کا طریقہ.....
۱۵۷	☆ ٹکٹ.....
۱۵۸	☆ ٹھہر گیا راستہ میں.....

صفحہ نمبر	عنوان
	○ ————— ﴿ ج ﴾ ————— ﴿
۱۵۹	☆ جانور خریدنے کے بعد سفر کیا
۱۵۹	☆ جانور کو مارنا
۱۵۹	☆ جائیداد
۱۶۰	☆ جگہ شہر سے الگ ہوگئی
۱۶۰	☆ جگہ گھیرنا
۱۶۱	☆ جماعت ثانیہ
۱۶۱	☆ جمع کرنا
۱۶۱	☆ جمعہ جس جگہ درست نہیں وہاں مسافروں نے جمعہ پڑھ لیا
۱۶۲	☆ جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا خرید و فروخت کرنا
۱۶۲	☆ جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا ہوٹل میں کھانا کھانا
۱۶۲	☆ جمعہ کی نماز
۱۶۳	☆ جمعہ کی نماز کا امام مسافر بن سکتا ہے
۱۶۴	☆ جمعہ کے دن سفر کرنا
۱۶۵	☆ جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا
۱۶۷	☆ جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے
۱۶۷	☆ جمعہ میں قضا یا آجائے
۱۶۸	☆ جنابت کا تیمم کب ٹوٹے گا

صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۸	☆ جنابت لاحق ہو جائے تو کیا کرے.....
۱۶۸	☆ جنازہ کی نماز.....
۱۶۹	☆ جنس زمین کے سوا دوسری چیزوں پر تیمم کی شرط.....
۱۷۰	☆ جنگ بندی کے بعد سفر میں فوج کے لئے نماز کا حکم.....
۱۷۱	☆ جنگ کے دوران افواج کے لئے قصر کا حکم.....
۱۷۱	☆ جنگل میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے.....
۱۷۱	☆ جنگ میں گم ہو گیا.....
۱۷۱	☆ جنگی قیدی دارالحرب میں قصر کریں یا اتمام.....
۱۷۲	☆ جوان بیوی کو چھوڑ کر علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا.....
۱۷۲	☆ جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا.....
۱۷۳	☆ جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا.....
۱۷۴	☆ جہاز کے پانی کا حکم.....
۱۷۴	☆ جہاز کے عملہ کا حکم.....
۱۷۴	☆ جہاز میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے.....
۱۷۴	☆ جہاز میں عید کی نماز کا حکم.....
۱۷۵	☆ جہاز والے سے ضمان لینا.....
	○
	﴿ ————— چ ————— ﴾
۱۷۶	☆ چاشت.....



صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۶	☆ چیل چرانا.....
۱۷۷	☆ چٹائی.....
۱۷۷	☆ چرانا.....
۱۷۸	☆ چلتا پھرتا تاجر.....
۱۷۸	☆ چلتا پھرتا مسافر.....
۱۷۸	☆ چلتی گاڑی میں نماز کا حکم.....
۱۷۹	☆ چمڑا.....
۱۷۹	☆ چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم.....
۱۸۰	☆ چندہ کی بقیہ رقم.....
۱۸۰	☆ چور نے مسافر کو قتل کر دیا.....
۱۸۰	☆ چوڑائی پر مسح کرنا.....
۱۸۱	☆ چومنا.....
۱۸۱	☆ چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے.....
۱۸۲	☆ چیز لے لی قیمت ادا نہ کر سکا.....
۱۸۲	☆ چیز ملی.....
	○
	﴿————ح————﴾
۱۸۳	☆ حاجی پر قربانی کا حکم.....
۱۸۳	☆ حاجی حج کے سفر میں مر جائے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۳	☆ حاجی کی اقامت کی نیت.....
۱۸۳	☆ حادثہ میں مسافر مر گیا.....
۱۸۴	☆ حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا مقیم ہے یا مسافر.....
۱۸۵	☆ حج کے سفر کے وقت کی دعا.....
۱۸۶	☆ حج کے سفر میں حاجی مر جائے.....
۱۸۷	☆ حج کے سفر میں موت آجائے.....
۱۸۷	☆ حق برابر ہے.....
۱۸۸	☆ حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا.....
۱۸۹	☆ حیض کی حالت میں سفر کا حکم.....
۱۹۱	☆ حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟.....
	◉ ————— ✨ ————— ✨
۱۹۳	☆ خانہ بدوش.....
۱۹۳	☆ خانہ بدوش کہاں سے مسافر ہوں گے.....
۱۹۴	☆ خانہ بدوشوں کی نیت.....
۱۹۴	☆ خبر گیری کرنا.....
۱۹۵	☆ خدمت کا ثواب.....
۱۹۶	☆ خوش آمدید کہنا.....
۱۹۶	☆ خوف کے وقت کی دعا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۶	☆ خیال رکھے.....
	○
	﴿ ————— ﴾
۱۹۷	☆ دارالاقامہ میں رہنے والوں کا حکم.....
۱۹۷	☆ دارالحرب.....
۲۰۰	☆ دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ ہوا.....
۲۰۱	☆ داماد، سسرال میں کیا قصر کرے گا.....
۲۰۱	☆ دب جائے.....
۲۰۱	☆ درود پڑھیں.....
۲۰۲	☆ دریا میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے.....
۲۰۲	☆ دعائے خوف.....
۲۰۲	☆ دعائے رخصت.....
۲۰۲	☆ دعائیں سفر کے دوران پڑھنے کی.....
۲۰۳	☆ دعوت کرنا.....
۲۰۴	☆ دن کا حکم.....
۲۰۴	☆ دن بڑا ہو.....
۲۰۴	☆ دن بڑا ہو یا چھوٹا تو مسافر کیا کرے.....
۲۰۶	☆ دن چھوٹا ہو.....
۲۰۶	☆ دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۷	☆ دنیا کی طرف رغبت نہ کرے.....
۲۰۷	☆ دو بیویاں.....
۲۰۸	☆ دو پہر سے پہلے مسافر مقیم ہو گیا.....
۲۰۸	☆ دو جگہ اقامت کی نیت کرنا.....
۲۱۰	☆ دوران سفر کیا کرے.....
۲۱۰	☆ دوسری بیوی سفر میں شوہر کے پاس پہنچ گئی تو؟.....
۲۱۱	☆ دو شہروں میں مقیم ہے.....
۲۱۱	☆ دو مقام پر رہتا ہے.....
۲۱۲	☆ دو مکان.....
۲۱۲	☆ دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا.....
۲۱۳	☆ دھماکہ میں گم ہو گیا.....
۲۱۳	☆ دیوار مسجد پر تیمم کرنا.....
	◉ ————— ﴿﴾
۲۱۵	☆ ڈاکو نے مسافر کو قتل کر دیا.....
۲۱۵	☆ ڈبل موزہ پر مسح کرنا.....
۲۱۶	☆ ڈرائیور.....
۲۱۷	☆ ڈرائیور کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو.....
۲۱۸	☆ ڈھیلا.....

صفحہ نمبر	عنوان
	○ ﴿ ————— ذ ————— ﴾
۲۲۰	☆ ذکر کی فضیلت.....
	○ ﴿ ————— ر ————— ﴾
۲۲۱	☆ رات کے وقت سفر سے واپس نہ آئے.....
۲۲۲	☆ رات کے وقت سفر کرنا.....
۲۲۳	☆ راستہ طویل والا اختیار کرنا.....
۲۲۳	☆ راستہ کا اعتبار ہے.....
۲۲۳	☆ راستہ میں سفر کرتے ہوئے وطن سے گزرا.....
۲۲۴	☆ راستہ میں شرعی سفر کا ارادہ کیا.....
۲۲۵	☆ راستہ میں قصر کرے.....
۲۲۵	☆ راستہ میں کہیں ٹھہر گیا.....
۲۲۸	☆ راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے.....
۲۲۸	☆ راستے دو ہیں ایک سے سفر کیا اور دوسرے سے واپس آیا.....
۲۲۸	☆ راہ گزر کو قتل کر دیا.....
۲۲۸	☆ رخصت کرتے وقت.....
۲۲۹	☆ رخصت کرتے وقت کی دعا.....
۲۳۱	☆ رخصت کرنا.....
۲۳۲	☆ رخصت کرنے کا طریقہ.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۲	☆ رخصت کرنے کی دعا.....
۲۳۲	☆ رخصت کے وقت.....
۲۳۳	☆ رخصت کے وقت مصافحہ کرنا.....
۲۳۴	☆ رخصت ہوتے وقت سلام کرنا.....
۲۳۴	☆ رمضان میں نفل روزہ کی نیت کرنا.....
۲۳۵	☆ روانگی سے پہلے نفل کی فضیلت.....
۲۳۵	☆ روانگی کے وقت کی دعا.....
۲۳۷	☆ روپوش مسافر کی بیوی کیا کرے.....
۲۳۸	☆ روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے.....
۲۳۹	☆ روزہ توڑنے کی اجازت.....
۲۳۹	☆ روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کر دینا.....
۲۴۰	☆ روزہ دار مہمان.....
۲۴۱	☆ روزہ دلجوئی کے لئے توڑنا.....
۲۴۱	☆ روزہ سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دینا.....
۲۴۱	☆ روزہ سفر میں رکھنا.....
۲۴۱	☆ روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا.....
۲۴۳	☆ روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟.....
۲۴۳	☆ روزہ کی نیت کے بعد سفر کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۴	☆ روزہ کے دوران سفر شروع کرے تو.....
۲۴۴	☆ روزے تیس سے زائد ہو جائیں.....
۲۴۵	☆ روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا.....
۲۴۶	☆ رہائش نہ مکانوں میں نہ خیموں میں.....
۲۴۶	☆ ریل.....
۲۴۸	☆ ریل کے ڈبوں کا حکم.....
۲۴۸	☆ ریل کے ہر ڈبہ میں الگ الگ اذان دی جائے.....
۲۴۸	☆ ریل گاڑی کے پانی کا حکم.....
۲۴۹	☆ ریل گاڑی میں تیمم کرنا.....
۲۵۲	☆ ریل میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے.....
۲۵۲	☆ ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا.....
۲۵۲	☆ ریل میں جگہ ہے.....
۲۵۳	☆ ریل میں عید کی نماز کا حکم.....
۲۵۳	☆ ریل میں غسل جنابت کیسے کرے.....
۲۵۵	☆ ریل میں نماز.....
۲۵۷	☆ ریلوے اسٹیشن.....
۲۵۸	☆ ریلوے سے ضمان لینا.....
۲۵۸	☆ ریلوے ملازم کی نماز.....

صفحہ نمبر	عنوان
	﴿ ————— ز ————— ﴾
۲۶۰	☆ زکوٰۃ کی رقم سفیر کے لئے استعمال کرنا.....
۲۶۰	☆ زکوٰۃ کی رقم واپس دیدے تو کیا کرے.....
۲۶۰	☆ زمین.....
۲۶۱	☆ زوال سے پہلے مسافر گھر پہنچ گیا.....
۲۶۱	☆ زوال سے پہلے مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی.....
۲۶۱	☆ زوال سے پہلے مقیم ہو گیا.....
۲۶۱	☆ زیارت قبر کے لئے سفر کرنا.....
۲۶۱	☆ زیارت مساجد کے لئے سفر کرنا.....
	﴿ ————— س ————— ﴾
۲۶۲	☆ ساتھی.....
۲۶۲	☆ ساتھی کا حق.....
۲۶۲	☆ ساتھی کا خیال رکھے.....
۲۶۲	☆ سامان کا ضمان لینا.....
۲۶۲	☆ سامان کی حفاظت میں مارا جائے.....
۲۶۳	☆ سامان ملا.....
۲۶۳	☆ سپاہی افسر کے تابع ہے.....
۲۶۳	☆ سرکاری ملازم کا دورہ.....

۱۲۶۹۳۱



صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۵	☆ سرال .....
۲۶۶	☆ سرال میں رہنے کا حکم .....
۲۶۷	☆ سرال والوں کا مقام وطن نہیں .....
۲۶۸	☆ سفر آرام دہ ہے .....
۲۶۸	☆ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے .....
۲۶۹	☆ سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا .....
۲۷۰	☆ سفر تنہا نہ کرے .....
۲۷۱	☆ سفر جائز و ناجائز کا حکم .....
۲۷۲	☆ سفر حج کی راہ میں قصر کرنا .....
۲۷۳	☆ سفر حج کے وقت کی دعا .....
۲۷۳	☆ سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا .....
۲۷۵	☆ سفر حج میں مرنے والے کا حج .....
۲۷۶	☆ سفر حج میں موت ہو جانا .....
۲۷۷	☆ سفر رات کے وقت کرنا .....
۲۷۷	☆ سفر روزہ سے بچنے کے لئے کرنا .....
۲۷۸	☆ سفر سے واپس آنے پر دعوت کرنا .....
۲۷۸	☆ سفر سے واپسی پر ہدیہ دینا .....
۲۷۸	☆ سفر سے واپسی کا وقت .....

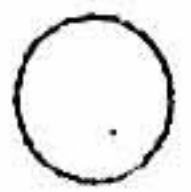
صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۸	☆ سفر سے واپسی کی دعا.....
۲۷۸	☆ سفر سے واپسی میں پہلے مسجد میں جائے.....
۲۸۰	☆ سفر شرعی کی شرائط.....
۲۸۰	☆ سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا.....
۲۸۰	☆ سفر شروع کرنے کے بعد قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا.....
۲۸۰	☆ سفر غیر شرعی کو شرعی بنا لیا.....
۲۸۱	☆ سفر غیر شرعی کے درمیان شرعی سفر کی نیت کرنا.....
۲۸۲	☆ سفر کا مقصد.....
۲۸۲	☆ سفر کا مقصد پورا ہو جائے.....
۲۸۳	☆ سفر کرنا جمعہ کے دن.....
۲۸۳	☆ سفر کرنے کا مستحب طریقہ.....
۲۸۶	☆ سفر کس دن کرنا چاہئے.....
۲۸۶	☆ سفر کس وقت کرنا چاہئے.....
۲۸۷	☆ سفر کو بابرکت بنائیے.....
۲۸۸	☆ سفر کون سے دن کرے.....
۲۸۹	☆ سفر کی حالت میں قصر واجب ہے.....
۲۸۹	☆ سفر کی حالت میں موت کی فضیلت.....
۲۹۰	☆ سفر کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۰	☆ سفر کی قسمیں.....
۳۰۰	☆ سفر کی قسمیں (عام اعتبار سے).....
۳۰۲	☆ سفر کی قضا نمازوں کا حکم.....
۳۰۲	☆ سفر کی مسافت کی حد.....
۳۰۲	☆ سفر کی وجہ سے اٹھائیس روزے ہوئے.....
۳۰۲	☆ سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہو جانا.....
۳۰۳	☆ سفر کی وجہ سے روزوں کا کم ہو جانا.....
۳۰۴	☆ سفر کے آداب.....
۳۱۳	☆ سفر کے بہترین ساتھی.....
۳۱۳	☆ سفر کے درمیان محرم کچھڑ جائے.....
۳۱۳	☆ سفر کے درمیان مرجائے.....
۳۱۳	☆ سفر کے دن روزہ دار ہے.....
۳۱۴	☆ سفر کے دوران ارادہ بدل گیا.....
۳۱۴	☆ سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں.....
۳۱۶	☆ سفر کے دوران جا بجا قیام کرنے کا حکم.....
۳۱۷	☆ سفر کے دوران کیا کرے.....
۳۱۷	☆ سفر کے دوران وطن سے گزرنا.....
۳۱۸	☆ سفر کے راستے میں وطن آجائے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۱	☆ سفر کے روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟
۳۲۲	☆ سفر کے فوت شدہ روزوں کا حکم
۳۲۳	☆ سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے
۳۲۴	☆ سفر معصیت کے دوران مرجائے
۳۲۴	☆ سفر موقوف کر دیا
۳۲۵	☆ سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے
۳۲۶	☆ سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے
۳۲۸	☆ سفر میں بیوی ساتھ جانا نہیں چاہتی
۳۲۸	☆ سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے
۳۲۹	☆ سفر میں بیوی کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا
۳۲۹	☆ سفر میں پانچ چیزیں ساتھ رکھے
۳۳۰	☆ سفر میں پانچ سورتوں کی برکت
۳۳۰	☆ سفر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی
۳۳۱	☆ سفر میں رات کے وقت آرام کی کیفیت
۳۳۱	☆ سفر میں روانگی کے وقت دعوت کرنا
۳۳۱	☆ سفر میں روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے
۳۳۱	☆ سفر میں روزہ رکھنا
۳۳۲	☆ سفر میں روزہ کی نیت کر لی

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۴	☆ سفر میں شاگرد استاد کے تابع ہے.....
۳۳۴	☆ سفر میں عہد اقصیٰ نہ کرنا.....
۳۳۵	☆ سفر میں عمر گزر گئی روزے کا کیا ہوگا؟.....
۳۳۶	☆ سفر میں عورت کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟.....
۳۳۶	☆ سفر میں عورت وطن کے قریب پاک ہوئی.....
۳۳۶	☆ سفر میں کس بیوی کو لے جائے.....
۳۳۷	☆ سفر میں کسی کو امیر بنانا.....
۳۳۷	☆ سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں.....
۳۳۸	☆ سفر میں کون سی بیوی کو ساتھ رکھے.....
۳۳۹	☆ سفر میں گیا مگر سواستتر کلومیٹر سے پہلے واپس آ گیا.....
۳۴۰	☆ سفر میں مرد کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟.....
۳۴۰	☆ سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول.....
۳۴۰	☆ سفر میں نماز قضا کرنا.....
۳۴۱	☆ سفر میں وقت سے پہلے نماز پڑھنا.....
۳۴۲	☆ سفر نیت کے بغیر کرنا.....
۳۴۲	☆ سفر ہمیشہ کرنے والا.....
۳۴۲	☆ سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا.....
۳۴۳	☆ سلام کرنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۳	☆ سلام کرنا رخصت ہوتے وقت.....
۳۲۴	☆ سلام کے بعد نیت بدلنا.....
۳۲۴	☆ سنت.....
۳۲۵	☆ سنت مؤکدہ کی رکعتوں میں قصر کی جائے گی یا نہیں.....
۳۲۶	☆ سوار ہونے کے وقت کی دعا.....
۳۲۸	☆ سواری پر نماز پڑھے کا حکم.....
۳۵۲	☆ سواری کے جانور کو مارنا.....
۳۵۳	☆ سواری نکلنے پر نیت توڑنا.....
۳۵۳	☆ سوتی موزہ پر مسح کا حکم.....
۳۵۵	☆ سودی رقم.....
۳۵۵	☆ سورج دوبارہ نظر آیا.....
۳۵۵	☆ سوئے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا.....
۳۵۶	☆ سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی.....
۳۵۶	☆ سیاح کے لئے قصر کرنا.....
۳۵۸	☆ سیٹی.....
۳۵۹	☆ سیر و تفریح کے مقام.....
۳۵۹	☆ سیلاب کی لاشیں.....




صفحہ نمبر	عنوان
	○ ————— ﴿ ————— ش ————— ﴾
۳۶۲	☆ شافعی مسلک پر عمل کرنا.....
۳۶۲	☆ شاگرد کی نیت کا حکم.....
۳۶۲	☆ شب باشی.....
۳۶۳	☆ شرافت کے تین کام.....
۳۶۴	☆ شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا.....
۳۶۴	☆ شوہر بحری سفر میں گم ہو جائے.....
۳۶۵	☆ شوہر سفر میں مر جائے تو بیوی کیا کرے.....
۳۶۶	☆ شوہر غائب ہو تو بیوی نفقہ کے لئے کیا کرے.....
۳۶۹	☆ شوہر کا انتقال ہو جائے.....
۳۶۹	☆ شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے سفر کرنا.....
۳۶۹	☆ شوہر کا وطن اقامت.....
۳۷۰	☆ شوہر کو روکنے کا حق.....
۳۷۲	☆ شوہر کے مرنے کی خبر دی.....
۳۷۲	☆ شوہر نے سفر میں طلاق دیدی.....
۳۷۳	☆ شہر کا رقبہ شرعی مسافت سے زیادہ ہے.....
۳۷۳	☆ شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا.....
۳۷۳	☆ شہید حقیقی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۷۶	☆ شہیدِ حکمی.....
۳۷۶	☆ شیشہ کا موزہ.....
	○ ﴿————— ص —————﴾
۳۷۷	☆ صاحبِ ترتیب.....
۳۸۱	☆ صبح صادق کے بعد سفر کرنا.....
۳۸۳	☆ صبح کے وقت کے لئے دعا.....
۳۸۴	☆ صدقہ جاریہ.....
۳۸۵	☆ صدقہ فطر اور مسافر.....
۳۸۶	☆ صدقہ فطر مسافر پر واجب ہے یا نہیں؟.....
۳۸۷	☆ صدقہ فطر میں قیمت کا حساب کس ملک کے اعتبار سے کرے.....
۳۸۸	☆ صلوة التَّسْبِيح.....
	○ ﴿————— ض —————﴾
۳۸۹	☆ ضیافت کرنا.....
۳۸۹	☆ ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑنا.....
	○ ﴿————— ط —————﴾
۳۹۱	☆ طالب علم سفر کے دوران مر جائے.....
۳۹۱	☆ طلاق دے دی سفر میں.....
۳۹۲	☆ طلاق کی خبر بعد میں ملی.....



صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۲	☆ طلب علم کے لئے سفر کرنا.....
۳۹۲	☆ طواف ہوائی جہاز پر سوا ہو کر کرنا.....
۳۹۳	☆ طویل دن والے علاقے.....
۳۹۳	☆ طویل راستہ اختیار کرنا.....
۳۹۳	☆ طویل عرصہ شب و روز والے علاقے.....
۳۹۴	☆ طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے.....
	○ ﴿ ————— ظ ————— ﴾
۳۹۵	☆ ظہر کی نماز جمعہ کے دن مسافر کب پڑھے.....
	○ ﴿ ————— ع ————— ﴾
۳۹۶	☆ عام موزہ پر مسح کا حکم.....
۳۹۶	☆ عدت میں حج کا سفر کرنا.....
۳۹۷	☆ عدت میں سفر کرنا.....
۳۹۸	☆ عرفات کے وقوف کے لئے ہوائی جہاز سے گذرنا.....
۳۹۸	☆ علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا.....
۴۴۰	☆ عورت تنہا سفر نہیں کر سکتی.....
۴۰۲	☆ عورت سسرال میں مقیم ہے یا مسافر.....
۴۰۲	☆ عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی.....
۴۰۳	☆ عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۵	☆ عورت کے لئے حج کا سفر کرنا.....
۲۰۷	☆ عورت مسافت سفر سے کم میں تنہا سفر کر سکتی ہے یا نہیں؟.....
۲۰۷	☆ عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا.....
۲۰۸	☆ عورتوں کے لئے تبلیغی سفر کرنا.....
۲۰۹	☆ عید پڑھ کر ایسے ملک پہنچا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی.....
۲۰۹	☆ عید کا تکرار.....
۲۱۰	☆ عید کی نماز جہاز میں پڑھنے کا حکم.....
۲۱۰	☆ عید مسافر کب کرے.....
۲۱۰	☆ عیسیٰ بن ابان کا واقعہ.....
	
۲۱۰	☆ غریب کا بچہ.....
۲۱۰	☆ غسل خانہ.....
۲۱۱	☆ غسل کی نیت سے تیمم کرنا.....
۲۱۳	☆ غسل کے لئے پانی خریدنا.....
۲۱۳	☆ غیر قانونی طور پر رہنے والے کے لئے قصر کا حکم.....
۲۱۵	☆ غیر مسلم سے پانی لے کر وضو کرنا.....

## عرض مؤلف

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ زندگی ایک متحرک اور متغیر چیز ہے، روزانہ اپنے دامن میں ہزاروں نئے حوادث، نئے مسائل، نئی مشکلات، اور نئے واقعات لے کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ صبح و شام، دن و رات ان نئے نئے مسائل کے حل کے لئے علماء اسلام اور مفتیان کرام کے دروازوں کی کنڈی کھٹکھٹاتی رہتی ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ صحیح معنی میں ان مسائل کا حل صرف اور صرف ”قرآن و حدیث“ کی روشن تعلیمات اور پاکیزہ ہدایات میں موجود ہے۔ اسلام چونکہ ایک مکمل نظام حیات ہے اور انسانی زندگی کے تمام گوشوں پر حاوی ہے، اس لئے سفر اور مسافر سے متعلق جملہ مسائل کا حل بھی اسلام کی واضح تعلیمات میں موجود ہے۔ آج کل ماضی کے مقابلے میں سفر کا رواج بہت بڑھ گیا ہے بلکہ اب تو سفر زندگی کا ایک لازمی جزو بن چکا ہے، خاص طور پر کوئی بھی بڑا تاجر سفر کے بغیر تجارت کا کام انجام نہیں دے سکتا، جس کی وجہ سے تقریباً ہر مسلمان سفر کے احکام کا محتاج رہتا ہے۔

مزید برآں آج کل سفر کے جدید ذرائع نے سفر اور مسافر کے بارے میں بہت سے نئے مسائل پیدا کر دیئے ہیں، ان جدید مسائل کا حکم دور حاضر کے علماء اور مفتیان کرام نے کتاب و سنت اور سلف کے اقوال کی روشنی میں نکالا ہے، لیکن وہ مختلف کتابوں کی متعدد جگہوں میں بکھرا ہوا ہے، بندہ نے ان مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے ایک جگہ پر جمع کر دیا ہے، تاکہ نکالنے، سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

چنانچہ اس کتاب میں سفر کے آداب، سفر کی اقسام، وطن کی تعریف و اقسام، مسافر کے احکام کہاں سے جاری ہوں گے، کتنی مسافت پر قصر کا حکم جاری ہوگا، ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز، کشتی، بس، ٹرک، موٹر، وغیرہ پر کس طرح نماز پڑھنے سے صحیح ادا ہوگی، اور کس طرح پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی، اور سفر میں پانی دستیاب نہ ہونے پر تیمم اور چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق ضروری مسائل، امامت اور قصر کی نماز سے

متعلق مسائل، بلکہ روانگی سے واپس آنے تک کے تمام ضروری ضروری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرما کر صدقہ جاریہ بنائیں۔

آخر میں ان سب حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں کسی طرح بھی معاونت کی خاص طور پر مفتی محبت الحق صاحب، مفتی زبیر صاحب، مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب، مفتی یوسف انور صاحب، مفتی ذوالقرنین صاحب اور عزیز محمد مرزوق انعام کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تخریج اور کمپوزنگ وغیرہ میں بھر پور تعاون کیا۔ اللہ جل شانہ سب معاونین کو جزاء خیر دے، اور ہم سب کی حفاظت بھی فرمائے اور ایمان کامل پر خاتمہ بھی فرمائے اور آخرت کے سفر کو آسان بھی فرمائے۔

آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م

## مقدمہ

## آغاز سفر

☆ جب کوئی شخص سفر پر جانے کا ارادہ کرے تو اہل و عیال کے نان و نفقہ کا انتظام کرے، اگر کسی کی امانت اور قرض ہے تو اس کو ادا کرے یا ادائیگی کا انتظام کرے اور لوگوں کے جو حقوق ہیں وہ ادا کرے، کیونکہ کبھی سفر میں انسان کی موت لکھی ہوئی ہوتی ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ جل شانہ کسی بندے کی جب کسی جگہ موت مقرر فرماتے ہیں تو اس کی کوئی ضرورت وہاں مقرر کر دیتے ہیں۔“

دیلمی رحمہ اللہ مرفوع روایت میں نقل کرتے ہیں کہ ہر بچے کی ناف پر وہ مٹی ڈال دی جاتی ہے جہاں اس کو جانا ہے، لہذا جب وہ مر جاتا ہے تو اسے اس زمین کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ فضیلت نہیں پاتے (کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن ہیں) اس لئے ان کی مٹی بھی وہی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی تھی، اور یہ شعر پڑھا:

إذا ما حمام المرء کان ببلدة دعتہ إلیہا حاجة فیطیر

ترجمہ: جب کسی شخص کو موت کی جگہ آنا ہوتا ہے تو کوئی ضرورت اسے وہاں بلا لیتی ہے،

اور وہ اڑ کر وہاں پہنچ جاتا ہے۔

حکیم ترمذی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے منورہ کے اطراف میں چکر لگاتے ہوئے نکلے، دیکھا کہ ایک قبر کھودی جا رہی ہے، آپ ﷺ وہاں پہنچ کر رک گئے، اور دریافت فرمایا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ بتلایا گیا کہ جشی کی ہے، فرمایا:

لا إله إلا الله! اسے وہاں سے یہاں لایا گیا، اور پھر اسے اس جگہ دفن کیا گیا جہاں

سے پیدا کیا گیا تھا۔

ابن ماجہ رحمہ اللہ مرفوع روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کی موت کسی جگہ آنا ہوتی ہے تو ضرورت اسے وہاں لے جاتی ہے اور جب وہ اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس جگہ موت دے دیتے ہیں، پھر جب وہ وہاں سے اٹھے گا تو قیامت کے دن زمین کہے گی، پروردگار! آپ نے یہ ودیعت میرے پاس رکھوائی تھی، اس سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ انسان جب کسی سفر پر جائے تو لوگوں کے حقوق ادا کر دے، معافی تلافی کر لے، اور قرضے ادا کر دے، اور جو حقوق اس پر یاد دوسروں پر ہیں ان کے بارے میں وصیت کر دے، اس لئے کہ اسے کیا معلوم اس سفر سے لوٹے گا بھی یا نہیں؟! شیخ عبدالعزیز دیرینی رحمہ اللہ علیہ نے یہ اشعار کہے ہیں:

- (۱) إذا ما ضاق صدرک من بلاد  
ترحل طالباً بلداً سواها  
(۲) فبانک واجد أرضاً بأرض  
ونفسک لم تجد نفساً سواها  
(۳) مشیناها خطا کتبت علینا  
ومن کتبت علیہ خطا مشاها  
(۴) ومن کانت منیتہ بأرض  
فلیس یموت فی أرض سواها

(۱) جب کسی شہر میں تنگ دل ہو جائے تو کسی اور شہر کو تلاش کرو۔

(۲) اس لئے کہ تمہیں ایک زمین کی جگہ دوسری زمین مل جائے گی، لیکن تمہیں اپنی جان کے سوا اور کوئی جان نہیں ملے گی۔

(۳) جو سفر ہمارے لئے لکھ دیا گیا ہے وہ ہم ضرور کریں گے، جس کے لئے جو قدم اٹھانا لکھا گیا ہے وہ ضرور اٹھائے گا۔

(۴) اور جس شخص کی موت جس جگہ لکھ دی گئی ہے وہ اس کے سوا کسی اور جگہ ہرگز نہیں سکتا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ کسی کی موت ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہوئے فضا میں آ جاتی ہے، کسی کی موت ریل میں آ جاتی ہے، کسی کی بس میں، کسی کی دکان میں، کسی کی آفس میں، کسی کی رستہ میں، کسی کی گاڑی میں، کسی کی گھر میں، کسی کی وطن میں، کسی کی بیرون ملک میں، کسی کی خلوت میں، اور کسی کی جلوت میں، کسی کی عبادت میں، کسی کی معصیت اور گناہ میں، کسی کی نیند میں اور کسی

کی بیداری میں، کسی کی بیماری میں، کسی کی صحت میں، کسی کی کھانے کے دوران، کسی کی تقریر کے دوران، غرض کہ جہاں اور جس وقت موت لکھی ہوئی ہے اس جگہ اور اس وقت آجاتی ہے۔

روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے ہندوستان کی سرزمین میں ایک کام ہے، میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ”ہوا“ کو حکم دیں کہ وہ ابھی مجھے اٹھا کر لے جائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ملک الموت بھی ہیں اور مسکرارہے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کیوں مسکرارہے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ مجھے اس بندہ کی اس گھڑی میں ”ہند“ (ہندوستان) میں روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور میں اسے آپ کے پاس دیکھ رہا ہوں، روایت ہے کہ اس وقت ”ہوا“ اسے اٹھا کر ”ہند“ لے گئی اور وہاں اس کی روح قبض کر لی گئی۔

دو چیز آدمی را کشند زور زور      یکے آب ودانہ دیگر خاکِ گور

دو چیز آدمی راستاند بزور      یکے آب دانہ یکے خاکِ گور

سفر کا خرچہ حلال اور پاکیزہ ہو، سفر کے دوران گفتگو کا انداز شیریں اور میٹھا ہو، آپس کا برتاؤ اچھا ہو، اور لوگوں سے اخلاق کے ساتھ سلوک ہو، کھانے پینے میں وسعت کے مطابق اپنے ہم سفرؤں کے ساتھ شریک ہو، جہاں تک ممکن ہو ساتھیوں کی معاونت اور مدد کرے۔

سفر میں دوست و احباب کے ساتھ تفریح اور خوش طبعی کی کچھ جھلکیاں بھی ہوں جن سے ذہنی رنج و تکلیف اور جسمانی تھکاوٹ اور وطن سے دوری کا احساس کچھ کم ہو جائے، لیکن ایسی تفریح اور مذاق نہ کرے جس سے متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نکل جائے، اور فحش گوئی سے بھی بچے اس سے پریشانی ہوتی ہے۔

## ساتھی کا انتخاب

سفر ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا چاہئے جو تقویٰ و طہارت، اچھے افکار اور اچھے خیالات کے حامل ہوں، اور ذکر و فکر، طاعت و عبادت میں معاون ہوں۔

نبی کریم ﷺ نیا احتیاط کی بنا پر تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، حدیث پاک میں ہے:

لو يعلم الناس ما فى الوحدة ما أعلم ، ما سار راكب بلیل و حده .

[بخاری: (۴۲۱/۱)]

ترجمہ: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کیا نقصان ہے، تو کوئی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرے۔

## امیر کا انتخاب

جب سفر میں چند احباب ہوں۔ تو کسی کو امیر منتخب کر لینا چاہئے تاکہ راستہ کی تعیین میں سہولت ہو، اگر مشورے میں مختلف باتیں سامنے آئیں تو وہ امیر اطمینان کے قابل کوئی حل تلاش کر سکے، اور ساتھیوں کو اختلاف سے بچا سکے، لہذا امیر بھی ایسے آدمی کو بنانا چاہئے جو دور اندیش، حالات و مکان سے واقف ہو، نرم مزاج، اور ایثار پسند ہو، اور ساتھیوں کے مناسب مشورے کو قبول کرنے کا حوصلہ اپنے اندر رکھتا ہو۔

## سفر میں چار ساتھی ہوں

سفر کرتے ہوئے کم سے کم چار ساتھی ہونا بہتر ہے، اور اس کی حکمت یہ ہے کہ سفر میں دو کام بہت اہم ہیں: ①: سامان کی حفاظت۔ ②: کھانے پینے کی چیزوں اور ضروری سامان کی خریداری۔ اگر ساتھی تین ہوں گے تو دو سامان کی حفاظت میں ہوں گے اور اگر ایک خریدنے جائے گا تو اس کو تنہا جانے پر اجنبیت اور وحشت محسوس ہوگی اور اگر چار ساتھی ہوں گے تو دو دو ساتھی ایک ایک کام انجام دیں گے اکیلے ہونے کی وحشت نہیں ہوگی۔

## سامان

سفر میں سامان جتنا کم ہو بہتر ہے، تاہم ضروری اشیاء ضرور ساتھ رکھے، ورنہ دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نبی کریم ﷺ سفر میں خاص طور پر پانچ چیزیں ساتھ رکھتے تھے، اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: ①: مسواک۔ ②: سرمہ دانی۔ ③: کنگھی۔ ④: قینچی۔ ⑤: اور آئینہ۔



موجودہ زمانے میں ان چیزوں کے ساتھ ٹیشو پیپر بھی ضرور رکھ لینا چاہئے۔

## سفر کی دعائیں

سفر کے دوران مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے، اس سے خیر و عافیت بھی ہوتی ہے، راحت و سکون بھی حاصل ہوتا ہے اور مال و دولت کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ دعائیں یہ ہیں:

۱: بِسْمِ اللّٰهِ وَاعْتَصِمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

ترجمہ: اللہ کے نام سے سفر کا آغاز کرتا ہوں، اللہ کا سہارا لیتا ہوں، اس پر بھروسہ کرتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

۲. اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُّ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَالِدِ.

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرے سفر کا ساتھی ہے، اور تو ہی میری غیر موجودگی میں گھر والوں، میری اولاد اور میرے مال کا محافظ ہے۔

۳. اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَالِدِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سفر کی پریشانی سے، اور ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں، اولاد اور مال کے پاس آؤں تو بری حالت میں آؤں۔

۴. اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ فِى سَفَرِىْ هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتا ہوں اور ایسے عمل کی جس سے تو راضی ہو۔

۵. اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هَذَا السَّفَرَ وَاَطْوِ عَنَّا بَعْدَهُ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے اور اس کی مسافت کو ہمارے لئے لپیٹ دیجئے۔

## رخصت ہوتے وقت

سفر کی ابتداء میں اقرباء، رشتہ دار، دوست احباب، والدین، اور متعلقین سے مسکراتے ہوئے، خوش روئی کے ساتھ عذرو تقصیر اور معافی تلافی کر کے رخصت ہو، اور یہ دعا پڑھے:

أَسْتَوِدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: میں تمہارے دین و امانت اور انجام عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

## سفر کس دن کرنا چاہئے

☆ ہر روز سفر کرنا جائز ہے البتہ نبی کریم ﷺ اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے اور پیر کے دن بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا ہے، لہذا اگر کوئی دشواری نہ ہو تو ان ایام میں سفر کرنا بہتر ہے۔

☆ اگر جمعہ کے دن سفر پر جانے کی ضرورت ہو تو زوال سے پہلے نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ زوال کے بعد جمعہ سے پہلے سفر میں جانا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ مقیم ہونے کی حالت میں جمعہ کی نماز میں شرکت کرنا واجب ہے۔

☆ صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنا نہایت ہی مناسب ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آقا ﷺ کی دعا نقل فرمائی ہے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا . [مشکوٰۃ: (۳۳۹/۲)]

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔

## روانگی سے پہلے نفل پڑھنا

سفر پر روانگی سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا بہتر ہے، یہ خیر و برکت اور رحمت کا

باعث ہے۔ (کنز العمال: ۳۸/۳)

## سفر کے دوران یہ سورتیں پڑھا کرے

سفر کے دوران گاہے گاہے سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی اور فراغت کا ذریعہ بنا دیں گے۔ (حصن حصین: ص: ۱۷۷)

اگر سفر کے دوران ڈر و خوف ہو تو سورۃ قریش پڑھنی چاہئے۔

یاد رہے کہ ہر خوف و ہراس اور مصیبت و نقصان کے وقت یہ سورت (اللہ کے حکم سے) نجات دلاتی ہے۔

## قیام کے وقت یہ دعا پڑھے

سفر کے دوران مسافر جب کہیں اقامت کرے، خواہ ہوٹل میں ہو یا مسافر خانے میں یا کہیں بھی تو یہ دعائیں پڑھ لیا کرے، تاکہ دل و دماغ میں اطمینان اور سکون رہے، اور خطرات وغیرہ سے محفوظ رہے، وہ دعا یہ ہے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .

(کنز العمال علی المسند: ۳۷۳)

## سفر عذاب کا ایک ٹکرا ہے

سفر کی حالت میں زندگی کا نظام بدل جاتا ہے، اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سفر چین و سکون، راحت و اطمینان سے خالی ہے، اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے حدیث میں اس کو عذاب کے ایک ٹکڑے سے تعبیر کیا ہے، اسی وجہ سے شریعت نے اس میں خاص رعایت رکھی ہے، یہاں تک کہ چار رکعات والی فرض نماز کو دو رکعت کر دیا ہے۔

سفر میں معمول کے مطابق راحت اور آرام کے ساتھ سونا میسر نہیں ہوتا، اور کھانے پینے کا معمول کے مطابق انتظام نہیں ہوتا، اور قلب جو اطمینان و وطن میں محسوس کرتا ہے وہ سفر میں

میسر نہیں ہوتا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم طعامه و شرابه و نومه،  
فإذا قضى أحدكم نهمته من وجهه فليعجل للرجوع إلى أهله .

(کنز العمال علی المسند: ۳۸۶۳)

ترجمہ: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، کیونکہ تمہارے کھانے پینے اور سونے میں خلل  
انداز ہوتا ہے، لہذا ضرورت پوری ہونے کے بعد اپنے گھر جلد لوٹ جایا کرو۔

### واپسی

واپسی میں پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے، اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی پر  
اللہ کا شکر ادا کرے، پھر اس کے بعد گھر آئے۔

سفر کے بارے میں یہ مختصر ہدایات ہیں اگر سفر سے پہلے مطالعہ کر کے ان کے مطابق  
عمل کیا جائے گا تو یقیناً فائدہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
آمین۔

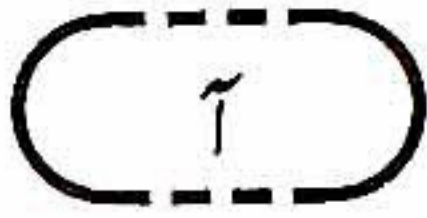
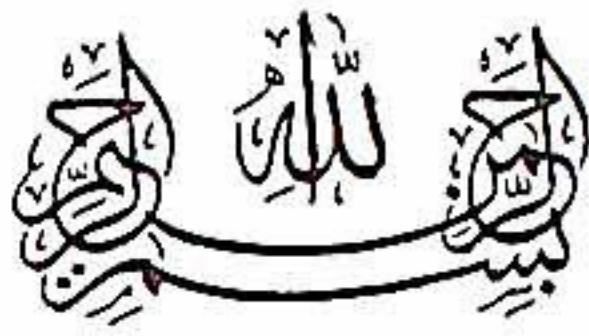
محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلاميه

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۶ / ۲ / ۱۴۳۶ھ

۱۹ / ۱۲ / ۲۰۱۴م



## آبادی

”آبادی“ سے مراد مسافر کے شہر یا بستی یا گاؤں کی آبادی ہے۔ دوسرے شہر یا بستی وغیرہ کی آبادی اور مکانات مراد نہیں ہیں۔ (۱)

## آبادی بڑھ گئی

موجودہ دور میں شہراتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ بہت سی بستیاں اور گاؤں جو پہلے الگ الگ تھے، اب شہر سے متصل ہو کر شہر کا ایک حصہ بن گئے ہیں، مثال کے طور پر دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، ڈھاکہ، چائنگام وغیرہ، البتہ پورا شہر مختلف محلوں، حلقوں اور کالونیوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کے نام جدا جدا ہوتے ہیں، اب سفر میں جانے والا شخص اپنے محلہ یا حلقہ کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا یا دہلی، بمبئی، کراچی، لاہور، اور ڈھاکہ، چائنگام شہر کی حدود سے نکل کر مسافر بنے گا؟ مزید یہ کہ ایک شہر کی آبادی دوسرے شہر سے ملی ہوئی ہے، آبادی کا تسلسل ہے، حالانکہ آبادی کا نام بلکہ تھانہ ضلع اور صوبہ کا نام بھی الگ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے وطن اصلی یا وطن

(۱) (قولہ: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة ما يشمل بيوت الأحياء؛ لأن بها عمارة موضعها، قال في الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو محتطب يعتبر مفارقتها كذا في مجمع الروايات..... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن فإنه في حكم المصر..... بخلاف البساتين، ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة..... (شامی: (۲ / ۱۲۱)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۳)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی۔

الہندیة: (۱ / ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر، فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ۔

اقامت کی آبادی سے باہر جانے پر شرعی مسافر بنتا ہے۔ (۱)

اگرچہ دوسری آبادی متصل ہو، کیونکہ وہ دوسری آبادی ہے، دونوں کے نام الگ الگ ہیں، حکومت یا کارپوریشن اور میونسپلٹی نے دونوں آبادیوں کی حدود الگ الگ مقرر کی ہیں اس لیے وہ دونوں دو مستقل آبادی یا شہر شمار ہوں گی، اور شرعی مسافر کا اطلاق اس وقت ہوگا جبکہ اپنی آبادی یا شہر کی حدود سے آگے نکلے گا۔ (۲) اور اگر متصل ہونے کی وجہ سے کارپوریشن نے دونوں کو ایک کر دیا تو اب وہ آبادی شہر کا محلہ ہے اور وہ محلہ شہر کا جزء ہے، لہذا اب ان دونوں آبادیوں سے نکل جانے پر شرعی مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔ (۳)

(۲، ۱) من جاوز بیوت مصرہ مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيام في برأ و بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى ..... وأشار المصنف إلى أنه لا اعتبار بالفراسخ وهو الصحيح ..... وفي النهاية : الفتوى على اعتبار ثمانية عشر فرسخاً ، وفي المجتبى : فتوى أكثر أئمة خوارج على خمسة عشر فرسخاً ..... الخ ( البحر الرائق : ( ۱۲۸ / ۲ ، ۱۲۹ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد )

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ..... صلى الفرض الرباعى ركعتين ..... الخ قال الشامى تحته : قال فى النهاية : التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيام ؛ لأن المعتاد من السير فى كل يوم مرحلة واحدة خصوصاً فى أقصر أيام السنة ، كذا فى المبسوط اهـ . وكذا ما فى الفتح من أنه قيل : يقدر بأحد وعشرين فرسخاً ، وقيل : بثمانية عشر ، وقيل : بخمسة عشر ، وكل من قدر منها اعتقد أنه مسيرة ثلاثة أيام اهـ ، أى بناء على اختلاف البلدان ..... الخ . ( الدر المختار مع رد المحتار : ( ۱۲۲ / ۲ ، ۱۲۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )

وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، فالذى يصير المقيم به مسافراً نية مدة السفر والخروج من عمران المصر ، فلا بد من اعتبار ثلاثة أشياء ، أحدها مدة السفر وأقلها غير مقدر عند أصحاب الظواهر وعند عامة العلماء مقدر ، واختلفوا فى التقدير ، قال أصحابنا : مسيرة ثلاثة أيام سير الإبل ، ومشى الأقدام ..... الخ . ( بدائع الصنائع : ( ۹۳ / ۱ ) كتاب الصلاة ، صلاة المسافر ، فصل وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط : سعيد )

فتاوى رحيميه : ( ۱۸۰ / ۵ ، ۱۸۱ ) كتاب الصلوة ، باب ما يتعلق بالسفر والمسافر ، ز عنوان : آبادی بڑھ گئی تو مسافر کس جگہ سے بنے گا ، ط : دارالاشاعت کراچی ۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ..... الخ قال ابن عابدين : فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الذى خرج ، حتى لو كان ثمة محلة منفصلة عن المصر ، وقد كانت متصلة به لا يصير مسافراً ما لم يجاوزها ..... الخ

واضح رہے کہ حکومت یا میونسپلٹی دو جگہوں کو اس وقت ایک جگہ کے حکم میں کر سکتی ہے جب دونوں جگہیں مستقل طور پر الگ الگ نہ ہوں، ورنہ حکومت کو ایک جگہ قرار دینے کا اختیار نہ ہوگا، جیسے مکہ اور منیٰ دونوں مستقل الگ الگ جگہیں ہیں، حکومت ان دونوں کو ایک نہیں کر سکتی۔ (۱)

### آبادی شہر سے متصل نہ ہو

اگر شہر کے مضافات میں بستی ہے، اور اس بستی سے شہر تک مسلسل عمارات نہیں بلکہ ایک غلوۃ (۱۶ء۱۳ میٹر) یا اس سے زائد خلا ہے یا درمیان میں زرعی زمین ہے تو یہ مستقل آبادی شمار ہوگی، ایسی بستی کے مکانات سے نکلنے کے بعد قصر کا حکم شروع ہو جائے گا۔ (۲)

« الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الفتاویٰ الخانیة بہامش الہندیة: (۱/۱۶۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

(۱) أو نرى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى..... الخ (الدر المختار مع رد المحتار:

(۲/۱۲۶)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

مراقی مع الطحطاوی: (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

(۲) وفي الخانیة: إن كان بين الفناء والمصر أقل من غلوۃ وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلا

فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: أقل من غلوۃ) هو ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصح.

(الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

إن كان بينه وبين المصر أقل من قدر غلوۃ ولم يكن بينهما مزرعة يعتبر مجاوزة الفناء

أيضاً، وإن كانت بينهما مزرعة أو كانت المسافة بينه وبين المصر قدر غلوۃ يعتبر مجاوزة

عمران المصر..... وذكر في المجتبى: أن قدر الغلوۃ ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة وهو الأصح.

(البحر الرائق: (۲/۱۲۸)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

وهل يعتبر مجاوزة الفناء إن كان بين المصر و فناءه أقل من قدر غلوۃ ولم يكن بينهما مزرعة

يعتبر مجاوزة الفناء أيضاً، وإن كان بينهما مزرعة أو كانت المسافة بين المصر و فناءه قدر غلوۃ

يعتبر مجاوزة عمران المصر ولا يعتبر في مجاوزة الفناء، وكذلك إذا كان هذا الانفصال بين

قريتين أو بين قرية و مصر، وإن كانت القرى متصلة بربض المصر فالمعتبر مجاوزة القرى =

اور اگر بستی شہر سے متصل ہے، خواہ شہر کی نواحی کچی آبادی یا جھونپڑیوں وغیرہ ہی سے ملی ہوئی ہو تو یہ شہر میں داخل ہے، اس صورت میں شہر کی حدود سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا۔ (۱)

## آبادی کی حدود

موجودہ دور میں ہر شہر، قصبہ اور دیہات وغیرہ کی ابتدا اور انتہا کی حدود پر سرکاری بورڈ یعنی شہر یا دیہات کا نام، میل یا کلومیٹر کے پتھر لگے ہوئے ہیں اس سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً فلاں علاقہ کس جگہ سے شروع ہوا ہے اور کہاں جا کر ختم ہو رہا ہے۔

## آبادی کے اتصال کا معیار

فقہائے کرام کی عبارات میں آبادی کے اتصال کا کوئی معیار نظر سے نہیں گذرا بظاہر اس کا مدار ظاہری رویت پر ہے، یعنی دیکھنے میں اتصال نظر آئے تو اتصال ہے اور اگر درمیان میں زرعی زمین یا غلوة (۱۶، ۱۳۷ میٹر) کی مقدار فاصلہ ہے تو الگ ہے۔ (۲)

= هو الصحيح . وإن كانت القرية متصلة بفناء المصر لا يربض المصر يعتبر مجاوزة الفناء ولا يعتبر مجاوزة القرية . ( الفتاوى الخانية بهامش الهندية : ( ۱۶۲ / ۱ ، ۱۶۵ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

(۱) انظر الى الحاشية رقم : ۲ ، في الصفحة السابقة .

(۲، ۵) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته)..... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كبربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن ، فإنه في حكم المصر ، وكذا القرى المتصلة بالبربض في الصحيح ، بخلاف البساتين ، ولو متصلة بالبناء ؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها ، ولا يعتبر سكنى الحفظة والأكرة اتفاقاً امداد .

وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب ، فإن اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته ، إن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ، كما يأتي ، بخلاف الجمعة ، فتصح إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع ؛ لأن الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر ، كما حققه الشرنبلالی فی رسالته ، وسيأتي فی بابها ، والقرية المتصلة بالفناء دون البربض لاتعتبر مجاوزتها على الصحيح..... الخ قال فی الدر: وفي الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقل من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلا فلا . قال ابن عابدين رحمه الله : =



جمعہ کے مسائل میں فنائے شہر شہر کے حکم میں ہے لیکن قصر کے مسائل میں زرعی زمین اور غلوۃ کی مقدار فنائے شہر کے حکم میں نہیں ہے (۱) البتہ مذکورہ فاصلہ کے باوجود اگر عرف عام میں دو مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو ایک شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۲) مزید ”مٹی ہوئی آبادی کا معیار“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

## آبادی متصل ہے

اگر دو گاؤں یا آبادی دیکھنے میں متصل معلوم ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان کھیتی یا ایک غلوۃ (۱۶، ۱۳۷ میٹر) کے بقدر یا اس سے زائد خلا ہے، تو یہ دونوں مستقل آبادی شمار ہوں گی لہذا صرف اپنی آبادی سے نکلنے پر قصر کرے چاہے قریبی آبادی میں ہی کیوں نہ ہو، اور اگر دونوں اس طرح متصل ہوں کہ درمیان میں کھیتی یا ایک غلوۃ کی مقدار فاصلہ نہیں، یا فاصلہ تو ہے لیکن عرف میں دونوں مقام ایک ہی شہر کے دو حصے سمجھے جاتے ہیں تو دونوں ایک ہی شہر کے حکم میں ہوں گے۔ (۳)

مزید ”متصل آبادی“ کے عنوان کو بھی دیکھیں۔ (۱۱۲/۲)

= (قولہ: أقل من غلوۃ) ہی ثلاثمائة ذراع إلى أربع مائة، هو الأصح. (الدر المختار مع رد المحتار: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)  
 ح: احسن الفتاوی: (۷۳/۴) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، عنوان: جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید  
 ح: الفتاوی الخانیة علی هامش الہندیة: (۱۶۳/۱، ۱۶۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ

ح: البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.  
 ح: ”غلوۃ“ کی مقدار قدیم کتب میں شرعی گز کے اعتبار سے درج ہے جیسا کہ رد المحتار اور البحر الرائق کے حوالے سے گزشتہ صفحہ میں گزرا ہے، موجودہ میٹر کے اعتبار سے اس کی مقدار (۱۶، ۱۳۷) میٹر ہے۔ دیکھیے: احسن الفتاوی: (۷۳/۴، ۷۲) کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ المسافر، زیر عنوان: حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا نیز جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔

(۱، ۲، ۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، عیسی الصفحہ: ۲۶. (قولہ: من خرج من عمارة

موضع)

## آبادی میں داخل ہونے کی دعا

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرِ أَهْلِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا  
وَاعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا“ (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اس بستی کی، اس کے رہنے والے اور اس کی  
چیزوں کی بھلائی چاہتا ہوں اور تینوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

## آخری دن مسافر واپس آیا

”قربانی کے آخری دن واپس آیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰/۲)

## آرام وہ سفر میں قصر

آرام وہ شرعی سفر میں بھی قصر کرنا واجب ہے، پوری نماز پڑھنا درست نہیں۔ (۲)

(۱) وروى النسائي أنه عليه السلام لم ير قرية يريد دخولها إلا قال حين يراها: اللهم رب  
السموات السبع وما أظللن ورب الأرضين السبع وما أقللن ورب الشياطين وما أضللن، ورب  
الرياح وما ذرين فإننا نسئلك خير هذه القرية وخير أهلها وخير ما فيها ونعوذ بك من شرها و  
شر أهلها وشر ما فيها..... (فتح القدير: (۹۷/۳) كتاب الحج، المسائل المنثورة، قبيل كتاب  
النكاح، ط: رشيدية)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أشرف على أرض يريد دخولها، قال:  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْأَرْضِ وَخَيْرِ مَا جَمَعَتْ فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَمَعَتْ  
فِيهَا، اللَّهُمَّ ارزُقْنَا حَمَاهَا، وَأَعِزَّنَا مِنْ وَبَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا. (عمل  
اليوم والليل لابن سني: (ص: ۲۲۸)، باب ما يقول إذا أشرف على مدينة، ط: مكتبة المؤيد رياض)  
الأذكار للنووي: (ص: ۲۰۲) باب ما يقوله إذا رأى قرية يدير دخولها أو لا يريد، ط:  
مصطفى البابي الحلبي و أولاده بمصر ۱۹۹۵ء.

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (ثلاث مرات) اللَّهُمَّ ارزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِي  
أَهْلِهَا إِلَيْنَا. (حصن حصين (ص: ۱۲۸) ط: نجم العلوم لكهنؤ.

(۲) أن العلة في الحقيقة هي المشقة م وأقيم السفر مقامها، ولكن لا تثبت عليها إلا بشرط  
ابتداء و شرط بقاء..... الخ. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۵/۲)، كتاب الصلاة، باب  
صلاة المسافر، ط: سعيد)

## آرام کی کیفیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور رات کے وقت کسی جگہ ٹھہرتے اور رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو داہنی کروٹ پر لیٹ کر آرام فرماتے جیسا کہ سفر کے علاوہ اقامت کی حالت میں بھی داہنی کروٹ پر لیٹنے کی عادت تھی، اور اگر ایسے وقت ٹھہرتے کہ رات کا تقریباً پورا حصہ گزر چکا ہوتا اور صبح ہونے والی ہوتی تو اس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح لیٹنے کے بجائے دست مبارک کو کھڑا کر لیتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر آرام فرماتے، ایسا اس وجہ سے کیا کرتے تھے تاکہ غفلت کی نیند نہ آجائے اور فجر کی نماز قضا نہ ہو جائے، اگرچہ داہنی کروٹ پر سونے کی صورت میں بھی غفلت کی نیند طاری نہ ہوتی۔ (۱)

## آیت سجدہ

اگر مسافر چلتی ہوئی سواری پر بیٹھ کر ایک ہی آیت بار بار پڑھے تو اس کی چند صورتیں ہوں گی۔

اگر کسی جانور پر نماز کی حالت میں آیت سجدہ بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا۔ (۲)

(۱) عن ابی قتادۃ قال : کان رسول اللہ ﷺ إذا کان فی سفر فعرض بلیل اضطجع علی یمینہ وإذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ و وضع رأسہ علی کفہ . رواہ مسلم . (مشکاۃ المصابیح : ص : ۳۴۰) کتاب الجہاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط : قدیمی

..... (اضطجع علی یمینہ) (ای لیستریح بدنہ) (وإذا عرس قبیل الصبح) (ای وقت قرب طلوعہ) (نصب ذراعہ) (ای الیمین) (و وضع رأسہ علی کفہ) (لئلا یغلب علیہ النوم) . (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح : (۴ / ۳۳۸) ، کتاب الجہاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط : مکتبہ امدادیہ ملتان)

(۲) ولو کثرہا راکباً یتکرر إن لم یکن فی الصلاة..... ولو فی الصلاة لا یتکرر ؛ لأن حرمة الصلاة تجعل الأمکنۃ کمکان واحد ، ولولا ذلك لما صحت صلاتہ ؛ لأن اختلاف المکان یمنع صحة الصلاة . (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی ، المعروف بـ ”حلی کبیر“ : (ص : ۵۰۳) ، فصل : أما سجدة التلاوة ، ط : سہیل اکیڈمی) =

اور اگر نماز کی حالت میں نہ ہو بلکہ یوں ہی بیٹھ کر بار بار پڑھتا رہا اور جانور چل رہا ہو تو اس سے متعدد سجدہ تلاوت واجب ہوں گے یعنی جتنی دفعہ آیت سجدہ پڑھے گا اتنی ہی دفعہ سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱) اور خشکی کی سواری ٹرین، بس، کار، ٹیکسی، کشتی یا پانی کا جہاز یا ہوائی جہاز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتا رہا تو بہر صورت ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (۲)

## الف

### اپنے کو مسافر سمجھ

”دنیا کو اصل وطن نہ سمجھیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۶/۱)

### اتصال آبادی کا معیار

”آبادی کے اتصال کا معیار“ ”ملی ہوئی آبادی کا معیار“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۰/۲)

### اتفاقہ قیام

اگر کسی مسافر نے شرعی مسافت طے کرنے کے بعد پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی

☞ البحر الرائق: (۱۲۵/۲)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

☞ الدر المختار مع رد المحتار: (۱۱۷/۲)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۱) ولو كررها راكباً يتكرر..... لأن سير الدابة يضاف إلى راكبها. (غنية المستملی شرح منية

المصلی المعروف بـ ”حلبی کبیر“: (ص: ۵۰۳)، فصل فی سجدة التلاوة، ط: سهیل اکیڈمی)

☞ البحر الرائق: (۱۲۵/۲)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید)

☞ الدر المختار مع رد المحتار: (۱۱۷/۲)، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

(۲) والسفينة كالبيت؛ لأن جريانها غير مضاف إلى الراكب، بخلاف الدابة. (غنية المستملی

شرح منية المصلی المعروف بـ ”حلبی کبیر“: (ص: ۵۰۳)، فصل فی سجدة التلاوة، ط:

سهیل اکیڈمی)

☞ وسیر السفینة لا یقطع المجلس بخلاف سیر الدابة إذا لم یکن راكبها فی الصلاة. (الفتاوی

الهندية: (۱۳۳/۱) کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیہ)

☞ الدر المختار مع رد المحتار: (۱۱۷/۲) کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

نیت کی یا ٹھہرنے کی نیت کے بغیر ہی ٹھہر گیا تو اس کو بدستور مسافر ہی قرار دیا جائے گا اور اس پر قصر ہی واجب رہے گا اگرچہ اسی حال میں کافی لمبا عرصہ گزر جائے۔ (۱)

البتہ اگر مثلاً قافلہ کے آنے کا انتظار ہے اور یہ معلوم ہے کہ پندرہ یوم سے پہلے نہیں آئے گا یا اگلے شہر میں کر فیونافذ ہونے کی وجہ سے راستہ بند ہے اور پندرہ دن سے پہلے سفر میں جانا ممکن نہیں ہوگا تو ایسے شخص کو اقامت کی نیت کرنے والا تصور کیا جائے گا اور اس حالت میں اس کو پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

کسی جگہ پر قصد اور ارادے کے بغیر پندرہ دن سے زیادہ بھی قیام کی صورت میں مسافر نماز قصر کرتا رہے گا۔ (۳)

(۱) قصر الفرض الرباعی ..... حتی یدخل مصرہ أو ینوی الإقامة نصف شہر ببلد أو قرية ..... وقصر إن نوى أقلّ منها أو لم ینو و بقى سنين . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۲۸ - ۱۳۲ ) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعید )

الدر المختار مع رد المحتار : ( ۲ / ۱۲۶ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .  
الفتاویٰ الہندیہ : ( ۱ / ۱۳۹ ) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ .  
(۲) لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لا ینخرج إلا مع القافلة فی نصف شوال أتم ؛ لأنه كناوی الإقامة ..... ( أو دخل بلدة ولم ینوها بل ترقب السفر ولو بقى سنين ) إلا أن یعلم تأخر القافلة نصف شہر كما مرّ . قال ابن عابدین الشامی رحمه الله تحتہ : ( قوله : لو دخل الحاج ) أى فی أول شوال أو قبله ، ح . والمراد بالحاج الرجل القاصد الحج ( قوله : وعلم الخ ) أى علم أن القافلة إنما تخرج بعد خمسة عشر يوماً وعزم ألا ینخرج إلا معهم . بحر عن المحيط . وإنما كان ذلك نية للإقامة حکماً لا حقيقة ؛ لأنه نوى الخروج بعد خمسة عشر يوماً ، وهى متضمنة نية الإقامة تلك المدة ..... ( قوله : كما مرّ ) أى فی مسألة دخول الحاج الشام . ( الدر المختار مع رد المحتار : ( ۲ / ۱۲۵ ، ۱۲۶ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

البحر الرائق ( ۲ / ۱۳۱ ) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعید .  
الحجاج إذا وصلوا بغداد ولم ینووا الإقامة وعزموا أن لا ینخرجوا إلا مع القافلة و یعلمون أن بین هذا الوقت و بین خروج القافلة خمسة عشر يوماً فصاعداً یتّمون أربعاً . ( الفتاویٰ الہندیہ : ( ۱ / ۱۳۹ ، ۱۴۰ ) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

(۳) ( وقصر إن نوى أقلّ منها أو لم ینو و بقى سنين ) أى أقلّ من نصف شہر . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۲ ) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعید )

الدر المختار مع رد المحتار : ( ۲ / ۱۲۶ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .  
الفتاویٰ الہندیہ : ( ۱ / ۱۳۹ ) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ .

اگر سفر سے واپس جانا اتفاقی طور پر ملتوی ہو گیا، پندرہ دن ٹھہرنے کا قصد پھر بھی نہیں کیا، ہمیشہ واپس جانے کا ارادہ رہتا ہے اور کوئی وجہ پیش آ جاتی ہے جا نہیں پاتا تو قصر ہی کرتا رہے گا خواہ کتنے ہی دن اور مہینے گزر جائیں۔ (۱)

### اٹھائیس روزے ہوئے

رمضان المبارک میں عرب ممالک کا سفر کرنے کی صورت میں مسافر کے اٹھائیس روزے ہوتے ہیں، اور عرب ممالک میں وہاں کے حساب سے تیس روزے پورے ہو کر یا ۲۹ رمضان کو چاند نظر آنے کی وجہ سے عید کا دن ہوتا ہے، تو ایسے مسافر کے لئے وہاں کے عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲) ہاں ان کے حساب سے عید منالے اور جو روزہ رہ گیا ہے وہ بعد میں قضا کی نیت سے رکھ لے۔ (۳)

(۱) لزو دخل بلدًا ولم ينوي أنه يقيم خمسة عشر يوماً وإنما يقول غداً أخرج أو بعد غدٍ أخرج حتى بقى على ذلك سنين قصر. (البحر الرائق: (۲ / ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱ / ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

(دخل بلدة ولم ينوها) أي مدة الإقامة، قال البشامى: وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما فى البحر؛ لأن حالته تنافى عزيمته. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲ / ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۲) وهو أقسام ثمانية: فرض..... والمكروه تحريماً كالعيدين. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲ / ۳۷۵) كتاب الصوم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲ / ۲۵۷) كتاب الصوم، ط: رشيديه.

مراقى الفلاح مع الطحطاوى؛ (ص: ۶۳۰) كتاب الصوم، فصل فى صفة الصوم و تقسيمه، ط: قديمى.

عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اور جو شخص جس علاقہ میں ہوگا وہیں کے چاند کے اعتبار سے اس کا عید کا دن ہوگا۔

(۳) عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ قال: الشهر تسع وعشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه فإن غم عليكم فأكملوا العدة ثلثين. عن جبلة بن سحيم قال: سمعت ابن عمر يقول: قال

النبي ﷺ: الشهر هكذا وهكذا وخنس الإبهام فى الثالثة. (صحيح البخارى: (۱ / ۲۵۶)،

كتاب الصوم باب قول النبي ﷺ: إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا، ط: قديمى)

جامع الترمذى: (۱ / ۱۳۸) أبواب الصوم، باب ماجاء أن الصوم لرؤية الهلال والإفطار له، و

باب ماجاء أن الشهر يكون تسعا وعشرين، ط: سعيد. =

## اذان

مسافر جب سفر میں نماز پڑھے تو اذان و اقامت کہے اگرچہ تنہا ہو۔ (۱) اذان کی برکت سے فرشتے آکر اس میں شریک ہو جائیں گے۔ (۲) اذان اور اقامت دونوں ترک کرنا مکروہ ہے البتہ صرف اقامت پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ (۳)

☞ = وإذا ثبت الهلال في بلدة و مطلع قطرها لزم سائر الناس في ظاهر المذهب ..... فيلزم قضاء يوم على أهل بلدة صاموا تسعة و عشرين يوماً ..... (مراقى الفلاح : (ص : ۶۵۶) ، كتاب الصوم ، فصل : فيما يثبت به الهلال ، ط : قديمي)

☞ الهندية : ( ۱۹۹ / ۱ ) كتاب الصوم ، الباب الثاني في رؤية الهلال ، ط : رشيدية .

(۲، ۱) (و کرہ ترکہما للمسافر) أي ترک الأذان والإقامة لما رواه البخاري و مسلم عن مالك بن الحويرث أتيت رسول الله ﷺ أنا و صاحب لي فلما أردنا الانتقال من عنده قال لنا : إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما ، وإذا كان هذا الخطاب لهما ولا حاجة لهما مترافقين إلى استحضار أحد علم أن المنفرد أيضاً يسن له ذلك . وقد ورد في خصوص المنفرد أحاديث في أبي داؤد والنسائي يعجب ربك من راعي غنم في رأس شظية يؤذن بالصلاة ويصلي ، فيقول الله عز وجل : انظروا إلى عبدی هذا يؤذن للصلاة ويقوم للصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي وأدخلته الجنة . وعن سلمان الفارسي قال : قال رسول الله ﷺ إذا كان الرجل بأرض في فحانت الصلاة فليتوضأ فإن لم يجد ماءً فليتميم ، فإن أقام صلى معه ملكان ، وإن أذن و أقام صلى خلفه من جنود الله ملايرى طرفاه . رواه عبد الرزاق ..... وندبهما أي الأذان والإقامة للمسافر . (البحر الرائق : ۲۶۵ / ۱) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط : سعيد

☞ الدر المختار مع رد المحتار : ( ۳۹۲ / ۱ ) كتاب الصلاة ، باب الأذان . ط : سعيد .

☞ بدائع الصنائع : ( ۱۵۳ / ۱ ) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان محل وجوب الأذان ، ط : سعيد .

☞ الفتاوى الهندية : ( ۵۳ / ۱ ، ۵۴ ) كتاب الصلاة ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الأول في صفته و أحوال المؤذن ، ط : رشيدية .

(۳) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هكذا في المبسوط ولو ترك الإقامة أجزاءه ولكنه يكره ..... الخ . ( الفتاوى الهندية : ( ۵۳ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الأول في صفته و أحوال المؤذن ، ط : رشيدية )

☞ قيد بتركهما ؛ لأنه لو ترك الأذان وأتى بالإقامة لا يكره لأثر على رضي الله عنه ولو عكس يكره . ( البحر الرائق : ( ۲۶۵ / ۱ ) كتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط : سعيد )

☞ فإن صلوا بجماعة وأقاموا وتركوا الأذان أجزاءهم ولا يكره ، ويكره لهم ترك الإقامة ..... =

اگر سفر میں سب لوگوں کی نماز قضا ہو گئی تو اذان اور اقامت کہہ کر اس کو جماعت سے ادا کریں۔

اور اگر ایک سے زائد نمازیں قضاء ہوئیں تو پہلی نماز کے لئے اذان دیں اور باقی نمازوں میں صرف اقامت کہیں۔ (۱)

سفر میں اگر تمام ساتھی موجود ہیں تو اذان کہنا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے سفر میں تنہا نماز پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

= وأصله ما روى عن علي رضي الله عنه أنه قال: المسافر بالخيار إن شاء أذن وإن شاء أقام ولم يؤذن..... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/۱۵۳) كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد)

☞ الدر المختار مع رد المحتار: (۱/۳۹۴) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد.

(۱) يسن في قضاء الفوات الأذان للأولى فقط، بخلاف الإقامة فإنها تسن لكل فائتة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۲۳) الأذان لقضاء الفوات، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت)

☞ وإن كانت عليه فرائد كثيرة وأراد قضائها في مجلس واحد أذن للأولى منها ويخير في باقيها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۱۹) الأذان للصلاة الفائتة، ط: دار إحياء التراث العربي) بيروت.

(۲) لنا ما روى أبو قتادة الأنصاري رضي الله عنه في حديث ليلة التعريس فقال: ..... أمر بلالاً بأن يؤذن فأذن وصلينا ركعتين ثم أقام فصلينا صلاة الفجر.....، ولأن القضاء على حسب الأداء وقد فاتتهم الصلاة بأذان وإقامة، فتقضى كذلك..... الخ. (بدائع الصنائع: (۱/۱۵۴) كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان محل وجوب الأذان، ط: سعيد)

☞ (قوله: ويؤذن للفائتة ويقيم)؛ لأن الأذان سنة للصلاة لا للوقت فإذا فاتته الصلاة صلاة تقضى بأذان وإقامة لحديث أبي داؤد وغيره أنه صلوات الله عليه أمر بلالاً بالأذان والإقامة حين ناموا عن الصبح وصلوها بعد ارتفاع الشمس وهو الصحيح في مذهب الشافعي..... وذكر الشارح أن الضابط عندنا أن كل فرض أداء كان أو قضاء يؤذن له ويقام سواء أدى منفرداً أو بجماعة إلا الظهر يوم الجمعة في المصر..... الخ (البحر الرائق: (۱/۲۶۱، ۲۶۲) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد)

☞ الفتاوى الهندية: (۱/۵۵) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشيدية.

☞ وندب الأذان والإقامة للمسافر..... ولو ترك الإقامة أجزاءه ولكنه يكره. (الفتاوى الهندية: (۱/۵۳، ۵۴) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشيدية) =



ریل کے ڈبہ میں چونکہ سب لوگ ایک ہی جگہ پر ہوتے ہیں اس لئے اس میں جماعت کے ساتھ نماز ہو یا تنہا دونوں صورتوں میں اذان دینا مستحب ہے، اور اقامت کہنا سنت موکدہ ہے۔ (۱) چلتی ریل میں ایک ڈبہ کے مسافروں کا دوسرے ڈبہ والوں سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہر ڈبہ میں اذان اور اقامت الگ الگ دی جائے اگرچہ دوسرے ڈبہ سے اذان اور اقامت کی آواز پہنچ چکی ہو۔ (۲)

☞ الدر المختار مع رد المحتار : ( ۱ / ۳۹۲ ) کتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط : سعید .

☞ البحر الرائق : ( ۱ / ۲۶۵ ) کتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط : سعید .

☞ بدائع الصنائع : ( ۱ / ۱۵۳ ) کتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان محل وجوب الأذان ، ط : سعید .

(۱) وهو سنة مؤكدة للفرائض الخمسة في وقتها ولو قضاءً ..... الخ . قال الشامي : ( قوله : للفرائض الخمس الخ ) دخلت الجمعة ، بحر ، وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة . قال في مواهب الرحمن ، و نور الإيضاح : ولو منفرداً أداءً أو قضاءً ، سفرأً أو حضراً . اهـ . ( الدر مع الرد : ( ۱ / ۳۸۲ ) کتاب الصلاة ، باب الأذان ، وفيه : والإقامة كالأذان فيما مر . قال الشامي : ( قوله : فيما مر ) قيد به لئلا يرد عليه أن ترك الإقامة يكره للمسافر دون الأذان . ( الدر مع الرد : ( ۱ / ۳۸۸ ) ، کتاب الصلاة ، باب الأذان ، ط : سعید )

☞ وندب الأذان والإقامة للمسافر ..... ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده ، هكذا في المبسوط ، ولو ترك الإقامة أجزاءه ولكنه يكره . هكذا في شرح الطحاوی . ( الفتاوى الهندية : ( ۱ / ۵۳ ، ۵۴ ) کتاب الصلاة ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن ، ط : رشيديه )

☞ وأما المسافرون فالأفضل لهم أن يردنوا و يقيموا ..... فإن صلوا بجماعة وأقاموا و تركوا الأذان أجزاءهم ولا يكره ، ويكره لهم ترك الإقامة ، بخلاف أهل المصر إذا تركوا الأذان وأقاموا أنه يكره لهم ذلك ؛ لأن السفر سبب الرخصة ، وقد أثر في سقوط شطر فجاز أن يؤثر في سقوط أحد الأذنين ، إلا أن الإقامة أكد ثبوتاً من الأذان ، فيسقط شطر الأذان دون الإقامة . ( بدائع الصنائع : ( ۱ / ۱۵۳ ) کتاب الصلاة ، ( الأذان ) فصل : وأما بيان محل وجوب الأذان ، ط : سعید )

☞ احسن الفتاوى : ( ۲ / ۲۹۳ ، ۲۹۴ ) کتاب الصلاة ، باب الأذان والإقامة ، زیر عنوان : ریل گاڑی میں اذان کہنا ، ط : سعید . ( ۲ ) الحنفية — قالوا : الأذان سنة مؤكدة على الكفاية لأهل الحي الواحد ، وهي كالواجب في لحوق الإثم لتاركها ، وإنما يسن في الصلوات الخمس المفروضة في السفر والحضر للمنفرد والجماعة أداءً وقضاءً ، الخ ( کتاب الفقه على المذاهب الأربعة ) ( ۱ / ۳۱۳ ) حکم الأذان ، رقم الحاشية ( ۱ ) ، ط : دار إحياء التراث العربی )

☞ احسن الفتاوى : ( ۲ / ۲۹۳ ، ۲۹۴ ) کتاب الصلاة ، باب الأذان والإقامة ، زیر عنوان : ریل گاڑی میں اذان کہنا ، ط : سعید .

## اذان بیٹھ کر دینا

اگر سفر کی حالت میں سواری پر بیٹھ کر اذان دی ہے تو اذان صحیح ہو جائے گی خواہ سواری قبلہ رو ہو یا نہ ہو لیکن بیٹھ کر اقامت کہنا مکروہ ہے۔ (۱)

## ارادہ بدل گیا

”مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی“ کے عنوان کے تحت

دیکھیں۔ (۵۶/۱)

(۱) یکرہ الکلام الیسیر..... ومنها أن يؤذن قاعداً أو راكباً من غير عذر إلا المسافر، فلا يكره أذانه وهو راكب، ولو بلا عذر. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۳۲۱/۱) الكلام حال الأذان، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

ويندب في الأذان أمور..... وأن يكون قائماً، إلا لعذر من مرض ونحوه، وأن يكون مستقبل القبلة الخ، وفي الحاشية رقم (۱) الحنفية قالوا: يسن استقبال القبلة حال الأذان، إلا في المنارة فإنه يسن له أن يدور فيها لیسع الناس في كل جهة، وكذا إذا أذن وهو راكب فإنه لا يسن له الاستقبال بخلاف الماشي (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة (۳۱۷/۱) مندوبات الأذان وسننه، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت)

والمسافر إذا أذن راكباً لا يكره، وينزل للإقامة، كذا في فتاوى قاضيخان والخلاصة، وإن لم ينزل وأقام أجزاءه كذا في المحيط، ويجوز للمسافر أن يفتح الأذان على الدابة وإن لم يكن وجهه إلى القبلة، كذا في فتاوى قاضيخان والخلاصة. (الفتاوى الهندية: (۵۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشيدية)

وأما المسافر فلا بأس أن يؤذن راكباً، لما روى أن بلالاً رضي الله عنه بما أذن في السفر راكباً..... وينزل للإقامة، لما روى أن بلالاً أذن وهو راكب، ثم نزل وأقام على الأرض، ولأنه لو لم ينزل لوقع الفصل بين الإقامة والشروع في الصلاة بالنزول وأنه مكروه. (بدائع الصنائع: (۱۵۱/۱)، كتاب الصلاة، (الأذان)، فصل: وأما بيان سنن الأذن، ط: رشيدية)

والمسافر إذا أذن راكباً لا يكره، وينزل للإقامة، ويجوز للمسافر أن يفتح الأذان على الدابة وإن لم يكن وجهه إلى القبلة. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۷۷/۱) كتاب الصلاة، باب الأذان، مسائل الأذان، ط: رشيدية)

البحر الرائق: (۲۶۵، ۲۶۶) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد.

## اڑتالیس میل

اڑتالیس میل انگریزی تقریباً سواستتر کلومیٹر ہے (یعنی ستتر کلومیٹر، دو سواڑتالیس

میٹر اور دو ملی میٹر ہیں) (۱)

## اڑتالیس میل سے کم سفر کا حکم

اگر سفر کی مسافت کم سے کم سواستتر کلومیٹر ہے تو سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کی

اجازت ہے۔ (۲)

اور اگر سفر اڑتالیس میل یعنی سواستتر کلومیٹر سے کم ہے تو اس دوران روزہ رکھنا

لازم ہے، نہ رکھنے کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی

وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔ (۳)

(۱) اوزان شرعیہ مصنفہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: (ص: ۴۹) انگریزی میل اور شرعی میل میں فرق، نیز اسی کتاب کا آخری صفحہ (ص: ۶۲) ط: ادارۃ المعارف کراچی.

احسن الفتاویٰ: (۱۰۵/۴) کتاب الصلاہ، باب صلاة المسافر، القول الاظہر فی تحقیق مسافر السفر، ضمیمہ، ط: سعید.

(۲) "أقل مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيام....." الأحكام التي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة وإباحة الفطر..... الخ. (الفتاویٰ الہندیہ: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

إذا جاوز المقيم عمران مصره قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها..... يلزمه قصر الصلاة ويرخص له ترك الصيام. (الفتاویٰ الخانیة علی هامش الفتاویٰ الہندیہ: (۱۶۳/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

لمن خاف زيادة المرض الفطر وللمسافر..... الخ. (البحر الرائق: (۲۸۱/۲، ۲۸۲) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید)

..... فكان ابن عباس رضي الله عنه يقول: قد صام رسول الله ﷺ وأفطر، فمن شاء صام ومن شاء أفطر، متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۷۷) کتاب الصوم، باب صوم المسافر، الفصل الأول، ط: قديمی)

(۳) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة =

## استقبال

مہمان کی خاطر داری، اور اس کے اکرام میں یہ بھی ہے کہ جب وہ آئے تو گھر کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا جائے، اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کے استقبال کے لیے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے، جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔ (۱)

## استقبال کرنا

اگر مہمان کے آنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کا استقبال کرنا یعنی شہر سے باہر یا مکان کے آگے جا کر مہمان سے ملاقات کرنا جائز اور مسنون ہے۔ (۲)

= ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله و إن صامه . (جامع الترمذی : ( ۱ / ۱۵۳ ، ۱۵۴ )  
 أبواب الصوم ، باب ما جاء في الإفطار متعمداً ، ط : سعيد )

مشكاة المصابيح : ( ص : ۱۷۷ ) كتاب الصوم ، باب تنزيه الصوم ، الفصل الثاني ، ط : قديمي .

سنن أبي داؤد : ( ۱ / ۳۴۶ ) كتاب الصوم ، باب التغليظ فيمن أفطر عمداً ، ط : رحمانيه .

( ۱ )

( ۲ ) قال صلی اللہ علیہ وسلم : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، فكل ما يعد إكراماً له فهو داخل

في عموم هذا الخبر . ( اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين للزبيدي : ( ۵ / ۶۶۳ )

كتاب آداب الأكل ، الباب الرابع في آداب الضيافة ، فصل : يجمع آداباً و مناهي طيبه و شرعية متفرقة ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت ، ۱۴۰۹ هـ — ۱۹۸۹ هـ )

عن السائب بن يزيد قال : لما قدم النبي صلی اللہ علیہ وسلم المدينة من غزوة تبوك تلقاه الناس ، فلقيته

مع الصبيان على ثنية الوداع . ( سنن أبي داؤد : ( ص : ۴۷۴ ) كتاب الجهاد ، باب في التلقى ،

( رقم الحديث : ۲۷۷۶ ) ، ط : دار إحياء التراث العربي )

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ بچوں کے ساتھ ”ثنية الوداع“ تک آپ کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔ (۱)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو آپ کے استقبال کے لیے لے جاتے تھے، جو بچہ سب سے پہلے پہنچتا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے سوار کر لیتے تھے۔ (۲)

استنجا اور وضو کی حاجت ہو جبکہ پانی ایک کے لیے کافی ہو؟

”پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۴/۱)

### اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر سے متصل ہے درمیان میں زرعی زمین یا ۱۶ء ۱۳۷ میٹر خلا نہیں ہے تو

(۱) حدثنا سفيان عن الزهري عن السائب بن يزيد قال : خرجت مع الصبيان إلى ثنية الوداع تلتقى رسول الله ﷺ من غزوة تبوك ، وقال سفيان : مرة أذكر مقدم النبي ﷺ لما قدم النبي ﷺ من تبوك . (المسند للإمام أحمد بن حنبل : ( ۱۲ / ۲۸۶ ) مسند سائب بن يزيد ، ( رقم الحديث : ۱۵۶۶۱ ) ، ط : دار الحديث ، القاهرة )

سنن أبي داؤد : ( ص : ۴۷۴ ) كتاب الجهاد ، باب في التلقى ، ( رقم الحديث : ۲۷۷۶ ) ط : دار إحياء التراث العربي ، بيروت .

(۲) عن عبد الله بن جعفر قال : كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر تلقى بصبيان أهل بيته ، وأنه قدم من سفر فسبق بي إليه ، فحملني بين يديه ، ثم جيئ بأحد ابني فاطمة ، فأردفه خلفه ، قال : فأدخلنا المدينة ثلثة على الدابة . رواه مسلم (مشكاة المصابيح : ( ص : ۳۳۹ ) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط : قديمي )

حدثنا عبد الله بن جعفر قال : كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا ، فأينا استقبل أولاً جعله أمامه فاستقبل بي فحملني أمامه ، ثم استقبل بحسن أو حسين ، فجعله خلفه فدخلنا المدينة وأنا كذلك . ( سنن أبي داؤد ، ( ص : ۴۳۷ ) كتاب الجهاد ، باب في ركوب ثلاثة على دابة ، ط : دار إحياء التراث العربي ، بيروت )

اس میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

## اسٹیشن پر کھانے پینے کا طریقہ

اگر اسٹیشن پر چیزیں خرید کر یا اپنا ناشتہ وغیرہ نکال کر کسی غریب آدمی کے سامنے کھائے تو تھوڑا بہت اس کو بھی دیدے، گھر میں چند غریبوں کو کھانا کھلانے سے ایسے غریب کو کھلانے کا ثواب زیادہ ہوگا، اگر اتنی گنجائش نہیں یا ہمت اور توفیق نہیں تو ایک طرف کو علیحدہ ہو کر پوشیدہ کھالے، خاص طور پر چھوٹے بچوں کے سامنے اس بات کا بہت زیادہ خیال رکھے۔ (۲)

## اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کر لیا

اگر اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کیا ہے، تو جب تک اسلامی حکومت مقبوضہ علاقہ کو اپنا علاقہ تصور نہیں کرے گی تب تک وہ علاقہ دارالحرب کے حکم میں

(۱) وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتى وإلقاء التراب، فان اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ..... هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصح. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۶۳، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.

احسن الفتاوى (۷۳/۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: جو آبادی شہر سے نہ ہو وہ مستقل ہے، ط: سعید

ومن خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر السنة ..... قصر

صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۳ - ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب

صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۲۶)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الهندية؛ (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية

(۲) رفیق سفر، تالیف حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ (ص: ۳۳) ریل کے متعلق متفرق مسائل، ط: د

الاشاعت اردو بازار کراچی۔

- رہے گا، اور وہاں اسلامی فوج مسافروں کے حکم میں ہونے کی وجہ سے قصر کرے گی۔ (۱)
- رمضان المبارک کے روزہ کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر روزہ رکھ سکتے ہیں تو رکھ لیں ورنہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی، بعد میں قضا رکھ لیں۔ (۲)
- تراویح اگر پڑھ سکتے ہیں تو پڑھنا بہتر ہوگا، ورنہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہوگی۔ (۳)
- باقی جمعہ اور عید کی نماز لازم نہیں ہے۔ (۴)

- (۱) وكذا يصلي ركعتين عسكر دخل أرض حرب أو حاصر حصناً فيها، بخلاف من دخلها بأمان فإنه يتم..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)
- حاصر قوم مدينة في دار الحرب أو أهل البغي في دار الإسلام في غير مصر ونووا الإقامة خمسة عشر يوماً قصرُوا؛ لأنَّ حالهم متردد بين قرار و فرار فلا تصحَّ نيتهم وإن نزلوا في بيوتهم. (الفتاوى الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)
- الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.
- (۲) فمن كان منكم مريضاً أو على سفر فعدة من أيام آخر . (البقرة: ۱۸۴)
- الأحكام التي تتغير بالسفر هي قصر الصلاة وإباحة الفطر..... الخ. (الفتاوى الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)
- لمسافر..... الفطر..... وقضوا لزوماً..... الخ. (الدر مع الرد: (۴۲۱/۲ - ۴۲۳) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)
- الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۶۲/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.
- (۳) ويأتى المسافر بالسنن إن كان في حال أمن وقرار وإلا بأن كان في خوف و فرار لا يأتى بها. (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد).
- وفي التجنيس: والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتى بها؛ لأنها شرعت مكملات، والمسافر إليه محتاج، وإن كان حال خوف لا يأتى بها؛ لأنه ترك بعذر. (البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)
- الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.
- (۴) ثم لزوجوبها شرط في المصلي وهي الحرية، والذكورة، والإقامة، والصحة..... حتى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى. (الفتاوى الهندية: (۱۴۴/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية) =

اور فرائض میں قصر کریں۔ (۱)

## اشراق

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو اشراق کی نماز پڑھ سکتا ہے ثواب ملے گا۔ (۲)

## اطراف میں دورہ کا حکم

اگر کسی آدمی کو سرکاری ملازمت یا کسی اور وجہ سے صرف اطراف میں سواستتر

(77 1/4) کلومیٹر کے اندر یا کم زیادہ دورہ کرنا پڑتا ہے، اور اس دورہ میں چند روز گذر

= ﴿تجب صلاتہما فی الأصح علی من تجب علیہ الجمعة بشرائطہا .....﴾ (الدر المختار :

(۱۶۶/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

﴿البحر الرائق:﴾ (۱۴۰/۲ و ما بعد) کتاب الصلاة، باب الجمعة، و أيضاً (۱۵۷/۲) باب

العیدین، ط: سعید.

﴿فلا تجب الجمعة علی المجانین و الصبیان و العیبد إلا بإذن مؤالیہم و المسافرین .....﴾ الخ (بدائع

الصنائع: (۲۵۸/۱)، کتاب الصلاة، (الجمعة) فصل: وأما بیان شرائط الجمعة، ط: سعید)

﴿و الإقامة من شرائط و جوبہا کما ہی من شرائط و جوب الجمعة حتی لا تجب علی النسوان .....﴾

و المرمض و المسافرین کما لا تجب علیہم لما ذکرنا فی صلاة الجمعة. (بدائع الصنائع: (۱/

۲۷۵) کتاب الصلاة، فصل: وأما صلاة العیدین، و أما شرائط و جوبہا و جوازها، ط: سعید)

(۱) من جاوز بیوت مصرہ ..... قصر الفرض الرباعی. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب

الصلاة، باب المسافر)

﴿إذا جاوز المقیم عمران مصرہ ..... یلزمہ قصر الصلاة.﴾ (الفتاوی الخانیة علی هامش

الفتاوی الہندیة: (۱۶۳/۱)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر. ط: رشیدیہ)

﴿الفتاوی الہندیة:﴾ (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

(۲) ویأتی المسافر بالسنن إن کان فی حال أمن و قرار و إلا بأن کان فی خوف و فرار لایأتی بہا.

(الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید).

﴿وفی التجنیس: و المختار أنه إن کان حال أمن و قرار یأتی بہا؛ لأنها شرعت مکملات،

و المسافر إلیہ محتاج، و إن کان حال خوف لایأتی بہا؛ لأنه ترک بعذر.﴾ (البحر الرائق:

(۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

﴿الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الہندیة:﴾ (۱۷۰/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة

المسافر، ط: رشیدیہ.



جاتے ہیں تو اس صورت میں قصر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر یہ شخص سو استر (77 1/4) کلومیٹر یا اس سے دور کسی مقام پر جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلتا ہے تو مسافر ہوگا۔ (۱) اور آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔ (۲)

(۱) امداد الفتاویٰ (۱/۳۶۵، ۳۶۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: قصر در دورہ اہل کاروان، ط: دارالعلوم کراچی۔

من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً ..... مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين ..... الخ ( الدر مع الرد : ( ۲ / ۱۲۱ - ۱۲۳ ) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، وفيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشامي رحمه الله : ( قوله : بلا قصد ) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها ، فلما بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلم جراً ، قال في البحر : وعلى هذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدو ولم يعلم أين يدر كهيم ، فإنه يتم وإن طالت المدة أو المكث ، أما في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . ( الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )

من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً ثلاثة أيام ..... قصر الفرج الرباعي ..... الخ . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۲۸ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، وفيه أيضاً : المقيم إذا قصد مصرأ من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً ، ولو أنه خرج من ذلك المصر الذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقل من ثلاثة أيام فإنه لا يكون مسافراً . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۲۹ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد )

الفتاوى الهندية: ( ۱ / ۱۳۹ ) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.  
كفايت المفتي: ( ۳ / ۳۷۵، ۳۷۶ ) كتاب الصلاة، نوازل باب: مسافر کی نماز، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(۲) امداد الفتاویٰ (۱/۳۶۵، ۳۶۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: قصر در دورہ اہل کاروان، ط: دارالعلوم کراچی۔

من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً ..... مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين ..... الخ ( الدر مع الرد : ( ۲ / ۱۲۱ - ۱۲۳ ) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، وفيه أيضاً : ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر ، قال الشامي رحمه الله : ( قوله : بلا قصد ) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها ، فلما بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلم جراً ، قال في البحر : وعلى هذا قالوا : أمير خرج مع جيشه في طلب العدو ولم يعلم أين يدر كهيم ، فإنه يتم وإن طالت المدة أو المكث ، أما في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . ( الدر مع الرد : كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد ) =

اور اگر گھر سے نکلتے وقت سواستتر کلومیٹر دور جانے کا ارادہ نہیں تھا تو قصر نہیں کرے گا، بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

## اغوا شدہ

اغوا شدہ شخص پر سفر کے احکام جاری ہونے کی دو شکلیں ہوں گی:

☞ من جاوز بیوت مصرہ مریداً سیراً ثلاثة أيام ..... قصر الفرج الرباعی ..... الخ . ( البحر الرائق: ( ۱۲۸/۲ ) کتاب الصلاة، باب المسافر، وفيه أيضاً: المقيم إذا قصد مصرًا من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً، ولو أنه خرج من ذلك المصر الذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقل من ثلاثة أيام فإنه لا يكون مسافراً . ( البحر الرائق: ( ۲ / ۱۲۹ ) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد )

☞ الفتاویٰ الہندیہ: ( ۱۳۹ / ۱ ) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ۔  
☞ کفایت المفتی: ( ۳۷۵/۳، ۳۷۶ ) کتاب الصلاة، نواں باب: مسافر کی نماز، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(۱) امداد الفتاویٰ (۳۶۵/۱، ۳۶۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: قصر در دورہ اہل کاروان، ط: دارالعلوم کراچی۔

☞ من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً ..... مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ..... صلى الفرض الرباعی ركعتين ..... الخ ( الدر مع الرد: ( ۱۲۱ / ۲ - ۱۲۳ )، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، وفيه أيضاً: ومن طاف الدنيا بلا قصد لم يقصر، قال الشامي رحمه الله: ( قوله: بلا قصد ) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها، فلما بلغها بدا له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان وهلم جراً، قال في البحر: وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدو ولم يعلم أين يدر كهيم، فإنه يتم وإن طالت المدة أو المكث، أما في الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر. ( الدر مع الرد: کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد )

☞ من جاوز بيوت مصره مریداً سیراً ثلاثة أيام ..... قصر الفرج الرباعی ..... الخ . ( البحر الرائق: ( ۱۲۸/۲ ) کتاب الصلاة، باب المسافر، وفيه أيضاً: المقيم إذا قصد مصرًا من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً، ولو أنه خرج من ذلك المصر الذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقل من ثلاثة أيام فإنه لا يكون مسافراً . ( البحر الرائق: ( ۲ / ۱۲۹ ) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد )

☞ الفتاویٰ الہندیہ: ( ۱۳۹ / ۱ ) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ۔  
☞ کفایت المفتی: ( ۳۷۵/۳، ۳۷۶ ) کتاب الصلاة، نواں باب: مسافر کی نماز، زیر عنوان: وطن اقامت سے دورے کرنے والے کا حکم، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

①۔ اس کو سفر کی انتہا معلوم ہے یا نہیں؟ ②۔ اقامت کی مدت معلوم ہے یا نہیں؟

اگر سفر کی انتہا معلوم ہے کہ کہاں لے جا کر قید کرے گا اور وہ جگہ شرعی مسافت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو قصر کرنا شروع کر دے۔ (۱)

(۱) ”وفى المحيط : مسلم أسره العدو ، إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام يقصر ، وإن كان دون ذلك يتم ، وإن لم يعلم يسأل ، كما مرّ فى العبد“ . وقال ( قبل سطور ) فى مسألة العبد مع المولى : العبد إذا خرج مع مولاہ ولا يعلم سير المولى ، فإنه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدّة السفر صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك صلى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذلك إن كان مقيماً قبل ذلك صلى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلى صلاة المسافرين . (البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۹ ) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط : سعيد)

✉ احسن الفتاوى ( ۸۰۷۸ / ۴ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر ، سعید .

✉ فتاویٰ رحیمیہ : ( ۱۷۶ ، ۱۷۵ / ۵ ) كتاب الصلوة ، باب ما يتعلق بالسفر ، زیر عنوان : قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط : دارالاشاعت .

✉ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۱ / ۱۷۰ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ .

۱ قال فى ” السير الكبير “ والأسير من المسلمين فى أيدى أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به فى موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لا يريد أن يقيم معهم ( وإن كان الأسير يريد أن يقيم ) فى موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيام ، قصر الصلاة ؛ لأنّ الأسير مقهور مغلوب فى أيديهم ، وكان سفره ، وإقامته بهم كالعبد مع مولاہ ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ . ( المحيط البرهاني : ( ۲ / ۳۹۵ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر فى بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ..... ، ( تقطيع : ۲۰۴۵ ) ، وفيه أيضاً : وفى ” فتاوى أهل سمرقند “ : مسلم أسره العدو ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام ، صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك ، صلى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذلك سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيئ ، بينى الأمر على ما كان هو فى الأصل فإن كان مسافراً صلى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلى صلاة المقيمين ؛ لأنه لم يعلم وجود المغير . ( المحيط البرهاني : ( ۲ / ۳۹۵ ، ۳۹۶ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر فى بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ، ( تقطيع : ۲۰۴۸ ) ، ط : ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچى )

اور اگر وہ جگہ شرعی مسافت سے کم ہے تو قصر نہ کرے، بلکہ پوری نماز پڑھے۔ (۱)  
 اور اگر سفر کی انتہا معلوم نہ ہو تو اغوا کرنے والے سے کم از کم مسافت معلوم کر کے  
 اس پر عمل کرے۔ (۲)

(۲، ۱) ”وفی المحيط : مسلم أسره العدو ، إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام يقصر ، وإن كان دون ذلك يتم ، وإن لم يعلم يسأل ، كما مر في العبد“ . وقال ( قبل سطور ) في مسألة العبد مع المولى : العبد إذا خرج مع مولاه ولا يعلم سير المولى ، فإنه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدة السفر صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك صلى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذلك إن كان مقيماً قبل ذلك صلى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلى صلاة المسافرين .  
 (البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۹ ) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط : سعيد )

✉ احسن الفتاوى ( ۸۰۷۸ / ۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر ، سعید .

✉ فتاویٰ رحیمیہ : ( ۱۷۶ ، ۱۷۵ / ۵ ) كتاب الصلوة ، باب ما يتعلق بالسفر ، زیر عنوان : قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط : دارالاشاعت .

✉ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۱۷۰ / ۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ .

✉ قال في ”السير الكبير“ والأسير من المسلمين في أيدي أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لا يريد أن يقيم معهم ( وإن كان الأسير يريد أن يقيم ) في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة أيام ، قصر الصلاة ؛ لأن الأسير مقهور مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ . ( المحيط البرهاني : ( ۲ / ۳۹۵ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ..... ، ( تقطيع : ۲۰۲۵ ) ، وفيه أيضاً : وفي ”فتاوى أهل سمرقند“ : مسلم أسره العدو ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام ، صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك ، صلى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذلك سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيء ، بينى الأمر على ما كان هو في الأصل فإن كان مسافراً صلى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلى صلاة المقيمين ؛ لأنه لم يعلم وجود المغير . ( المحيط البرهاني : ( ۲ / ۳۹۵ ، ۳۹۶ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ، ( تقطيع : ۲۰۲۸ ) ، ط : ادارة القرآن و العلوم الاسلامية كراچی )

نہ بتانے کی صورت میں مسئلہ کی نوعیت یہ ہوگی کہ اگر اغوا کرنے والے کے بارے میں یقینی طور پر یا غالب گمان کے طور پر معلوم ہو کہ یہ مسافر ہے تو قصر کرے، اور اگر اغوا کرنے والا مقیم ہے تو قصر نہ کرے۔ (۱)

اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو شرعی مسافت تک پوری نماز پڑھے اس کے بعد قصر

(۱) ”وفی المحيط : مسلم أسره العدو ، إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام يقصر ، وإن كان دون ذلك يتم ، وإن لم يعلم يسأل ، كما مر في العبد“ . وقال ( قبل سطور ) في مسألة العبد مع المولى : العبد إذا خرج مع مولاہ ولا يعلم سير المولى ، فإنه يسأله ، إن أخبره أن مسيره مدة السفر صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك صلى صلاة الإقامة ، وإن لم يخبره بذلك إن كان مقيماً قبل ذلك صلى صلاة الإقامة ، وإن كان مسافراً قبل صلى صلاة المسافرين . (البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۹ ) كتاب الصلاة ، آخر باب المسافر ، ط : سعيد)

✉ احسن الفتاوی ( ۸۰۷۸ / ۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : جنگی قیدیوں کیلئے حکم قصر ، سعید .  
✉ فتاوی رحیمہ : ( ۱۷۶ ، ۱۷۵ / ۵ ) كتاب الصلوة ، باب ما يتعلق بالسفر ، زیر عنوان : قیدی نماز قصر کب کرے؟ ط : دارالاشاعت .

✉ الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الہندیة : ( ۱ / ۱۷۰ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ .

✉ قال فی ”السير الكبير“ والأسیر من المسلمین فی أیدی أهل الحرب هم له قاهرون ، إذا أقاموا به فی موضع يريدون أن یقیموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن یكمل الصلاة ، وإن كان الأسیر لا یرید أن یقیم معهم ( وإن كان الأسیر یرید أن یقیم ) فی موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذلك الموضع یريدون مسيرة ثلاثة أيام ، قصر الصلاة ؛ لأن الأسیر مقهور مغلوب فی أیدیهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاہ ، والقائد مع الأعمى ، والتلميذ مع الاستاذ . ( المحيط البرهانی : ( ۲ / ۳۹۵ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقيماً بنية إقامته ..... ، ( تقطیع : ۲۰۳۵ ) ، وفيه أيضاً : وفي ”فتاوی أهل سمرقند“ : مسلم أسره العدو ، وأدخل دار الحرب ينظر ، إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام ، صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك ، صلى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذلك سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيء ، بينى الأمر على ما كان هو فی الأصل فإن كان مسافراً صلى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلى صلاة المقيمين ؛ لأنه لم يعلم وجود المغير . ( المحيط البرهانی : ( ۲ / ۳۹۵ ، ۳۹۶ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقيماً بنية إقامته ، ( تقطیع : ۲۰۳۸ ) ، ط : ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی )

شروع کر دے۔ (۱) اور جو نمازیں مکمل پڑھی گئیں ان کا اعادہ واجب نہیں۔ (۲)  
 اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کتنی مسافت طے ہوئی اور کوئی بتاتا بھی نہیں تو غالب  
 گمان پر عمل کرے۔ (۳)

(۱) ”ومن حمل غیرہ لیذهب معہ، والمحمول لایدری این یذهب معہ، فإنه يتم الصلاة حتى يسير ثلاثاً؛ لأنه لم يظهر المغیر، وإذا سار ثلاثاً فحينئذ قصر؛ لأنه وجب عليه القصر من حين حملة“۔ ولو كان صلی رکعتین من یوم حمل و سار به مسیرة ثلاثه أيام فإن صلاته تجزئه، وإن سار به أقل من مسیرة ثلاثة أيام أعاد كل صلاة صلاهما رکعتین؛ لأنه تبين أنه صلی صلاة المسافرین وهو مقيم، وفي الوجه الأول تبين أنه مسافر۔ (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)  
 رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد۔  
 ذكر الحاكم في ”المنتقى“ رجل حمل رجلاً و ذهب به، ولا يدري أين يذهب به، قال: يتم الصلاة حتى يسير ثلاثاً فإذا سار ثلاثاً قصر۔ (المحيط البرهاني: (۳۹۴/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون: صلاة السفر، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيماً بنية إقامة غيره۔ (تقطيع: ۲۰۴۰) ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامية كراچی)

(۲) فلو أتم المسافر إن قعد في الأولى تم فرضه، ولكنه أساء..... وإن لم يقعد بطل فرضه، وصار الكل نفلًا ترك القعدة المفروضة..... الخ۔ (الدر مع الرد: (۱۲۸/۲، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد۔

غنية المستملى شرح منية المصلى، المعروف بـ ”حلبى كبير“ (ص: ۵۳۸، ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى، لاهور۔

العبد إذ اخرج مولاه سألہ، فإن لم يخبره أتم صلاته۔ وإن صلی أربعاً أياماً ولم يقعد في الثانية ثم أخبره مولاه أنه قصد مسيرة سفر حين خرج، الأصح أنه لا يعيدها؛ لما بينا. كذا في المحيط السرخسى۔ (الفتاوى الهندية: (۱۴۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

(۳) من شك هل فعل شيئاً أم لا؟ فالأصل أنه يفعل، و تدخل فيها قاعدة أخرى من يقن الفعل، و شك في القليل والكثير حمل على القليل؛ لأنه المتيقن، إلا أن تشتغل الذمة بالأصل، فلا يبرأ إلا باليقين، وهذا الاستثناء راجع إلى قاعدة ثالثة، وهى ما ثبت بيقين لا يرتفع إلا بيقين، والمراد به غالب الظن۔ (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموى: (۱۹۲/۱، ۱۹۳)، الفن الأول: في القواعد الكلية، النوع الأول، القاعدة الثالثة: اليقين لا يزول بالشك، ط: ادارة القرآن)

اغوا شدہ اگر چہ اغوا کرنے والے کی نیت کے مطابق پندرہ دن یا اس سے زائد اقامت کی نیت کرے پھر بھی اس نیت کا اعتبار نہیں، کیونکہ اغوا شدہ کے بارے میں ہر وقت احتمال رہتا ہے کہ نہ معلوم پولیس کس وقت آپہونچے اور اس کو لے جائے، یا یہ لوگ اس کو منتقل کر دیں، اس لیے وہ ہمیشہ قصر کرے گا۔ (۱)

مزید ”قیدی قصر کب تک کریں“ عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۸۴/۲)

### اغوا ہونے والا شخص قصر کرے گا یا نہیں؟

جس شخص کو اغوا کر کے سوا ستر کلومیٹر یا اس سے دور لے جایا گیا ہو وہ اغوا کرنے والے کے تابع ہے، اگر اغوا کرنے والا وہاں مقیم ہے تو یہ شخص بھی وہاں پوری نماز پڑھے گا، اور اگر اغوا کرنے والا وہاں مسافر ہے تو یہ شخص بھی قصر کرے گا۔ (۲)

(۱) ولا تصح نية الإقامة من العسكر في دار الحرب ؛ لأنهم بين أن يهزموا فيفروا أو يهزموا فيفروا، و حالهم هذه مبطله عزيمتهم لترددهما في الإقامة ، ولا بد في تحقق النية من الجزم ولو كانت الشوكة لهم؛ لأن احتمال وصول المدد للعدو أو وجود مكيدة من القليل يهزم بها الكثير، قائم. وذلك يمنع الجزم. (غنية المستملى شرح منية المصلی، المعروف بـ ”حلبی كبير“: (ص: ۵۴۰) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيذمي)

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه، القاسم پبلى كيشنز، كراچى.

لأن نية الإقامة في دار الحرب أو البغى لا تصح؛ لأن حالهم يخالف عزيمتهم للتردد بين القرار والفرار، ولهذا قال أصحابنا في تاجر دخل مدينة لحاجة ونوى أن يقيم خمسة عشر يوماً لقضاء تلك الحاجة لا يصير مقيماً؛ لأنه متردد بين أن يقضى حاجته فيرجع وبين أن لا يقضى فيقيم، فلا تكون نيته مستقرة كنية العسكر في دار الحرب. (البحر الرائق: (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۲) وكل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيته و خروجه إلى السفر، كذا في محيط السرخسى ..... الخ. (الفتاوى الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع حتى يصير العبد مسافراً بنية مولاه =

## افطار کرنے کے بعد ہوائی سفر کیا، سورج دوبارہ نظر آنے لگا

روزہ دار سورج غروب ہونے کے بعد افطار کر کے ہوائی جہاز پر سوار ہوا، جہاز مغرب کی جانب اتنا تیز چلا کہ سورج دوبارہ نظر آنے لگا، تو اس کا روزہ صحیح ہے، البتہ دوبارہ سورج غروب ہونے تک کھانے پینے سے باز رہنا بہتر ہے۔ (۱)

= والزوجة بنية الزوج و كل من لزمه طاعة غيره ..... الخ . (بدائع الصنائع : ( ۱ / ۹۳ ) كتاب الصلاة ، [ صلاة المسافر ] ، فصل : وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط : سعيد )

☞ والأسير من المسلمين في أيدي أهل الحرب هم له قاهرون ، إن أقاموا به في موضع يريدون أن يقيموا به خمسة عشر يوماً ، فعليه أن يكمل الصلاة ، وإن كان الأسير لا يريد أن يقيم معهم [ وإن كان الأسير يريد أن يقيم ] في موضع خمسة عشر يوماً ، فأخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيراً ثلاثة أيام ، قصر الصلاة ؛ لأن الأسير مقهور مغلوب في أيديهم ، وكان سفره وإقامته بهم كالعبد مع مولاه ( المحيط البرهاني : ( ۲ / ۳۹۵ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ..... ، ط : إدارة القرآن والعلوم الإسلامية )

☞ غنية المستملى شرح منية المصلى ، المعروف بحلبى كبير “ : ( ص : ۵۴۱ ) فصل في صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمى .

(۱) يجب الإمساك بقية اليوم على من فسد صومه ، وعلى حائض ونفساء ، طهرتا بعد طلوع الفجر ، وعلى صبي بلغ ، و كافر أسلم . ” قال الشرنبلالى تحته : لحرمة الوقت بالقدر الممكن . وقال الطحطاوى فى ذيله : أى تشبهاً لقضاء حق الوقت . ( حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ، شرح نور الإيضاح : ( ۲ / ۳۳۵ ) كتاب الصوم ، فصل بعد باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء ، من غير كفارة ، ط : مكتبة غوثية كراچى )

☞ والأصل فى هذه المسائل أن كل من صار فى آخر النهار بصفة لو كان فى أول النهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك كما فى الخلاصة والنهاية والعناية ..... وكذا كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثم تعذر عليه المضى ..... فإنه يجب عليه الإمساك تشبهاً . ( ردالمحتار على الدر المختار : ( ۲ / ۴۰۸ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده ، ط : سعيد )

☞ ولو بلغ صبي أو أسلم كافر أمسك يومه ولم يقض شيئاً ، فالإمساك قضاء لحق الوقت بالتشبه ، وعدم القضاء لعدم وجوب الصوم عليهما فيه . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۲۸۸ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده ، ط : سعيد )



## افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو

ایک شخص نے رمضان المبارک میں سورج غروب ہونے کے بعد اپنی قیامگاہ پر افطار کیا، اور اس کے بعد وہ ہوائی جہاز یارا کٹ سے مغربی ملک کی طرف اتنا تیز سفر کر کے پہنچ گیا کہ ابھی وہاں سورج غروب نہیں ہوا ہے، تو اس سے اس کا وہ روزہ باطل نہیں ہوگا بلکہ صحیح ہو چکا اور صحیح رہے گا۔ (۱) البتہ رمضان کا احترام کرتے ہوئے سورج دوبارہ غروب ہونے تک روزہ دار کی طرح رہے کچھ کھائے پیے نہیں۔ (۲)

## افطار ہوائی جہاز میں کب کرے

”ہوائی جہاز میں افطار کب کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸۹/۲)

## اقامت

”اذان“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۵۳/۱)

(۱) فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت ، الظاهر نعم . قال ابن عابدین رحمہ اللہ : ( قوله : الظاهر نعم ) بحث لصاحب النہر حیث قال : ذکر الشافعیة أن الوقت يعود ؛ لأنه - علیہ الصلاة والسلام - نام فی حجر علی - رضی اللہ عنہ - حتی غربت الشمس ..... قلت : علی أن الشیخ اسماعیل رد ما بحثہ فی النہر تبعاً للشافعیة ، بأن صلاة العصر بغيوبة الشفق تصیر قضاء ورجوعها لا یعیدها أداء ، وما فی الحدیث خصوصیة لعلی كما یعطیہ قوله علیہ السلام : إنه كان فی طاعتک و طاعته رسولک اء .

قلت : ویلزم علی الأول بطلان صوم من أفطر قبل ردّها ، وبطلان صلاته المغرب لو سلمنا عود الوقت بعودها للكلّ واللّٰه تعالیٰ أعلم . ( الدر مع الرد : ( ۳۶۰/۱ ، ۳۶۱ ) کتاب الصلاة ، مطلب : لو ردت الشمس بعد غروبها ، ط : سعید )

حاشیة الطحطاوی علی الدر : ( ۱۷۴/۱ ) ، کتاب الصلاة ، ط : رشیدیہ .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۱۷۷ ) کتاب الصلاة ، ط : قدیمی .

حسن الفتاوی ( ۶۹/۳ ) کتاب الصلوة ، باب صلوة المسافر ، زیر عنوان : نماز مغرب پڑھ کر ہوائی جہاز میں سوار ہوا

اور آفتاب دوبارہ نظر آنے لگا ، ط : سعید۔

(۲) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر (۱) ملاحظہ فرمائیں۔

## اقامت بیٹھ کر کہنا

”اذان بیٹھ کر دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۶/۱)

## اقامت کی قضا نمازوں کا حکم

اگر سفر سے پہلے اقامت کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء کی نماز قضا ہوگئی تو سفر کی حالت میں قضا پڑھنے کی صورت میں چار رکعت قضا پڑھے۔ باقی فجر کی دو رکعت اور مغرب کی تین رکعت فرض پڑھے۔ (۱) اور وتر بھی پڑھے۔ (۲)

(۱) أن الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، فيقضى المسافر في السفر ما فاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعاً، والمقيم في الإقامة ما فاته في السفر منهار كعتين كما سيأتي في آخر صلاة المسافر وقد قالوا: إنما تقضى الصلاة الخمس والوتر..... الخ. (البحر الرائق: ۸۰، ۷۹/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، و (۱۳۷/۲) باب المسافر، ط: سعيد

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

أنه يقضى وجوباً اتفاقاً، أما عنده فظاهر، وأما عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام: من نام عن وتر أو نسيه فليصله إذا ذكره. (الدر المختار مع الرد: ۵/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه.

(۲) أن الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، فيقضى المسافر في السفر ما فاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعاً، والمقيم في الإقامة ما فاته في السفر منهار كعتين كما سيأتي في آخر صلاة المسافر وقد قالوا: إنما تقضى الصلاة الخمس والوتر..... الخ. (البحر الرائق: ۸۰، ۷۹/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، و (۱۳۷/۲) باب المسافر، ط: سعيد

الدر مع الرد: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

أنه يقضى وجوباً اتفاقاً، أما عنده فظاهر، وأما عندهما وهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام: من نام عن وتر أو نسيه فليصله إذا ذكره. (الدر المختار مع الرد: ۵/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبه غوثيه.

## اقامت کی نیت دو جگہ پر کرنا

”دو جگہ اقامت کی نیت کرنا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۸/۱)

## اقامت کی نیت سہو سجدہ کے بعد کی

”سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۶/۱)

## اقامت کی نیت کے بعد نیت بدل گئی

مسافر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لی، لیکن اس کے بعد ارادہ ہوا کہ اس دوران سفر بھی کرنا ہے یا واپس جانا ہے، تو اس کی دوسری نیت سے اقامت کا حکم ختم نہیں ہوگا اور وہ مقیم ہی رہے گا۔ (۱)

البتہ جب شرعی مسافت کی مقدار جانے کے ارادہ کے ساتھ اس وطن اقامت کی

حدود سے نکل جائے گا تو اس پر سفر کے احکام جاری ہوں گے۔ (۲)

(۲، ۱) لایصیر الشخص مسافراً بمجرد نية السفر، بل يشترط معه الخروج و فرق بين السفر والإقامة، فإن المسافر يصير مقيماً بمجرد النية إذا كان في موضع يصلح للإقامة، ولم يكن تابعاً لغيره..... والفرق: أن في السفر الحاجة إلى الفعل، والفعل لا يكفي مجرد النية، أما في الإقامة الحاجة إلى ترك الفعل..... والترك يكفي مجرد النية..... ويقصر إذا جاوز عمرات المصر قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها، وهذا لأنه مادام في عمرات المصر فهو لا يعد مسافراً..... الخ. (المحيط البرهاني: (۳۸۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

غنية المستملی شرح منية المصلی، المعروف بـ ”حلبی کبیر“ (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیدمی.

الثالث: الخروج من عمران المصر فلا يصير مسافراً بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر..... وهذا بخلاف المسافر إذا نوى الإقامة في موضع صالح للإقامة حيث يصير مقيماً للحال؛ لأن نية الإقامة هناك قارنت الفعل وهو ترك السفر؛ لأن ترك الفعل فعل، فكانت معتبرة وههنا بخلافه. (بدائع الصنائع: (۹۳/۱، ۹۵) كتاب الصلاة، [ صلاة المسافر]، فصل: وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

## اقامت کے لیے چھ شرائط ہیں

”مقیم بننے کے لیے چھ شرائط ہیں“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۳۶/۲)

### اللہ کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کیا جانا بھی اسی طرح پسند ہے جس طرح اپنے پورے احکام کی بجا آوری پسند ہے۔ (۱)

اگر اللہ تعالیٰ بندہ کی کمزوری اور عاجزی کی وجہ سے اس کے فرائض میں کوئی تخفیف اور سہولت دیدے تو بندہ کو شکریہ کے ساتھ اس کو قبول کرنا چاہیے یہی بندگی اور غلامی کی شان ہے، اور یہی موقع شناسی اور مالک کے جذبہ ہمدردی کی قدر دانی ہے، ایسے وقت میں بہادری اور

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : إنَّ اللہَ یحبُّ أنْ تُؤتی رخصه کما یحبُّ أنْ تُؤتی عزائمہ . ( الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان : ( ۲۸۴ / ۱ ) ، [ رقم : ۳۵۵ ] ، باب ماجاء فی الطاعات و ثوابها ، ذکر الأخبار عما یستحب للمرا من قبول ما رخص له الخ ، ط : دار الکتب العلمیة ، بیروت ، ۱۴۰۷ھ ، ۱۹۸۷م )

☞ الترغیب والترہیب للمندری : ( ۸۸ / ۲ ) [ رقم : ۶۱۱۱ ] ، کتاب الصوم فی الترغیب فی الصوم وما جاء فی فضلہ و فضل دعاء الصائم ، ط : دار الکتب العلمیة ، ۱۴۱۷ھ )

☞ وفی کنز العمال عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : إنَّ اللہَ أنزل جملة الصلاة ، وإنَّه للمسافر صلاة ، وللمقیم صلاة ، فلا ینبغی للمقیم أن یصلی صلاة المسافر ، ولا ینبغی للمسافر أن یصلی صلاة المقیم . ( فتح الملہم : ( ۵۲۶ / ۳ ، ۵۲۷ ) کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، ط : مکتبہ دار العلوم کراچی )

☞ عن یعلی ابن أمیة قال : قلت لعمر بن الخطاب لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن یفتنکم الذین کفروا ، فقد أمن الناس ، فقال : عجبت ممّا عجبت منه ، فسألت رسول اللہ ﷺ عن ذلك ، فقال صدقة تصدق اللہ بها علیکم فاقبلوا صدقته . ( صحیح مسلم ( ۲۳۱ / ۱ ) کتاب صلاة المسافرین و قصرها ، ط : قدیمی )

☞ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ : إنَّ اللہَ یحبُّ أنْ تُؤتی رخصه کما یکره أنْ تُؤتی معصیته . ( المسند للإمام أحمد بن حنبل : ( ۱۰۸ / ۲ ) ، مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ ، ط : المکتبہ الإسلامی )

طاقت دکھانا اور یہ کہنا کہ ”نہیں جناب مجھے مہلت نہیں چاہیے میں تو پورا کام کر سکتا ہوں“ اپنی حیثیت سے اونچا دعویٰ ہے جو تکبر، غرور پر مبنی ہے۔ اگر اس پر عتاب اور قہر نازل ہو جائے تو کچھ بے جا نہیں۔ غلام کی کامیابی بہت زیادہ محنت کرنے میں نہیں، بلکہ وقت کو پہچاننا اور اشاروں کو سمجھنا اس کا کمال ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو رخصت ملے اس کو قبول کر لینا ہی غلامی اور بندگی کا کمال اور اطاعت و فرمانبرداری کی معراج اور انتہا ہے۔ (۱)

(۱) إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ يَحِبُّ أَنْ تَتَوْتَىٰ رُخْصَةً ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تَتَوْتَىٰ مَعْصِيَتَهُ ..... عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ الْمَحْدُوثُ الْمَنَاوِيُّ : ( إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ أَنْ تَتَوْتَىٰ رُخْصَةً ) جَمْعُ رُخْصَةٍ ، وَهِيَ تَسْهِيلُ الْحَكْمِ عَلَى الْمَكْلُوفِ لِعَذْرٍ حَصَلَتْ ، وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ ؛ لِمَا فِيهِ مِنْ دَفْعِ التَّكْبِيرِ وَالتَّرَفُّعِ مِنْ اسْتِبَاحَةِ مَا أَبَاحَتْهُ الشَّرِيعَةُ وَمِنْ أَنْفِ مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ وَتَرَفُّعِ عَنْهُ فَسَدَ دِينَهُ ، فَأَمَرَ بِفَعْلِ الرُّخْصَةِ لِيُدْفَعَ عَنْ نَفْسِهِ تَكْبِرُهَا وَيَقْتَلَ بِذَلِكَ كِبَرُهَا وَيَقْهَرُ النَّفْسَ الْأَمَّارَةَ بِالسُّوءِ عَلَى قَبُولِ مَا جَاءَ بِهِ الشَّرْعُ ، وَمَفْهُومُ مَحَبَّتِهِ لِإِتْيَانِ الرُّخْصِ أَنَّهُ يَكْرَهُ تَرْكَهُ فَأَكَّدَ قَبُولَ رُخْصَتِهِ تَأْكِيدًا يَكَادُ يُلْحَقُ بِالْوَجُوبِ بِقَوْلِهِ : ( كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تَتَوْتَىٰ مَعْصِيَتَهُ ) . ( فَيْضُ الْقَدِيرِ لِلْعَلَامَةِ الْمَنَاوِيِّ ، ( ٢٩٦ / ٢ ، ٢٩٤ ) شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ لِلْسَيُوطِيِّ ، حَرْفُ الْأَلْفِ ، [ رَقْمُ الْحَدِيثِ : ١٨٩٢ ] ، ط : الْمَكْتَبَةُ التِّجَارِيَّةُ ، مِصْرُ )

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا خَيْرَ رَسُولٍ لِلَّهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطًّا إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ آثِمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ ..... الخ . ( مَشْكَاتُ الْمَصَابِيحِ : ( ص : ٥١٩ ) كِتَابُ الْفَضَائِلِ ، بَابُ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ ﷺ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ، ط : قَدِيمِي )

صَحِيحُ مُسْلِمٍ : ( ٢٥٦ / ٢ ) كِتَابُ الْفَضَائِلِ ، بَابُ مِبَاعَدَتِهِ ﷺ لِلْأَثَامِ وَاخْتِيَارِهِ مِنَ الْمُبَاحِ أَسْهَلَهُ ..... ، ط : قَدِيمِي .

ولما كان من تمام التشريع أن يبين لهم الرخص عند الأعذار ليأتى المكلفون من الطاعة بما يستطيعون ويكون قدر ذلك مفوضاً إلى الشارع ليراعى فيه التوسط، لا إليهم فيفرضوا أو يفرضوا اعتنى رسول الله ﷺ بضبط الرخص والأعذار، ومن أصول الرخص أن ينظر إلى الطاعة حسبما تأمر به حكمة البر فيعض عليها بالنواجذ على كل حال، وينظر إلى حدود و ضوابط شرعها الشارع ليتيسر لهم الأخذ بالبر فيتصرف فيها إسقاطاً وإبدالاً حسبما تؤدي إليه الضرورة، فمن الأعذار السفر، وفيه الحرج ما لا يحتاج إلى بيان، فشرع رسول الله ﷺ له رخصاً منها القصر ..... ( حجة الله البالغة : ٢٢ / ٢ ، ٢٣ ) المبحث السابع : مبحث استنباط الشرائع، القسم الثاني في بيان أسرار ما جاء عن النبي ﷺ، مبحث في صلاة المعذورين وحكمة تشريعها، ط : مير محمد كتب خانہ )

## امام کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

☆ امام کے پیچھے نماز درست ہونے کے لیے امام مسافر ہے یا مقيم مقتدی کے لیے معلوم کرنا ضروری ہے، چاہے نماز شروع کرنے سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے بعد ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی، ہو سکتا ہے کہ مقيم امام نے چار رکعات کی بجائے دو رکعت پڑھا دی ہوں۔ (۱)

(۱) (رجل صلی بالقوم الظهر ركعتين في مصر أو قرية وهم لا يدرون أم مسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين أو مسافرين) لأن الظهر من حال من كان في موضع الإقامة أنه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه، الا ترى أن من كان في دار الحرب إذا لم يعرف حاله يجعل من أهل دار الحرب، بخلاف من كان في دار الاسلام فإنه يجعل من المسلمين إذا لم يعرف حاله، وإن كان هذا الإمام مقيماً باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين وذهب، فإن سأله فأخبرهم أنه مسافر جازت صلاة القوم إن كانوا مسافرين أو مقيمين فأتوا صلاتهم بعد فراغه لأنه أخبر بما هو من أمور الدين وبما لا يعرف الا من جهته فيجب قبول خبره في ذلك والله أعلم بالصواب. (المبسوط للسرخسي: (۱/۲۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبل باب السهو، ط: المكتبة الغفارية كوئته)

☞ إذا اقتدى بالإمام لا يدري أم مسافر هو أم مقيم لا يصح؛ لأن العلم بحال الإمام شرط الأداء بجماعة اهـ لا أنه شرط في الابتداء، لما في المبسوط: رجل صلی الظهر بالقوم قرية أو مصر ركعتين وهم لا يدرون أم مسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين أم مسافرين؛ لأن الظاهر من حال في موضع الإقامة أنه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه فإن سأله، فأخبرهم أنه مسافر جازت صلاتهم اهـ. (البحر الرائق: (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة باب المسافر (قوله: وبعكسه صح فيهما).

☞ ذكر الحاكم - رحمه الله - : رجل صلی بقوم الظهر ركعتين في مدينة، ولا يدرون أم مسافر هو أم مقيم؟ فصلاتهم فاسدة، فإن سألوا فأخبرهم أنه مسافر، فصلاتهم تامة. (المحيط البرهاني: (۲/۴۱۰، ۴۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون، صلاة السفر، نوع آخر من هذا الفصل من المتفرقات، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی)

☞..... هذا يخالف الخانية وغيرها أن العلم بحال الإمام شرط، لكن في حاشية الهداية للهندية: الشرط العلم بحاله في الجملة لا في حال الابتداء. وفي شرح الإرشاد: ينبغي أن يخبرهم قبل شروعه، =

☆ علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر موضع اقامت میں امام نے چار رکعات والی نماز دو رکعات پڑھادی تو مقتدی کے لیے امام مقیم ہے یا مسافر اس کی حالت معلوم ہونا شرط ہے۔ (۱)

## اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں

مسافروں میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں، اور ایک سیڈنٹ یا کسی حادثہ میں اس طرح ہلاک ہوئے کہ پہچاننا ممکن نہ رہا کہ کون مسلمان ہے اور کون کافر؟ تو ایسی صورت میں اگر ختنہ

= وإلا فبعد سلامه . قال الشامی - رحمه الله - : ثم وجه المخالفة أنه إذا كان يشترط لصحة الاقتداء العلم بحال الإمام من كونه مسافراً أو مقيماً لا يكون لقول الإمام: أتموا صلاتكم فائدة؛ لأن المتبادر أن الشرط لا بد من وجوده في الاقتداء، واتفقهم على استحباب قول الإمام ذلك لرفع التوهم ينفي اشتراط العلم بحاله في الابتداء . (قوله: لكن..... الخ) أورد ذلك سؤالاً في النهاية والسراج والتاتارخانية، ثم أجابوا بما يرجع إلى ذلك الجواب. وحاصله: تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لا يلزم كونه في الابتداء، فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوباً، وحينئذ فلا مخالفة، فافهم، وإنما لم يجب مع كون إصلاح صلاتهم يحصل به، وما يحصل به ذلك فهو واجب على الإمام؛ لأنه لم يتعين، فإنه ينبغي أن يتموا ثم يسألونه كما في البحر، أو لأنه إذا سلم على الركعتين. فالظاهر من حاله أنه مسافر حملاً له على الصلاح، فيكون ذلك مندوباً لا واجباً؛ لأنه زيادة إعلام، كما في العناية. أقول: لكن حمل حاله على الصلاح ينفي اشتراط العلم، نعم، ذكر في البحر عن المبسوط والقنية، ما حاصله: أنه إذا صلى في مصر أو قرية ركعتين، وهم لا يدرون حاله فصلاتهم فاسدة وإن كانوا مسافرين؛ لأن الظاهر من حال من كان في موضع الإقامة أنه مقيم والبناء على الظاهر واجب، حتى يتبين خلافه، أما إذا صلى خارج المصر لا تفسد، ويجوز الأخذ بالظاهر وهو السفر في مثله اهـ. والحاصل: أنه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع الإقامة، وإلا فلا. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۱) والحاصل أنه يشترط العلم بحال الإمام إذا صلى بهم ركعتين في موضع إقامة وإلا فلا. (شامی: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قیل مطلب فی الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد)

وغیرہ سے امتیاز ممکن ہو تو امتیاز کے بعد مسلمانوں کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے۔ (۱)  
اگر امتیاز ممکن نہ ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

①۔ اگر مرنے والوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے تو سارے اموات کے ساتھ اسلامی معاملہ کیا جائے یعنی غسل اور کفن دینے کے بعد قبرستان میں دفن کیا جائے، البتہ جنازہ کی نماز پڑھتے وقت صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔ (۲)

②۔ اور اگر کافروں کی تعداد زیادہ ہے تو بھی غسل اور کفن کے بعد دفن کر دیا جائے، البتہ جنازہ میں صرف مسلمان میتوں کی نیت کی جائے۔ (۳)

لیکن دفن کے سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

۱۔ ہر ایک کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۲۔ ہر ایک کو غیر مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳۔ ان اموات کے لیے الگ جگہ قبرستان بنا دیا جائے اسی میں احتیاط زیادہ ہے۔ (۴)

(۱، ۲، ۳، ۴) موتی المسلمین إذا اختلطوا بموتی الکفار ، أو قتلی المسلمین بقتلی الکفار إن کان للمسلمین علامة يعرفون بها یميز بینهم وعلامة المسلمین الختان والخضاب ولبس السواد، فیصلی علیهم ، وإن لم تکن علامة إن كانت الغلبة للمسلمین یصلی علی الكل وینوی بالصلاة الدعاء للمسلمین ، ویدفنون فی مقابر المسلمین . وإن كانت للمشرکین فإنه لا یصلی علی الكل ، ولكن یغسلون ویکفنون ، ولكن لا علی وجه غسل موتی المسلمین وتکفینهم ، ویدفنون فی مقابر المشرکین ، وإن کانا سواء فلا یصلی علیهم أيضاً . واختلف المشائخ فی دفنهم ، قال بعضهم : فی مقابر المشرکین . و قال بعضهم : فی مقابر المسلمین . وقال بعضهم : یتخذ لهم مقبرة علی حدة . ( الفتاوی الهندیة : ( ۱ / ۱۵۹ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط : رشیدیہ )

☞ اختلط موتانا بکفار ولا علامة ، اعتبر الأكثر ، فإن استروا غسلوا واختلف فی الصلاة علیهم ومحل دفنهم کدفن ذمیة جلی من مسلم ، قالوا : والأحوط دفنها علی حدة ..... الخ . قال الشامی تحته : ( قوله : اعتبر الأكثر ) ای فی الصلاة بقرینة قوله فی الاستواء : واختلف فی الصلاة علیهم . قال فی الحلیة : فإن کان بالمسلمین علامة فلا إشکال فی إجراء أحكام المسلمین علیهم وإلا فلو المسلمون أكثر صلی علیهم وینوی بالدعاء للمسلمین =



## امیر بنانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر (مثلاً سفر میں) تین شخص ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو امیر بنا لینا چاہیے“۔ (۱)

تین شخص سے مراد جماعت ہے، اور جماعت کا کمر درجہ تین آدمی ہیں اور اگر دو

= ولو الا کفار اکثر . ففی شرح مختصر الطحاوی للاسیجابی : لا یصلی علیہم لکن یغسلون ویکفنون ویدفنون فی مقابر المشرکین اہ ..... (قوله : واختلف فی الصلاة علیہم) فقیل : لا یصلی ؛ لأن ترک الصلاة علی المسلم مشروع فی الجملة کالبغاة و قطاع الطريق ، فكان أولى من الصلاة علی الکافر ؛ لأنها غیر مشروعة ؛ لقوله تعالیٰ : ﴿ ولا تصل علی أحد منہم مات أبدا ﴾ . وقیل : یصلی ، ویقصد المسلمین ؛ لأنه إن عجز عن التعین لا یعجز عن القصد کما فی البدائع . قال فی الحلیة : فعلى هذا ینبغی أن یصلی علیہم فی الحالة الثانية أيضاً ، أى حالة ما إذا کان الکفار اکثر ؛ لأنه حیث قصد المسلمین فقط لم یکن مصلیاً علی الکفار و إلا لم تجز الصلاة علیہم فی الحالة الأولى أيضاً ، مع أن الاتفاق علی الجواز ، فینبغی الصلاة علیہم فی أحوال الثلاث ، کما قالت به الأئمة الثلث ، وهو أوجه قضاء لحق المسلمین بل ارتکاب منہی عنه ..... اہ ملخصاً . (قوله : ومحل دفنہم) ..... فقال بعضهم : تدفن فی مقابرنا ترجیحاً لجانب الولد . وبعضہم : فی مقابر المشرکین ..... و قال واثلة بن الأسقع : یتخذ لها مقبرة علی حدة . قال فی الحلیة : وهذا أحوط . ( الدر مع الرد : ( ۲۰۰ / ۲ ، ۲۰۱ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، ط : سعید )

❏ بدائع الصنائع : ( ۳۰۳ / ۱ ) کتاب الصلاة ، [ صلاة الجنائز ] ، فصل : وأما شرائط وجوبہ ، [ أى الغسل ] ط : سعید .

( ۱ ) عن أبی سعید الخدری - رضی اللہ عنہ - أن رسول اللہ ﷺ قال : إذا خرج ثلاثة فی سفر فلیؤمروا أحدهم .

❏ ..... عن نافع عن أبی سلمة عن أبی هريرة - رضی اللہ عنہ - أن رسول اللہ ﷺ قال : إذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا أحدهم . قال نافع : فقلنا لأبى سلمة : فأنت أمیرنا . ( سنن أبی داؤد ( ص : ۴۴۲ ، ۴۴۳ ) کتاب الجهاد ، باب فی القوم یسافرون یؤمرون أحدهم ، ط : دار إحياء التراث العربی ، بیروت ، لبنان ) و ( ۳۷۵ / ۱ ) ط : رحمانیہ ، لاہور )

❏ مشکاة المصابیح : ( ص : ۳۳۹ ) کتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانی : ط : قدیمی .

❏ غنیة المناسک ( ص : ۴۰ ) باب ما ینبغی لمیرید الحج من آداب سفرہ ، ط : ادارة القرآن .

آدمی مل کر سفر کر رہے ہیں تو ان کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ ایک کو امیر بنا لے۔ (۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سفر میں ایک سے زائد لوگ ہیں تو اس صورت میں ان میں سے جو سب سے افضل ہو اس کو امیر اور سردار مقرر کر لیا جائے۔ (۲)

اور کسی کو امیر اور سردار بنا لینے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ اگر سفر کے دوران کسی معاملہ میں آپس میں کوئی جھگڑا یا اختلاف کی صورت پیش آجائے تو اس امیر و سردار کی طرف رجوع کیا جائے اور وہ جو فیصلہ کرے اس کو تسلیم کر کے اپنے جھگڑے اور اختلاف کو ختم کر دیا جائے۔ (۳)

(۱) وعن أبي سعيد الخدري - رضي الله عنه - أن رسول الله ﷺ قال : إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم .

☞ قال الملا على القارى - رحمه الله - : ( إذا كان ثلاثة ) أى : مثلاً ( فى سفر ) : والمعنى أنه إذا كان جماعة ، وأقلها ثلاثة ، وكذا إذا كان اثنان ، وإنما اقتصر على الثلاثة لما سبق أن الركبان شيطانان . ( مرقاة المفاتيح لعلى القارى : ( ۴۵۶ / ۷ ) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانى ، [ رقم الحديث : ۳۹۱۱ ] ، ط : رشيديه )

(۲) ( فليؤمروا أحدهم ) أى : فليجعلوا أميرهم أفضلهم . وفى شرح السنة : إنما أمرهم بذلك ليكون أمرهم جميعاً ولا يقع بينهم خلاف ، فيتبعوا فيه ، وفيه دليل على أن الرجلين إذا حكما رجلاً بينهما فى قضية ففضى بالحق نفذ حكمه . ..... وروى البزار عن أبي هريرة - رضى الله عنهم أجمعين - : إذا سافرتم فليؤمكم أقرؤكم ، وإن كان أصغركم ، وإذا أمكم فهو أميركم . ( مرقاة المفاتيح : ( ۴۵۶ / ۷ ) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانى ، [ رقم الحديث : ۳۹۱۱ ] ، ط : رشيديه )

☞ غنية الناسك : ( ص : ۴۰ ) باب ما ينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط : ادارة القرآن .

☞ البحر العميق : ( ۴۴۴ / ۱ ) الباب الرابع : فى مقدمات السفر و آدابه ، ط : مؤسسة الريان المكتبة المكيّة .

(۳) ( فليؤمروا أحدهم ) أى : فليجعلوا أميرهم أفضلهم . وفى شرح السنة : إنما أمرهم بذلك ليكون أمرهم جميعاً ولا يقع بينهم خلاف ، فيتبعوا فيه ، وفيه دليل على أن الرجلين إذا حكما رجلاً بينهما فى قضية ففضى بالحق نفذ حكمه . ..... وروى البزار عن أبي هريرة - رضى الله عنهم أجمعين - : إذا سافرتم فليؤمكم أقرؤكم ، وإن كان أصغركم ، وإذا أمكم فهو أميركم . ( مرقاة المفاتيح : ( ۴۵۶ / ۷ ) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثانى ، [ رقم الحديث : ۳۹۱۱ ] ، ط : رشيديه ) =

اور امیر و سردار کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سفر کے تمام ساتھیوں کے حق میں خیر خواہ، مہربان اور غمگسار ہو، اور اپنی امارت اور سرداری کو فخر اور بڑائی کا سبب سمجھ کر کسی برائی میں مبتلا نہ ہو، بلکہ حقیقی معنی میں اپنے آپ کو ان کا خادم سمجھے۔ (۱)

### انتظار گاہ

”بندر گاہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۳/۱)

### انگلیوں کو کھڑا کر کے مسح کیا

اگر موزوں کو مسح کرتے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو لٹا کر نہیں رکھا بلکہ کھڑا کر کے کھینچ دیا تو اگر ہاتھ خوب اچھی طرح بھیگے ہوئے تھے، اوپر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں پاؤں کے موزوں کے اوپر تین انگلی کی مقدار جگہ تر ہو گئی تو مسح جائز ہو جائے گا اور اگر پانی کم تھا صرف تین تین نشان انگلیوں کے سرے پر بن گئے تو مسح جائز نہیں ہوگا دوبارہ سنت طریقہ سے مسح کرنا ہوگا۔ (۲)

= غنیۃ المناسک: (ص: ۴۰) باب ما ینبغی لمیرید الحج من آداب سفرہ، ط: ادارة القرآن .  
البحر العمیق: (۱/۴۴۴) الباب الرابع: فی مقدمات السفر و آدابہ، ط: مؤسسة الريان  
المکتبة المکیة .

(۱) عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله - ﷺ - : سید القوم فی السفر خادمهم ، فمن سبقهم بخدمة لم يسبقوه بعمل إلا الشهادة . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح :  
ص: ۳۴۰) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط: قديمي

شعب الإيمان للبيهقي: (۲/۴۴۴)، [رقم الحديث: ۸۴۰۷] فصل: فی ترک الغضب  
وفی کظم الغیظ ، ط: دار الکتب العلمیة .

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: (۶/۷۱۰) حرف السين ، کتاب السفر من قسم  
الأقوال ، الفصل الثانی: فی آداب السفر ، آداب متفرقة ، ط: مؤسسة الرسالة .

(۲) وإذا مسح خفه برؤوس أصابعه فإن كان الماء متقاطراً يجوز وإلا لا . هكذا فی الذخيرة .  
(الفتاوى الهندية: (۱/۳۳) كتاب الطهارة: الباب الخامس ف المسح علی الخفين ، الفصل  
الأول فی الأمور التي لا بد منها فی جواز المسح ، ط: رشیدیة) =

## انگوٹھے وغیرہ سے مسح کیا

اگر انگوٹھے اور اس سے متصل انگلی سے موزوں پر مسح کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان فاصلہ تھا تو مسح ہو جائے گا۔ (۱)

## اونٹ

اگر اونٹ سے نماز کے لیے اترنے میں جان یا مال کا خطرہ ہے تو اترنے کے بغیر اونٹ پر ہی نماز پڑھنا درست ہے۔ (۲)

☞ = الفتاویٰ الخانیة علی هامش الفتاویٰ الہندیة : ( ۱ / ۴۷ ) کتاب الطہارۃ ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط : رشیدیہ .

☞ ولو مسح برؤوس الأصابع و جافی أصول الأصابع والكف لايجوز ، إلا أن يكون الماء متقاطراً . ( البحر الرائق : ( ۱ / ۱۷۳ ) کتاب الطہارۃ ، باب المسح علی الخفین ، ط : سعید )

(۱) ولو مسح بالإبهام والسبابة ، إن كانتا مفتوحتين جاز . ( الفتاویٰ الہندیة ؛ ( ۱ / ۳۳ ) کتاب الطہارۃ ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، الفصل الأول : فی الأمور التي لا بد منها فی جواز المسح ، ط : رشیدیہ )

☞ وإن مسح بالإبهام والسبابة إن كانتا مفتوحتين جاز ؛ لأن ما بينهما مقدار أصبع آخر . ( الفتاویٰ الخانیة علی هامش الفتاویٰ الہندیة : ( ۱ / ۴۷ ) کتاب الطہارۃ ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط : رشیدیہ )

☞ البحر الرائق : ( ۱ / ۱۷۳ ) کتاب الطہارۃ ، باب المسح علی الخفین ، ط : سعید .

(۲) ولا یصلی المسافر المكتوبة علی الدابة إلا من ضرورة..... ومن الأعذار أن يخاف لو نزل عن الدابة علی نفسه أو علی دابته لصاً أو سبعاً، أو كان فی طین و ردة لا یجد علی الأوض مكاناً یابساً، أو كانت الدابة جموحاً لو نزل عنها لا یمكنه الركوب إلا بمعین، أو كان شیخاً كبيراً لا یمكنه أن یركب، ولا یجد من یركبه، ففي هذا الأحوال كلها تجوز المكتوبة علی الدابة، قال اللہ تعالیٰ: ﴿فإن خفتهم فرجالاً أو ركبناً﴾، وعلی قیاس ما ذکر فی أول بیان الأعذار لوصلی المكتوبة فی البادية علی الراحلة، والقافلة تسیر یجوز؛ لأنه یخاف علی نفسه وثیابه لو نزل؛ لأن القافلة لا تنتظره. (المحیط البرهانی: ( ۲ / ۴۲۶ )

کتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة علی الدابة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

☞ الفتاویٰ الہندیة : ( ۱ / ۱۴۳ ) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ومما یصل بذلك الصلاة علی الدابة والسفينة ، ط : رشیدیہ .

☞ البحر الرائق : ( ۲ / ۶۳ ) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، [بحث الصلاة راكباً] ، ط : سعید .

## اونی موزہ پر مسح کرنا

”سوتی موزہ پر مسح کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۳/۱)

## ایجنٹ کا دورہ

”سرکاری ملازم کا دورہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۴/۱)

## ایک پاؤں والے کے مسح کا حکم

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ

گیا ہے اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔ (۱)

## ایک ڈھیلہ پر بار بار تیمم کرنا

مٹی کے ایک ”ڈھیلہ“ پر بار بار تیمم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر

نہیں ہوتا۔ (۲)

(۱) ولو كانت بإحدى رجله جراحة لا يقدر بها على الغسل والمسح ، يجوز له المسح على الأخرى ، وكذا لو قطعت من فرق الكعب . ( الفتاوى الهندية : ( ۳۲ / ۱ ) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط : رشيدية )

وفي الخانية: ولو لم يكن له إلا رجل واحدة ولبس عليها الخف جاز له أن يمسه عليها . ( الفتاوى التاتارخانية : ( ۲۸۰ / ۱ ، ۲۸۱ ) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، نوع آخر في بيان رجل قطعت إحدى رجله ، ط : إدارة القرآن والعلوم الإسلامية كراچی )

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۴۸ / ۱ ) كتاب الطهارة ، فصل في : المسح على الخفين ، ط : رشيدية .

(۲) وإذا تیمم مراراً من موضع واحد جاز . كذا في التاتارخانية . ( الفتاوى الهندية : ( ۳۱ / ۱ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط : رشيدية )

ولو تیمم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنه لم يصر مستعملاً ؛ لأن التيمم إنما يتأدى بما التزق بيده لا بما فضل ، كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأول . ( البحر الرائق : ( ۱۴۷ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

بدائع الصنائع : ( ۵۳ / ۱ ) كتاب الطهارة ، [ التيمم ] ، فصل في شرائط ركن التيمم ، ط : سعيد .

## ایک ساتھ دو نمازوں کو پڑھنا

”دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۲/۱)

## ایک سیڈنٹ میں اموات مخلوط ہو گئے

”اموات میں مسلم اور کافر مخلوط ہوں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۷۷/۱)

## ایک سیڈنٹ ہو تو

اگر سواری کے دوران ایک سیڈنٹ وغیرہ ہو جائے تو فوراً بسم اللہ کہنا چاہیے یا

”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھنا چاہیے۔ (۱)

## ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا

”مجبوری کے وقت ایک مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھنا“ کے عنوان کے تحت

دیکھیں۔ (۱۱۶/۲)

## ایک وطن کو چھوڑ کر دوسرے میں چلا گیا

اگر کوئی شخص مثلاً کراچی میں رہتا تھا، پھر بیوی بچوں کے ساتھ چند سال سے

حیدرآباد میں رہ رہا ہے، تو اگر اس نے حیدرآباد کو وطن اصلی بنا لیا ہے اور کراچی کی سکونت

(۱) الذین إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنا لله وإنا إليه راجعون . (البقرة : ۱۵۶)

روى عكرمة أن مصباح رسول الله ﷺ انطفا ذات ليلة فقال : إنا لله وإنا إليه راجعون ،

فقيل : أمصيبة هي يا رسول الله ؟ قال : نعم ، كل ما أذى المؤمن فهو مصيبة . ..... عن فاطمة بنت

الحسين عن أبيها قال : قال رسول الله - ﷺ - : من أصيب بمصيبة فذكر مصيبة فأحدث

استرجاعاً وإن تقادم عهدهما كتب الله له من الأجر مثله يوم أصيب . (الجامع لأحكام القرآن

للقرطبي : ( ۲ / ۲۷۵ ) ، [ البقرة : ۱۵۶ ] ، ط : الهيئة المصرية العامة للكتاب - ۱۹۸۷ م )

الأذكار للنووي : ( ص : ۱۵۲ ) ، كتاب الأذكار والدعوات للأمور العارضا ، باب

ما يقوله إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة ، ط : دار البشائر .

الدر المنثور للسيوطي : ( ۱ / ۳۷۸ ) ، رقم الآية : ۱۵۶ ، ط : دار الفكر ، بيروت .

بالکل چھوڑ دی ہے تو کراچی میں اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی، تو وہاں قصر کرے گا۔ (۱)

### ایئر پورٹ

☆ اگر ایئر پورٹ شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا، البتہ پرواز کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر ایئر پورٹ شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) (قوله: ويطلق الوطن الأصلي بمثله ..... ) لأن الشيء يبطل بما هو مثله لا بما هو دونه ..... وهذا الوطن يبطل بمثله لا غير ، وهو أن يتوطن في بلدة أخرى وينقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً ، حتى لو دخله مسافراً لا يتم . قيدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله ؛ لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلاً في بلدة أخرى فإن الأول لم يبطل ويتم فيها ..... الخ . ( البحر الرائق : ( ۱۳۶ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد )

✉ الدر مع الرد : ( ۱۳۱ / ۲ ، ۱۳۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

✉ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ۱۸ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : مكتبه غوثية كراچی .

(۲، ۳) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة ما يشمل بيوت الأخبية ؛ لأن بها عمارة موضعها ..... وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن ؛ فإنه في حكم المصر . وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح . ..... وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب و دفن الموتى وإلقاء التراب ، فإن اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا ..... الخ ! (رد المحتار على الدر المختار : ( ۱۲۱ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )

✉ احسن الفتاوى : ( ۷۳ ، ۷۲ / ۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : حدود شہر سے نکلنے پر حکم قصر شروع ہوگا۔ نیز، زیر عنوان : جو آبادی شہر سے متصل نہ ہو وہ مستقل ہے۔ ط : سعید۔

✉ المحيط البرهانی : ( ۳۸۸ ، ۳۸۷ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون ، صلاة السفر ، ط : ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی )

✉ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۱۶۳ / ۱ ، ۱۶۵ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشيدية .

☆ ایئر پورٹ کے جس حصہ میں حکومت کی طرف سے اجازت یا ٹکٹ کے بغیر

جانا منع ہے، وہاں اجازت اور ٹکٹ کے بغیر جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

(۱) أجمع العلماء على وجوبها [أى طاعة الأمراء] فى غير معصية وعلى تحريمها فى المعصية، نقل الإجماع على هذا القاضى عياض و آخرون ..... (قوله عليه السلام: عليك السمع والطاعة فى عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك وأثرة عليك) قال العلماء: معناه: تجب طاعة ولاة الأمور فيما تشق وتكرهه النفس وغيره مما ليس بمعصية، فإن كانت معصية فلا سمع ولا طاعة..... وهذه الأحاديث فى الحث على السمع والطاعة فى جميع الأحوال، وسببها اجتماع كلمة المسلمين فإن الخلاف سبب لفساد أحوالهم فى دينهم و دنيائهم. (شرح النزوى على صحيح مسلم: (۲/۱۲۳)، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية، ط: قديمى) عن ابن عمر عن النبى عليه السلام أنه قال: على المرأ المسلم السمع والطاعة فيما أحب وكره، إلا أن يؤمر بمعصية، فإن أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة. (صحيح مسلم: (۲/۱۲۵) كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء فى غير معصية و تحريمها فى المعصية، ط: قديمى)



## ب

### باپ بیٹے کی جائے سکونت

اگر باپ اور بیٹے کا الگ الگ گھر ہے اور درمیان میں سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو باپ بیٹے کے گھر میں جانے سے اور بیٹا باپ کے گھر میں جانے سے مقیم نہیں ہوگا اور قصر نماز پڑھے گا؛ کیونکہ دونوں کا وطن اصلی الگ الگ ہے۔ (۱)

ہاں اگر ایک دوسرے کے گھر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو مقیم ہو جائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔ (۲)

اور اگر دونوں کے گھروں کے درمیان سواستتر کلومیٹر سے کم فاصلہ ہے تو اس صورت میں ہر ایک ان میں سے دوسرے کے گھر مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔ (۳)

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين ..... حتى يدخل موضع مقامه ..... أو ينوي ..... إقامة نصف شهر ..... الخ . ( الدر مع الرد : ( ۱۲۱/۲ - ۱۲۵ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )  
 البحر الرائق : ( ۱۲۸/۲ - ۱۳۲ ) كتاب الصلاة ، باب [ صلاة ] المسافر ، ط : سعيد .  
 حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ۶/۲ - ۱۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : مكتبة غوثية كراچي .

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته ..... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين ..... حتى يدخل موضع مقامه ..... أو ينوي ..... إقامة نصف شهر ..... الخ . ( الدر مع الرد : ( ۱۲۱/۲ - ۱۲۵ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )  
 البحر الرائق : ( ۱۲۸/۲ - ۱۳۲ ) كتاب الصلاة ، باب [ صلاة ] المسافر ، ط : سعيد .  
 حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ۶/۲ - ۱۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : مكتبة غوثية كراچي .

(۳) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً . ( البحر الرائق : ۱۲۹/۲ ) كتاب الصلاة ، باب [ صلاة ] المسافر ، ط : سعيد )  
 الفتاوى الهندية : ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية .  
 وأما التقدير بمسيرة ثلاثة أيام و لياليها في ظاهر الرواية ..... فكان ذلك تقديراً لأدنى مدة السفر ..... الخ . ( الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۱۲۳/۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

## بارڈر کے فوجیوں کے لیے قصر کا حکم

- اگر بارڈر اپنے وطن یا مرکز سے سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو وہاں کے فوجی قصر نماز پڑھیں گے اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں گے۔ (۱)
- بارڈر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں ہے۔ (۲)
- بارڈر میں جمعہ اور عیدین کی نماز درست نہیں ہے۔ (۳)
- بارڈر میں جمعہ کی نماز کے بجائے ظہر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔ (۴)

(۱) راجع الحاشیة السابقة، رقم ۱ - ۲.

(۲) ..... وقيد بالبلد والقرية؛ لأن نية الإقامة لاتصح في غيرهما، فلاتصح في مفازة ولا جزيرة ولا بحر ولا سفينة. وفي الخانية والظهيرية والخلاصة: ثم نية الإقامة لاتصح إلا في موضع الإقامة ممن يتمكن من الإقامة، وموضع الإقامة العمران والبيوت المتخذة من الحجر والمدر والخشب لا الخيام والأخبية والوبر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

✉ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيديه.

✉ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۲/۱۰۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبة غوثيه.

(۳) ويشترط لصحتها ..... المصر ..... أو فناءه ..... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۷، ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب الجمعة، وفيه أيضاً: ..... تجب صلاتهما في الأصح على من تجب عليه الجمعة بشرائطها ..... الخ. ( [۲/۱۶۶] باب العيدين، ط: سعيد)

✉ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، (۱/۱۵۰) الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

✉ البحر الرائق: (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، (۲/۱۴۰) باب العيدين، ط: سعيد.

(۴) ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبادى لهم أن يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

✉ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۷۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

## بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ

اگر کوئی شخص بارہ مہینے سفر میں رہتا ہے اور رمضان المبارک بھی سفر میں گذرتا ہے، رمضان کے بعد بھی اقامت کا موقع نہیں ملتا ہے، اگر ساری عمر اس کو اقامت کا موقع نہ ملے تو اس پر رمضان کے روزوں کی قضا لازم نہیں ہوگی اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر اقامت کی حالت میں کچھ دن بلیں تو جتنے دن بلیں گے اتنے دن کے روزوں کی قضا لازم ہوگی ورنہ موت کے وقت یا اس سے پہلے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

## بالغ لڑکا

جوان بیٹا باپ کا فرمانبردار ہے، اور باپ کی خدمت کرتا رہتا ہے تو وہ سفر و اقامت کی نیت کے سلسلہ میں والد کی نیت کا پابند ہوگا، خود اس کی نیت معتبر نہیں ہوگی۔ (۳)

(۲، ۱) ..... فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر فلا تجب عليهم الرصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام آخر، ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الرصية بقدر إدراكهم عدة من أيام آخر ..... الخ . ( الدر مع الرد : ( ۲ / ۲۲۳ ، ۲۲۳ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده ، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط : سعيد )

☞ البحر الرائق : ( ۲ / ۲۸۳ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده ، فصل فى العوارض ، ط : سعيد .

☞ حاشية الطحطاو على مراقى الفلاح : ( ۲ / ۳۵۶ ، ۳۵۷ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم ويوجب القضاء من غير كفارة ، فصل فى العوارض ، ط : مكتبة غوثية كراچی .

(۳) والمعتبر نية المتبوع لا التابع ..... وتلميذ ..... الخ . قال الإمام ابن عابدين الشامي رحمه الله تحته : ( قوله : و تلميذ ) أى إذا كان يرتزق من أستاذه ..... قلت : ومثله بالأولى ' الابن البار البالغ مع أبيه ، تأمل . ( الدر مع الرد : ( ۲ / ۱۳۳ ، ۱۳۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )

☞ ( قوله ؛ وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أى المرأة والعبد والجندي ) ..... قال ابن نجيم رحمه الله فى شرحه : ..... وليس مراد المصنف قصر التبع على هؤلاء الثلاثة ، بل هو كل من كان تبعاً لإنسان ويلزمه طاعته فيدخل الأجير مع مستأجره ..... الخ . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۸ ) كتاب الصلاة ، باب [ صلاة ] المسافر ، ط : سعيد )

☞ بدائع الصنائع : ( ۱ / ۱۰۱ ) كتاب الصلاة ، [ صلاة ] المسافر ، فصل : وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، ط : سعيد .

## بحری جہاز کے عملہ کا حکم

اگر بحری جہاز ہمیشہ دور دراز ممالک میں پھرتا رہتا ہے، کبھی ایک جگہ دس پندرہ دن، مہینہ دو مہینہ کھڑا رہتا ہے، جہاز کے ملازمین اور عملہ کو معلوم نہیں ہوتا کہ کب وہاں سے روانہ ہوگا اور بعض بحری جہاز ایک مقررہ مقام سے دوسرے مقررہ مقام تک جاتے ہیں اور ملازمین کو چھ سات ماہ بعد یا بعض مرتبہ سال دو سال کے بعد گھر جانے کا اتفاق ہوتا ہے، تو ایسے ملازمین اور عملہ جب تک اپنے وطن میں نہیں پہنچیں گے، چار رکعت والی فرض نماز میں مسلسل قصر کریں گے، اور جب اپنے وطن پہنچیں گے اس وقت چار رکعت والی فرض نماز چار رکعت پوری پڑھیں گے۔ (۱)

اور جو جہاز مقررہ جگہ سے مقررہ جگہ تک جاتا ہے اور درمیان میں سفر کی مسافت ہے اس کے ملازمین بھی برابر قصر کریں گے۔ (۲)

اگر بحری جہاز کسی شہر میں لنگر انداز ہو، اور بندرگاہ شہر کا حصہ تصور کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھی جائے گی۔ واضح رہے کہ

(۱) ..... و قید بالبلد و القرية؛ لأن نية الإقامة لاتصح في غيرهما، فلاتصح في مفازة ولا جزيرة ولا بحر ولا سفينة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)  
 الفتاویٰ الہندیہ: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی.

(۲) (قوله: ولا تصح نية الإقامة في مفازة) مثلها الجزيرة والبحر والسفينة، والملاح مسافر وسفينته ليست بوطن إلا عند الحسن، نقله السيد عن البحر. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی)

(۲) من خرج من عمارة موضع إقامته..... قاصداً مسيرة ثلاثة أيام و لياليها..... صلى الفرض الرباعي ركعتين..... (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)  
 حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۹/۲ - ۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲ - ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

سمندر میں اقامت کی نیت معتبر نہیں۔ (۱)

## بحری جہاز کے کپتان

”ڈرائیور“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۶/۱)

## بحری جہاز میں نماز

”کشتی میں نماز“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۵/۲)

## بحری سفر کی دعا

بحری سفر میں ڈوبنے اور طوفان سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ بحری جہاز

یا کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ آیات پڑھے:

”بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَاهَا ۗ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ“ - [ہود: ۴۱]

”وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ ۚ بِيَمِينِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ.“ [الزمر: ۶۷] (۲)

(۱) ..... قصر الفرض الرباعی ..... حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية.....

الخ. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲ - ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید)

☞ ولا يزال يقصر حتى یدخل مصره أو ینوی إقامته نصف شهر ببلد أو قرية. (حاشية الطحطاوی

على مراقی الفلاح: (۱۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیہ کراچی)

☞ الفتاویٰ الہندیة: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط:

مکتبه رشیدیہ کراچی.

(۲) یہ دو آیتیں قرآن کریم کی دو مختلف سورتوں کی آیات ہیں، لیکن روایات میں سمندری سفر کی دعا کے طور پر ان کا ذکر

ایک ساتھ آیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

”قال أبو القاسم الطبرانی: حدثنا إبراهيم بن هاشم البغوی ..... عن الضحاک عن ابن

عباس عن النبی ﷺ قال: أمان أمتی من الغرق إذا ركبوا فی السفن أن يقولوا: بسم الله الملك

﴿ وما قدروا الله حق قدره ..... الآية ﴾، ﴿ بسم الله مجرّها و مرسّھا ط إن ربی لغفورٌ رحیم ﴾.

(تفسیر القرآن العظیم للحافظ ابن کثیر الدمشقی: (۴۵۶/۲)، [ہود: ۴۱]، ط: قدیمی)

نوٹ: ۱۔ روایت کے الفاظ میں: ”بسم الله الملك“ کا اضافہ بھی ہے ابتداء میں۔ =

## بحری سفر کے احکام

دریا میں جہاز یا کشتی کے ذریعہ جو سفر کیا جائے اس کے بھی عام احکام وہی ہیں جو خشکی میں سفر کے ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ (۱)

## بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے

سمندر میں کوئی حادثہ پیش آیا، اور سارے مسافر ڈوب گئے، اس میں کسی مسلم عورت کا شوہر بھی تھا، اس کا گم ہونا بھی متعین ہو گیا، تو ایسی صورت میں عورت گمشدگی کے وقت سے عدت گزارے، عدت ختم ہونے کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (۲)

= ۲۔ اور آیت کی ترتیب بھی الٹ ہے، یعنی پہلے ”وما قدر اللہ“ ہے اور پھر ”بسم اللہ مجرہا“۔

المعجم الأوسط: (۱۸۴/۶) [رقم الحدیث: ۶۱۳۶] باب المیم من اسمہ؛ محمد، ط: دار الحرمین، القاہرہ.

المعجم الكبير: (۱۲۳/۱۲) [رقم الحدیث: ۱۲۶۶۱] أحادیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، ط: مكتبة العلوم والحکم.

(۱) من جاوز بیوت مصرہ مریداً و سیراً وسطاً ثلاثة أيام فی برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی..... الخ. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

الفتاویٰ الہندیہ: (۱۳۸/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

فالحاصل: أن التقدير بمسیر ثلاثة أو بالمراحل فی السهل والجبل والبرّ والبحر، ثمّ يعتبر فی

کلّ ذلك السیر المعتاد فیہ، و ذلك معلوم عند الناس فیرجع إليهم عند الاشتباه. (بدائع الصنائع:

(۱/۹۴)، کتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأما بیان ما یصیر به المقيم مسافراً، ط: سعید)

(۲) وعلى هذا یبتنی علی ما فی جامع الفتاوی، حیث قال: وإذا فقد فی المهلكة فموتہ غالب فی حکم

به، كما إذا فقد فی وقت الملاقاة مع العدو، أو مع قطاع الطريق، أو سافر علی المرض الغالب هلاکہ،

أو كان سفره فی البحر، وما أشبه ذلك حکم بموتہ؛ لأنه الغالب فی هذه الحالات، وإن كان بین

احتمالین، واحتمال موتہ ناشئ عن دلیل، لا احتمال حیاته؛ لأنّ هذا الاحتمال كاحتمال ما إذا بلغ

المفقود مقدار ما لا یعیش علی حسب ما اختلفوا فی مقدار..... وأفتی به بعض مشائخ مشائخنا، وقال:

إنه أفتی به قاضی زاده، صاحب بحر الفتاوی، لكن لا یخفی أنه لا بدّ من مضي مدة طويلة حتى یغلب

علی الظنّ موتہ، لا بمجرد فقدہ عند ملاقاة العدو أو سفر البحر ونحوه، إلا إذا كان ملكاً عظیماً فإنه

إذا بقی حیاً تشتهر حیاته. (رد المحتار: (۲۹۷/۴) کتاب المفقود، ط: سعید) =

لیکن اگر بحری سفر میں گم ہونا متعین نہیں یا ساحل پر پہنچنے کا احتمال ہے، تو اس صورت میں لمبی مدت گزرنے کے بعد اسلامی ملک میں حاکم اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت اس کو ڈوبنے کی وجہ سے مراہوا تصور کر کے اس کا نکاح فسخ کر سکتے ہیں۔ (۱)

☞ = وإذا حکم بموته اعتدت امرأته عدة الوفاة من ذلك الوقت ..... الخ . ( الفتاوى الهندية : ( ۳۰۰/۲ ) كتاب المفقود ، ط : رشیدیہ )

☞ الحيلة الناجزة: (ص: ۲۵۹) حکم زوجہ مفقود، الرقومات للمطلوبات، تلخیص الحيلة الناجزة، کلامها للشیخ اتحانوی، (ص: ۱۶۳۱۵۶) زوجہ مفقود کا حکم، ط: دارالاشاعت کراچی)

(۱) هو غائب لم يدر أحي هو فيتوقع أم ميت ..... نصب القاضي ..... ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضي أربع سنين ، خلافاً لمالك ..... بل يوقف قسطه إلى أقرانه في بلده على المذهب ؛ لأنه الغالب ، واختار الزيلعي : تفويضه للإمام ..... أنه إنما يحكم بموته بقضاء ؛ لأنه أمر محتمل ، فما لم ينضم إليه القضاء لا يكون حجة ..... فتعدت عرسه للموت . ( الدر مع الرد : ( ۲۹۸ - ۲۹۲/۳ ) كتاب المفقود ، ط : سعيد ) قال ابن عابدين - رحمه الله - تحت ( قوله : خلافاً لمالك ) : ..... لقول القيسطاني : لو أفتى به في موضع الضرورة لا بأس به على ما أظن . اهـ . ( مطلب في : الإفتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ، ( ۲۹۵/۳ ) ، وقال في ذيل ( قوله : واختار الزيلعي : تفويضه للإمام ) : قال في الفتح : فأى وقت رأى المصلحة حكم بموته . قال في النهر : وفي ينباع : قيل يفرض إلى رأى القاضي ، ولا تقدير فيه في ظاهر الرواية . وفي القنية ؛ جعل هذا رواية عن الإمام . قلت : والظاهر أن هذا غير خارج عن ظاهر الرواية أيضاً ، بل هو أقرب إليه من القول بالتقدير ؛ لأنه فسره في شرح الرهبانية : بأن ينظر ويجتهد ويفعل ما يغلب على ظنه ، فلا يقول بالتقدير ؛ لأنه لم يرد به الشرع ، بل ينظر في الأقران وفي الزمان وفي المكان ويجتهد ..... وقال الزيلعي : لأنه يختلف باختلاف البلاد وكذا غلبة الظن تختلف باختلاف الأشخاص ، فإن الملك العظيم إذا انقطع خبره يغلب على الظن في أدنى مدة أنه قد مات اهـ . ومقتضاه : أنه يجتهد ويحكم القرائن الظاهرة الظاهرة الدالة على موته ، وعلى هذا يبنى على ما في جامع الفتاوى حيث قال : وإذا فقد في المهلكة فموته غالب فيحكم به كما ..... أو كان سفره في البحر وما أشبه ذلك حكم بموته ؛ لأنه الغالب في هذه الحالات ..... لكن لا يخفى أنه لا بد من مضي مدة طويلة حتى يغلب على الظن موته ، لا بمجرد فقدده عند ملاقات العدو أو سفر البحر ونحوه ، إلا إذا كان ملكاً عظيماً ، فإنه إذا بقي حياً تشتهر حياته ، فلذا قلنا : إن هذا مبني على ما قاله الزيلعي . ( ۲۹۷/۳ ، ط : سعيد )

☞ والمختار أنه يفرض إلى رأى الإمام ، كذا في التبيين ..... الخ . ( الفتاوى الهندية : ( ۳۰۰/۲ ) كتاب المفقود ، ط : رشیدیہ )

☞ تبين الحقائق للزيلعي : ( ۲۳۲/۳ ) كتاب المفقود ، ط : سعيد . =

دونوں صورتوں میں مردہ کے احکام جاری ہوں گے، یعنی اس کی وراثت تقسیم کر دی جائے گی۔ (۱)

## بحری سفر میں مسافر کہاں سے ہوگا؟

سمندر کا سفر ہو تو اگر وہ سمندر کسی شہر سے لگتا ہے، جیسے جدہ سے سفر ہے تو اس صورت میں جہاز کے حرکت کرتے وقت سفر شروع ہوگا، اس کے لیے فصیل وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگرچہ وہ شہر فصیل (۲) والا ہو۔ (۳)

تاہم اگر جہاز شہر کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے تو جب تک ان عمارتوں

= الحیاء الناجزة للحلیاء العاجزة: (ص: ۷۲۵۹) للشیخ حکیم الامت محمد اشرف علی التھانوی علیہ الرحمۃ حکم زوجہ مفقود، دارالاشاعت کراچی۔

المرقومات للمطلومات: (ص: ۱۵۶ - ۱۶۳) تلخیص الحیلة الناجزة، المطبوع فی آخرہ، زوجہ مفقود کا حکم، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۱) وقسم ماله من بین ورثته الموجودین فی ذلک الوقت ..... الخ. (الفتاویٰ الہندیة: ۳۰۰/۲) کتاب المفقود، ط: رشیدیہ

(وتعتد امرأته وورث منه حیثئذ لاقبله) ای حین حکم بموتہ لاقبل ذلک، حتی لایرثہ إلا ورثته الموجودون فی ذلک الوقت، لا من مات قبل ذلک الوقت من ورثته، كأنه مات عیاناً؛ لأن الحکمی معتبر بالحقیق، (تبیین الحقائق: ۲۳۲/۳) کتاب المفقود، ط: سعید

الدر مع الرد: (۲۹۸/۳) کتاب المفقود، ط: سعید۔

البحر الرائق: (۱۶۵/۵) کتاب المفقود، ط: سعید۔

(۲) شہر کی حدود کے لیے جو دیوار بنائی جاتی ہے اس کو "فصیل" کہتے ہیں۔

(۳) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ..... صلی الفرض الرباعی رکعتین، قال ابن عابدین رحمہ اللہ: قال فی شرح المنیة: فلا یصیر مسافراً قبل أن یفارق عمران ماخرج منه من جانب الذی خرج ..... الخ. (الدر مع الرد: ۱۲۱/۲ - ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید

مراقی الفلاح، المطبوع مع حاشیة الطحطاوی، (۱۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی۔

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید۔

احسن الفتاویٰ: (۷۴/۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید۔



سے آگے نہ نکل جائے قصر نماز نہ پڑھے۔ (۱)

## بحری مشق

اگر بحری جہاز والے جنگی مشقوں کے دوران سفر شروع کرتے وقت سواستتر کلومیٹر یا اس

سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے نکلیں، تو لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر شروع سے سواستتر کلومیٹر کا ارادہ نہیں تھا، تو سواستتر کلومیٹر ہو جانے کے

بعد بندر گاہ یا لنگر گاہ واپس آنے تک قصر کریں گے۔ (۳)

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين ، قال ابن عابدین رحمہ اللہ: قال فی شرح المنیة: فلا یصیر مسافراً قبل أن یفارق عمران ما خرج منه من جانب الذی خرج ..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲ - ۱۲۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)   
 مراقی الفلاح، المطبوع مع حاشیة الطحطاوی، (۱۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی .

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید .

احسن الفتاوی: (۷۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: لنگر گاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعید .

(۲) من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثه أيام فی برّ أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... الخ. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید)   
 حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۶/۳ - ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی .

الفتاوی الخانیة علی هامش الفتاوی الہندیة: (۱۶۴/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ .

احسن الفتاوی: (۸۵، ۸۴/۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۲]، ط: سعید۔

(۳) وأما الثانی: فهو أن یقصد مسیرة ثلاثة أيام، فلو طاف الدنيا من غیر قصد إلى قطع مسیرة ثلاثة أيام لا یترخّص، وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه فی طلب العدو ولم یعلم أن یدرکهم، فبانهم یصلون صلاة الإقامة فی الذهاب وإن طالت المدّة، وكذلك المکث فی ذلك الموضع، أما فی الرجوع، فإن كانت مدّة سفر قصرُوا. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید) =

اگر جنگی جہاز مشق کے دوران سواستتر کلومیٹر سے کم فاصلہ پر مشرق و مغرب اور جنوب و شمال میں چکر لگاتے ہیں تو قصر نہ کریں بلکہ پوری نماز پڑھیں۔ اگرچہ کل سفر کے حساب سے سینکڑوں کلومیٹر طے کر جائیں، جب تک ساحل سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کریں۔ (۱)

سفر کے ارادہ سے لنگر گاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد جب تک دوبارہ لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے تب تک قصر کریں گے اور لنگر گاہ کی حدود میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔ (۲)

= احسن الفتاویٰ: (۸۵/۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۵]، ط: سعید۔

(قوله: بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها، فلما بلغها بدال له أن يذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان ..... قال في البحر: وعلى هذا قالوا: أمير خرج مع جيشه في طلب العدو ..... أما في الرجوع، فإن كانت مدة سفر قصر. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۲/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً، الثاني: نية مدة السفر، ط: سعید.

(۱) انظر الحاشية رقم: ۲ في الصفحة الماضية ورقم (۱) في هذه الصفحة.

دوران مشق اگر جہاز ۴۸ میل سے کم فاصلہ کے قطر میں مشرق و مغرب، جنوب و شمال چکر لگاتے ہیں تو نماز پوری پڑھی جائے، اگرچہ کل سفر کے حساب سے یکڑوں میل طے کر جائیں، جب ساحل کراچی سے ۴۸ میل فاصلہ نہ ہو جائے قصر نہ کیا جائے۔ (احسن الفتاویٰ: (۸۴/۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۱]، ط: سعید)

(۲) فيقصر الفرض الرباعي من نوى السفر ..... إذا جاوز بيوت مقامه ..... ولا يزال يقصر حتى يدخل مصره ..... الخ. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۹/۲ - ۱۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبة غوثية كراچی)

من جاوز بيوت مصره مریدا سیرا وسطاً ثلاثة أيام في برّ أو بحر ..... وفي المحيط: وكذا إذا عاد من سفره إلى مصر لم يتم حتى يدخل العمران. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: مكتبة رشيدية كراچی.

اگر جنگی جہاز ساحل سے سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ تک جانے کے ارادہ سے نکلا، پھر راستہ میں جہاز خراب ہو گیا یا کسی مصلحت کی بنا پر واپس آ گیا، تو ارادہ تبدیل ہونے کے وقت سے پوری نماز پڑھے گا، اس سے پہلے قصر کرے گا۔ (۱)

بعض اوقات جنگی مشقوں کی مصلحتوں کی وجہ سے سمت اور فاصلہ کے بارے میں بتایا نہیں جاتا، اور معلومات پر پابندی ہوتی ہے تو ایسی صورت میں عام ملازمین اور فوجی، کمانڈر کے تابع ہوں گے اور کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر کمانڈر اور آفیسر ان نمازی ہیں تو ان کو نماز پڑھنے کے دوران دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، اگر یہ لوگ قصر کرتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ قصر کریں گے اور اگر یہ لوگ پوری نماز پڑھتے ہیں تو ان کے ماتحت تمام لوگ پوری نماز پڑھیں۔ (۲)

(۱) لکن المذكور فی الشرح : أنه يتم - إذا سار أقل - بمجرد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره ؛ لأنه نقض للسفر قبل الاستحکام ..... الخ . ( البحر الرائق : ( ۱۲۹ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب [ صلاة ] المسافر ، ط : سعيد )

☞ أما إذا لم يصر ثلاثة أيام ، فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً ..... الخ . ( الفتاوى الهندية : ( ۱۳۹ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

☞ احسن الفتاوى : ( ۸۵ ، ۸۴ / ۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، عنوان : بحرى جنگی مشقوں میں حکم قصر ، [ شق نمبر : ۶ ] ط : سعيد۔

(۲) ذكر الحاكم في "المنتقى" : رجل حمل رجلاً و ذهب به ، ولا يدري أين يذهب به ، قال : يتم الصلاة حتى يسير ثلاثاً ، فإذا سار ثلاثاً قصر ، ..... و في فتاوى أهل سمرقند : مسلم أسره العدو ، وأدخل دار الحرب ، ينظر إن كان مسيرة العدو ثلاثة أيام ، صلى صلاة المسافرين ، وإن كان دون ذلك ، صلى صلاة المقيمين ، وإن كان لا يعلم بذلك ، سأل عنهم ، فإن سأل عنهم ولم يخبروه بشيء ، بينى الأمر على ما كان هو في الأصل ، فإن كان مسافراً صلى صلاة المسافرين ، وإن كان مقيماً صلى صلاة المقيمين . ( المحيط البرهاني : ( ۳۹۵ ، ۳۹۳ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون : صلاة السفر ، نوع آخر في : بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته ويصير مقيماً بنية إقامة غيره ، ط : إدارة القرآن والعلوم الإسلامية )

☞ وذكر في المنتقى أيضاً : أن المسلم إذا أسره العدو وإن كان مقصده ثلاثة أيام قصر ، وإن لم يعلم سأل ، فإن لم يخبره وكان العدو مقيماً أتم ، وإن كان مسافراً قصر ، وينبغي أن يكون هذا إذا تحقق أنه مسافر ..... وكذا ينبغي أن يكون حكم كل تابع يسأل عن متبوعه ، فإن أخبره عمل بخبره ، =

ورنہ اندازہ سے سوا ستر کلومیٹر کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے پوری نماز پڑھیں۔ (۱)

## بس

”بس“ میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، بس والوں سے طے کر لیا جائے کہ نماز کے وقت کسی مناسب جگہ پر روک دے، اور اگر نہ روکیں تو نماز قضا پڑھنا ضروری ہے اور اگر ”بس“ میں بیٹھ کر نماز ادا کی ہے تو ”بس“ سے اتر کر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (۲)

جب بس، گاڑی اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا، اور

= وإلا عمل بالأصل الذي كان عليه من إقامة أو سفر..... الخ. (غنية المستملی شرح منية المصلی،

المعروف بـ ”حلبی كبير“ : (ص: ۵۴۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی)

☞ (قوله: حتی يعلم) لم یبین أنه یجب علیه السؤال من المتبوع أو لا، والظاهر الأول، ویؤیدہ

ما فی الدراية والخانیة: مسلم أسره العدو، إن كانت مسيرة العدو مدة سفر یقصر وإلا لا، وإن لم

یعلم یسأله، وإن سأله ولم یخبره، ینظر، إن كان العدو مسافراً یقصر، وإلا لا..... الخ. (حاشیة

الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مکتبه غوثیہ)

☞ ظاہر ہے کہ جہاز کے عام ملازمین کمانڈر کے تابع ہیں اور اس سلسلے میں مسئلہ یہ ہے کہ متبوع یعنی کمانڈر کی نیت کا اعتبار ہوگا

اور جب نیت معلوم نہ ہو سکے جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے کہ نیت اور ارادہ معلوم کرنا مشکل ہے تو اگر افسران نمازی ہیں تو ان کو

دیکھ لیا جائے کہ کس طرح نماز پڑھتے ہیں، قصر کے ساتھ یا پوری نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ تابع یعنی جہاز کے باقی حضرات اپنی

حالت کا اعتبار کریں، ۲۸ میل کے بعد قصر کریں اور اس سے پہلے اتمام یعنی پوری نماز پڑھیں۔ (احسن الفتاوی: (۸۵، ۸۳/۳)

کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بحری جنگی مشقوں میں حکم قصر، جواب از مدرسہ بنوری ٹاؤن، [شق نمبر: ۷]، ط: سعید)

(۱) أنظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲.

(۲) ومنها القيام فی فرض لقادر علیه..... الخ. (الدر مع الرد: (۱/۲۴۴ - ۲۴۵) کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعید)

☞ (والقيام) لقوله تعالى: ﴿وقوموا لله قانتين﴾، أي مطيعين، والمراد به: القيام فی الصلاة

باجماع المفسرين، وهو فرض فی الصلاة للقادر علیه فی الفرض وما هو ملحق به. (البحر

الرائق: (۱/۲۹۲) کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید)

☞ بدائع الصنائع: (۱/۱۰۵) کتاب الصلاة، فصل: وأما أركانها، ط: سعید.

☞ ويفترض القيام وهو ركن متفق علیه فی الفرائض والواجبات. (حاشیة الطحطاوی علی

مراقی الفلاح: (۱/۳۰۹، ۳۱۰) کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: مکتبه غوثیہ)

☞ احسن الفتاوی: (۳/۸۸، ۸۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافرین، عنوان: ریل گاڑی اور بس میں نماز، ط: سعید.

جب تک آبادی کے اندر اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اگر گاڑی کا اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے، اور اگر آبادی سے باہر ہے تو وہاں پہنچ کر قصر کرے گا۔ (۲)

## بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا کہ وہ بستی دکھائی دیتی جس میں آپ جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو تین مرتبہ کہتے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اور اس کے بعد یہ دعا فرماتے ”اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَ حَبِّبْنَا اِلَى اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِي“

(۲، ۱) من خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين، قال الشامي: (قوله: من جانب خروجه) قال في شرح المنية: فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه من الجانب الذي خرج ..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

❏ فيقصر الفرض الرباعي ..... إذا جاوز بيوت مقامه، وجاوز أيضاً ما اتصل من فئانه ..... الخ. (حاشية الطحطاوي على مراقبي الفلاح: (۹/۲-۱۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: مكتبة غوثية)

❏ (من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ..... قصر الفرض الرباعي) بيان للموضع الذي يتبدأ فيه القصر، ولشروط القصر، ومدته، وحكمه. أما الأول: فهو مجاوزة بيوت المصر، لما صح عنه عليه السلام أنه قصر العصر بذي الحليفة، وعن علي: أنه خرج من البصرة فصلى الظهر أربعاً ثم قال: إننا لو جاوزنا هذا النخس لصلينا ركعتين ..... الخ. (البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد)

❏ الثالث: الخروج من عمران المصر، فلا يصير مسافراً بمجرد نية السفر ما لم يخرج من عمران المصر، وأصله ما روى عن علي رضي الله عنه أنه لما خرج من البصرة، يريد الكوفة صلى الظهر أربعاً، ثم نظر إلى نخس إمامه، وقال: لو جاوزنا النخس صلينا ركعتين. (بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل: وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

أَهْلَهَا إِلَيْنَا“ (۱)

ترجمہ: اے اللہ! اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا، اور ہماری محبت اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے، اور اس میں جو تیرے نیک بندے ہوں ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما دے۔

## بس میں نماز کا طریقہ

”ٹرین“ یا ”بس“ میں فرض، واجب، سنت اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ کوئی عذر ہو یا نہ ہو، بس اور ٹرین چل رہی ہو، یا رکی ہوئی ہو، البتہ استقبال قبلہ اور قیام اس میں بھی شرط ہے، ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی شرط شدید عذر کے بغیر فوت ہو جائے تو فرض اور واجب نماز نہیں ہوگی اور سنت اور نفل قیام کے بغیر بھی صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا. (حصن حصين: (ص: ۱۲۸)، ط: نجم العلوم لكهنؤ)  
 عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا أشرف على أرض يريد دخولها، قال: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْأَرْضِ وَخَيْرِ مَا جَمَعْتَ فِيهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَمَعْتَ فِيهَا، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَمَاهَا، وَأَعِزَّنَا مِنْ وَبَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا. (عمل اليوم والليلة لابن سني: (ص: ۲۳۸)، باب ما يقول إذا أشرف على مدينة، ط: مكتبة المؤيد، رياض)  
 الاذكار للنووي: (ص: ۲۰۲)، باب ما يقوله إذا رأى قرية يريد دخولها أو لا يريد، ط: مصطفى البابی الحلبي وأولاده بمصر، ۱۹۹۵م)

(۲) (ولو جعل تحت المحمل خشبة) أو نحوها (حتى بقي قراره) أي: المحمل (إلى الأرض) بواسطة ما جعل تحته (كان) أي: صار المحمل (بمنزلة الأرض فتصح الفريضة فيه قائما) لا قاعداً بالركوع والسجود. (مراقى الفلاح مع شرحه للامام الطحطاوى: (۱/۵۵۶) كتاب الصلاة، باب الوتر وأحكامه، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة، ط: مكتبة غوثية) وفيه: فيقف عليها أي: مستقبل القبلة..... فإن لم يمكنه صلى أينما توجهت. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱/۵۵۵) كتاب الصلاة، فصل في صلاة الفرض والواجب على الدابة، ط: غوثية)

الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۳) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ومما يتصل بذلك الصلاة على الدابة والسفينة، ط: رشيدية.

اگر بس یا ٹرین میں اس قدر زیادہ رش ہے کہ قبلہ رو ہو کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، اور آگے چل کر وقت کے اندر اندر ٹرین یا بس میں یا کسی اسٹیشن پر اتر کر استقبال قبلہ اور قیام کے ساتھ نماز پڑھنا بھی ممکن نہ وہ تو دو سیٹوں کے درمیان قبلہ رو کھڑا ہو کر قیام اور رکوع کر کے نماز پڑھے اور سجدہ کے لیے پچھلی سیٹ پر کرسی کی طرح بیٹھ جائے یعنی پاؤں نیچے ہی رہیں اور سامنے کی سیٹ پر سجدہ کرے۔ (۱)

اس صورت میں سجدہ کی حالت میں گھٹنے کسی چیز پر نہیں ٹکیں گے مگر گھٹنے رکھنا فرض

نہیں بلکہ واجب یا سنت ہے۔ (۲)

☞ (ويتنفل قاعداً مع قدرته على القيام ابتداءً و بناءً) بيان أيضاً لما خالف فيه النفل الفرائض والواجبات وهو جوازه بالعود مع القدرة على القيام..... وأما الفرض فلا يصح قاعداً مع القدرة على القيام، ويأثم ويكفر إن استحله، وإن صلى قاعداً لعجزه أو مضطجعا لعجزه فتوا به كثرابه..... أطلق في التنفل فشمّل السنة المؤكدة والتراويح، لكن ذكر قاضيخان في فتاواه من باب التراويح: الأصح أن سنة الفجر لا يجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ والتراويح يجوز أدائها قاعداً من غير عذرٍ..... وإلى أنه إذا صلى إلى غير ما توجهت به دابته لا يجوز لعدم الضرورة إلى ذلك. (البحر الرائق: (۲۲/۲ - ۲۳) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

☞ الدر مع الرد: (۱/۲۲۷ و مابعد)، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، (۱/۳۳۳ و مابعد) و باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد.

☞ البحر الرائق: (۱/۲۸۳ و مابعد) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، و (۱/۲۹۲) باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

☞ بدائع الصنائع: (۱/۱۰۵ و مابعد) كتاب الصلاة، فصل: وأما أركانها فستة منها القيام، (۱/۱۱۷ و مابعد) فصل: وأما شرائط أركانها، ط: سعيد.

(۱) اگلے صفحے (یعنی ص: ۲۴) کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ ملاحظہ فرمائیں.

(۲) (قوله: واضعاً ركبتيه ثم يديه) قدمنا الخلاف في أنه سنة أو فرض أو واجب، وأن الأخير أعدل الأقوال، وهو اختيار الكمال. (الدر مع الرد: (۱/۳۹۷، ۳۹۸) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، ط: سعيد)

☞ وأما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراضها وضعهما، قال في التجنيس والخلاصة، وعليه فتاوى مشائخنا، وفي منية المصلّى: ليس بواجب عندنا، واختار الفقيه أبو الليث: الافتراض: وصححه في العيون، ولا دليل عليه؛ لأن القطعي إنما أفاد وضع بعض الوجه =

عذر کے وقت اس کو ترک کرنے سے نماز ہو جائے گی۔ (۱)

لیکن دو سیٹوں کے درمیان اس طرح نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ ٹرین یا بس مشرق یا مغرب کی جانب جا رہی ہو، اور اگر شمال یا جنوب کی جانب جا رہی ہو تو دو سیٹوں کے درمیانی جگہ میں کھڑے ہو کر اس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

اور اگر مذکورہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے۔ (۳)

## بلندی اور پستی

سفر کے دوران جب بلندی پر چڑھے تو تین بار ”اللہ اکبر“ کہے اور جب پستی میں اترنے لگے تو تین بار سبحان اللہ کہے۔ (۴)

= على الأرض دون الیدين والركبتين ، والظنی المتقدم لا یفیده ، لكن مقتضاه و مقتضى المواظبه الوجوب ، وقد اختاره المحقق فی فتح القدير ، وهو إن شاء الله تعالى 'أعدل الأقوال لموافقته الأصول ، وإن صرح كثير من مشائخنا بالسنية ، ومنهم صاحب الهدایة . ( البحر الرائق : ۳۱۸/۱ ) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل : وإذا أراد الدخول فی الصلاة ، ط : سعید

فتح القدير ؛ ( ۲۶۳/۱ ، ۲۶۵ ) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط : رشیدیہ .

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم : ۲ .

(۲) احسن الفتاوى : ( ۸۹ ، ۸۸/۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، زیر عنوان : ریل گاڑی اور بس میں نماز ، ط : سعید۔

(۳) ( فتصح الفريضة فيه قائماً ) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلى قاعداً كما هو مفاد كلاهم .

( حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ۵۵۶/۱ ) كتاب الصلاة باب الوتر وأحكامه ، فصل فی صلاه الفرض والواجب على الدابة ، ط : غوثیہ )

البحر الرائق : ( ۶۳/۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعید .

الفتاوى الهندية : ( ۱۳۳/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ومما يتصل بذلك الصلاة على الدابة والسفينة ، ط : رشیدیہ .

انظر الحاشية السابقة رقم ۱ على الصفحة السابقة ، رقم : ۱۷ أيضاً .

(۴) وكان النبي ﷺ وجيوشه إذا علوا الثيا كبروا ، وإذا هبطوا سبّحوا ، فوضعت الصلاة على ذلك . ( سنن أبي داؤد : ( ص : ۴۴۱ ) كتاب الجهاد ، باب ما يقول الرجل إذا سافر ، [ رقم الحديث : ۲۵۹۶ ] ، حديث ابن عمر رضی الله عنه ، ط : دار إحياء التراث العربی ) =



## بمباری میں مرجائے

مسافر کسی شہر میں پہنچا، وہاں اچانک بمباری شروع ہوگئی، اور اس میں وہ ہلاک ہو گیا، تو اس صورت میں وہ دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے شہید ہوگا، اس کو غسل نہیں دیا جائے گا اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (۱)

## بندرگاہ

بندرگاہ اور بحری جہاز یا کارگو شپ وغیرہ کی انتظارگاہ (یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں) فنائے مصر میں داخل ہیں، فناء مصر اور مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶ء ۱۳ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو سفر کے احکام میں فناء مصر،

عن جابر بن عبد اللہ قال : کنا إذا صعدنا کبرنا و إذا نزلنا سبنا . وفي رواية أخرى عنه رضي الله عنه : قال : کنا إذا صعدنا کبرنا و إذا تصوَّبنا سبنا . ( صحیح البخاری : ( ۲۲۰ / ۱ ) کتاب الجهاد ، باب التسبیح إذا هبط و ادياً ، باب التكبير إذا علا شرفاً ، ط : قديمی )  
مصنف عبد الرزاق : ( ۱۶۰ / ۵ ) ، [ رقم الحديث : ۹۲۳۵ ] ، باب القول في السفر ، ط : المكتب الاسلامی ، بیروت .

(۱) (هو كل مكلف مسلم طاهر)..... (قتل ظلماً) بغير حق (بجراحة) أي ما يوجب القصاص (ولم يجب بنفس القتل مال) بل قصاص..... (ولم يرتث)..... (و كذا) يكون شهيداً (لو قتله باغ أو حربی أو قاطع طريق ولو) تسبياً أو (بغير آلة جراحة) فإن مقتولهم شهيد بأى آلة قتله؛ لأن الأصل فيه شهداء أحد، ولم يكن كلهم قتل سلاح (أو وجد جريحاً ميتاً في معرکتهم) المراد بالجراحة علامة القتل..... (فينزع عنه ما لا يصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنة (وينقص) إن زاد (ل) أجل أن (يتم كفنه) المسنون (ويصلى عليه بلا غسل، ويدفن بدمه و ثيابه) لحديث: زملوهم بكلومهم. (الدر مع الرد: ( ۲۳۷ / ۲ - ۲۵۰ ) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط : سعيد)

البحر الرائق : ( ۱۹۶ / ۲ ، ۱۹۷ ) ، كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد .

الفتاوى الهندية : ( ۱۶۷ / ۱ ، ۱۶۸ ) كتاب الصلاة ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز ، الفصل السابع في الشهيد ، ط : رشيدية .

احسن الفتاوى ( ۲۵۴ / ۳ ) كتاب الصلاة ، باب الجنائز ، فصل في الشهيد ، زیر عنوان : بمباری سے شہید ہونے والے کا حکم ، ط : سعید

مصر کے حکم میں ہوتا ہے۔ (۱)

لہذا بندرگاہ سے متصل شہر میں رہنے والے لوگ روانگی اور واپسی کے وقت دونوں صورتوں میں بندرگاہ اور انتظارگاہ میں پوری نماز پڑھیں گے، قصر نہیں کریں گے، باقی انتظارگاہ کی حدود سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے۔ (۲)

البتہ جو آدمی بندرگاہ سے متصل شہر کا رہنے والا نہ ہو یا مقیم نہ ہو، اور یہاں پندرہ

(۱) وأما الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب، وإن اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي، بخلاف الجمعة، فتصح إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع؛ لأن الجمعة من مصالح البلد بخلاف السفر..... (قوله: أقل من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصح. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۶۳/۱، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية)

”لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۶ء ۱۳۷ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا..... الخ“ (احسن الفتاوی: (۷۴/۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعيد)

(۲) وأشار إلى أنه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة، كربض المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت و مساكن،، فإنه في حكم المصر، وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح..... وأما الفناء، وهو المكان المعد لمصالح البلد كركض الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب، فإن اتصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا كما يأتي..... (قوله: أقل من غلوة) هي ثلاثمائة ذراع إلى أربعمائة هو الأصح. (رد المحتار على الدر المختار: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.

غنية المستملی شرح منية المصلی: (ص: ۵۳۷) فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی.

”لنگرگاہ فناء مصر ہے جس کا حکم یہ ہے کہ شہر سے ایک سو پچاس گز: ۱۶ء ۱۳۷ میٹر سے کم فاصلہ پر ہو اور درمیان میں زرعی زمین نہ ہو تو یہاں قصر نہیں، کم از کم اتنا فاصلہ ہو یا درمیان میں زرعی زمین ہو تو حکم قصر شروع ہوگا..... الخ“ (احسن الفتاوی: (۷۴/۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، زیر عنوان: لنگرگاہ پر حکم قصر کی تفصیل، ط: سعيد)

دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا بلکہ قصر کرے گا۔ (۱)

## بوڑھی عورت

بوڑھی عورت بھی عورت ہے، اس کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہیے۔ (۲)

(۱) ..... قصر الفرض الرباعی ..... حتی يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية .  
(البحر الرائق : ( ۱۲۸ / ۲ - ۱۳۱ ) كتاب الصلاة ، باب [ صلاة ] المسافر ، ط : سعيد .  
❏ ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر .  
(الفتاوى الهندية : ( ۱۳۹ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية)  
❏ ولا يزال يقصر حتى يدخل مصره أو ينوي إقامته نصف شهر ببلد أو قرية ..... الخ . ( حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ۱۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : مكتبة غوثية)  
❏ ” بندرگاہ اور انتظارگاہ یعنی بندرگاہ پر جگہ نہ ہونے کی صورت میں جہاں جہاز انتظار میں ٹھہرائے جاتے ہیں، فناء مصر میں داخل ہیں، فناء مصر کے درمیان زرعی زمین اور ۱۶، ۱۳۷ میٹر کا فاصلہ نہ ہو تو احکام سفر میں فناء بحکم مصر ہے۔ لہذا بوقت روانگی اور بوقت واپسی دونوں صورتوں میں دونوں مقامات میں نماز پوری پڑھی جائے گی۔ البتہ جو شخص کراچی میں مقیم نہ ہو اور یہاں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ ہو وہ قصر پڑھے گا۔“ (احسن الفتاوی: (۹۰/۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، عنوان: بندرگاہ کراچی میں قصر نہیں)

(۲) عن ابن عباس قال : قال رسول الله ﷺ : لا يخلون رجل بامرأة ، ولا تسافرن امرأة إلا و معها محرم ، فقال رجل : يا رسول الله ! اکتبت في غزوة كذا و كذا ، و خرجت امرأتی حاجّة ، قال : اذهب ، فاحجج مع امرأتک . متفق عليه . (مشكاة المصابيح : ( ص : ۲۲۱ ) كتاب المناسک ، الفصل الأول ، ط : قديمی )

❏ صحيح البخاری : ( ۴۲۱ / ۱ ) كتاب الجهاد ، باب من اکتب في جيش فخرجت امرأته حاجّة ..... ط : قديمی .

❏ إعلاء السنن : ( ۲۷۵ / ۷ ، ۲۷۶ ) كتاب الصلاة ، أبواب صلاة المسافر ، باب مسافة القصر ، لاتسافر المرأة ثلاثة أيام إلا مع ذی محرم ، ط : ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة )

❏ أيضاً : ( ۳۸۵ / ۱۷ ، ۳۸۷ ) كتاب الحظر والإباحة ، باب عدم جواز خروج المرأة إلى مدة السفر إلا و معها زوج أو محرم ، [ رقم الحديث : ۵۷۰۵ - ۵۷۰۸ ] ط : ادارة القرآن کراچی )

❏ (وعنه) : أي عن ابن عباس (قال : قال رسول الله ﷺ : ” لا يخلون “) : أكد النبي مبالغة (” رجل بامرأة “) أي أجنبية ، (” ولا تسافرن “) : أي مسيرة ثلاثة أيام بلياليها عندنا (” امرأة “) : أي : شابة أو عجوزة (” إلا و معها محرم “) : قال ابن الهمام في الصحيحين : لاتسافر امرأة ثلاثاً إلا و معنا ذو محرم ..... الخ . (مراقبة المفاتيح :

(۳۸۶/۵) كتاب المناسک ، الفصل الأول ، [ رقم الحديث : ۲۵۱۳ ] ، ط : حقانيه ملتان ) =

اگر عورت اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اس کی شہوت ختم ہو چکی ہے تو جس طرح اس سے

☞ = ..... ومع زوج أو محرم ..... لامرأة حرة ولو عجوزاً في سفر . قال ابن عابدين رحمه الله :  
(قوله : ولو عجوزاً) : أي لإطلاق النصوص . بحر . قال الشاعر :

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ فِي الْحَيِّ لَاقِطَةٌ

وَكُلِّ كَاسِلَةٍ يَوْمَ الْهَاسِرِ

(قوله : في سفر) هو ثلاثة أيام ولياليها ، فيباح لها الخروج إلى ما دونه لحاجة بغير محرم ،  
وروى عن أبي حنيفة وأبي يوسف كراهة خروجها وحدها مسيرة يوم واحد ، وينبغي أن يكون  
الفتوى عليه ، لفساد الزمان ..... الخ . ( الدر مع الرد : ( ٢ / ٢٦٣ ) كتاب الحج ، مبحث :  
شرائط وجوب الحج ، ط : سعيد )

☞ ولاتثبت الاستطاعة للمرأة إذا كان بينها وبين مكة مسيرة سفر شابة كانت أو عجوزاً إلا  
بمحرم ، وهو الزوج أو من لا يجوز نكاحها له على التابيد ..... الخ . ( الفتاوى الخانية على هامش  
الفتاوى الهندية : ( ١ / ٢٨٣ ) كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، و ( ١ / ١٤٠ ) كتاب الصلاة ،  
باب صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

☞ ( ومنها المحرم للمرأة ) شابة كانت أو عجوزاً إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام ،  
هكذا في المحيط . ( الفتاوى الهندية : ( ١ / ٢١٨ ، ٢١٩ ) كتاب المناسك ، الباب الأول في  
تفسير الحج ..... و شرائطه ..... ، ط : رشيدية )

☞ وأطلق المرأة ، فشمّل الشابة والعجوز ، لإطلاق النصوص . ( البحر الرائق : ( ٢ / ٣١٥ )  
كتاب الحج ، شرائط الوجوب ، ط : سعيد )

☞ حاشية الطحطاوي على مراقى الفلاح : ( ٢ / ٢٠٤ ، ٢٠٨ ) كتاب الحج ، شروط فرضية  
الحج ، ط : مكتبة غوثية )

☞ وسواء كانت المرأة شابة أو عجوزاً أنها لا تخرج

إلا بزوج أو محرم ؛ لأنّ ما روينا من الحديث لا يفصل بين الشابة والعجوز ، وكذا المعنى  
لا يوجب الفصل بينهما ، لما ذكرنا من حاجة المرأة إلى من يركبها وينزلها ، بل حاجة العجوز  
إلى ذلك أشدّ ؛ لأنها أعجز ، وكذا يخاف عليها من الرجال ، وكذا لا يؤمن عليها من أن يطلع  
عليها الرجال حال ركوبها ونزولها ، فتحتاج إلى الزوج أو إلى المحرم ليصونها عن ذلك .  
بدائع الصنائع : ( ٢ / ١٢٣ ) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته فنوعان ، ط : سعيد )

☞ وأجمعوا على أنّ العجوز لا تسافر بغير محرم ولا تخلو برجل شابا كان أو شيخاً ، ولها أن  
تصافح الشيوخ . ( الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ١ / ١٨٣ ) كتاب الصلاة ،  
باب صلاة العيدين ، ط : رشيدية )

مصافحہ کرنا جائز ہے اسی طرح اس کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ (۱)

## بہترین ساتھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مثلاً کسی سفر کے) بہترین ساتھی وہ ہیں جو (کم از کم) چار کی تعداد ہوں“۔ (۲)

(۱) وأما العجوز التي لا تشتهي ، فلا بأس بمصافحتها ومس يدها إذا أمن ، ومتى جاز المس جاز سفره بها ، ويخلو إذا أمن عليه وعليةا ، وإلا لا . وفي الأشباه : الخلوة بالأجنبية حرام إلا لملازمة مديونة هربت و دخلت خربة ، أو كانت عجوزاً شوهاء ، أو بحائل .

قال الشامي رحمه الله :- (قوله : أما العجوز) وفي رواية : يشترط أن يكون الرجل أيضاً غير مشتهي اهـ..... قال في الذخيرة : وإن كانت عجوزاً لا تشتهي ، فلا بأس بمصافحتها أو مس يدها ، وكذلك إذا كان شيخاً يأمن على نفسه وعليةا فلا بأس أن يصافحها وإن كان لا يأمن على نفسه أو عليها فليجتنب..... (قوله : أو كانت عجوزاً شوهاء) قال في القنية : وأجمعوا أن العجوز لا تسافر بغير محرم ، فلا تخلو برجل شاباً أو شيخاً ، ولها أن تصافح الشيخ . (الدر مع الرد : ( ٢٦٨ / ٦ ) كتاب الحظر والإباحة ، فصل في النظر والمس ، ط : سعيد)   
⊞ ولا بأس للرجل بمصافحة العجوز التي لا تشتهي ، وأن تغمز رجله . ( الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ٣٠٤ / ٣ ) كتاب الحظر والإباحة ، باب ما يكره من النظر والمس للأقارب والأجانب وما لا يكره ، ط : رشيدية )

⊞ الخلوة بالأجنبية حرام إلا لملازمة مديونة هربت و دخلت خربة ، وفيما إذا كانت عجوزاً شوهاء . (الأشباه والنظائر لابن نجيم المصري مع شرحه للحموي : ( ٣٦٦ / ٢ ) الفن الثاني : الفوائد ، كتاب الحظر والإباحة ، مبحث : الخلوة بالأجنبية حرام ، [ ٤٣٢ ] ط : ادارہ القرآن والعلوم الإسلامية کراچی)   
⊞ وأما إذا كانت عجوزاً لا تشتهي ، فلا بأس بمصافحتها ومس يدها لانعدام خوف الفتنة ، وعن أبي بكر رضي الله عنه أنه كان يصافح العجائز ، وإذا كان شيخاً يأمن على نفسه وعليةا يحل له المصافحة ، وإن كان لا يأمن عليها ولا على نفسه لا تحل له مصافحتها لما فيه من التعريض للفتنة . (البحر الرائق : ( ١٩٢ / ٨ ) ، كتاب الكراهية ، فصل في النظر واللمس ، ط : سعيد)

(۲) عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال : خير الصحابة أربعة ، وخير السرايا أربعمائة ، وخير الجيوش أربعة آلاف ، ولن يغلب اثنا عشر ألفاً من قلة . (سنن أبي داؤد : ( ص : ٣٣٣ ) كتاب الجهاد ، باب في ما يستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا ، [ رقم الحديث : ٢٦٠٨ ] ط : دار إحياء التراث العربي ، بيروت ، و ( ٣٤٥ / ١ ) ط : رحمانيه)

⊞ مشكاة المصابيح عن الترمذی ، و أبي داؤد ، والدارمی : ( ص : ٣٣٩ ) ، كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، ط : قديمی)

⊞ سنن الترمذی : ( ٢٨٣ / ١ ) ، أبواب السير ، باب ما جاء في السرايا ، ط : قديمی .

چار ساتھیوں کو ”بہترین“ اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ فرض کیجیے اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک بیمار ہو جائے اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو کر اپنے تین ساتھیوں میں سے کسی ایک ساتھی کو وصیت کرے تو باقی دو ساتھی اس کی وصیت کے گواہ ہو جائیں۔ (۱)

ویسے علماء کرام نے لکھا ہے کہ سفر میں پانچ ساتھی چار ساتھی سے بہتر ہیں، بلکہ پانچ سے بھی جتنے زیادہ ہوں اتنے ہی بہتر ہوں گے، اور یہاں حدیث شریف میں ”چار“ کا ذکر کر کے گویا ادنیٰ درجہ بیان کیا گیا ہے۔ (۲)

## بیٹے باپ کی جائے سکونت

”باپ بیٹے کی جائے سکونت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸۷/۱)

## بیوی پر کوئی قبضہ کر لے

سفر میں بیوی ساتھ ہے، دشمنوں نے اغوا کر لیا، البتہ دشمنوں نے چند دنوں کے بعد واپس کر دیا، یا کسی سے شادی کر دی، تو اس سلسلہ میں شرعی قانون یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح پہلے شوہر سے بدستور قائم رہے گا، دوسرا نکاح بالکل صحیح نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) (أربعة) : أي ما زاد على ثلاثة . قال أبو حامد : المسافر لا يخلو عن رحل يحتاج إلى حفظه، وعن حاجة يحتاج إلى التردد فيها، ولو كانوا ثلاثة لكان المتردد واحداً، فيبقى بلارفيق، فلا يخلو عن خطر و ضيق قلب لفقد الأنيس . ولو تردد الإثنان كان الحافظ وحده .

قال المظهر : يعني الرفقاء إذا كانوا أربعة خير من أن يكونوا ثلاثة ؛ لأنهم إذا كانوا ثلاثة و مرض أحدهم ، وأراد أن يجعل أحد رفيقيه وصى نفسه ، لم يكن هناك من يشهد بامضائه إلا واحد ، فلا يكفي ، ولو كانوا أربعة كفى شهادة اثنين . ( مرقاة المفاتيح : ( ٢٥٦ / ٤ ) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثاني ، [ رقم الحديث : ٣٩١٢ ] ، ط : حقانيه ملتان )

(۲) لأن الجمع إذا كانوا أكثر يكون معاونة بعضهم بعضاً أتم، وفضل صلاة الجماعة أيضاً أكثر، فخمسة خير من أربعة، وكذا كل جماعة خير ممن هو أقل منهم، لا ممن فوقهم. (مرقاة المفاتيح: (۲۵۶/۴)

(۳) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني، [رقم الحديث: ۳۹۱۲]، ط: حقانيه ملتان

(۳) لا يجوز للرجل أن يتزوج زوجة غيره وكذلك المعتدة كذا في السراج الوهاج. (الهندية:

(۲۸۰/۱)، كتاب النكاح، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس، المحرمات التي

يتعلق بها حق الغير، ط: رشيديه)

- اگر دوسرے شوہر کو اس کے پہلے نکاح کا علم تھا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ پہلے شوہر کا ہوگا۔ (۱)
- اس صورت میں پہلے شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب ہوگی۔ (۲)
- اور اگر کسی سے نکاح نہیں ہوا بلکہ یونہی ساتھ رہی تو شوہر کے پاس آنے کے بعد عدت واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

- ☞ الدر مع الرد: (۱۳۲/۳)، کتاب النکاح، مطلب فی النکاح الفاسد، ط: سعید.
- ☞ قاضی خان علی ہامش الہندیہ: (۳۶۶/۱) کتاب النکاح، باب فی المحرمات، ط: رشیدیہ.
- (۱) غاب عن زوجته البکر سنین فتزوجت فجاءت بأولاد، أو سبیت امرأة فتزوجها حربی و أتت بأولاد..... فالولد عند الإمام للأول، نفاه الأول أو ادعاه، أو ادعاه الثانی أو نفاه..... وروی عبد الکریم الجرجانی عن أبی حنیفة رحمه الله تعالى أن الأولاد للزوج الثانی..... وقال الإمام ظہیر الدین الفتوی علی أنه للأول؛ لأن الولد للفراش بالنص، ولو كان الأول حاضرًا والمسئلة بحالها فالولد للأول كذا فی الوجیز للکردری. (الہندیہ: (۳۳۱/۱)، کتاب النکاح، الباب الثامن فی النکاح الفاسد وأحكامه، مطلب: غاب زوجها فتزوجت بغيره، ط: رشیدیہ)
- ☞ الدر مع الرد: (۵۵۲/۳) کتاب النکاح، باب العدة، فصل: فی ثبوت النسب، ط: سعید)
- ☞ بدائع الصنائع: (۳۳۲/۳)، کتاب النکاح، فصل: ومنها ثبوت النسب، ط: سعید.
- (۲) (وعدة المنكوحه نکاحاً فاسداً)، فلا عدة فی باطل و کذا موقوف قبل الإجازة اختیار، لكن الصواب، ثبوت العدة والنسب، بحر، وقال المحقق تحته (قوله: فلاعدة فی باطل)..... أما نکاح منکوحه الغير و معتدته فالدخول فيه لا یوجب العدة إن علم أنها للغير؛ لأنه لم یقل أحد بجوازه فلم یعتقد أصلاً..... (والموطوءة بشبهة) ومنه تزوج امرأة الغير غیر عالم بحالها..... (غیر الآیسة والحامل) فإن عدتهما بالأشهر والوضع، (الحیض للموت) أى موت الواطی، (وغیره) کفرقة أو متاركة..... (الدر مع الرد: (۵۱۶/۳، ۵۱۷، ۵۱۸) کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: عدة المنکوحه فاسداً أو الموطوءة بشبهة، ط: سعید)
- ☞ الہندیہ: (۵۲۷/۱) کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ط: رشیدیہ.
- ☞ الہدایة للمرغینانی: (۲۸۶/۳) کتاب الطلاق، باب العدة، مکتبة البشری.
- (۳) وسبب وجوبها عقد النکاح المتأكد بالتسليم و ماجرى مجراه من موت أو خلوة أى صحیحة..... وقال تحت قوله: وما جرى مجراه..... وهذا خاص بالنکاح الصحیح، أما الفاسد فلا تجب فيه العدة إلا بالوطء. (الدر مع الرد: (۵۰۳/۳)، کتاب الطلاق، باب العدة، ط: سعید)
- ☞ الہندیہ: (۵۲۶/۱)، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ط: رشیدیہ.
- ☞ التعریفات للسید الشریف الجرجانی الحنفی: (ص: ۱۰۶)، باب العین، ط: قدیمی.

## بیوی سفر سے انکار کرے

شوہر بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے، اور بیوی سفر میں ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو بیوی شرعی اعتبار سے ”نافرمان“ شمار نہیں ہوگی، لہذا شوہر کے لیے مجبور کرنا صحیح نہیں ہوگا اور بیوی بدستور نان و نفقہ کی حق دار ہوگی۔ (۱)

## بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے

غیر مسلم میاں بیوی سفر میں ہوں، اور بیوی سفر کے درمیان مسلمان ہو جائے، اور شوہر مسلمان نہ ہو تو بیوی کے لیے ازدواجی تعلق قائم رکھنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اس سے فوراً الگ ہو جانا ضروری ہوگا، البتہ قاضی یا حاکم اس کے شوہر پر اسلام پیش کرے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو دونوں کا نکاح بدستور قائم رہے گا، اور جب تک قوی قرآن سے اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرنا معلوم نہ ہو جائے بیوی اس کو سپرد نہ کی جائے، (بسا اوقات بیوی غیر مسلم شوہر کو حاصل کرنے کی غرض سے بظاہر اسلام قبول کر لیتا ہے، پھر بیوی کو زہریلا انجکشن دے کر مار دیتا ہے، جیسا کہ بہت سارے واقعات اس طرح ہو چکے ہیں)۔ اور اگر اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا، تو قاضی یا حاکم ان دونوں میں تفریق کر دے۔ (۲)

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب أو أبت الذهاب إليه أو السفر معه أو مع أجنبي بعته لينقلها فلها النفقة، (وقال تحت قوله: أو السفر معه) أي بناء على المفتي به من أنه ليس له السفر بها لفساد الزمان فامتناعها بحق. (الدر مع الرد: (۵۷۷/۳)، كتاب الطلاق. باب النفقة، ط: سعيد الهندية (۵۲۵/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر: في النفقات، الفصل الأول في نفقة الزوجة، ط: رشيدية)

☞ البحر الرائق: (۱۷۹/۳)، كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

(۲) وإذا أسلم أحد الزوجين المجوسيين أو امرأة الكتابي، عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم فيها، وإلا بأن أبي أو سكت، فرق بينهما. (الدر مع الرد: (۱۹۱/۳)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد)

☞ البحر الرائق: (۲۱۱/۳)، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

☞ بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) كتاب النكاح، فصل: في بيان ما رفع النكاح، ط: سعيد.



لیکن کافروں کے ملک میں اگر اس پر عمل کرنا دشوار ہو تو شواہح کے مسلک پر عمل کرنے کی گنجائش ہوگی، یعنی عورت مسلمان ہو جانے کے بعد عدت کی مدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکے گی۔ (۱)

### بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟

شوہر کے لیے بیوی کو اس کی رضا مندی کے بغیر ملازمت کی جگہ پر لے جانا جائز نہیں ہے۔ خاص طور پر جب کہ بیوی کو ایذا رسانی اور تکلیف پانے کا اندیشہ ہو۔ بیوی کو اپنے مونس و ہدم شوہر کی پاسداری کر کے اس کو راحت اور آرام پہنچانا چاہیے، یہ اس کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر اس کا اپنا مکان چھوڑ کر شوہر کے ساتھ دوسرے شہر میں جانے سے شوہر کی طرف سے ایذا اور ضرر کا اندیشہ ہے اور وہ جاننا نہ چاہے تو شوہر اس کو مجبور کر کے سفر میں ساتھ نہیں لے جاسکتا۔ (۲)

اور بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کرنے کی وجہ سے نان و نفقہ سے محروم نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) ولو أسلم أحدهما ثمة لم تبين حتى تحيض ثلاثاً، فإذا حاضت ثلاثاً بانت؛ لأن الإسلام ليس سبباً للفرقة، والعرض على الإسلام متعذر لقصور الولاية، ولا بد من الفرقة دفعاً للفساد فأقمنا شرطها وهو مضى الحيض مقام السبب..... وذكر قبل أسطر. وإذا أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر، فإن أسلم وإلا فرّق بينهما؛ لأن المقاصد قد فاتت فلا بد من سبب تبنتي عليه الفرقة، والإسلام طاعة فلا يصلح سبباً..... وإضافة الشافعي الفرقة إلى الإسلام من باب فساد الوضع، وهو أن يترتب على العلة نقيض ما تقتضيه. (البحر الرائق: ۲۱۱/۳ - ۲۱۳) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد

التاتارخانية: (۱۸۲/۳) كتاب النكاح، نوع منه في إسلام أحد الزوجين، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد: (۱۹۱/۳) كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، ط: سعيد.

(۲) فليس له السفر مطلقاً بلارضاهما لفساد الزمان؛ لأنها لا تأمن على نفسها في منزلها فكيف إذا خرجت. (شامی: ۱۳۶/۳) كتاب النكاح، باب المهر، مطلب في السفر بالزوجة، ط: سعيد

الهندية: (۳۱۷/۱) كتاب النكاح، الباب السابع في المهر، الفصل الحادي عشر في منع المرأة نفسها بمهرها..... ط: رشيدية.

تبين الحقائق: (۵۷۶/۳) كتاب النكاح، باب المهر، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم: ۱ على الصفحة السابقة، رقم: ۱۱۰. (بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب)

## بیوی شوہر کے تابع ہے

بیوی شوہر کے تابع ہے، اس کا شوہر جہاں اس کو رکھے گا وہی اس کا وطن ہوگا۔ (۱)

## بیوی کا عارضی قیام

صرف بیوی کے عارضی قیام سے وہ جگہ مسافر شوہر کے لیے وطن اقامت نہیں

بنے گی اگر شوہر ایسی جگہ پر پندرہ دن سے کم کی نیت سے آئے گا تو قصر کرے گا۔ (۲)

## بیوی کا قیام

اگر مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا اور اس کا ارادہ خود وہاں قیام کرنے کا نہیں

ہے لیکن بیوی کو وہیں میکہ میں رکھنے کا ارادہ ہے، تو شوہر یہاں سفر کر کے آنے کی صورت

میں مقیم بن جائے گا۔ (۳)

(۲، ۱) التبع كالعبد والغلام والجندي والمرأة إذا وفاها مهرها ..... تعتبر نية الإقامة والسفر من متبرعهم دونهم، فيصرون مقيمين و مسافرين بنيتهم. (فتح القدير: ۲، ۲۰) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، فروع، ط: رشيدية)

شامی: (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

تبیین الحقائق: (۵۲۱/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۳) وروى أن عثمان رضى الله عنه كان حاجاً يصلى بعرفات أربعاً فاتبعوه فاعتذر وقال: إني تأهلت بمكة، وقال النبي ﷺ: من تأهل ببلدة فهو منها، والوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلده أو بلدة أخرى اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل العيش بها..... قیدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله؛ لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلاً في بلدة أخرى، فإن الأول لم يبطل ويتم فيها..... وفي المحيط: ولو كان له أهل بالكوفة وأهل بالبصرة، فمات أهل بالبصرة وبقى له دور و عقار بالبصرة، قيل: البصرة لا تبقى وطناً له؛ لأنها إنما كانت وطناً بالأهل لا بالعقار، ألا ترى أنه لو تأهل ببلدة لم يكن له فيها عقار صارت وطناً له، وقيل: تبقى وطناً له؛ لأنها كانت وطناً له بالأهل والدار جميعاً، فبزوال أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة يبقى بقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر. (البحر الرائق: ۱۳۶/۲) كتاب الصلاة باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد

الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه (يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما، قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: أو تأهله) أى تزوجه، قال فى شرح المنية

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی مستقل طور پر مکہ کرمہ میں مقیم تھیں اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ میں آ کر قصر نہیں کیا بلکہ پوری نماز پڑھی ہے۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر کا مستقل قیام اپنے وطن میں ہے لیکن جب اس کی بیوی کا قیام مستقل طور پر دوسری جگہ پر ہوگا تو شوہر وہاں جا کر مقیم ہو جائے گا۔  
بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر رکھنا یہ عملاً اقامت ہے، اس لیے شوہر یہاں آ کر مقیم بن جائے گا، چاہے اقامت کی نیت کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۲)  
اور اگر شوہر نے بیوی کو کسی جگہ پر مستقل طور پر نہیں رکھا بلکہ بیوی خود اپنی مرضی سے رہ رہی ہے تو شوہر وہاں جا کر مسافر رہے گا۔ (۳)

اور اگر بیوی کو طلاق دے دی تو بھی سابقہ شوہر بیوی کے شہر میں جا کر مسافر رہے گا۔ (۴)

### بیوی کا وطن اقامت

اگر بیوی اپنی ضرورت یا ملازمت کی وجہ سے کسی جگہ پر سفر کر کے گئی ہے اور وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو بیوی وہاں مقیم بن جائے گی اور قصر کرے گی۔ (۵)  
اگر شوہر سفر کر کے وہاں گیا ہے لیکن پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو شوہر بیوی کے قیام کی وجہ سے مقیم نہیں ہوگا۔ (۶)

= (ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقیل: لا يصير مقيماً، وقيل: يصير مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيماً..... (قوله: إذا لم يبق له بالأول أهل) أي: وإن بقي له فيه عمار، قال في النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لا تبقى وطناً له، وقيل: تبقى، كذا في المحيط وغيره. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳، ۱۰۴) كتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل في بيان ما يصير المسافر به مقيماً، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۱۲. (وروى أن عثمان

رضي الله عنه)

بیوی کو جہاں رکھا ہے وہ بھی وطن اصلی ہے

”نکاح جہاں ہوا ہے اس کا حکم“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۳/۲)

بیوی کو چھوڑ کر سفر پر جانا

”بیوی کو چھوڑ کر علم کے لیے سفر کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۴/۱)

بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا

بیوی کا نان و نفقہ (ضروری خرچہ) دینا۔ (۱)

اور ہر چار ماہ میں ایک دفعہ حق زوجیت ادا کرنا شوہر پر لازم ہے، اگر شوہران حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے تو علم حاصل کرنے کے لیے سفر پر جانا جائز ہے، اور اگر شوہر کے سفر میں رہنے کی صورت میں عورت کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے تو شوہر کے لیے سفر میں رہنا جائز نہیں ہوگا بلکہ اس کو بھی ساتھ لے جانے کا انتظام کرنا ہوگا، واضح رہے کہ ہر سفر کا یہی حکم ہے۔ (۲)

(۱) فتجب (أى: النفقة) للزوجة على زوجها. (الدر مع الرد: (۵۷۲/۳)، كتاب النكاح، باب النفقة، ط: سعيد)

تبيين الحقائق: (۳۰۰/۳)، كتاب النكاح، باب النفقة، ط: سعيد.

الهنديّة: (۵۴۴/۱)، كتاب النكاح، الباب السابع عشر فى النفقات، ط: رشيدية.

(۲) ويسقط حقها بمرة و يجب ديانة أحياناً ولا يبلغ مدة الإيلاء إلا برضاها. (قوله: ولا يبلغ مدة الإيلاء)..... أنه لا ينبغي أن يطلق له مقدار مدة الإيلاء وهو أربعة أشهر..... ثم قوله وهو أربعة أشهر يفيد أن المراد إيلاء الحرية م ويؤيد ذلك أن عمر رضى الله عنه لما سمع فى الليل امرأة تقول: فوالله لو لا الله تخشى عواقبه لرحزح من هذا السرير جوانبه، فسأل عنها، فإذا زوجها فى الجهاد، فسأل بنته حفصة: كم تصبر المرأة عن الرجل: فقالت أربعة أشهر، فأمر أمراء الأجناد ألا يتخلف المتزوج عن أهله أكثر منها..... (شامى: (۲۰۲/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳۱۹/۳)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

النهر الفائق: (۲۹۴/۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

عن ابن جريج قال: أخبرنى من أصدق أن عمر بينما هو يطوف سمع امرأة تقول: =

## بیوی کو سفر میں جانے سے انکار کا حق ہے

بیوی زندگی کی ساتھی ہے، اور زندگی کی ساتھی ہونے کی شان یہ ہے کہ سر اپا مطیع و فرمانبردار ہو، اور اس کا قلب و دماغ شوہر کو آرام و راحت پہنچانے کے جذبہ سے سرشار ہو، اور خوشی و مسرت، عیش و طرب کی کیفیت ہو یا رنج و کلفت یا مشقت کی حالت ہو، فلک بوس عمارت ہو یا آسمان کے نیچے جنگل و بیاباں میں ہو بہر حال شوہر کی چاہت و دلداری پر سو جان قربان ہونے کے لیے تیار رہے، بشرطیکہ شوہر بھی قدر دان ہو۔ (۱)

لہذا اگر شوہر بیوی کو سفر میں اپنے قلب و دماغ کی راحت و سکون کے لیے لے جانا چاہتا ہے تو اسے وفاداری کا حق ادا کرنا چاہیے، تاہم اگر وہ نہیں جاتی تو شرعاً پکڑ نہیں ہوگی۔ (۲)

## بیوی کی نیت کا اعتبار نہیں سفر میں

”تابع“ اور ”سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے“ عنوانات کے تحت دیکھیں۔

= تطاول هذا الليل و اسود جانبه ، و ارقني أن لا حبيب إلا عبه فلولا حزار الله لاشيئ مثله ، لززع من هذا السرير جوانبه . فقال عمر : و مالک ؟ قالت : أغربت زوجي منذ أشهر وقد اشتقت إليه ، قال : اردت سؤا ؟ قالت معاذ الله ! قال : فاملکی عليك نفسک فإنما هو البريد إليه ، فبعث إليه ، ثم دخل على حفصة فقال : إن سائلک عن أمر قد أهمني فافرجيه عني ، فی کم تشناق المرأة إلى زوجها ؟ فخفضت رأسها فاستحيت ، قال : فإن الله لا يستحي من الحق ، فأشارت بيدها ثلاثة أشهر ، و إلا فأربعة أشهر ، فكتب عمر أن لا تحبس الجيوش فوق أربعة أشهر . ( كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : ( ۵۷۶ / ۱۶ ) كتاب النكاح ، المباشرة و آدابها ، حقوق متفرقة ، [ رقم الحديث : ۲۵۹۲۳ ] ، ط : مؤسسة الرسالة ۱۴۰۱ م )

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ : لو كنت امرأ أحدنا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها . ( جامع الترمذی : ( ۲۱۹ / ۱ ) ، أبواب النكاح . باب ماجاء في حق الزوج على المرأة ، ط : قديمی )

☞ عن أبي أمامة عن النبي ﷺ أنه يقول : ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيراً له من زوجة سالحة ، إن أمرها أطاعته ، وإن نظر إليها سرتته وإن أقسم عليها أبرته ، وإن غاب عنها نصحتة في نفسها وماله . ( مشكاة المصابيح : ( ص : ۲۶۸ ) ، كتاب النكاح ، الفصل الثالث ، ط : قديمی )

(۲) انظر الحاشية رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۱۱۰ . ( بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب )

## بیوی کی وجہ سے مقیم ہونا

مسافر نے ایک شہر میں نکاح کیا، اور اس کا ارادہ خود اس شہر میں قیام کرنے کا نہیں ہے، لیکن بیوی کو وہیں اس کے والدین کے گھر میں رکھنے کا ارادہ ہے تو بیوی کی وجہ سے یہ آدمی اس شہر میں مقیم ہو جائے گا، جب بھی یہاں آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

## بیوی کے سفر کا نفقہ کس پر

اگر بیوی سفر میں ہے، اور شوہر اس کے ساتھ ہے، تو اگرچہ بیوی اپنے ذاتی کام اور فائدہ کے لیے سفر کر رہی ہے، پھر بھی نفقہ کی مستحق ہوگی۔ (۲)

ہاں اگر شوہر ساتھ میں نہ ہو تو اس پر نفقہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

## بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

اگر شوہر اپنی بیوی کو سفر میں ساتھ لے جانا چاہتا ہے اور بیوی جانے سے انکار کر دے،

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تأهلته أو توطنه. قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ: (قوله: أو تأهلته) أي تزوجه، قال فی شرح المنية: ولو تزوج المسافر ببلد ولم ينو الإقامة به فقیل: لا یصیر مقيماً وقیل: یصیر مقيماً، وهو الأوجه، ولو كان له أهل ببلدین فأیتھما دخلها صار مقيماً. (الدر مع الرد: ۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعید

بداائع الصنائع: (۱۰۳، ۱۰۳/۱) کتاب الصلاة، [صلاة المسافر]، فصل فی بیان ما یصیر المسافر به مقيماً، مطلب فی أن الأوطان ثلاثة، ط: سعید.

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید.

(۳، ۲) ..... أما إذا حجّ الزوج معها فلها النفقة إجماعاً، وتجب عليه نفقة الحضر دون السفر، ولا یجب الكراء. أما إذا حجّت للتطوع فلانفقة لها إجماعاً إذا لم یکن الزوج معها. هكذا فی الجوهر النيرة. وإن حجّت مع زوجها حجة نفلًا كانت لها نفقة الحضر لا نفقة السفر. (الفتاویٰ الهندية: (۵۴۶/۱) کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الأول فی نفقة الزوجة، ط: رشیدیہ)

البحر الرائق: (۱۸۱/۳) کتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعید.

الفتاویٰ الخانية علی هامش الفتاویٰ الهندية: (۴۲۷/۱) کتاب النکاح، باب النفقة، ط: رشیدیہ.

تو شوہر بیوی کا نان و نفقہ (ضروری خرچہ) بند نہیں کر سکتا۔ (۱)

**بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے تو؟**

اگر بیوی محرم کے بغیر سفر کرے اور شوہر خاموش رہے، اور اسے منع نہ کرے تو جس

طرح بیوی گنہگار ہوگی اسی طرح شوہر بھی گنہگار ہوگا۔ (۲)

**بیویوں کے درمیان تحفہ تقسیم کرنے میں برابری کرنا**

اگر کسی کی ایک سے زائد بیویاں ہیں تو سفر سے تحفہ لانے کی صورت میں سب میں

برابر کر کے تقسیم کرنا ضروری ہے، ورنہ شوہر فاسق اور گنہگار ہوگا۔ دو بیویوں کے درمیان

کھانے، کپڑے، تحفے تحائف اور پاس رہنے میں برابری کرنا ضروری ہے۔ (۳)

(۱) بخلاف ما إذا خرجت من بيت الغصب ، أو أبت الذهاب إليه ، أو السفر معه ، أو مع أجنبي

بعته لينقلها ، فلها النفقة . ( الدر مع الرد : ( ۵۷۷/۳ ) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط : سعيد )

البحر الرائق : ( ۱۷۹/۴ ) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط : سعيد .

أما في زماننا فلا يملك الزوج أن يسافر بها وإن أوفى صداقتها..... الخ . (الفتاوى الهندية:

۵۲۵/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، الفصل الأول في نفقة الزوجة، ط: رشيدية)

(۲) قال رسول الله ﷺ؛ لا يخلون رجل بامرأة ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم..... الخ .

(مشكاة المصابيح : ( ص : ۲۲۱ ) كتاب المناسك ، الفصل الأول ، ط : قديمي )

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ألا كلكم راع وكلكم

مسئول عن رعيته..... والرجل راع على أهل بيته..... الخ . ( مشكاة المصابيح : ( ص : ۳۲۰ )

كتاب الإمامة والقضاء ، الفصل الأول ، ط : قديمي )

وعن النبي ﷺ أنه قال : لا تسافر امرأة ثلاثة أيام إلا ومعها محرم أو زوج..... الخ . ( بدائع

الصنائع : ( ۱۲۳/۲ ) كتاب الحج ، فصل : وأما شرائط فرضيته فنوعان..... ، ط : سعيد )

الدر مع الرد : ( ۴۶۳/۲ ، ۴۶۵ ) كتاب الحج ، [ شرائط وجوب الحج ] ، ط : سعيد .

(۳) (يجب)..... (أن يعدل) أي : أن لا يجوز (فيه) أي : في القسم بالتسوية في البيتوتة (وفي

الملبوس ، والمأكول) والصحبة (لا في المجامعة) كالمحبة بل يستحب . ( الدر مع الرد :

۲۰۱/۳ ، ۲۰۲ ) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط : سعيد )

البحر الرائق : ( ۲۱۸/۳ ) كتاب النكاح ، باب القسم ، ط : سعيد .

الفتاوى الهندية : ( ۳۴۰/۱ ) كتاب النكاح ، الباب الحادي عشر في القسم ، ط : رشيدية .

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں، اور ان میں مساوات اور  
برابری نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک شانہ گرا ہوا ہوگا۔ (۱)

(۱) عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : إذا كانت عند رجل امرأتان فلم يعدل  
بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط . رواه الترمذی و أبو داؤد و النسائی وابن ماجه والدارمی .  
(مشكاة المصابيح : ( ص : ۲۷۹ ) كتاب النكاح ، باب القسم ، الفصل الثاني : ط : قديمی )  
جامع الترمذی : ( ۲۱۷/۱ ) أبواب النكاح ، باب ما جاء في التسوية بين الضرائر ،  
ط : سعيد .

سنن أبي داؤد : ( ص : ۳۶۳ ) كتاب النكاح ، باب في القسم بين النساء ، رقم الحديث  
( ۲۱۳۳ ) ط : دار إحياء التراث العربي ، بيروت .  
مزید ”تختہ کی تقسیم میں برابری کرنا“ عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔



## پ

### پارکنگ

”گاڑی والے خیال رکھیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۳/۲)

### پالکی

اگر کسی کو عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، تو پالکی پر بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، لیکن پالکی جس وقت پالکی اٹھا کر چلنے والوں کے کاندھوں پر ہو اس وقت اس میں نماز پڑھنا درست نہیں، زمین پر رکھو الیس تب پڑھیں۔ (۱)

### پانی اور مٹی نہ ملے

”طہارت کے لیے پانی اور مٹی نہ ملے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۳/۱)

### پانی خریدنا

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے، لیکن پانی مناسب قیمت پر مل رہا ہے، اور مسافر کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ پانی خریدنے کی وجہ سے سفر کی ضروریات میں دقت نہیں ہوگی تو

(۱) وكذا لو ركز تحت المحمل خشبة حتى بقى قرارة على الأرض لا على الدابة يكون بمنزلة الأرض . كذا فى التبيين . ( الفتاوى الهندية : ( ۱۴۳ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى المسافر ، ومما يتصل بذلك : الصلاة على الدابة والسفينة ، ط : رشيدية )

ولو جعل تحت المحل خشبة حتى بقى قراره إلى الأرض ، كان بمنزلة الأرض فتصح الفريضة فيه قائما . قال الطحاوى تحته : ( قوله : فتصح الفريضة فيه قائما ) فإن لم يمكنه القيام ولا النزول صلى قاعداً كما هو مفاد كلامهم ، أفاده بعض الأفاضل بحثاً . ( حاشية الطحاوى على مراقى الفلاح : ( ۵۵۶ / ۱ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر وأحكامه ، فصل فى صلاة الفرض والواجب على الدابة ، ط : مكتبة غوثية ، و ( ص : ۲۰۸ ) ، ط : قديمى )

الدر مع الرد : ( ۲۰ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى الصلاة على الدابة ، ط : سعيد )

اس صورت میں وضو اور واجب غسل کے لیے پانی خریدنا واجب ہے۔ (۱)

اور اگر پانی عام قیمت پر نہیں مل رہا ہے بلکہ مسافر کی ضرورت اور مجبوری سے فائدہ اٹھا کر فروخت کرنے والا بہت زیادہ قیمت کا مطالبہ کر رہا ہے تو پانی خریدنا ضروری نہیں ہو گا، بلکہ تیمم کرنا جائز ہوگا۔ (۲)

## پانی دور ہے

اگر کوئی شخص ایسے شہر یا ایسی بستی اور علاقہ میں ہے جہاں ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) تک کہیں پانی نہیں تو وہاں بھی تیمم کرنا جائز ہے۔ (۳)

## پانی قریب ہے مگر پانی لینے میں نماز قضا ہو جائے گی

پانی قریب ہے لیکن وقت تنگ ہے، اگر پانی لینے جائے گا اور وضو کرے گا تو نماز کا

(۲، ۱) (وإن لم يعطه إلا بثمان مثله) أو بغبن يسير (وله ذلك) فاضلاً عن حاجته (لا تیمم ولو أعطاه بأكثر) یعنی بغبن فاحش، وهو ضعف قيمته في ذلك المكان (أو ليس له) ثمن (ذلك تیمم). (الدر مع الرد: (۲۵۱/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱۸۱/۱، ۱۸۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبة غوثية كراچی، و (ص: ۱۲۳، ۱۲۵، ط: قدیمی).

(۳) أما العدم من حيث الصورة والمعنى فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ولم يذكر حد البعد في ظاهر الرواية، وروى عن محمد أنه قدره بالميل، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً، فإن كان أقل من ميل لم يجز التيمم، والميل ثلث فرسخ..... وأقرب الأقاويل اعتبار الميل؛ لأن الجواز لدفع الحرج، وإليه وقعت الإشارة في آية التيمم، وهو قوله تعالى 'على أثر الآية: ﴿ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهركم﴾، ولا حرج في مادون الميل، فأما الميل فصاعداً فلا يخلو عن حرج. (بدائع الصنائع: (۳۶۱، ۳۷) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل: وأما شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد)

(ومنها: عدم القدرة على الماء) يجوز التيمم لمن كان بعيداً من الماء ميلاً، هو المختار في المقدار، سواء كان خارج المصر أو فيه، وهو الصحيح، و سواء كان مسافراً أو مقيماً. (الفتاوى الهندية: (۲۷/۱)

كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول في أمور لا بد منها في التيمم، ط: رشيدية)

البحر الرائق: (۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

وقت نکل جائے گا اور نماز قضا ہو جائے گی، تو اس صورت میں تیمم کرنے کی اجازت نہیں ہو گی، بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اگرچہ نماز قضا ہو جائے۔ (۱)

## پانی کم ہے

اگر مسافر کے پاس صرف اتنا پانی ہے کہ وضو کے اعضاء کو صرف ایک ایک مرتبہ دھونا ممکن ہے، تب بھی وضو کرنا ضروری ہے، اگر پہلے تیمم کیا تھا تو اتنے پانی پر قدرت ہونے پر تیمم باطل ہو جائے گا۔ (۲)

## پانی کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

”ہوائی جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۸/۲)

- (۱) ..... وهذا إذا كان بينه وبين موضع يرجوه ميل أو أكثر، فإن كان أقل منه لا يجزئه التيمم وإن خاف فوت وقت الصلاة. (البحر الرائق: (۱/۱۵۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.
- ☞ ..... فإن كان الماء قريباً منه لا يجوز له التيمم وإن خاف خروج الوقت. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: رشيدية)
- ☞ (ويجب) أي يلزم (التأخير بالوعد بالماء ولو خاف القضاء) اتفاقاً، إذا كان الماء موجوداً أو قريباً؛ إذ لا شك في جواز التيمم ومنع التأخير لخروج الوقت مع بعده ميلاً. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (۱/۱۷۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبة غوثية، (ص: ۱۲۳)، ط: قديمي)
- (۲) (وناقضه ..... وقدرة ماء) ولو إباحة في صلاة (كاف لظهره) ولو مرة مرة (فضل عن حاجته) كعطش وعجن و غسل نجس ولمعة جنابة؛ لأن المشغول بالحاجة وغير الكافي كالمعدوم. قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: كاف لظهره) أي: للوضوء لو محدثاً، وللأغتسال ولو جنباً واحترز به عمّا إذا كان يكفي لبعض أعضائه أو يكفي للوضوء وهو جنب، فلا يلزمه استعماله عندنا ابتداءً كما مر فلا ينقض، كما في الحلية. (قوله: ولو مرة مرة) فلو غسل به كل عضو مرتين أو ثلاثاً فنقض عن إحدى رجله انتقض تيممه هو المختار؛ لأنه لو اقتصر على المرة كفاه. بحر عن الخلاصة. (الدر مع الرد: (۱/۲۵۳، ۲۵۶) كتاب الطهارة، باب التيمم، نواقض التيمم، ط: سعيد).
- ☞ البحر الرائق: (۱/۱۵۲) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.
- ☞ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (۱/۱۸۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبة، غوثية، و (ص: ۱۲۷) ط: قديمي.

## پانی کے سفر میں موت ہو جانا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دریا اور سمندر کے سفر میں جس شخص کا سر گھومنے لگے اور اس کی وجہ سے اس کو الٹی ہو تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا، اور جو شخص سفر کے دوران دریا میں ڈوب جائے تو اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد) (۱)

ان دونوں کو شہید کا ثواب اس صورت میں ملے گا جب کہ وہ جہاد کے لیے یا دینی علم طلب کرنے کے لیے یا حج جیسے مقاصد کے لیے دریا و سمندر میں سفر کر رہے ہوں، نیز اگر کسی کے سفر کا مقصد تجارت ہو، اور اس تجارت کی غرض اپنے جسم کو زندہ اور طاقت ور رکھنے اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا ہو اور وہ تجارت اس دریائی سفر کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ حکم ہے۔ (۲)

(۱) عن أم حرام عن النبي ﷺ قال: المائد في البحر الذي يصيبه القسي له أجر شهيد، والغريق له أجر شهيدين. رواه أبو داؤد. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۳) كتاب الجهاد، الفصل الثاني، ط: قديمي)  
سنن أبي داؤد: (۱/۳۵۹) كتاب الجهاد، باب في ركوب البحر في الغزو، [رقم الحديث: ۲۴۹۳]، ط: رحمانيه.

(۲) عن النبي ﷺ قال: المائد في البحر: اسم فاعل من ماد يمد إذا مال و تحرك، وهو الذي يدور رأسه من ربح البحر، واضطرب السفينة بالأمواج، كذا في النهاية: (الذي يصيبه القسي): قال الطيبي: صفة مينة لا مخصصة، (له أجر شهيد): قال المظهرى: يعنى من ركب البحر وأصابه دوران، فله أجر شهيد إن ركب له طاعة كالغزو والحج وتحصيل العلم، أو للتجارة إن لم يكن له طريق سواه، ولم يتجر لطلب زيادة المال، بل للقوت، (والغريق): أى فى البحر لما ذكر، (له أجر شهيدين): أحدهما لعود الطاعة والآخر للغرق، وكل منهما فى حكم الشهادة. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (۴/۳۰۱)، كتاب الجهاد، الفصل الثاني، [رقم الحديث: ۳۸۳۹]، حقانيه ملتان)

المائد في البحر: أى الذى حصل له غثيان..... قلت الذى يظهر تقييد ركوب البحر أو السفر بما إذا كان لغير معصية وإلا كان معصية لكونه سبباً للمعصية، فهو كمن قاتل عصبية فجرح ثم مات، فالمناسب ما نقله عن بعضهم من تقييد السفر بالإباحة، والله أعلم. (شامى: (۲/۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب فى تعداد الشهداء، قبيل: باب الصلاة فى الكعبة، ط: سعيد)  
حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (ص: ۲۲۸)، كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: قديمي.

پانی موجود ہے لیکن بھول کر تیمم کر کے نماز پڑھ لی

پانی موجود ہے لیکن یاد نہیں رہا کہ پانی موجود ہے، اس لیے یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمم کر کے نماز پڑھ لی، اس کے بعد پتہ چلا کہ سامان میں پانی رکھا ہوا ہے تو اس صورت میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

پانی میں ڈبو کر مار دیا

”سیلاب کی لاشیں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۵۹/۱)

پانی نہ ہونے کی صورت میں جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کے پاس پانی نہیں ہے اور پانی ملنے کی امید بھی نہیں ہے، تو بھی مسافر کے لیے بیوی سے جماع کرنا جائز ہے، جنابت کے غسل کے بجائے تیمم کرے۔ (۲)

(۱) مسافر تیمم وفی رحله ماء لم يعلم به حتی صلی ثم علم به أجزاء فی قول أبی حنیفة و محمد، ولا یلزمه الإعادة..... (بدائع الصنائع: (۲۹/۱) فصل فی شرائط رکن تیمم، ط: سعید)

☞ (صلی) من لیس فی العمران بالتیمم (ونسی الماء فی رحله) وهو ممّا ینسی عادة (لا إعادة علیہ)..... الخ. قال ابن عابدین رحمہ اللہ: (قوله: وهو ممّا ینسی عادة) الجملة حالیه، ومحترزه قوله: کما لو نسیه فی عنقه..... الخ (قوله: لا إعادة علیہ) أى إذا تذکره بعد ما فرغ من صلاته، فلو تذکر فیہا یقطع ویعيد إجماعاً. (الدر مع الرد: (۲۳۹/۱، ۲۵۰) کتاب الطہارة، باب تیمم، ط: سعید)

☞ تیمم وفی رحله ماء لا یعلم به أو نسیه فصلی أجزاء عندہما خلافاً لأبى یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ، کذا فی محیط السرخسی. والخلاف فی ما إذا وضعه بنفسه أو وضعه غیره بأمره أو بغير أمره بعلمه، وإن کما بغير علمه لا یعيد اتفاقاً. کذا فی التبيين. (الفتاویٰ الہندیة: (۳۱/۱) کتاب الطہارة، الباب الرابع فی تیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیہ)

☞ البحر الرائق: (۱۵۹/۱) کتاب الطہارة، باب تیمم، ط: سعید.

(۲) وللمسافر أن یطأ جاریته وإن علم أنه لا یجد الماء. کذا فی الخلاصة. (الفتاویٰ الہندیة:

(۳۱/۱) کتاب الطہارة، الباب الرابع فی تیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیہ)

☞ خلاصہ الفتاویٰ: (۳۹/۱)، کتاب الطہارات، الفصل الخامس فی تیمم، جنس آخر فی المتفرقات، ط: رشیدیہ.

☞ بدائع الصنائع: (۳۵/۱)، کتاب الطہارة، فصل: وأما تیمم، ط: سعید.

## پانی وضو اور استنجا میں سے ایک کے لیے کافی ہے

اگر مسافر کے جسم یا کپڑے پر یادوںوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور پانی اتنا کم ہے کہ اس سے یا تو نجاست ہی زائل ہو سکتی ہے یا صرف وضو ہو سکتا ہے، تو اس صورت میں نجاست کا دھونا ضروری ہے۔ (۱)

اور اگر ہاتھ روم جانے کی حاجت ہو تو پانی کی جگہ ڈھیلایا ٹیشو استعمال کرے، اور پانی سے وضو کرے۔ (۲)

## پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمم کر لیا

اگر ٹرین وغیرہ میں پانی موجود ہے، لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں، تیمم کیا اور نماز ادا کی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ پانی ہے تو اس صورت میں وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی، خواہ وقت باقی ہو یا نکل گیا ہو، دونوں صورتوں میں اعادہ کرنا لازم ہے۔ (۳)

(۲، ۱) مسافر محدث علی ثوبہ نجاسة أكثر من قدر الدرهم ومعه مايكفي لأحدهما، غسل به الثوب، وتيمم للحدث عند عامة العلماء..... أن الصرف إلى النجاسة يجعله مصلياً بطهارتين حقيقة وحكمية، فكان أولى من الصلاة بطهارة واحدة، ويجب أن يغسل ثوبه من النجاسة ثم يتيمم..... (بدائع الصنائع: (۱/۵۷) كتاب الطهارة، فصل: وأما بيان ما ينقض التيمم، ط: سعيد) طحطاوي على المراقى: (ص: ۱۵۱) كتاب الطهارة، باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: قديمي.

المحيط البرهاني: (۱/۱۹۵) كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۳) قوله: ولم يعد إن صلى به ونسى الماء في رحله (أي ولم يعد إن صلى بالتيمم ناسياً للماء كائناً في رحله، وهو مما ينسى عادة و كان موضوعاً بعلمه..... وقال أبو يوسف تلزمه الإعادة، قيد بالنسيان؛ لأن في الظن لا يجوز التيمم إجماعاً، ويعيد الصلاة؛ لأن الرجل معدن الماء عادة فيفترض عليه الطلب، كما يفرض عليه الطلب في العمرانيات؛ لأن العلم لا يبطل بالظن. (البحر الرائق: (۱/۱۵۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

شامى: (۱/۲۵۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۳۹)، كتاب الطهارة، فصل: وأما شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد.

## پاؤں

اگر کسی کا ایک ہی پاؤں ہے، خواہ ایسا پیدائشی ہے یا ایک پاؤں ٹخنوں سے اوپر کٹ گیا ہے، اس حالت میں یہ شخص اسی ایک پیر کے موزے کا مسح کرے گا۔

اگر کسی کے پاؤں میں ”لنگڑاپن“ ہے اور پنچوں کے بل چلتا ہے، اور ایڑی اپنی جگہ سے اٹھ جاتی ہے تو اس کے لیے بھی موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، جب تک اس کا پاؤں پنڈلی کی جانب نکل نہ جائے۔ (۱)

## پاؤں کٹا ہوا ہے

اگر کسی کا پاؤں کاٹا گیا ہو تو اگر قدم کی پشت کی جانب سے بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر باقی ہے تو موزوں پر مسح کر سکتا ہے، اور اگر بقدر فرض تین انگلیوں کے برابر قدم کی پشت باقی نہیں ہے تو موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسح کرنے کی جگہ باقی نہیں ہے، البتہ دھونے کا محل باقی ہے اس لیے دھوئے گا۔ (۲)

(۱) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لا يمسح لافتراض غسل الباقى، وهو لا يجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لا يمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجوداً؛ لأنه ليس محلاً لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقى الفلاح: (ص: ۱۳۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمى)

البحر الرائق: (۱/۱۷۳)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد.

الهنديّة: (۱/۳۲) كتاب الطهارة، الباب الخامس فى المسح على الخفين، الفصل الأوّل فى الأمور التى لا بدّ منها فى جواز المسح، ط: رشيدية.

(۲) والشرط السابع: أن يبقى بكل رجل من مقدم القدم قدر ثلاث أصابع من أصغر أصابع اليد ليوجد المقدار المفروض، من محل المسح، فإذا قطعت رجل فوق الكعب جاز مسح خف الباقية وإن بقي من دون الكعب أقل من ثلاث أصابع لا يمسح لافتراض غسل الباقى، وهو لا يجمع مع مسح خف الصحيحة، فلو كان فاقداً مقدم قدمه لا يمسح على خفه ولو كان عقب القدم موجوداً؛ لأنه ليس محلاً لفرض المسح، ويفترض غسله. (مراقى الفلاح: (ص: ۱۳۱)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: قديمى) =

اگر کسی کا ایک پاؤں کٹ گیا ہے تو اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی رہ جائے گی تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

اور اگر کم از کم تین انگل کی مقدار باقی نہیں ہے تو اس پر موزہ چڑھا کر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

## پاؤں میں زخم ہے

اگر کسی آدمی کے ایک پاؤں میں زخم ہے، اور وہ اس کو نہ دھوسکتا ہے نہ مسح کر سکتا ہے تو اس کو دوسرے پاؤں پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔ (۳)

اسی طرح اگر ٹخنوں کے اوپر سے ایک پیر کٹ گیا تو وہ بھی دوسرے پیر پر موزہ ہونے کی صورت میں مسح کر سکتا ہے۔ (۴)

☞ البحر الرائق: ( ۱۷۳/۱ )، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

☞ الہندیۃ: ( ۳۲/۱ ) کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول فی الأمور التي لا بد منها فی جواز المسح، ط: رشیدیہ.

(۲،۱) لو قطعت إحدى رجلیه و بقی منها أقل منه أو بقی ثلاث أصابع لكن من العقب لا من موضع المسح، فلبس علی الصحیحۃ أو المقطوعۃ لا یمسح لوجوب غسل ذلك الباقی الخ. (البحر الرائق: ( ۱۷۳/۱ ) کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ط: سعید)

☞ الدر مع الرد: ( ۲۷۳/۱ ) کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

☞ الفتاوی الہندیۃ: ( ۳۲/۱ ) کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیہ.

(۳،۳) لو كانت بإحدى رجلیه جراحة لا یقدر بہا علی الغسل والمسح یجوز له المسح علی الأخری، وكذا لو قطعت من فوق الكعب، وإن قطعت من دونها و بقی من موضع المسح مقدار ثلاث أصابع یجوز المسح علیہما وإلا لا. (الفتاوی الہندیۃ: ( ۳۲/۱ ) کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیہ)

☞ الدر مع الرد: ( ۲۷۳/۱ ) کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ط: سعید.

☞ الفتاوی الخانیۃ علی هامش الفتاوی الہندیۃ: ( ۴۸/۱ ) کتاب الطہارۃ، باب الوضوء والغسل، فصل فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیہ.



اور اگر پیر ٹخنے کے نیچے سے کٹا اور تین انگلیوں کے برابر اس پر مسح ہو سکتا ہے تو دونوں پیروں کے موزوں پر مسح کرے گا۔ (۱)

## پائلٹ

جہاز کے پائلٹ اور عملہ سفر کے دوران قصر کریں گے۔

اگر ایئر پورٹ آبادی سے باہر ہے تو اس صورت میں ایئر پورٹ میں بھی قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر ایئر پورٹ آبادی سے متصل ہے تو اس صورت میں ایئر پورٹ میں قصر نہیں

کریں گے بلکہ پرواز کے بعد سے قصر کریں گے۔ (۳)

## پراپرٹی

”زمین“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۶۰)

## پرواز کے دوران محرم کا ہونا

مثلاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے ایئر پورٹ پر عورت کو پہنچادے

اور جدہ ایئر پورٹ پر دوسرا محرم موجود ہو، اور سفر کے درمیان ہوائی جہاز میں کوئی محرم موجود

نہ ہو، تو یہ بھی ناجائز ہے، جس طرح ہوائی جہاز میں سفر کے دوسرے احکام جاری ہوں گے

(۱) أنظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. علی الصفحة: ۱۲۶. (لو كانت باحدى رجلیه)

(۲، ۳) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر،

وفى الخانية: إن كان بين الفناء والمصر أقل من غلوة وليس بينهما مزرعة يشترط مجاوزته وإلا

فلا. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) ..... وأشار إلى أنه

يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت و

مساكن فإنه فى حكم المصر ..... وأما الفناء، وهو: المكان المعد لمصالح البلد، كركض

الدواب ودفن الموتى وإلقاء التراب فإن اتصل بالمصر اعتبر مجاورته، وإن انفصل بغلوة أو

مزرعة فلا ..... الخ. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيدية.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

مثلاً قصر وغیرہ اسی طرح چند گھنٹہ طے کرنے کے لئے بھی محرم ساتھ ہونا ضروری ہے۔ (۱)

## پستی میں اترتے وقت

”بلندی اور پستی“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۲/۱)

## پلاسٹک کے موزے پر جراب ہوتو؟

اگر پلاسٹک کے موزے کو جراب کے ساتھ ہی لیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے اس کو ”مبطن“ کہا جاتا ہے۔ بغیر سلائی کئے جراب پر مسح کرنا جائز نہیں۔ (۲)

## پلیٹ فارم

پلیٹ فارم پر جانے کے لئے جو طریقہ اور راستہ قانوناً رائج ہے اس کے خلاف کرنا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی ﷺ : لا تسافر المرأة إلا مع ذی محرم ولا یدخل علیہا رجل إلا و معها محرم . ( صحیح البخاری : ( ۴۹۸/۱ ) کتاب المناسک ، کتاب جزاء الصيد ، باب حج النساء ، [ رقم الحدیث : ۱۸۶۲ ] ط : الطاف اینڈ سنز کراچی )

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثة إلا و معها ذو محرم . ( الصحیح لمسلم : ( ۴۹۹/۱ ، ۵۰۰ ) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج و غیرہ ، ط : رحمانیہ )

الدر مع الرد : ( ۴۶۳/۲ ، ۴۶۵ ) کتاب الحج ، مطلب : فی قولہم يقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط : سعید .

(۲) قال شمس الأئمة: هذا في شرح كتاب الصلاة، الجورب أنواع: منها ما يكون من غزل و صوف، ومنها ما يكون من غزل، ومنها ما يكون من شعر..... وأما الثاني: فإن كان رقيقاً لا يجوز المسح عليه بلا خلاف، وإن كان ثخيناً مستمسكاً، ويستر الكعب ستراً لا يراه الناظر كما هو جوارب أهل المرو، فعلى قول أبي حنيفة رحمه الله: لا يجوز المسح عليها، إلا إذا كان منعلاً أو مبطناً، وعلى قولهما يجوز. (المحيط البرهاني: ( ۲۱۲/۱ ) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين، ”نوع آخر“ في ما يجوز عليه المسح من الخفاف و ما بمعناه و ما لا يجوز، ط: دار إحياء التراث العربی)

التاتارخانية: ( ۲۶۷/۱ ) كتاب الطهارة، الفصل السادس في المسح على الخفين ”نوع

آخر“ في ما يجوز عليه المسح من الخفاف و ما بمعناه و ما لا يجوز، ط: ادارة القرآن .

منحة الخالق على البحر الرائق: ( ۱۸۲/۱ ) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعید.

جائز نہیں ہے، مثلاً کسی اسٹیشن پر قانون مقرر ہے کہ اسٹیشن ماسٹر کی اجازت ضروری ہے، تو اس کی اجازت کے بغیر پلیٹ فارم پر جانا جائز نہ ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن پر یہ قانون ہے کہ ٹکٹ کے بغیر پلیٹ فارم پر جانے کی اجازت نہیں تو وہاں پر پلیٹ فارم کی ٹکٹ لے کر جانا ضروری ہے، اس کی خلاف ورزی کرنا جائز نہیں۔ (۱) مزید ”حق برابر ہے“ کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

### پناہ مانگے

”سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۹/۱)

### پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر لمبا عرصہ ٹھہرنا

”اتفاقہ قیام“ کے عنوان کو دیکھیں۔

### پندرہ دن کی نیت ایک ساتھ کرنا ضروری ہے

مسافر کے لیے سفر کے دوران کسی جگہ پر مقیم ہونے کے لیے ایک ساتھ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرنا ضروری ہے، اگر ایک ساتھ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔

مثلاً کسی مسافر نے کسی جگہ پر شروع میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی، پھر چھ دن گزرنے کے بعد پانچ دن کی نیت کر لی، اور اسی طرح دو دو چار چار دن کی نیت بڑھاتا رہا، مگر پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ایک ساتھ نہیں کی، تو قصر نما پڑھے گا اگرچہ ساری

(۱) عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال : السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحب وكره ما لم يؤمر بمعصية ، فإذا أمر بمعصية فلاسمع ولا طاعة . ( صحیح البخاری : ۱۰۵۷/۲ ) ، کتاب الأحکام ، باب السمع والطاعة للإمام ، ط : قدیمی )

☞ سنن أبی داؤد : ( ۳۷۶/۱ ) ، کتاب الجهاد ، باب فی الطاعة ، ط : رحمانیہ .

☞ سنن الترمذی : ( ۲۹۸/۱ ) أبواب الجهاد ، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ، ط : قدیمی .

عمر اسی طرح گزر جائے۔ (۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔ (۲)

## پنشن کے لیے سفر کرنا

شوہر کے انتقال کے بعد بیوہ کے لیے پنشن کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ جائے، اور دفتر میں جانے کے بغیر پنشن ملنا مشکل ہو، اور نہ جانے کی صورت میں اس مہینہ کی پنشن ساقط ہو جاتی ہو، تو مال کی حفاظت کی غرض سے جاسکتی ہے، لیکن ہر ممکن کوشش یہ کرے کہ دن کو پردہ کے ساتھ جائے اور دن کو واپس آ جائے اور رات اپنے اسی مکان میں گزارے۔ (۳)

(۱) (أو دخل بلدة ولم ينوها) أي مدة الإقامة (بل ترقب السفر) غداً أو بعده (ولو بقى) على ذلك (سنين). قال ابن عابدین رحمہ اللہ: (قوله: ولم ينوها) وكذا إذا نواها وهو مترقب للسفر كما في البحر؛ لأن حالته تنافي عزيمته. (الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۲) وقيد بنصف شهر؛ لأن نية إقامة مادونها لا توجب الإتمام.....، (قوله: وقصر إن نوى أقل منها أو لم ينو وبقى سنين) أي أقل من نصف شهر. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۳) الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشديه. (۲) وأما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم. (الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(۳) البحر الرائق: (۱۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعيد.

(۳) الفتاوى الهندية: (۱۳۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشديه.

(۳) (ومعتدة موت تخرج في الجديدين وتبيت) أكثر الليل (في منزلها) لأن نفقتها عليها فتحتاج للخروج، حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلا يحل لها الخروج. فتح. وجوز في القنية خروجها لإصلاح ما لا بد لها منه كزراعة ولا وكيل لها. (الدر مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)

(۳) الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۵۵۳/۱، ۵۵۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في ما يحرم على المعتدة، ط: رشديه.

(۳) البحر الرائق: (۱۵۳/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

اسی طرح اگر بیوہ کا ویزا اتنا ضروری ہو کہ عدت کے بعد ویزا کے بغیر سفر کرنا ممکن نہ ہو، اور ویزا ملنے کے وقت، یا ویزا کی مدت میں اضافہ کے لیے مقررہ آفس میں نہ جانے سے ویزا منسوخ ہو جاتا ہو، اور سفر نہ کرنے کی صورت میں مالی نقصان کا اندیشہ ہو تو عدت کے دوران مقررہ آفس میں ویزے کے لیے یا مدت میں اضافہ کرنے کے لیے جانے کی گنجائش ہوگی۔ (۱)

تاہم اگر بیوہ کے جانے کے بغیر متبادل کوئی صورت ممکن ہو تو اس کو اختیار کرنا چاہئے۔ (۲)

### سنگھے کا استعمال

”چٹائی“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۷/۱)

### پوری عمر سفر میں گذر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

”بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لیے روزہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸۹/۱)

### پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے

پورے سفر میں عورت کے ساتھ محرم ہونا ضروری ہے، اگر پر و گرام کچھ اس طرح ہو کہ سفر کے شروع میں محرم ساتھ ہوگا آگے چل کر محرم کسی دوسری جگہ چلا جائے گا، اور یہ عورت وہاں سے محرم کے بغیر سفر کی مسافت طے کرتے ہوئے خود مکہ مکرمہ پہنچ جائے گی، یا یہ کہ حج کے دنوں میں محرم ساتھ رہا مگر واپسی میں عورت کو تنہا رخصت کر دے، تو سفر کی یہ

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳. على الصفحة: ۱۳۰. (ومعتدة مروت تخرج في الجديدین)

(۲) ..... حتى لو كان عندهما كفايتها صارت كالمطلقة فلا يحل لها أن تخرج لزيارة ولا لغيرها ليلاً

ولا نهاراً. (البحر الرائق: (۱۵۳/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد)

☞ الدر مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

☞ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۵۵۳/۱) كتب الطلاق، باب العدة، فصل

في ما يحرم على المعتدة، ط: رشيدية.

صورتیں بھی ناجائز ہیں، کیونکہ پورے سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔ (۱)

## پیاس

پیاس ایسی شدید ہے کہ اس پر مرجانے کا اندیشہ ہے یا عقل ختم ہونے کا ڈر ہے تو روزہ توڑ سکتا ہے، کفارہ لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔ (۲)

## پیر کٹا ہوا ہو تو مسح کا حکم

”پاؤں میں زخم ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۶/۱)

## پیشہ اختیار کرنا

”سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۳/۱)

(۱) وعنه (أى: عن ابن عباس) قال: قال رسول الله ﷺ: لا يخلون رجل بامرأة ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم..... الخ. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأول، ط: قديمي) ويشترط في حج المرأة من سفر زوج أو محرم بالغ عاقل غير مجوسى ولا فاسق مع النفقة عليه. وأطلق المرأة فشملة الشابة والعجوز لإطلاق النصوص. (البحر الرائق: (۲/۳۱۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۳۶۳) كتاب الحج، ط: سعيد.

احسن الفتاوى: (۳/۵۳۲) كتاب الحج، عنوان: عورت کے لیے بلا محرم سفر حج حرام ہے، ط: سعيد۔

فتاوى رحيمية: (۸/۶۵) كتاب الحج، عنوان: (ضعيفه بغير محرم کے حج نہ کرے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وخوف هلاك أو نقصان عقل ولو بعطش أو جوع شديد. قال ابن عابدين: (قوله: وخوف هلاك الخ) كالأمة إذا ضعفت عن العمل وخشيت الهلاك بالصوم، وكذا الذى ذهب به متوكل السلطان إلى العمارة فى الأيام الحارة، والعمل حثيث، إذا خشى الهلاك أو نقصان العقل، وفى الخلاصة: الغازى إذا كان يعلم يقيناً أنه يقاتل العدو فى رمضان ويخاف الضعف إن لم يفطر، أفطر..... (وقضوا) لزوماً..... الخ. (الدر مع الرد: (۲/۴۲۱-۴۲۳) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد) البحر الرائق: (۲/۲۸۱-۲۸۵) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

الفتاوى الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار، ط: رشيدية.

## ت

### تابع

جو شخص دوسرے آدمی کا تابع ہو، اور اس کی اطاعت اس پر لازم ہو، تو وہ اس کی اقامت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور اسی کے سفر کی نیت پر نکلنے سے مسافر ہو جاتا ہے۔ (۱)

قاعدہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے اختیار سے اقامت کر سکتا ہے وہ اپنی نیت سے مقیم ہو جاتا ہے، اور جو شخص اپنے اختیار سے اقامت نہیں کر سکتا وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ اور غلام اپنے مالک کے ساتھ اور شاگرد اپنے استاد کے ساتھ اور نوکر اپنے آقا کے ساتھ اور سپاہی اپنے افسر کے ساتھ سفر کریں تو ظاہر روایت کے مطابق وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوں گے۔

یہ لوگ اس وقت مقیم سمجھے جائیں گے جس وقت ان کو اپنے امیر، آقا اور شوہر کی اقامت کی نیت کا علم ہو جائے، اور اگر علم سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر کیا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۲، ۱) ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم، والبلوغ، والثالث عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام..... أو تابعا لم ينو متبوعه السفر والتابع كالمرأة مع زوجها..... والعبد غير المكاتب، فيشمل أم الولد والمدبر، مع مولاه، والجندي مع أميره، إذا كان يرتزق منه والأجير مع المستأجر، والتلميذ مع أستاذه، والأسير والمكروه مع من أكرهه على السفر..... وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل كالزوج والمولى والأمير، دون التابع كالمرأة والعبد والجندي إن علم التابع نية المتبوع في الأصح فلا يلزمه الإتمام بنية الأصل الإقامة حتى يعلم كما في توجه الخطاب الشرعي وعزل الوكيل حتى لو صلى مخالفاً له قبل علمه صحت في الأصح.

(مراقى الفلاح: (ص: ۴۲۲، ۴۲۵)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

☞ البحر الرائق: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☞ الدر مع الرد: (۲/۱۳۳، ۱۳۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

## تاجر کے لئے قصر نماز کا حکم

”تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۶/۱)

### تبلیغ والوں کی تشکیل

اگر کسی تبلیغی جماعت کی ایک شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ مدت کے لیے تشکیل کی گئی تو جماعت کے یہ لوگ مقیم ہوں گے یا مسافر اس کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر رات کو ایک ہی جگہ پر ٹھہرتے ہیں تو مقیم ہیں ورنہ مسافر ہیں، مثلاً اطراف میں گشت کے لیے نکلتے ہیں مگر رات کو ایک ہی مسجد یا تبلیغی مرکز میں ٹھہرتے ہیں تو یہ مقیم ہیں، اور اگر پندرہ دن میں دو تین رات ایک مسجد اور دو تین رات دوسری مسجد میں اور دو تین رات تیسری مسجد میں گزارتے ہیں تو مہیت (رات گزارنے کی جگہ) مختلف ہونے کی وجہ سے مسافر ہوں گے۔ (۱)

### تبلیغی جماعت

اگر تبلیغی جماعت والے کراچی سے رائیونڈ جانے کے ارادہ سے نکلیں، اور یہ حضرات راستے میں کسی گاؤں میں ایک دن، کسی قصبہ میں دو دن، کسی شہر میں تین دن اس طرح کرتے ہوئے رائیونڈ پہنچیں تو ان لوگوں پر اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد سے

(۱) ولا تصح نية الإقامة ببلدتين لم يعين المبيت بأحدهما، وكل واحدة أصل بنفسها، ..... وكذا تصح إذا عين المبيت بواحدة من البلدتين؛ لأن الإقامة تضاف لمحل المبيت. (قوله: لم يعين المبيت بأحدهما) أما إذا عينه بأن نوى أن يقيم الليل في إحداهما ويخرج بالنهار إلى الموضع الآخر، فإذا دخل أولاً الموضع الذي عزم على الإقامة فيه بالنهار لم يصر مقيماً أي حتى يدخل الموضع الذي نوى المبيت فيه، وإن دخل أولاً الموضع الذي عزم على الإقامة فيه بالليل صار مقيماً، ثم بالخروج إلى الموضع الآخر لم يصر مسافراً؛ لأن موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه..... (طحطاوى مع المراقى: (ص: ۴۲۶)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

☞ شامی: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

☞ البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.



قصر کرنا واجب ہے، کیونکہ اس سفر میں آخری مقام رائیونڈ ہے اور رائیونڈ کی مسافت کراچی سے سو استتر کلومیٹر سے زیادہ ہے، اس وجہ سے یہ سب مسافر ہیں۔ (۱)

### تبلیغی کام مختلف مساجد میں

اگر ایک بڑے شہر میں تبلیغی جماعت کی تشکیل ہوئی، اور وہاں چھوٹی چھوٹی بہت ساری مساجد ہیں، اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن اس شہر کے اندر رہنے کا ارادہ ہے تو اس شہر میں ایک مسجد سے دوسری مسجد میں جب جائیں گے تو پوری نماز پڑھیں گے قصر نہیں کریں گے، اور اگر پندرہ دن سے کم کا ارادہ ہے تو قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر تبلیغی جماعت کی ایسے علاقے کی طرف تشکیل ہوئی کہ اس میں چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، اور ان دیہاتوں کے درمیان کم سے کم آدھے میل کا فاصلہ ہے اور اس پورے علاقے میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو اس صورت میں قصر کریں گے پوری نماز نہیں پڑھیں گے۔ (۳)

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته ..... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها ..... بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوباً. (الدر مع الرد: ۱۲۱/۲، ۱۲۲، ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد

☞ البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☞ مراقى الفلاح: (ص: ۴۱۹-۴۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

(۲، ۳) أما اتحاد لامكان فالشرط نية مدة الإقامة في مكان واحد؛ لأن الإقامة قرار، والانتقال يضادّه ولا بدّ من الانتقال في مكانين، وإذا عرف هذا فنقول إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين، فإن كان مصرأً واحداً، أو قرية واحدة صار مقيماً؛ لأنهما متحدان حكماً ..... وإن كان مصرين نحو مكة ومني، أو الكوفة والحيرة، أو قريتين، أو أحدهما مصر والآخر قرية لا يصير مقيماً؛ لأنهما مكانان متباينان حقيقةً وحكماً. (بدائع الصنائع: ۹۸/۱) كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد

☞ ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً في موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة ومني، والكوفة والحيرة لا يصير مقيماً، وإن كان أحدهما تبعاً للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماً. (الهندية: ۱۲۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

☞ الدر مع الرد: (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

واضح رہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ یہ شہر اور دیہات اپنے گھر سے مسافت سفر پر ہو۔

## تجارت کا سامان رکھنے کے لئے مکان کرایہ پر لیا ہے

اگر کسی تاجر نے تجارت کے سامان کے لیے اپنے وطن سے سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر مکان کرایہ پر لے کر رکھا ہے، اور اس مقام سے سامان دیہات میں لے جا کر فروخت کرتا ہے، دیہات سے کبھی ہفتہ، کبھی دس دن میں کرایہ کے مکان میں واپس آتا ہے، دو چار روز وہاں قیام کر کے پھر سامان لے کر چلا جاتا ہے اور اس کو فروخت کر کے واپس آ جاتا ہے، اسی طرح وہاں کچھ دن گزار کر وطن اصلی کو واپس آ جاتا ہے، تو یہ تاجر اگر ایک دفعہ بھی کرایہ کے مکان میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کی نیت سے ٹھہرے گا تو اس صورت میں اس مکان میں اور قرب و جوار کے دیہات میں جہاں مسافت سفر نہ ہو پوری نماز پڑھے گا، اور اگر کرایہ کے مکان میں ایک دفعہ بھی پندرہ دن رہنے کی نیت سے نہیں ٹھہرا تو پھر کرایہ کے مکان اور اس کے آس پاس کے دیہات وغیرہ میں برابر قصر کرے گا اور راستہ میں بھی قصر کرے، پھر جب اپنے وطن کے شہر یا گاؤں میں آجائے تو پوری نماز پڑھے۔ (۱)

(۱) ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر وإن نوى أقل من ذلك قصر..... (قوله: ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي..... الخ) ظاهر أن المراد حتى يدخل قرية أو بلدة فينوي ذلك وإلا فنية الإقامة بالقرية والبلد متحققة حال سفره إليها..... والأحسن في الضابط لا يزال مسافراً حتى يعزم على الرجوع إلى بلده قبل استكمال مدة السفر ولو في المفازة..... أنه إذا ثبت حكم السفر بالمفارقة ناوياً للسفر، ثم بدله أن يرجع لحاجة أولاً، فرجع صار مقيماً في المفازة حتى أنه يصلي أربعاً. (فتح القدير: (۹/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية)

الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.  
مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۲۲۵، ۲۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي.

## تحفہ کی تقسیم میں برابری کرنا

اگر کسی کے پاس متعدد بیویاں ہیں تو ان کے درمیان کھانا پینا، لباس پوشاک، سکونت شب باشی اور ہدیہ تحفہ میں عدل اور برابری کرنا ضروری ہے۔ (۱)

اگر کسی ایک کو دیا اور دوسرے کو نہیں دیا تو یہ ظلم اور نا انصافی ہے، اس کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہوگی۔ (۲)

## تحفہ لانا

”ہدیہ دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۹/۲)

## تراویح کی نماز

مسافر سفر میں تراویح کی نماز بھی پڑھیں۔ (۳)

(۱) يجب أن يعدل، أي لا يجوز فيه أي في القسم بالتسوية في البيوتة وفي الملبوس والمأكل والصحة، (و في الرد تحته)..... ففي الخانية: (ومما يجب على الأزواج للنساء: العدل والتسوية بينهما فيما يملكه..... (الدر مع الرد: (۲۰۱/۳، ۲۰۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

❏ بدائع الصنائع: (۳۳۲/۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء في حقوقهن، ط: سعيد.

❏ الھندیة: (۳۳۰/۱) كتاب النكاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ط: رشیدیہ.

(۲) وعن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: إذا كانت عند رجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط، رواه الترمذی، و أبو داؤد، والنسائی، وابن ماجه، والدارمی. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح، باب القسم، الفصل الثاني، ط: قديمی)

❏ سنن الترمذی: (۲۱۷/۱) أبواب النكاح، باب ماجاء فی التسوية بين الضرائر، ط: قديمی.

❏ سنن ابن ماجه: (ص: ۱۳۱) أبواب النكاح، باب القسمة بين النساء، ط: قديمی.

(۳) فيقصر المسافر الفرض العلمی الرباعي، فلا قصر للثنائي والثلاثي، ولا للوتر فإنه فرض عملي، ولا في السنن، فإن كان في حال نزول وقرار وأمن يأتي بالسنن وإن كان سائراً أو خائفاً فلا يأتي بها وهو المختار. (قوله: وهو المختار) وقيل: الأفضل الفعل تقرباً، وقيل الترك ترخصاً، وقيل: كذلك إلا سنة الفجر، والمغرب. (مراقی مع الطحطاوی: (ص: ۳۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمی) =

اگر تراویح کے وقت کسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جماعت سے ادا کریں، اور اگر جماعت نہ ملے تو تنہا پڑھیں، اگر سفر کی وجہ سے قرآن پاک کی ترتیب قائم نہ رہ سکے تو معذوری ہے۔ (۱)

## تردد کی حالت میں روزہ رکھنا

جو آدمی سفر کی حالت میں کسی جگہ پر چند روزہ دن ٹھہرے گا یا نہیں، تردد میں ہے، وہ بدستور مسافر ہے۔ نماز کی قصر کرے گا۔ اسی طرح جب تک قصر کرے گا روزہ کو بھی نہ رکھنا جائز ہوگا۔ البتہ سفر ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

## تسبیح کم پڑھنا

مسافر کے لئے بھی رکوع اور سجدہ کی تسبیح کم از کم تین بار پڑھنا مسنون ہے اس

☞ الدر مع الرد: (۱۲۳/۲ - ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

☞ الہندیہ: (۱۳۹/۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

(۱) فتسن أو تجب ..... علی الرجال العقلاء البالغین الأحرار القادرین علی الصلاة بالجماعة من

غیر حرج ..... فلا تجب علی مریض و مقعد ..... وإرادة سفر، (قال المحقق تحتہ: ) ای وأقیمت

الصلاة وینخشی أن تفوته القافلة بحر، وأما السفر نفسه فلیس بعذر. ( الدر مع الرد:

۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷) کتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعید)

☞ (قوله: ویأتی المسافر بالسنن) ای الرواتب، ولم يتعرض للقراءة لذكره لها فی فصل

القراءة حيث قال فی المتن: ویسن فی السفر مطلقاً الفاتحة وأی سورة شاء، وتقدم أنه فرق فی

الهدایة بین حالة القرار والفرار، وتقدم الكلام فیہ و قال فی التاتارخانیة، ویخفف القراءة فی

السفر فی الصلوات فقد صح " أن رسول الله ﷺ قرأ فی الفجر فی السفر الکافرون

والإخلاص" ..... (شامی: ۱۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

(۲) ولو دخل مصرأ علی عزم أن یخرج غداً أو بعد غدٍ ولم ینو مدة الإقامة حتی بقی علی ذلك سنین

قصر؛ لأن ابن عمر أقام بأذربيجان ستة أشهر، وكان یقصر، وعن جماعة من الصحابة رضی الله عنهم مثل

ذلك ..... (الهدایة: مع فتح القدير: (۱۰، ۱۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

☞ البحر الرائق: (۱۳۱/۲، ۱۳۲)، کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

☞ مراقی الفلاح: (ص: ۳۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

سے کم نہیں پڑھنا چاہئے۔ (۱)

## تشکیل مختلف مساجد میں

”تبلیغی کام مختلف مساجد میں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۵/۱)

## تعزیت تین دن بعد کرنا

”مسافر کے لئے تین دن کے بعد تعزیت کی اجازت“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۲/۲)

## تعزیتی سفر

تعزیتی سفر کرنا جائز ہے، کیونکہ کسی کی مصیبت اور اس کے رنج و غم کے موقع پر مصیبت زدہ کے پاس پہنچ کر غم میں شریک ہونا اور تسلی کے کچھ کلمے کہہ دینا، اس کے لئے صبر و سکون کا بہترین سامان فراہم کرتا ہے، اور تھوڑی دیر وہاں بیٹھے رہنا، اس کے غم اور بے چینی کو ہلکا کرتا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے ”کہ جس شخص نے مصیبت و پریشانی کی حالت میں مصیبت زدہ بھائی کو تسلی کے چند جملے کہہ دیئے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ بزرگی اور شرافت کے لباس سے اس کو سرفراز فرمائیں گے“

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ”جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا

ہی ثواب ملے گا جتنا کہ مصیبت زدہ کو ملے گا“۔ (۲)

(۱) وأما التسيحات فلا ينقصها عن الثلاث . (شامی : ۱۳۱/۲) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب في الوطن الأصلي و وطن الإقامة ، ط : سعيد )

(۲) عن عبد الله عن النبي ﷺ قال : من عزى مصاباً فله مثل أجره ..... (سنن الترمذی : ۲۰۵/۱) أبواب الجنائز ، باب ماجاء في أجر من عزى مصاباً ، ط : قديمی )

عن النبي ﷺ أنه قال : ما من مؤمن يعزى أخاه بمصيبة إلا كساه الله سبحانه من حلل الكرامة يوم القيامة . (سنن ابن ماجه : (ص : ۱۱۵) أبواب ما جاء في الجنائز ، باب ماجاء في ثواب من عزى مصاباً ، ط : قديمی )

وتستحب التعزية للرجال والنساء اللاتي لا يفتن؛ لقوله عليه الصلاة والسلام: من عزى أخاه بمصيبة، كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة، رواه ابن ماجه، وقوله عليه الصلاة والسلام: =

## تفریح کے مقام

جس مقام پر انسان بیوی اور بچوں کے ساتھ مقیم ہو، خواہ مستقل ہو خواہ عارضی ہو،

وہ اس کا وطن ہو جاتا ہے۔ (۱)

= من عزى مصاباً فله مثل أجره ، رواه الترمذى وابن ماجه ، والتعزية أن يقول : أعظم الله أجرک ، وأحسن عزاءک ، وغفر لميتک . ( شامی : ( ۲ / ۲۴۰ ) ، کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، قبيل : مطلب فى الثواب على المصيبة ، ط : سعيد )

فتح القدير : ( ۲ / ۱۰۲ ) کتاب الصلاة ، باب الجنائز ، تنمة : قبيل : باب الشهيد ، ط : رشيديه .

مراقى الفلاح : ( ص : ۶۱۸ ، ۶۱۹ ) کتاب الصلاة ، باب أحكام الجنائز ، فصل : فى

حملها و دفنها ، قبيل : فصل فى زيارة القبور ، ط : قديمى .

( ۱ ) ( ثم ) الأوطان ثلاثة ، وطن أصلى ، وهو : وطن الإنسان فى بلده أو بلدة أخرى اتخذها داراً و

توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها ، بل التعيش بها ..... فالوطن الأصلى ينتقض

بمثله لا غير ، وهو أن يتوطن الإنسان فى بلدة أخرى وينقل الأهل إليها من بلده ، فيخرج الأول من أن

يكون وطناً أصلياً له ..... ثم الوطن الأصلى يجوز أن يكون واحداً أو أكثر من ذلك ، بأن كان له أهل و

دار فى بلدين أو أكثر ، ولم يكن من نية أهله الخروج منها ، وإن كان هو ينتقل من أهل إلى أهل فى

السنة ، حتى أنه لو خرج مسافراً من بلدة فيها أهله ودخل فى أى بلدة من البلاد التى فيها أهله ، فيصير

مقيماً من غير نية الإقامة ، ولا ينتقض الوطن الأصلى بوطن الإقامة ولا بوطن السكنى ؛ لأنهما دونه ،

والشئى لا ينسخ بما هو دونه ، وكذا لا ينتقض بنية السفر ، والخروج من وطنه مسافراً ، وكان وطنه بها

باقياً حتى يعود مقيماً فيها من غير تجديد النية . ( بدائع الصنائع : ( ۱ / ۱۰۳ ، ۱۰۴ ) كتاب الصلاة ،

[ صلاة المسافر ] ، فصل : وأما بيان ما يصير المسافر به مقيماً ، مطلب فى : أن الأوطان ثلاثة ، ط : سعيد )

الدر مع الرد : ( ۲ / ۱۳۱ ، ۱۳۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، مطلب فى : الوطن

الأصلى و وطن الإقامة ، ط : سعيد .

والوطن الأصلى : هو وطن الإنسان فى بلده أو بلدة أخرى اتخذها داراً و توطن بها مع أهله

وولده وليس من قصده الارتحال عنها ، بل التعيش بها ، وهذا الوطن يبطل بمثله لا غير ، وهو أن يتوطن

فى بلدة أخرى وينقل الأهل إليها ، فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً ، حتى لو دخله مسافراً لا

يتم . قيدها بكونه انتقل عن الأول بأهله ؛ لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهلاً فى بلدة أخرى فإن

الأول لم يبطل ويتم فيها . وقيد بقوله : بمثله ؛ لأنه لو باع داره ونقل عياله وخرج يريد أن يتوطن بلدة

أخرى ثم بدا له أن لا يتوطن ما قصده أولاً ، ويتوطن بلدة غيرها ، فمر ببلده الأول ، فإنه يصلى أربعاً ؛ لأنه

لم يتوطن غيره . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۶ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، [ بحث الأوطان ] ، ط : سعيد )

جب تک وہاں اس کی بیوی بچے مقیم رہیں گے وطن رہے گا، صرف سفر سے وہ وطن باطل نہیں ہوگا، جب تک کہ وہاں سے بیوی بچوں کو لے کر منتقل نہ ہو جائے۔ (۱)

مثلاً اگر کوئی شخص گرمی کے زمانہ میں سیر و تفریح کے ٹھنڈے مقام میں بیوی بچوں کے ساتھ قیام کرتا ہے، تو یہ مقام اس آدمی کا وطن ہو جائے گا۔ جب تک اس جگہ سے بیوی بچوں کو لے کر دوسری جگہ منتقل نہیں ہو جائے گا، تب تک وطن رہے گا، اور پوری نماز پڑھے گا۔

### تکبیر تشریق اور مسافر

اگر ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک کسی مسافر نے مقیم امام کی اقتدا میں نماز ادا کی، تو مقیم امام کی اقتدا کی وجہ سے مسافر پر بھی فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا واجب ہوگا۔ (۲)

اور اگر مسافر آدمی اکیلا نماز پڑھے گا تو اس پر تکبیر تشریق کہنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے اور اس پر فتویٰ ہے۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة: ۱۴۰. (ثم الأوطان ثلاثة)

(۲) وبالاقتداء يجب على المرأة والمسافر، والمرأة تخافت بالتكبير. (الفتاوى الهندية: ۱۵۲/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ومما يتصل بذلك، تكبيرات التشریق، ط: رشيدیه

البحر الرائق: (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۳) وأما شروطه بإقامة و مصر ومكتوبة..... الخ. (الفتاوى الهندية: ۱۵۲/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ومما يتصل بذلك تكبيرات أيام التشریق، ط: رشيدیه

وسن بعد فجر عرفة..... بشرط إقامة و مصر..... و شرط الإقامة احترازاً عن المسافر، فلا تكبير عليه..... الخ. (البحر الرائق: ۱۶۳/۲، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد

فلا يجب على قروي ولا مسافر، ولو صلى المسافرون في المصر جماعة على الأصح، بحر عن البدائع، أي: الأصح على قول الإمام. (رد المحتار على الدر المختار: ۱۴۹/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد =

## تنہا سفر نہ کرے

”سفر تنہا نہ کرے“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۲۷۰)

## تہجد پڑھنا

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو تہجد پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔ (۱)

☞ (وقال: بوجزبه فور كل فرض مطلقاً) ولو منفرداً أو مسافراً أو امرأة؛ لأنه تبع للمكتوبة.....  
(وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامة الأمصار وكافة الأعصار. قال ابن عابدین الشامی  
رحمه الله: (قوله: لأنه تبع للمكتوبة) فيجب على كل من تجب عليه الصلاة المكتوبة، بحر.  
(قوله: وعليه الاعتماد..... الخ) هذا بناء على أنه إذا اختلف الإمام وصاحبه فالعبرة لقوة الدليل،  
وهو الأصح، كما في آخر الحاوي القدسي. أو على أن قولهما في كل مسألة مروى عنه أيضاً وإلا  
فكيف يفتى بقول غير صاحب المذهب. وبه اندفع ما في الفتح من ترجيح قوله هنا، ورد فتوى  
المشايخ بقولهما، بحر. (الدر مع الرد: (۲/۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)  
☞ وأما عندهما فمؤ واجب على كل من يصلي المكتوبة؛ لأنه تبع لها، فيجب على المسافر  
والمرأة والقروى. وقال في السراج الرواج والجزهرة: والفتوى على قولهما في هذا أيضاً،  
فالحاصل أن الفتوى على قولهما في آخر وقته و فيمن يجب عليه. (البحر الرائق: (۲/۱۶۶)  
كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

(۱) ”..... بل السنة القصر و ترك التنفل، ومراده النافلة الراتبية مع الفرائض كسنة الظهر  
والعصر، ونحوهما من المكتوبات، وأما النوافل المطلقة فقد كان ابن عمر يفعلها في السفر،  
وروى هو عن النبي ﷺ أنه كان يفعلها، كما ثبت في مواضع من الصحيحين عنه، وقد اتفق  
العلماء على استحباب النوافل المطلقة في السفر..... وأما النافلة فهي إلى خيرة المكلف، فالرفق  
به أن تكون مشروعة، ويتخير إن شاء فعلها و حصل ثوابها وإن شاء تركها ولا شيء عليه.“ (شرح  
النووي على صحيح مسلم: (۱/۲۴۲) كتاب صلاة المسافرين و قصرها، ط: قديمي)

☞ (ويأتى) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار، وإلا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها،  
هو المختار؛ لأنه ترك لعذر. (الدر مع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)  
☞ الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.  
☞ ..... وقد صح في كتب الأحاديث الصحاح عن جماعة من الصحابة ترك السنن في السفر،  
وقالوا: لو صلينا السنة لأكملنا الفريضة. (الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية:  
(۲/۷۳) كتاب الصلاة، [الفصل] الثاني والعشرون في: السفر، نوع آخر، ط: رشيدية)



## تیاری میں مدد دینا

حج اور جہاد بڑی عظیم عبادتیں ہیں، لیکن اگر کوئی شخص طاقت اور استطاعت نہ ہو نے کی وجہ سے یہ عظیم عبادتیں خود انجام نہ دے سکے، اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ان عبادتوں کے ثواب میں حصہ دار بننے کا بہترین راستہ پیدا فرمایا ہے، وہ یہ کہ جو شخص کسی مجاہد کی تیاری میں مدد دے یا کسی حاجی کے حج کے سفر کی تیاری میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی جہاد اور حج کے ثواب میں حصہ دار بنا دیتے ہیں۔ (۱)

## تیمم بار بار کرنا ایک ڈھیلہ پر

مٹی کے ڈھیلہ پر بار بار تیمم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر

(۱) (أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا) ، أَي : هَيَّأَ سَبَابَ سَفَرِهِ ، (فِي سَبِيلِ اللَّهِ) ، أَي : فِي الْجِهَادِ (فَقَدْ غَزَا) ، أَي : حَكْمًا ، وَحَصَلَ لَهُ ثَوَابُ الْغَزَاةِ . (مَرْقَاةُ الْمِفْتَاحِ شَرْحُ مَشْكَاةِ الْمَصَابِيحِ : (۳۶۲/۷) كِتَابُ الْجِهَادِ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ، [رَقْمُ الْحَدِيثِ : ۳۷۹۷] ، رَوَايَةُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَفِيهِ أَيْضًا : (عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظَلٌّ فَسَطَاطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) : وَهُوَ أَعْمَمٌ مِنْ أَنْ يُعْطَى لِلْغَازِيِ أَوْ الْحَاجِّ وَنَحْوَهُمَا ، أَوْ عَارِيَةً ، أَوْ اسْتِظْلَالًا عَلَيَّ وَجْهَ الْمَشَارِكَةِ . (۳۸۹/۷) الْفَصْلُ الثَّانِي ، [رَقْمُ الْحَدِيثِ : ۳۸۲۷] ، (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْغَازِيِ أَجْرُهُ) : أَي ثَوَابُهُ الْكَامِلُ الْمَخْتَصَّ بِهِ ، (وَلِلْحَاجِّ) : أَي لِلْمَعِينِ لِلْغَازِيِ بِبَدْلِ جَعْلٍ لَهُ ، أَوْ بِتَجْهِيزِ أَسْبَابِهِ وَمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ ، (أَجْرُهُ) : أَي أَجْرُ نَفَقَتِهِ ، (وَأَجْرُ الْغَازِيِ) : أَي الَّذِي يَغْزُو بِسَبَبِ أَجْرَتِهِ . (مَرْقَاةُ الْمِفْتَاحِ : (۴۰۳/۷) ، كِتَابُ الْجِهَادِ ، الْفَصْلُ الثَّانِي ، [رَقْمُ الْحَدِيثِ : ۳۸۲۲] ، ط : حَقَانِيهِ مِلْتَانِ)

☞ قَوْلُهُ ﷺ : مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا ..... أَي حَصَلَ لَهُ أَجْرٌ بِسَبَبِ الْغَزْوِ ، وَهَذَا الْأَجْرُ يَحْصُلُ بِكُلِّ جِهَادٍ ، وَسِوَاءِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَلِكُلِّ خَالَفٍ لَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ مِنْ قَضَاءِ حَاجَةٍ لَهُمْ وَإِنْفَاقٍ عَلَيْهِمْ أَوْ ذَبِّ عَنْهُمْ أَوْ مَسَاعِدَتِهِمْ فِي أَمْرِهِمْ . وَقَدْ يَخْتَلِفُ قَدْرُ الثَّوَابِ بِقَلَّةِ ذَلِكَ وَكَثْرَتِهِ ، وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ الْحَثُّ عَلَى الْإِحْسَانِ إِلَى مَنْ فَعَلَ مَصْلِحَةً لِلْمُسْلِمِينَ أَوْ قَامَ بِأَمْرِ مَهْمَاتِهِمْ . (شَرْحُ النَّوَوِيِّ عَلَى صَحِيحِ مُسْلِمٍ : (۱۳۷/۲ ، ۱۳۸) كِتَابُ الْجِهَادِ وَالْإِمَارَةِ ، بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ ..... ، ط : قَدِيمِي)

## تیمم جنابت کب ٹوٹے گا

اگر جنبی (ناپاک آدمی) نے شرعی عذر کی بنا پر تیمم کیا تو اس عذر کے ختم ہونے پر وہ تیمم بھی ختم ہو جائے گا، مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، اگر پانی مل گیا اور استعمال پر قدرت بھی ہو گئی تو جنابت کا تیمم ٹوٹ جائے گا، یا اگر مرض کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو جس وقت وہ مرض زائل ہو جائے گا، تیمم ٹوٹ جائے گا، یا اگر کوئی کام غسل واجب کرنے والا پایا جائے گا تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

اور وضو کو توڑنے والی چیزوں سے جنابت کا تیمم نہیں ٹوٹے گا، مثلاً کسی نے بیماری کی وجہ سے یا پانی نہ ملنے کی وجہ سے جنابت کا تیمم کیا، پھر وضو کو توڑنے والی کوئی چیز پیش آئی مثلاً ریح خارج ہوئی یا خون نکلا یا پیشاب کیا وغیرہ تو اس سے جنابت کا تیمم نہیں ٹوٹے گا لیکن وضو والا تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (۳)

- (۱) وإذا تیمم مراراً من موضع واحد جاز ، كذا في التاتارخانية : ( الفتاوى الهندية : ( ۳۱ / ۱ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط : رشيدية )
- ☐ ولو تیمم اثنان من مكان واحد جاز ؛ لأنه لم يصر مستعملاً ؛ لأن التيمم إنما يتأدى بما التزق بيده لا بما فضل كالماء الفاضل في الإناء بعد وضوء الأول . ( البحر الرائق : ( ۱۴۷ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )
- ☐ بدائع الصنائع : ( ۵۳ / ۱ ) كتاب الطهارة ، [ التيمم ] ، فصل في شرائط ركن التيمم ، ط : سعيد .
- ☐ الدر مع الرد : ( ۲۵۳ / ۱ ) ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد .
- (۳، ۲) ( وناقضه ناقض الأصل ) ولو غسل ، فلو تیمم للجنابة ثم أحدث صار محدثاً لا جنبا ..... الخ . قال ابن عابدين الشامي تحته : ..... حاصله أنه وإن نقض التيمم الوضوء كل ما نقض الغسل ، لكن لا ينتقض تیمم الغسل كل ما نقض الوضوء ؛ لأنه إذا تیمم عن جنابة ثم بال مثلاً فهذا ناقض للوضوء ، لا ينتقض به تیمم الغسل بل تنتقض طهارة الوضوء التي ضمنه ، فثبت له أحكام الحدث لا أحكام الجنابة ، فقد وجد ناقض الوضوء ، ولم ينتقض تیمم الجنابة ..... ( قوله : فلو تیمم ..... الخ ) ولو تیمم عن جنابه انتقض بناقض أصله وهو الغسل ، ومفهومه أنه لا ينتقض بغير ناقض أصله ..... الخ ( الدر مع الرد : ( ۲۵۳ ، ۲۵۵ ) كتاب الطهارة باب التيمم ، ط : سعيد )
- ☐ البحر الرائق : ( ۱۵۲ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد .
- ☐ مراقى الفلاح : ( ص : ۱۲۶ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : قديمي .

## تیمم غسل کی نیت سے کرنا

”غسل کی نیت سے تیمم کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۱/۱)

## تیمم کا حکم کب نازل ہوا؟

سن ۵ھ ہجری میں تیمم کا حکم نازل ہوا۔ (۱)

جہاد کے ایک سفر کے دوران جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ واپس آرہے تھے، ایک ایسے مقام پر ٹھہرنا پڑا جہاں پانی دستیاب نہیں تھا جب نماز کا وقت آیا لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تب تیمم کی یہ آیت نازل ہوئی (فلم تجدوا ماء..... الخ، سورۃ نساء) (۲)

(۱) عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة - زوج النبي - عليها السلام قالت : خرجنا مع رسول الله عليه السلام في بعض أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقد لي فأقام رسول الله عليه السلام على التماسه و أقام الناس معه و ليسوا على ماء ، فأتى الناس إلى أبي بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ما صنعت عائشة ؟ أقامت برسول الله عليه السلام و الناس ، و ليسوا على ماء و ليس معهم ماء..... فقام رسول الله عليه السلام حين أصبح على غير ماء فأنزل الله - عز وجل - آية التيمم ، فتيمموا ، فقال أسيد بن الحضير : ما هي بأول بر كتكم يا آل أبي بكر ، قالت : فبعثنا البعير الذي كنت عليه فأصبنا العقد تحته . (صحيح البخارى : ( ۲۸ / ۱ ) كتاب التيمم ، و قول الله عز وجل فلم تجدوا ماء..... ط : قديمي)

☐ قوله : في بعض أسفاره : أى في غزوة بنى المصطلق ، وهى غزوة المريسيع التى كان فيها قصة الإفك . ۱۲ فتح البارى . ( حاشية صحيح البخارى : ( ۲۸ / ۱ ) [ رقم الحاشية : ۱ ] )

☐ ثم غزا بنى المصطلق من خزاعة فى شعبان سنة ست ..... وقال موسى بن عقبة سنة أربع قيل : سنة أربع سبق قلم من الكاتب فى نسخ البخارى و الذى فى مغازى موسى بن عقبة من عدة طرق أخرجهما الحاكم و أبو سعيد النيسابورى و البيهقى فى الدلائل و غيرهم سنة خمس ، و لفظه عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب ثم قاتل رسول الله بنى المصطلق و بنى لحيان فى شعبان سنة خمس . ( عمدة القارى شرح الصحيح للبخارى : ( ۲۰۱ / ۱۷ ) ، كتاب المغازى ، باب غزوة بنى المصطلق من خزاعة ، وهى غزوة المريسيع ، ط : ادارة المطبعة المنيرية ، بيروت )

☐ فتح البارى شرح الصحيح للبخارى : ( ۲۳۰ / ۷ ) ، كتاب المغازى ، باب غزوة بنى المصطلق من خزاعة وهى غزوة المريسيع ، ط : المكتبة السلفية .

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ..... فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيباً..... الآية . [ النساء : ۴۳ ] =

## تیمم کا معنی

”تیمم“ کے لغوی معنی قصد کرنا، اور شریعت کی زبان میں اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کی نیت سے پاک مٹی یا پاک مٹی کے قائم مقام کسی چیز کا قصد کرنا اور اس پاک مٹی کو چہرہ اور ہاتھوں پر لگانا۔ (۱)

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی وغیرہ پر مارتے ہیں پھر

☞ عن هشام عن أبيه عن عائشة أنها استعارت من أسماء قلادة، فهلكت فبعث رسول الله ﷺ رجلاً في طلبها، فوجدوها وأدركتهم الصلاة، وليس معهم ماء، فصلوا بغير وضوء فشكروا ذلك إلى رسول الله ﷺ، فأنزل الله آية التيمم، فقال أسيد بن الحضير لعائشة: جزاك الله خيراً، فوالله ما نزل بك أمر تكرهينه إلا جعل الله لك وللمسلمين فيه خيراً. (جامع البيان في تفسير القرآن، تأليف الإمام الكبير المحدث الشهير أبي جعفر محمد بن جرير الطبري: [المتوفى: ۳۱۰هـ] ص: ۶۹) المجلد الرابع، الجزء الخامس، [النساء: ۲۳]، ط: دار المعرفة، بيروت، لبنان

☞ جامع أسباب النزول للسيوطي: (ص: ۱۰۰، ۱۰۱) سورة النساء، رقم الآية: ۲۳، ط: قديمي

☞ بدائع الصنائع: (۱/۴۲)، كتاب الطهارة، فصل: وأما التيمم، ط: سعيد.

(۱) فالتيمم في اللغة: القصد، يقال: تيمم و يمم، إذا قصد. ومنه قول الشاعر:

وما أدري إذا يمتت أرضاً      أريد الخير أيهما يليني  
أألخير الذي أن أبتغيه      أم الشر الذي هو يبتغيني

قول: يمتت: أي قصدت. وفي عرف الشرع: عبارة عن استعمال الصعيد في عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة. (بدائع الصنائع: (۱/۴۵) كتاب الطهارة، [بحث التيمم]، فصل: وأما التيمم..... وأما بيان معناه، ط: سعيد)

☞ التيمم لغة: مطلق القصد، بخلاف الحج، فإنه القصد إلى معظم، وشواهدهما كثيرة، واصطلاحاً على ما في شروح الهداية: القصد إلى الصعيد الطاهر للتطهير، وعلى ما في البدائع وغيره، استعمال الصعيد في عضوين مخصوصين على قصد التطهير بشرائط مخصوصة، وزيف الأول، بأن المقصد شرط لا ركن، والثاني لا يشترط استعمال جزء من الأرض حتى يجوز بالحجر الأملس. فالحق: أنه اسم: لمسح الوجه واليدين على الصعيد الطاهر. والقصد شرط؛ لأنه النية. (البحر الرائق: (۱/۱۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

☞ هو من خصائص هذه الأمة، وهو لغة: القصد مطلقاً. والحج لغة: القصد إلى معظم. وشرعاً: مسح الوجه واليدين عن صعيد مطهر، والقصد شرط؛ لأنه النية. (مراقى الفلاح المطبوع مع حاشيته للعلامة الطحطاوى: (ص: ۱۱۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي)

دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جھاڑتے ہیں، اس کے بعد ان ہاتھوں کو پورے چہرے پر اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر ملتے ہیں۔ (۱)

**تیمم کر کے نماز شروع کی، نماز ختم ہونے سے پہلے پانی مل گیا**

اگر کسی آدمی نے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی، اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی پانی مل گیا تو تیمم فاسد ہو گیا، وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) صفحہ نمبر: ۱۴۸، کا حاشیہ نمبر: ۲، (وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّيْمَمِ) ملاحظہ ہو۔

(۲) وإن وجد الماء في الصلاة، فإن وجده قبل أن يقعد قدر التشهد الأخير انتقض تيممه وتروضا واستقبل الصلاة عندنا.....؛ لأن التيمم لا يصير محدثاً برؤية الماء عندنا، بل الحدث السابق على الشروع في الصلاة، إلا أنه لم يظهر أثره في حق الصلاة المؤداة للضرورة، ولا ضرورة في الصلاة التي لم تؤد فظهر أثر الحدث السابق..... وإن وجده بعد ما قعد قدر التشهد الأخير أو بعد ما سلم وعليه سجدة السهو وعاد إلى السجود فسدت صلاته عند أبي حنيفة، ويلزمه الاستقبال، وعند أبي يوسف و محمد يطل تيممه وصلاته تامة. وهذه من المسائل المعروفة بالاثني عشرية..... وبيان ذلك: أن التيمم إذا وجد الماء صار محدثاً بالحدث السابق في حق الصلاة التي لم تؤد؛ لأنه وجد منه الحدث ولم يوجد منه ما يزيله حقيقة؛ لأن التراب ليس بطهور حقيقة إلا أنه لم يظهر حكم الحدث في حق الصلاة المؤداة للخرج، كيلا تجتمع عليه الصلوات، فيخرج في قضائها فسقط اعتبار الحدث السابق دفعاً للخرج، ولا حرج في الصلاة التي لم تؤد، وهذه الصلاة غير مؤداة، فإن تحريم الصلاة باقية بلا خلاف، وكذا الركن الأخير باق؛ لأنه وإن طال فهو في حكم الركن، كالقراءة إذا طالت، فظهر فيها حكم الحدث السابق، فتبين أن الشروع فيها لم يصح، كما لو اعترض هذا المعنى في وسط الصلاة. (بدائع الصنائع: (۱/ ۵۷ - ۵۹) كتاب الطهارة، [التيمم]، فصل: وأما بيان ما ينقض التيمم، ط: سعيد) ثم اعلم أن التيمم إذا رأى مع رجل ماء كافياً، فلا يخلو إما أن يكون في الصلاة أو خارجها، وفي كل منها إما أن يغلب على ظنه الإعطاء أو عدمه أو يشك، وفي كل منها إما أن سأل أو لا، وفي كل منها إما أن أعطاه أو لا، فهي أربعة وعشرون. فإن كان في الصلاة وغلب على ظنه الإعطاء قطع وطلب الماء، فإن أعطاه تروضا وإلا فتيممه باق، فلو أتمها ثم سأل، فإن أعطاه استأنف وإن أبي تمت، وكذا إذا أبي ثم أعطى، وإن غلب على ظنه عدم الإعطاء أو شك، لا يقطع صلاته، فإن قطع وسأل، فإن أعطاه تروضا وإلا فتيممه باق، وإن أتم ثم سأل، فإن أعطاه بطلت، وإن أبي تمت. (البحر الرائق: (۱/ ۵۴)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد) =

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد پانی ملا ہے تو وہ نماز ہوگئی، اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

## تیمم کرنے کا طریقہ

پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لے اور اچھی طرح چہرہ پر مل لے کہ ایک بال کے برابر جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر دونوں ہاتھوں کو مار کر جھاڑ لے اور دونوں ہاتھوں پر، کہنیوں تک مل لے۔ (۲)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۱۴۷. (وإن وجد الماء في الصلاة)

= وفيه أيضاً: أن المتيمم إذا سبقه حدث في خلال صلاته فانصرف ثم وجد ماء يتوضأ ويبنى، والفرق بينه وبين المتيمم الذي وجد الماء في خلال صلاته حيث يستأنف؛ أن التيمم ينتقض بصفة الاستناد إلى وجود الحدث عند إصابة الماء؛ لأنه يصير محدثاً بالحدث السابق؛ لأن الإصابة ليست بحدث، وفي هذه الصلاة لم ينتقض التيمم عند إصابة الماء بصفة الاستناد لانتقاضه بالحدث الطارئ على التيمم. (البحر الرائق: (۱۵۸/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

(۲) وأما كيفية التيمم، فذكر أبو يوسف في الأمالي، قال: سألت أبا حنيفة عن التيمم، فقال: التيمم ضربتان: ضربة للوجه و ضربة لليدين إلى المرفقين، فقلت له: كيف هو؟ فضرب بيديه على الأرض، فأقبل بها وأدبر، ثم نفضهما، ثم مسح بهما وجهه، ثم أعاد كفيه على الصعيد ثانياً، فأقبل بهما وأدبر، ثم نفضهما، ثم مسح بذلك ظاهر الذراعين و باطنهما إلى المرفقين. وقال بعض مشايخنا: ينبغي أن يمسح بباطن أربع أصابع يده اليسرى ظاهر يده اليمنى من رؤوس الأصابع إلى المرفق، ثم يمسح بكفه اليسرى دون الأصابع باطن يده اليمنى من المرفق إلى الرسغ، ثم يمر بباطن إبهامه اليسرى على ظاهر إبهامه اليمنى، ثم يفعل باليد اليسرى كذلك. وقال بعضهم: يمسح بالضربة الثانية بباطن كفه اليسرى مع الأصابع ظاهر يده اليمنى إلى المرفق، ثم يمسح به أيضاً باطن يده اليمنى إلى أصل الإبهام، ثم يفعل بيده اليسرى كذلك، ولا يتكلف. والأول أقرب إلى الاحتياط؛ لما فيه من الاحتراز عن استعمال التراب المستعمل بالقدر الممكن؛ لأن التراب الذي على اليد يصير مستعملاً بالمسح، حتى لا يتأدى فرض الوجه واليدين بمسحة واحدة بضربة واحدة. ثم ذكر في ظاهر الرواية: أنه ينفذهما نفضة. وروى عن أبي يوسف: أنه ينفذهما نفضتين. وقيل: إن هذا لا يوجب اختلافاً؛ لأن المقصود من النفض تناثر التراب، صيانة عن التلوث الذي يشبه المثلة؛ إذ التعبّد ورد بمرح كف مسّه التراب على العضوين، لا تلويثهما به، فلذلك ينفذهما. وهذا الغرض قد يحصل بالنفض مرة، وقد لا يحصل إلا بالنفض مرتين على قدر ما يلتصق باليدين من التراب، فإن حصل المقصود بنفضة واحدة اكتفى بها، وإن لم يحصل نفض نفضتين. =

تیمم میں ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔ (۱)

## تیمم کی شرائط

تیمم صحیح ہونے کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا ۲۔ طہارت حاصل کرنے کی قابلیت ہونا ۳۔ عذر ہونا یعنی پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا، خواہ پانی میسر نہ ہو یا مرض کی وجہ سے استعمال کرنے پر قادر نہ ہو ۴۔ زمین کی جنس سے تیمم کرنا ۵۔ استیعاب یعنی دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر جھاڑنے کے بعد چہرے پر اور کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرے، یعنی ہر جگہ ہاتھ پھیرے کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے ۶۔ نیت کرنا، یعنی دل سے ارادہ کرنا کہ تیمم کرتا ہوں۔

ان شرطوں میں سے اگر کوئی بھی ایک شرط موجود نہیں ہوگی تو تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا، مثلاً پانچ شرطیں موجود ہیں، مگر ایک شرط نہیں پائی جاتی تو تیمم صحیح نہیں ہوگا۔ اسی طرح

= (بدائع الصنائع: (۴۶/۱) کتاب الطہارۃ، [التیمم]، فصل، وأما كيفية التيمم، ط: سعيد)

رد المحتار علی الدر المختار: (۲۳۰/۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ط: سعید.

الفتاویٰ الخانیۃ علی هامش الفتاویٰ الہندیۃ: (۵۳/۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، فصل

فی صورۃ التیمم، ط: رشیدیہ.

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱۷۸/۱) کتاب الطہارۃ باب التیمم، ط: مکتبہ

غوئیہ کراچی.

الفتاویٰ الہندیۃ: (۳۰/۱) کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی

المتفرقات، ط: رشیدیہ.

(۱) وفي الفيض: ويخلل لحيته و أصابعه ..... فبقي تخليل اللحية من السنن. (رد المحتار

على الدر المختار: (۲۳۲/۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ط: سعید)

ويخلل الأصابع ويمسح بجميع بشرة الوجه. قال الطحطاوی فی شرحه: وعن أبي يوسف:

يمسح وجهه من غير تخليل اللحية، كذا فی البناية. (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح:

(۱۷۶/۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، بحث شروط صحۃ التیمم، الشرط الرابع: استیعاب

المحل، ط: مکتبہ غوئیہ کراچی)

اگر ایک موجود ہے، پانچ نہیں تو بھی تیمم صحیح نہیں ہوگا۔ (۱)

ہر عاقل و بالغ مسلمان خواہ مسافر ہو یا مقیم، خواہ شہر کی آبادی میں ہو یا شہر کی آبادی سے باہر، گاؤں میں ہو یا خالی میدان میں، ان شرائط کی موجودگی میں تیمم کر سکتا ہے۔ (۲)

(۱) و شرطه ستة : النية ، والمسح ، و كونه بثلاث أصابع فأكثر ، والصعيد ، و كونه مطهراً ، و فقد الماء ..... و زاد ابن وهبان في الشروط : الإسلام ..... قال الشامي رحمه الله : و شرطه تسعة : وهي الستة التي في بيت الشارح ، و كون المسح بأكثر اليد ، و زوال ما ينافيه ، و طلب الماء لو ظنّ قربه . ( الدر مع الرد : ( ۱ / ۲۳۰ - ۲۳۲ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

☞ يصح بشروط ثمانية : الأول : النية ..... و شروط صحة النية ثلاثة : الإسلام ، و التمييز ، و العلم بما ينويہ ..... الثاني : العذر المبيح للتيمم : كبعده ميلاً عن ماء ، ولو في المصر ، و حصول مرض ، و برد ، يخاف منه التلف أو المرض ..... الثالث : أن يكون التيمم بطاهر من جنس الأرض ، كالتراب و الحجر و الرمل ، ..... الرابع : استيعاب المحلّ بالمسح ..... الخامس : أن يمسخ بجميع اليد ، أو بأكثرها ..... السادس : أن يكون بضربتين ، بباطن الكفين ..... السابع : انقطاع ما ينافيه : من حيض ، أو نفاس ، أو حدث . الثامن : زوال من يمنع المسح ، كشمع ، و شحم . ( نور الإيضاح مع مراقى الفلاح ، المطبوع مع حاشية الإمام أحمد الطحطاوى : ( ۱ / ۲۶۱ - ۱۷۷ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : مكتبة غوثية كراچی )

☞ بدائع الصنائع : ( ۱ / ۴۶ ) و ما بعد ) كتاب الطهارة ، [ التيمم ] ، فصل : و أما شرائط الركن فأنواع ..... ط : سعيد .

(۲) الثاني : العذر المبيح للتيمم : كبعده ميلاً عن ماء ، ولو في المصر ..... الخ . ( مراقى الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوى : ( ۱ / ۱۶۹ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : مكتبة غوثية كراچی )

☞ ( و الجنب الصحيح في المصر إذا خاف إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه يتيمم عند أبي حنيفة رحمه الله ..... و إن كان خارج المصر يتيمم بالاتفاق ، و إن خرج مسافراً أو محتطاً ) أي غير مرید للسفر ( أو خرج من قرية إلى قرية ) أخرى ( يجوز له التيمم ..... الخ ) . ( غنية المستملی شرح منية المصلی ، المعروف بـ " حلبی كبير " ، ( ص : ۲۶ ، ۲۷ ) فصل في التيمم ، ط : سهيل اكيڈمی لاهور )

☞ إن خاف الجنب أو المحدث إن اغتسل أو توضأ أن يقتله البرد أو يمرضه تيمم سواء كان خارج المصر أو فيه ..... الخ . ( البحر الرائق : ( ۱ / ۱۳۱ ) ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

☞ " ..... أجزاء التيمم سواء كان في المفازة أو في المصر ..... و لأبي حنيفة ما روى عن رسول الله ﷺ أنه بعث سرية و أمر عليهم عمرو بن العاص ..... فقال لهم رسول الله ﷺ : ألا ترون صاحبكم ، كيف نظر لنفسه و لكم ، و لم يأمره بالإعادة و لم يستفسره أنه كان في مفازة أو مصر ، و لأنه علل فعله بعلّة عامة و هي خوف الهلاك و رسول الله ﷺ استصوب ذلك منه . و الحكم يتعمم بعموم العلة ..... الخ . ( بدائع الصنائع : ( ۱ / ۴۸ ) كتاب الطهارة ، [ التيمم ] ، فصل : و أما شرائط الركن ، ط : سعيد )



تیمم کے لیے کتنا بڑا ڈھیلہ ہونا چاہئے

”ڈھیلہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۸/۱)

تیمم میں استعمال شدہ ڈھیلے سے استنجا کرنا

جس ڈھیلے سے تیمم کیا ہو اس کو استنجا میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں، فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو ادب کے خلاف کہا ہے، اور وجہ یہی لکھی ہے کہ وضو کا پانی احترام کے قابل ہے، تو ایسے ہی تیمم کا ڈھیلہ بھی قابل احترام ہے۔ (۱)

تیمم میں دو ضربیں کیوں ہیں؟

تیمم وضو کے چار اعضاء میں سے صرف دو اعضاء کے لیے مشروع ہے، یعنی محض چہرے اور ہاتھوں کا تیمم ہوتا ہے باقی اعضاء کا نہیں ہوتا، کیونکہ تیمم کی اجازت سہولت کے پیش نظر ہے، اس لیے تیمم میں وضو کا کچھ حصہ کافی خیال کیا گیا ہے۔ (۲)

(۱) و مکروہہ ..... التوضؤ ..... فی موضع نجس ؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة . ( الدر مع الرد :

(۱/۱۳۱ - ۱۳۳) کتاب الطہارة ، مبحث : مکروہات الوضوء ، ط : سعید )

☞ و کرہ تحریماً [أی الاستنجاء] ..... وأما الشئ المحترم فلما ثبت فی الصحیحین من النهی عن إضاعة

المال . ( الدر مع الرد : (۲/۳۳۹) کتاب الطہارة ، فصل فی الاستنجاء قبل کتاب الصلاة ، ط : سعید )

☞ قال فی شرح النقایة : وقد ضبط بعض العلماء ضبطاً جيداً . فقالوا : يجوز الاستنجاء بكلّ جامد ،

طاهر ، منقّ ، قلاع للأثر ، غیر مؤذ ، لیس بذی حرمة ولا شرف ، ولا یعلق به حق للغير . (فتح الملہم

للشیخ العثماني رحمه الله : (۲/۷۱۷) ، کتاب الطہارة ، باب الاستطابة ، ط : مکتبہ دار العلوم کراچی )

☞ (و) یسن ( أن یتنجی بحجر منقّ ) بأن لا یكون خشناً کالاجر ، ولا أملس کالعقیق ؛ لأنّ

الإنقاء هو المقصود ولا یكون إلا بالمنقّی ( ونحوه ) من کلّ طاهر مزیل بلا ضرر و لیس متقوماً

ولاحترماً . ( مراقی الفلاح مع حاشیة العلامة الطحطاوی : (۱/۷۶) کتاب الطہارة ، فصل فی

الاستنجاء ، ط : مکتبہ غوثیہ کراچی )

(۲) لماذا شرع التيمم في عضوين من أعضاء الوضوء ، وهما الوجه واليدان دون باقي الأعضاء ؟

الجواب : إن الغرض من التيمم إنما هو التخفيف فيكفي فيه أن يأتي ببعض صورة الوضوء على

أن العضوين الذين يجب غسلهما دائماً في الوضوء : هما الوجه واليدان : أما الرأس فإنه يجب

مسحها في جميع الأحوال . وأما الرجلان فتارة يغسلان ، وتارة يمسحان ، وذلك فيما إذا كانا =

مزید یہ کہ یہ دونوں اعضاء وہی ہیں جن کا وضو میں دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ، اور سر کا تو بہر حال مسح ہوتا ہے دھونا نہیں ہوتا، اور دونوں پاؤں بھی دھوئے جاتے ہیں اور کبھی جب چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوں، مسح کر لیا جاتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف ان دو اعضاء کا مسح تیمم میں فرض فرمایا جن کو دھونا ہمیشہ فرض ہوتا ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں سہولت ہوگئی۔ (۱)

## تیمم، وضو، غسل کا قائم مقام ہے

پانی دستیاب نہ ہونے، یا دستیاب ہونے کی صورت میں استعمال پر قدرت نہ ہونے، یا پانی کے استعمال سے معذور ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کی صورت میں تیمم

= لا بساً للخف فإلله سبحانه و تعالیٰ أوجب التيمم في العضوين اللذين يجب غسلهما دائماً، ولا يخفى ما في ذلك من التخفيف. ( كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ( ۱ / ۱۵۰ )، قبل أقسام التيمم " ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت )

☞ قال الشيخ ولي الله الدهلوی - قدس الله روحه " لما دان من سنة الله من شرائعه أن يسهل عليهم كل ما لا يستطيعونه، وكان أحق أنواع التيسير أن يسقط ما فيه حرج إلى بدل لتطمئن نفوسهم، ولا تختلف الخواطر عليهم بإهمال ما التزموه غاية الالتزام مرة واحدة، ولا يألوا ترك الطهارات أسقط الوضوء والغسل في المرض والسفر إلى التيمم، ولما كان كذلك، كذلك نزل القضي في الملاء الأعلى بإقامة التيمم مقام الوضوء والغسل، وحصل له وجود تشبيهي أنه طهارة من الطهارات..... أقول: إنما خص الأرض؛ لأنها لا تكاد تفقد، فهي أحق ما يرفع به الحرج، ولأنها طهور في بعض الأشياء كالخف والسيف بدلاً عن الغسل بالماء، ولأن فيه تذلاً بمنزلة تعفير الوجه في التراب، وهو يناسب طلب العفو. وإنما لم يفرق بين بدل الغسل و الوضوء ولم يشرع التمرغ؛ لأن من حق ما لا يعقل معناه بادی الرأي أن يجعل كالمؤثر بالخاصية دون المقدار، فإنه هو الذي اطمأنت نفوسهم به في هذا الباب، ولأن التمرغ فيه بعض الحرج فلا يصلح رافعاً للحرج بالكلية..... وإنما لم يؤمر بمسح الرجل بالتراب؛ لأن الرجل محل الأوساخ، وإنما يؤمر بما ليس حاصلًا ليحصل به التنبه. (فتح الملهم: (۲۳۵/۳، ۲۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، [رقم الحديث: ۸۲۶]، ط: مكتبة دار العلوم كراچی)

☞ حجة الله البالغة: ( ۱ / ۱۸۰ ) من أبواب الطهارة، مبحث في حكمة التيمم، ط: مير محمد كتب خانہ.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۱۵۱. (لماذا شرع التيمم في عضوين)

وضو اور غسل کا قائم مقام ہے، اور اللہ تعالیٰ کی ان جلیل القدر نعمتوں میں سے ایک ہے جو اس نے اپنے فضل و کرم سے صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی، گزشتہ امتوں کی تربیت میں تیمم کرنا جائز نہیں تھا۔ (۱)

## تین دن سے زائد ٹھہرنا

اگر کوئی شخص کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو میزبان کے پاس تین دن سے زیادہ ٹھہرنا بالکل مناسب نہیں ہے، ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو، اور وہ خود درخواست

(۱) عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری قال: قال رسول الله ﷺ أعطيت خمسا لم يعطهن أحد قبلي..... وجعلت لي الأرض طيبة و طهوراً و مسجداً..... الخ. عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ: فضلنا على الناس بثلاث..... وجعلت لنا الأرض كلها مسجداً، وجعلت تربتها لنا طهوراً، إذا لم نجد الماء..... الخ. (صحيح المسلم: (۱۹۹/۱) كتاب المساجد، و مواضع الصلاة، ط: قديمي)

مشكاة المصابيح: (ص: ۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، الفصل الأول، ط: قديمي.  
وهو رخصة و فصيلة اختصت به هذه الأمة دون سائر الأمم كما صرحت به الأحاديث الصحيحة المشهورة. (معارف السنن شرح سنن الترمذي للعلامة محدث العصر محمد يوسف البنوري [المتوفى: ۱۳۹۷]: (۱/۵۳۸) كتاب الطهارة، باب ماجاء في التيمم، ط: مجلس الدعوة التحقيق الإسلامي، كراچی)

وهو من خصائص هذه الأمة بلا ريب. قال ابن عابدين رحمه الله: دليله: قوله ﷺ: أعطيت خمسا لم يعطهم أحد من الأنبياء قبلي: نصرت بالرعب مسيرة شهر، وجعلت لي الأرض، وفي رواية: ولأمتي مسجداً و طهوراً..... رواه الشيخان و غيرهما. بل قال السيوطي: إنه متواتر، فلذا قال الشارح: بلا ريب. (الدر مع الرد: (۱/۲۲۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)  
هو من خصائص هذه الأمة..... الخ. (مراقى الفلاح مع شرحه للعلامة أحمد الطحطاوي: (۱/۱۲۶)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبة غوثية كراچی)

ثم أعلم أن التيمم لم يكن مشروعاً لغير هذه الأمة، وإنما شرع رخصة لنا، والرخصة فيه من حيث الآلة حيث اكتفى بالصعيد الذي هو ملوث، وفي محله بشرط أعضاء الوضوء. كذا في المستصفى. (البحر الرائق: (۱/۱۳۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

وهو خصوصية، خص الله سبحانه و تعالى به هذه الأمة - زادها الله تعالى شرفاً - . (شرح النووي على صحيح مسلم: (۱/۱۶۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي)

کرے تو اس کی درخواست پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ (۱)  
 اگر کوئی مہمان کسی کے پاس ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے اس کو  
 تین دن سے زائد ٹھہرنا پڑے، تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پیے، میزبان کو  
 تنگی اور پریشانی میں مبتلا نہ کرے۔ (۲)

### تین میل پر قصر کرنا

اگر ۲۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو شہر یا گاؤں کی آبادی  
 سے باہر نکلتے ہی قصر شروع ہو جاتا ہے، اگر اس صورت میں تین میل پر شہر کی آبادی ختم ہو

(۱) عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه،  
 جائزته يوم وليلة، والضيافة ثلاثة أيام، فما بعد ذلك فهو صدقة، ولا يحل له أن يثوى عنده حتى يحرجه.  
 (صحيح البخاري: (۹۰۶/۲) كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (ص: ۲۳۳) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، [رقم الحديث: ۳۷۴۴،  
 ۳۷۴۵]، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، و (۱۷۰/۲)، ط: رحمانيه، لاهور)

مشكاة المصابيح: (ص: ۳۶۸) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأول، ط: قديمي.

مرقاة المفاتيح: (۷۱/۸) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأول، ط: حقانيه، ملتان.

و كذا من شرطه عجزه عن استعمال الماء، فالحاصل أن شروط التيمم خمسة: النية، والمسح،  
 والصعيد، وكونه طاهراً، والعذر: وهو العجز عن استعمال الماء حقيقة أو حكماً..... حتى أن المريض  
 إذا خاف زيادة المرض بسبب الوضوء أو بالتحرك أو باستعمال الماء أو خاف إبطاء البرء من  
 المرض بسبب ذلك جاز له التيمم. (حلبى كبير: (ص: ۵۷) فصل فى التيمم، ط: نعمانيه، كوئته)

مراقى الفلاح: (ص: ۱۱۴، ۱۱۵) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۱۳۸/۱ - ۱۴۰) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

(۲) عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه،  
 جائزته، يوم وليلة، والضيافة ثلاثة أيام، فما بعد ذلك فهو صدقة، ولا يحل له أن يثوى عنده حتى يحرجه.  
 (صحيح البخاري: (۹۰۶/۲) كتاب الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (ص: ۲۳۳) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الضيافة، [رقم الحديث:  
 ۳۷۴۴، ۳۷۴۵]، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت، و (۱۷۰/۲) ط: رحمانيه.

مرقاة المفاتيح: (۷۱، ۷۰/۸) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأول، [رقم  
 الحديث: ۳۷۴۴]، ط: مكتبه حقانيه، ملتان.

جاتی ہے تو قصر شروع ہو جائے گا۔ (۱)

اور اگر ۳۸ میل سے کم مسافت کے سفر کا ارادہ ہے تو اس صورت میں کسی حال میں بھی قصر کرنا جائز نہیں ہوگا چاہے تین میل پر ہو یا اس سے زیادہ پر، بہر حال قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

اگر کسی نے ایسی صورت میں قصر کیا تو اس نماز کو دوبارہ چار رکعات کے حساب سے پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۳، ۲، ۱) (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه ..... (قاصداً) ..... (مسيرة ثلاثه أيام ولياليها) ..... الخ. قال ابن عابدين: (قوله: قاصداً) أشار به مع قوله: خرج، إلى أنه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لا يكون مسافراً. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۲۸/۲، ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۹۳، ۹۳/۱) كتب الصلاة، [بحث صلاة المسافر] فصل: وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد.

يقصر حين يخرج من مصره و يخلف دور المصر ..... ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبداً. (الفتاوى الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

ٹ

## ٹخنے کٹ گئے

”پاؤں میں زخم ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۶/۱)

## ٹریفک کے قواعد کا خیال رکھیں

حکومت کی جانب سے ٹریفک کے جو قواعد اور ضوابط مقرر کیے گئے ہیں ان کا مقصد گزرگاہوں میں نظم و ضبط پیدا کرنا ہے، اور ان کی پابندی صرف قانون کا تقاضا ہی نہیں، بلکہ ایک دینی فریضہ بھی ہے، اگر ان قوانین کی پابندی کی جائے گی تو معاشرے میں نظم و ضبط پیدا ہوگا، لوگوں کو راحت ملے گی، اور ان کو تکلیف سے بچانے کے لیے ممکنہ کوشش ہو سکے گی، تو ان سب اعمال پر ان شاء اللہ اجر و ثواب ملے گا، اور اگر ان قواعد کی خلاف ورزی کی جائے گی تو اس سے دو بڑے گناہ ہونگے: ایک لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا۔ (۱) اور دوسرے نظم و ضبط میں خلل ڈالنے کا، اور ذمہ داروں کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کا۔ (۲)

(۱) عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ملعون من ضار مؤمناً أو مكر به. (مشكاة المصابيح: (ص: ۴۲۸) كتاب الآداب، باب ما ينهى عنه من التهاجر، الفصل الثاني: ط: قديمي)

☞ عمدة القارى: (۲۱۸/۱) كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ط: رشيديه.

☞ مرقاة المفاتيح: (۱۱۲/۶) كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشيديه

(۲) عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: السمع والطاعة على المرء المسلم في أحب وكره ما لم يؤمن بمعصية، فإذا أمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة. (صحيح البخارى (۱۰۵۷/۲)، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام، ط: قديمي)

☞ سنن أبي داود: (۳۷۶/۱) كتاب الجهاد، باب في الطاعة، ط: رحمانية.

☞ سنن الترمذى (۲۹۸/۱) أبو الجهاد، باب ما جاء لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق، قديمي.

## ٹرین کے بیت الخلاء کے پانی کا حکم

ٹرین کے بیت الخلاء میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، اس سے وضو کرنا جائز ہے

اس پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا درست نہیں۔ (۱)

ٹرین میں پانی ہو لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمم کر لیا

”پانی ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ پانی نہیں ہے تیمم کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۲/۱)

## ٹرین میں نماز پڑھنے کا طریقہ

”بس میں نماز کا طریقہ“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۰/۱)

## ٹکٹ

ریل کے جس درجہ کا ٹکٹ ہے اس سے بڑے درجہ میں سفر کرنا درست نہیں۔ (۲)

(۱) وأقسام المياه التي يجوز أي يصلح التطهير بها سبعة مياه ، أصلها ماء السمع ..... وماء البحر ..... وماء النهر وماء البئر ، وكذا ما ذاب من الثلج والبرد ..... وماء العين ، ثم المياه من حيث هي على خمسة أقسام : طاهر مطهر غير مكروه ، وهو الماء المطلق الذي لم يخالفه ما يصير به مقيداً . (مراقى الفلاح : ( ص : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ) كتاب الطهارة ، ط : قديمي )

الدر مع الرد : ( ۱۷۹/۱ ) كتب الطهارة ، باب المياه ، ط : سعيد .

الهندية : ( ۱۷۹/۱ — ۱۹ ) كتاب الطهارة ، الباب الثالث في المياه ، الفصل الأول ، : فيما يجوز به التوضؤ ، ط : رشيدية .

الأصل بقاء ما كان على ما كان ، وتفرغ عليها مسائل : منها : شك في وجود النجس ، فالأصل بقاء الطهارة ، ولذا قال محمد : حوض تملأ منه الصغار والعيبد بالأيدى الدنسة و الجدار الرسخة ، يجوز الوضوء منه ما لم يعلم به نجاسة . (شرح الأشباه والنظائر للحموى رحمه الله : ( ۱۸۷/۱ ، ۱۸۸ ) الفن الأول في القواعد الكلية ، النوع الأول ، القاعدة الثالثة : اليقين لا يزول بالشك ، ط : ادارة القرآن )

(۲) وعن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ : الا لاتظلموا ، الا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه . رواه البيهقي . (مشكاة المصابيح : ( ۲۵۵/۱ ) ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثاني : ( ط : قديمي )

لا يجوز التصرف في مال غيره بلا إذنه ولا ولايته ..... الخ . (الدر مع الرد : ( ۲۰۰/۲ ) ، كتاب الغصب ، ط : سعيد )

البتہ اپنے ٹکٹ سے کم درجہ کی سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرنا جائز ہے، لیکن اس صورت میں دونوں کے پیسوں کے درمیان جو فرق ہے اس کو کسی ترکیب سے وصول کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ریل والوں نے متعینہ درجہ میں بیٹھ کر سفر کرنے سے نہیں روکا، بلکہ مسافر خود اپنی مرضی سے کم درجہ کے ڈبہ میں بیٹھا ہے، اس میں ریل والوں کا قصور نہیں ہے۔ یہی حکم جہاز کا بھی ہے۔ (۱)

### ٹھہر گیا راستہ میں

”راستہ میں کہیں ٹھہر گیا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۸/۱)

(۱) ليس لذي الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزة الشافعي وهو الأوسع. ( الدر مع الرد:.....)

☞ (قوله: وجوزة الشافعي) قدمنا في كتاب الحجر: أن عدم الجواز كان في زمانهم، أما اليوم فالفتوى على الجواز (قوله: وهو الأوسع) لتعينه طريقاً لاستيفاء حقه فينتقل حقه من الصورة إلى المالية كما في الغصب والاتلاف ”مجتبی“ وفيه وجد دنانير مديونه وله عليه دراهم، فله أن يأخذه لاتحادهما جنسا في الثمنية. (شامی: ۲/۴۲۲) كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)



## ج

## جانور خریدنے کے بعد سفر کیا

”قربانی کا جانور خریدنے کے بعد سفر میں چلا گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۸/۲)

## جانور کو مارنا

”سواری کے جانور کو مارنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۵۲/۱)

## جائیداد

رہائش کے بغیر صرف جائیداد کی وجہ سے آدمی مقیم نہیں بنتا۔

اگر ایک آدمی کا مکان اور جائیداد ایک شہر یا گاؤں میں ہے، اور رہائش بھی اسی مکان میں تھی بعد میں اس گاؤں یا شہر سے دوسری جگہ منتقل ہو گیا اور وہاں گھر بنا لیا، اور پہلی جگہ کی رہائش ختم کر دی، اب صرف پہلی جگہ پر جائیداد زمین ہے رہائش نہیں ہے، اور زمین کی وجہ سے وہاں جانا پڑتا ہے اور دونوں جگہوں کے درمیان سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، تو اس صورت میں اگر یہ شخص جائیداد والی جگہ میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے جائے گا تو قصر کرے گا اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

(۱) (الوطن الأصلي) هو موطن ولادته أو تاهله أو توطنه (بيطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل (قوله: إذا لم يبق له بالأول أهل) أي وإن بقي فيه عمار، قال: في النهر: ولو نقل أهله و متاعه وله دور في البلد لا تبقى وطناً له..... (الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة)

البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب (صلاة) المسافر، ط: سعيد.

فتح القدير: (۱۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.

اور اگر جائیداد والی جگہ میں جاتے وقت پندرہ دن تک ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کی نیت نہیں تھی بلکہ دو چار دن میں واپس جانے کا ارادہ تھا یا جب رقم یا آمدنی وصول ہو جائے گی تو واپس آجائے گا، ان صورتوں میں برابر قصر کرے گا۔ اگرچہ بلا ارادہ زیادہ دن ٹھہرنا پڑے۔ (۱)

## جگہ شہر سے الگ ہوگئی

”محلہ شہر سے الگ ہو گیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۱۲۰)

## جگہ گھیرنا

جب تک دوسرے شرکاء کی رضامندی نہ ہو تو استحقاق سے زیادہ جگہ گھیرنا جائز نہیں ہے، مثلاً دس مسافروں کی سیٹ ہے اور دس ہی سوار ہیں تو ہر شخص کا حصہ ایک تختہ کا دسواں حصہ ہے تو دوسرے مسافروں کی رضامندی کے بغیر اس سے زیادہ جگہ پر قبضہ کرنا درست نہیں ہے، اور اگر آٹھ مسافر بیٹھے ہیں تو بقیہ دو سیٹوں میں سے ہر سیٹ کا چوتھائی حصہ ہر ایک مسافر کا حق ہے اس سے زیادہ نہیں۔ (۲)

(۱) (ولایزال) المسافر الذی استحکم سفره ثلاثه بمضى أيام مسافر، (يقصر حتى يدخل مصره یعنی وطنه الأصلي أو ينوی إقامته نصف شهر ببلد أو قرية ..... (وقصر إن نوى أقل منه) أي من نصف شهر (أو لم ينو) شيئاً (و بقی) علی ذلک (سنین) وهو ينوی الخروج فی غد أو بعد جمعة؛ لأن علقمة بن قیس مکث كذلك بخوارزم سنین يقصر الصلاة. (مراقی الفلاح:

(ص: ۴۲۵، ۴۲۶)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی

شامی: (۲/۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب [صلاة] المسافر، ط: سعید.

(۲) عن أبي حرة الرقاشی عن عمه رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ألا لا تظلموا إلا لا یحل مال امرئ إلا بطیب نفس منه. (مشکاة المصابیح: (ص: ۲۵۵)، کتاب البیوع، باب الغصب والعاریة، والفصل الثانی، ط: قدیمی.

لا یجوز لأحد أن یتصرف فی ملک غیره بلا إذنه أو وكالة منه ..... وإن فعل کان ضامناً.

(شرح المجلة: (۱/۶۱) رقم المادة: ۹۶، ط: حنفیہ)

الهنديّة: (۲/۲۰۱)، کتاب الشركة، الباب الأوّل، ط: رشیدیہ.

## جماعت ثانیہ

مسافروں کی جماعت کسی ایسی مسجد میں پہنچنی، کہ اس میں امام، مؤذن متعین ہیں اور باقاعدہ جماعت ہو چکی ہے، تو ان کے لئے بھی مسجد میں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ مسجد سے باہر جماعت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

اور اگر ایسی مسجد ہے جہاں امام اور مؤذن متعین نہیں ہیں تو وہاں دوسری جماعت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۱)

## جمع کرنا

”دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۱۲/۱)

جمعہ جس جگہ درست نہیں وہاں مسافروں نے جمعہ پڑھ لیا

جس جگہ پر شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز درست نہیں ہے وہاں

مسافروں نے جمعہ کی نیت سے دو رکعت فرض نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، بلکہ ظہر کی نیت

(۱) وتکرار الجماعة إلا فی مسجد علی طریق فلا بأس بذلك . (وقال ابن عابدین تحت قوله : و تکرار الجماعة) لما روى عبد الرحمن بن أبي بكر عن أبيه ” أن رسول الله ﷺ خرج من بيته ليصلح بين الأنصار ، فرجع وقد صلى في المسجد بجماعة ، فدخل رسول الله ﷺ في منزل بعض أهله فجمع أهله فصلى بهم جماعة “ ، ولو لم يكره تکرار الجماعة في المسجد لصلی فيه ، وری عن أنس ” أن أصحاب رسول الله ﷺ كانوا إذا فاتتهم الجماعة في المسجد صلوا في المسجد فرادی “ ولأن التکرار يؤدي إلى تقليل الجماعة ؛ لأن الناس إذا علموا أنهم تفوتهم الجماعة يتعجلون فتكثر وإلا تأخروا وهددوا ، وحينئذ فلو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى أهله فيه فإنهم يصلون وحداناً ، وهو ظاهر الرواية ، ظهيرية (قوله : إلا في مسجد علی طریق) هو ما ليس له إمام و مؤذن راتب فلا يكره التکرار فيه بأذان وإقامة ، بل هو الأفضل . (الدر مع الرد : ( ۳۹۵/۱ ) باب الأذان ، مطلب في المؤذن إذا كان غير محتسب في أذانه ، ط : سعيد و ( ۵۵۳/۱ ) باب الإمامة ، مطلب في تکرار الجماعة في المسجد ، ط : سعيد .

الهنديّة : ( ۵۳/۱ ) ، كتاب الصلاة ، الباب الثاني : في الأذان ، الفصل الأول : في صفته وأحوال المؤذن ، ط : رشيدية .

بدائع الصنائع : ( ۱۵۳/۱ ) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان محل وجوب الأذان ، ط : سعيد .

سے دو رکعت قصر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

## جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا خرید و فروخت کرنا

”مسافر کا جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۲/۲)

## جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کا ہوٹل میں کھانا کھانا

جمعہ کی اذان کے بعد مسافر کے لیے ہوٹل میں کھانا چائے پینا اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر تہمت کے گمان سے بچنے کے لیے احتراز کرنا ضروری ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے؟ (۲)

## جمعہ کی نماز

مسافر پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے، اگر کہیں جمعہ کی نماز پڑھنے کا موقع مل جائے اور جمعہ کی نماز ادا کرے تو اچھا ہے، ضروری نہیں ہے، اگر مسافر نے جمعہ کی نماز پڑھ لی تو

(۱) و فی ما ذکرنا إشارة إلى أنه لا تجوز فی الصغيرة التي ليس فيها قاض و منبر و خطيب ..... إلا ترى أن فی الجواهر : لو صلوا فی القرى لزمهم أداء الظهر . (رد المحتار علی الدر المختار : ۱۳۸/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : سعید

☞ شرط صحتها أن تؤدى فی مصر ، حتى لا تصح فی قرية ولا مفازة ..... الخ . (البحر الرائق : ۱۴۰/۲) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط : سعید

☞ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ۱۱۵ ، ۱۱۶ ) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : مكتبة غوثية كراچي .

(۲) وفيه استحباب التحرز من التعرض لسوء الظن، وطلب السلامة..... (عمدة القارى شرح صحيح البخارى : ( ۲۱۷/۱۱ ) أبواب الاعتكاف، باب هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد، تحت حديث ”إن الشيطان يبلغ من الإنسان مبلغ الدم.....“ رقمه : ۵۳۰۲ ، ط : رشيديه) ☞ فتح البارى لابن حجر : ( ۲۸۰/۳ ) أبواب الاعتكاف ، باب : هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد ، ط : دار المعرفة .

☞ ”نی نفسہ جائز ہے مگر ظنہ تہمت سے بچنے کے لیے احتراز واجب ہے، کسی کو کیا معلوم کہ یہ مسافر ہے“ (احسن الفتاوی : (۱۲۷/۳) کتاب الصلاة ، باب الجمعة والعیدین ، عنوان : اذان جمعہ کے بعد سفر کے لیے خرید و فروخت ، ط : سعید)

اس کے ذمہ سے ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی، اور اگر جمعہ کی نماز نہیں پڑھی تو ظہر کی نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

## جمعہ کی نماز کا امام مسافر بن سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز کا امام بن سکتا ہے۔ (۲)

(۱) حتی لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى ..... ومن لا الجمعة عليه إن أذاها جاز عن فرض الوقت ..... وإن نوى أن يخرج في يومه ذلك قبل دخول الوقت أو بعد الدخول لا الجمعة عليه، ولو صلى مع ذلك كان مأجوراً. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۴، ۱۳۵) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية)

☞ (ومن لا الجمعة عليه) كمريض و مسافر و رقيق و امرأة و أعمى و مقعد (إن أذاها جاز عن فرض الوقت)؛ لأن سقوط الجمعة عنه للتخفيف عليه فإذا تحمّل ما لم يكلف به وهو الجمعة جاز عن ظهره كالمسافر إذا صام، وكلام الشراح يدلّ على أنّ الأفضل لهم الجمعة غير أنه يستثنى منه المرأة، لمنعها عن الجماعة.

قال العلامة الطحطاوى رحمه الله: (قوله: إن أذاها جاز عن فرض الوقت) قال القمى: الكلام مشير إلى أنّ فرض الوقت هو الظهر في حق المعذور وغيره، لكنه مأمور بإسقاطه بأداء الجمعة حتماً، والمعذور له رخصة، فالجمعة ليست بدلاً عن الظهر؛ لأنّ حقيقة البدل هو ما يصر إليه عند تعذر الأصل، وليس هذا كذلك، وليس الظهر بدلاً عنها؛ لأنه هو فرض الوقت بل هي فرض مستقل في ذلك اليوم يسقط به الظهر. قال في الفتح: وهذا الوجه يستلزم وجوب الظهر أولاً ثمّ إيجاب إسقاطه بالجمعة. وفائدته هذا الوجوب جواز المصير إليه عند العجز عن الجمعة، اهـ (قوله: وكلام الشراح يدلّ ..... الخ) لقولهم: إن الظهر لهم يوم الجمعة رخصة، فدلّ على أنّ العزيمة صلاة الجمعة كذا في الشرح. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى: (۲/۱۳۸، ۱۳۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: مكتبة غوثية، كراچی)

☞ البحر الرائق: (۲/۱۵۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد.

☞ الدر مع الرد: (۲/۱۵۳، ۱۵۵) كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۲) و جاز للعبد والمريض والمسافر أن يؤمّ فيها ..... الخ. (مراقى الفلاح شرح نور الإيضاح المطبوع مع حاشية الإمام الطحطاوى عليه: (۲/۱۲۶) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: مكتبة غوثية كراچی)

☞ الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۷۵) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية.

☞ ويصلح للإمامة فيها من صلح لغيرها، فجازت لمسافر و عبد و مريض ..... الخ (الدر مع الرد: (۲/۱۵۵) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

☞ البحر الرائق: (۲/۱۵۲)، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد.

## جمعہ کے دن سفر کرنا

جمعہ کے دن زوال سے پہلے سفر کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں، اور زوال کے بعد جمعہ

کی نماز سے پہلے سفر کرنا حرام ہے۔ ہاں اگر جمعہ نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو حرام نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) (لابأس بالسفر يومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظهر) كذا في الخانية. لكن عبارة الظهيرية وغيرها بلفظ دخول بدل خروج. (وقال في شرح المنية: والصحيح أنه يكره السفر بعد الزوال قبل أن يصل إليها ولا يكره قبل الزوال. قال ابن عابدين رحمه الله تحته: (قوله: لابأس بالسفر ..... الخ) أقول: السفر غير قيد بل مثله ما إذا أراد الخروج إلى موضع لا تجب على أهله الجمعة، كما في التاتارخانية، (قوله: كذا في الخانية) وذكر مثله في التجنيس، وقال: إنه استشكله شمس الأئمة الحلواني بأن اعتبار آخر الوقت إنما يكون فيما ينفرد بأدائه والجمعة إنما يؤديها مع الإمام والناس، فينبغي أن يعتبر وقت أدائهم، حتى إذا كان لا يخرج من المصر قبل أداء الناس، يبغي أن يلزمهم شهود الجمعة. اهـ

قلت: وذكر في التاتارخانية عن التمهيد اعتبار النداء، قيل: الأول، وقيل: الثاني، واعتمده في الشرنبلالية.

(قوله: وقال في شرح المنية) تأييد لما في الظهيرية، أفاد به أن ما في الخانية ضعيف، ط. وعلله في شرح المنية بقوله: لعدم وجوبها قبله وتوجه الخطاب بالسعي إليها بعده اهـ.

قلت: وينبغي أن يستثنى ما إذا كانت تفرقه رفقة له لصلاتها ولا يمكنه الذهاب وحده.

تأمل (الدر مع الرد: (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

المصري إذا أراد أن يسافر يوم الجمعة لابأس به إذا خرج من عمران قبل خروج وقت الظهر؛ لأن الجمعة إنما تجب في آخر الوقت وهو مسافر في آخر الوقت. والمسافر إذا قدم المصر يوم الجمعة على عزم أن لا يخرج يوم الجمعة لا تلزمه الجمعة ما لم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً. (البحر الرائق: (۱۴۰/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

وفيه أيضاً: (قوله: ويجب السعي إليها وترك البيع ..... ) والمراد من البيع ما

يشغل عن السعي إليها حتى لو اشتغل بعمل آخر سوى البيع فهو مكروه أيضاً. كذا في السراج الوهاج، وأشار بعطف ترك البيع على السعي إلى أنه لو باع أو اشترى حالة السعي فهو مكروه أيضاً. وصرح في السراج الوهاج بعدمها إذا لم يشغله، وصرح بالوجوب ليفيد أن الاشتغال بعمل آخر مكروه كراهة تحريم؛ لأنه في رتبته، ويصح إطلاق اسم الحرام عليه كما وقع في الهداية.

وبه اندفع ما في غاية البيان من أن فيه نظراً؛ لأن البيع وقت الأذان جائز، لكنه مكروه. فإن المراد بالجواز الصحة لا الحل. (البحر الرائق: (۱۵۶/۲)، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد) =

جن علاقے کے لوگوں پر جمعہ واجب ہونے کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ واجب نہیں وہاں کے لوگوں کے لیے زوال کے بعد بھی سفر کرنا منع نہیں ہے۔ (۱)

### جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا

اگر چند آدمی سفر میں ہیں اور شہر کی آبادی سے باہر ہیں تو جمعہ کے دن ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں بلکہ ایسے مسافروں کو شہر میں جمعہ کی نماز نہ پڑھنے کی صورت میں شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد ظہر کی نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ (۲)

☐ = ولا یکرہ الخروج للسفر یوم الجمعة قبل الزوال و بعده، وإن کان یعلم أنه لا ینخرج من مصره إلا بعد مضي الوقت یلزمه أن یشهد الجمعة، و یکرہ له الخروج قبل أدائها. کذا فی محیط السرخسی. (الفتاویٰ الہندیہ: (۱/۱۴۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

☐ إذا أراد الرجل أن ینسافر یوم الجمعة لا بأس به إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظہر؛ لأن الجمعة إنما تجب فی آخر الوقت وهو مسافر فی آخر الوقت. (الفتاویٰ الخانیة علی هامش الفتاویٰ الہندیہ: (۱/۱۷۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیہ)

☐ (و کرہ) لمن تجب علی الجمعة (الخروج من المصر) یوم الجمعة (بعد النداء) أى: الأذان الأول، وقیل: الثانی، (مالم یصل) الجمعة؛ لأنه شمله الأمر بالسعی قبل تحققه بالسير، وإذا خرج قبل الزوال فلا بأس به بلا خلاف عندنا، وكذا بعد الفراغ منها وإن لم یدر کما.

☐ مراقی الفلاح مع حاشیة الإمام الطحاوی (۲/۱۳۷) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: غوثیہ.

(۱) (قوله: و کرہ لمن تجب علیہ الجمعة) أطلق الکراهة فتكون تحريمية، وأخرج من لا تجب علیہ، فلا کراهة فی خروجه. (حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح: (۲/۱۳۷) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: مکتبه غوثیہ، کراچی)

☐ الہندیہ: (۱/۱۳۸، ۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیہ.

☐ الخانیة علی هامش الفتاویٰ الہندیہ: (۱/۱۷۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیہ.

(۲) (ولا بأس بالسفر یومها إذا خرج من عمران المصر قبل خروج وقت الظہر). (الدر مع الرد: (۲/۱۶۲) باب الجمعة، ط: سعید)

☐ (و حرم لمن لا عذر له صلاة الظہر قبلها فی یومها بمصر) (قوله بمصر) أما لو کان فی قرية فلا یکرہ لعدم صحة الجمعة فیها. (شامی: (۲/۱۵۵) باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید)

☐ (و کرہ) تحريماً (لمعذور و مسجون) و مسافر (أداء ظہر بجماعة فی مصر) قبل الجمعة و بعدها؛ لتقليل الجماعة و صورة المعارضة. قال ابن عابدين رحمه الله: (قوله: تحريماً) ذکر فی البحر: أنه ظاهر كلامهم. قلت: بل صرح به القهستاني. (قوله: أداء الظہر بجماعة) مفہومہ: =

= أن القضاء بالجماعة غير مكروه، وفي البحر: وقيد بالظهر؛ لأن في غيرها لا بأس أن يصلوا جماعة، اهـ (قوله: في مصر) بخلاف القرى؛ لأنه لا جمعة عليهم، فكان هذا اليوم في حقهم كغيره من الأيام، شرح المنية. وفي المعراج عن المجتبي: من لا تجب عليهم الجمعة لبعدها الموضع صلوا الظهر بجماعة. (قوله: لتقليل الجماعة)؛ لأن المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدي إلى تركها، بحر. وكذا إذا علم أنه يصلي بعدها بجماعة ربما يتركها ليصلي معه، فافهم. (قوله: وصورة المعارضة)؛ لأن شعار المسلمين في هذا اليوم صلاة الجمعة وقصد المعارضة لهم يؤدي إلى أمر عظيم فكان في صورتها كراهة التحريم. رحمتي. (الدر مع الرد: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى، والبرادى لهم أن يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة. والمسافرون إذا حضروا يوم الجمعة في مصر يصلون فرادى، وكذلك أهل مصر إذا فاتتهم الجمعة، وأهل السجن والمرض، ويكره لهم الجماعة، كذا في فتاوى قاضي خان. (الفتاوى الهندية: (۱۳۵/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية)

الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱۷۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية.

(قوله: وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة في مصر)؛ لأن المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدي إلى تركها، وما علل به في الهداية أولاً بقوله: لما فيه من الإخلال بالجمعة إذ هي جامعة للجماعات، مبنى على عدم جواز تعددها في مصر واحد، وهو خلاف المنصوص عليه رواية ودراية. قيد بالمصر؛ لأن الجماعة غير مكروهة في حق أهل السواد؛ لأنه لا جمعة عليهم، وأفاد بالكرهية أن الصلاة صحيحة لاستجماع شرائطها. وفي فتاوى الولوالجي: قوم لا يجب عليهم أن لا يحضروا الجمعة لبعدها الموضع صلوا الظهر جماعة؛ لأنه لا يؤدي إلى تقليل الجماعة في الجمعة اهـ. فإن كانوا في السواد فظاهر، وإن كانوا في مصر فهي مستثناة من كلام المصنف، ولو حذف المصنف المعذور والمسجون لكان أولى، فإن أداء الظهر بجماعة مكروه يوم الجمعة مطلقاً، قال في الظهيرية: جماعة فاتتهم الجماعة في مصر فإنهم يصلون الظهر بغير أذان وإقامة ولا جماعة اهـ. وذكر الولوالجي: ولا يصلى يوم الجمعة جماعة في مصر ولا يؤذن ولا يقيم في سجن وغيره لصلاة. ولو زاد أو أداءه منفرداً قبل صلاة الإمام لكان أولى، لما في الخلاصة: ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة، وإن لم يؤخر يكره، هو الصحيح اهـ. .... بالجماعة، لما في التفريق: أن المعذور يصلى الظهر بأذان وإقامة وإن كان لا تستحب الجماعة، وقيد بالظهر؛ لأن في غيرها لا بأس أن يصلوا جماعة وظاهر كلامهم: أن الكراهة في مسألة الكتاب تحريمية؛ لأن الجماعة مؤدية إلى الحرام، وما أدى إليه فهو مكروه تحريماً. (البحر الرائق: (۱۵۳/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)



## جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے

مسافروں کو امام کے جمعہ سے فارغ ہونے تک ظہر کی نماز پڑھنے میں تاخیر کرنا

مستحب ہے۔ (۱)

## جمعہ میں قضا یا دا آ جائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا نماز یاد آ جائے، اور

جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر

اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے

تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔ (۲)

(۱) ويستحب للمريض والمسافر وأهل السجن تأخير الظهر إلى فراغ الإمام من الجمعة، وإن لم يؤخر يكره في الصحيح. كذا في الوجيز للكردي. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۸) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية)

☞ أما المعذور فيستحب له تأخيرها إلى فراغ الإمام، كما يأتي. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۱۵۵) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

☞ ويستحب للمريض تأخيرها إلى فراغ الإمام وكره إن لم يؤخر، هو الصحيح. قال ابن عابدين الشامي رحمه الله: (قوله: ويستحب للمريض) عبارة القهستاني: المعذور، وهي أعم، (قوله: وكره) ظاهر قوله: يستحب، أن الكراهة تنزيهية، نهر. وعليه فما في شرح الدرر للشيخ اسمعيل عن المحيط من عدم الكراهة اتفاقاً محمول على نفي التحريمية. (الدر مع الرد: (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

☞ ويستحب للمريض أن يؤخر الصلاة إلى أن يفرغ الإمام من صلاة الجمعة وإن لم يؤخره يكره، هو الصحيح اهـ. (البحر الرائق: (۲/۱۵۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(۲) إذا تذكر في صلاة الجمعة أن عليه فجر يوم أو فائتة أخرى، فهو على وجوه، إن كان الوقت بحال لو اشتغل بالفائتة يخرج الوقت يمضي في الجمعة عند الكل؛ لأن الترتيب يسقط عند ضيق الوقت، وإن كان في الوقت ساعة بحيث يعلم أنه لو اشتغل بالفائتة لا تفوته الجمعة فإنه يقطع الجمعة في قولهم، ويقضى الفائتة. وإن علم أنه لو اشتغل بالفائتة تفوته الجمعة لكن يمكنه أداء الظهر في آخر الوقت اختلفوا فيه، قال أبو حنيفة وأبو يوسف رحمهما الله تعالى: يقطع الجمعة ويقضى الفائتة، ويصلى الظهر، وقال محمد رحمه الله تعالى: ويمضي في الجمعة ولا يقطع. (الفتاوى الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۱/۱۷۷) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية) =

## جنابت کا تیمم کب ٹوٹے گا؟

”تیمم جنابت کب ٹوٹے گا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۳/۱)

## جنابت لاحق ہو جائے تو کیا کرے؟

مسجد میں سونے کی حالت میں جنابت لاحق ہوگئی تو احساس ہوتے ہی غسل کے لیے فوراً نکل جائے، مستحب یہ ہے کہ تیمم کر لے پھر نکلے، اور اگر کسی وجہ سے فوراً نکلنا ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا واجب اور ضروری ہے۔ (۱)

## جنازہ کی نماز

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے، یعنی اگر بعض افراد جنازہ کی نماز ادا کر لیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے، اگر راستہ میں جنازہ ملے، اور اس جنازہ پر نماز پڑھی جا چکی ہے تو مسافر کے لئے دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنے کا سوال ہی نہیں، اور اگر اس جنازہ پر نماز

☞ ولو ذكر في الجمعة أن عليه الفجر ، فإن كان لا يخاف فوت الجمعة يقطعها ويبدأ بالفجر ، ولو فات الوقت يتم الجمعة لسقوط الترتيب بضيق الوقت ، أما لو خاف فوت الجمعة لا الوقت فعندهما يبدأ بالفجر و عند محمد يتم الجمعة كذا في معراج الدراية . ( الفتاوى الهندية : ( ۱۳۸/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط : رشيدية )

☞ البحر الرائق : ( ۱۵۲/۲ ، ۱۵۳ ) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط : سعيد .

☞ بدائع الصنائع : ( ۲۵۸/۱ ) كتاب الصلاة ، [ صلاة الجمعة ] فصل : وأما كيفية فرضيتها ، ط : سعيد .

(۱) ولو احتلم فيه ، إن خرج مسرعاً تیمم ندباً ، وإن مكث لخوف فوجوباً ولا يصلى ولا يقرأ .

وفى الرد : ( قوله : تیمم ندباً ..... أقول : والظاهر أن هذا فى الخروج أما فى الدخول فيجب .....

ولو أصابته جنابة فى المسجد ، قيل : لا يباح له الخروج من غير تیمم اعتباراً بالدخول ، وقيل :

يباح له . فجعل الخلاف فى الخروج دون الدخول ، والوجه فيه ظاهر ولا يخفى على الماهر .

( الشامية : ( ۱۷۲/۱ ) كتاب الطهارة ، مطلب ، سنن الغسل ، ط : سعيد )

☞ الطحطاوى على الدر : ( ۹۸/۱ ) كتاب الطهارة ، ط : مكتبة العربية .

☞ ( وإذا احتلم فى المسجد يتمم للخروج إذا لم يخف ) من لص أو غيره لعدم الضرورة وإن

خاف يجلس مع تیمم للضرورة ، فإن الضرورات تبيح المحظورات . ( حلبى كبير : ( ص : ۶۱ )

كتاب الطهارة ، سنن الغسل ، فروع إن اجنبت المرأة ، ط : سهيل اكيڈمى )

نہیں پڑھی گئی تو مسافر کے لئے بھی جنازہ کی نماز میں شریک ہونا بہتر ہے، ہاں اگر کچھ دشواری ہو، یا اس کو جانے کی جلدی ہو اور نماز جنازہ میں تاخیر ہو تو مسافر جنازہ کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے گنہگار نہ ہوگا۔ (۱)

## جنس زمین کے سوا دوسری چیزوں پر تیمم کی شرط

جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر تیمم کرنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ اس پر غبار ہو، اور غبار اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے، اور کپڑے وغیرہ پر تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ تیمم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمم کرے۔ (۲)

(۱) الصلاة على الجنابة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدا كان أو جماعة ذكراً كان أو أنثى سقط عن الباقيين . (الهندية : ( ۱ / ۲۲۲ ) كتاب الصلاة ، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ، ط : رشيدية )

☞ الشامية : ( ۲ / ۲۰۷ ) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنابة ، ط : سعيد .

☞ حلبى كبير : ( ص : ۵۸۳ ) كتاب الصلاة ، فصل فى الجنائز ، ط : سهيل اكيڈمى .

☞ وبعضهم جوزوا للمسافر ترك السنن ، والمختار أنه لا يأتى بها فى حال الخوف ، ويأتى بها فى حال القرار والأمن . (الهندية : ( ۱ / ۱۳۹ ) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

☞ الدر المختار مع الرد : ( ۲ / ۱۳۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

☞ البحر الرائق : ( ۲ / ۲۲۹ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : رشيدية

(۲) و سورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو لبداً أو وسادة أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة التى عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمم ..... ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد كذا فى السراج وهى الصحيح . (الهندية : ( ۱ / ۲۷ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع فى التيمم ، الفصل الأول فى أمور لابد منها فى التيمم ، ط : رشيدية )

☞ الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۱ / ۶۲ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، فصل فيما يجوز به التيمم ، ط : رشيدية .

☞ ( قوله : وإن لم يكن عليه نفع وبه بلا عجز ) أى وإن لم يكن على جنس الأرض غبار حتى لو وضع يده على حجر لا غبار عليه يجوز ..... وقوله : وبه بلا عجز ، أى بالنفع يجوز التيمم بلا عجز عن التراب . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۱۳۹ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

## جنگ بندی کے بعد سفر میں فوج کے لئے نماز کا حکم

جنگ بندی کے بعد سفر کی حالت میں فوج جس افسر کے ماتحت ہیں، اس سے معلوم کریں، اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کسی ایک جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو پوری نماز پڑھ لیا کریں، اور اگر پندرہ دن سے کم رہنا معلوم ہو جائے تو قصر کریں یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھیں۔

لیکن اگر متعلقہ افسر کچھ نہ بتلائے تو پھر فوج جس حالت میں ہو اس کا اعتبار ہوگا یعنی اگر سفر میں ہیں تو قصر کرے اور اگر مقیم ہے تو پوری پڑھا کرے اسی طرح اگر قرآن سے معلوم ہو جائے کہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایک ہی جگہ پر رہنا ہے پھر پوری نماز پڑھا کرے۔ (۱)

(۱) وکل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيه وخروجه إلى السفر كذا في محيط السرخسي، فيصير الجندی مقيماً في الفيافي بنية إقامة الأمير في المصر، كذا في الكافي في نواقض الوضوء، الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه، ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لا يصير مقيماً بنية نفسه، حتى أن المرأة إذا كانت مع الزوج، والرقيق مع مولاه، والتلميذ مع استاذه، والأجير مع مستأجره، والجندی مع أميره، فهؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط..... إن لم يعلم التابع بإقامة الأصل، قيل: يصير مقيماً، وقيل: لا يصير مقيماً، وهو الأصح؛ لأن في لزوم الحكم قبل العلم به حرجاً و ضرراً، وهو مدفوع شرعاً. (الهندية: ۱۳۱/۱)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

وفي "الفتاوى العتابية": وکل من صار مقيماً بنية غيره، وهو يقصر ولا يعلم في "المنتقى": أنه يعيد عند محمد، وقال أبو الليث عن أبي يوسف: لا يعيد، هذا إذا أخبر أصحابه، وأما إذا نوى في نفسه ولم يخبر أحداً قالوا: بأنه لا يلزمه الإعادة، وفي الينابيع: فإن نوى الإقامة، ولم يخبرهم إلا بعد أيام فإن صلاتهم في تلك الأيام جائزة، ويتمون صلاتهم بعد ما علموا. وروى عن أصحابنا رحمهم الله: أن عليهم أن يعيدوها، والأول أصح. (الفتاوى التاتارخانية: ۱۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيماً بنية إقامته و يصير مقيماً بنية إقامة غيره. ط: قديمي)

(والمعتبر بنية المتبوع)؛ لأنه الأصل لا التابع كما مره و فاهما مهر المعجل، وعبد غير مكاتب وجندی إذا كان يرتزق من الأمير أو بيت المال و أجير و أسير و غريم و تلميذ مع زوج و مولی و أمير و مستأجر لف نشر مرتب (الشامية: ۱۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

## جنگ کے دوران افواج کے لئے قصر کا حکم

اگر جنگ کا میدان وطن اقامت سے سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو قصر کریں، اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو پوری نماز پڑھیں۔ (۱)

## جنگل میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے

اگر کوئی شخص گھنے جنگل میں رہتا ہے تو جب تک وہ جھاڑی سے باہر نہیں نکل جائے گا مسافر نہیں ہوگا جبکہ وہ جنگل بہت زیادہ وسیع نہ ہو ورنہ صرف آبادی سے باہر نکلنے کی صورت میں مسافر ہو جائے گا۔ (۲)

## جنگ میں گم ہو گیا

”مسافر انقلاب میں گم ہو گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۲/۲)

## جنگی قیدی دارالحرب میں قصر کریں یا اتمام

جنگی قیدی دارالحرب میں پوری نماز پڑھیں قصر نہ کریں، کیونکہ جنگی قیدی

(۱) أقل مسافة تتغير فيها الأحكام مسيرة ثلاثة أيام ، كذا في التبيين . (الهنديّة : ۱۳۸/۱)

كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية

الشامية : ( ۱۲۲/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

البحر الرائق : ( ۱۲۹/۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .

(۲) قوله (من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة ما يشمل بيوت الأخبية ؛ لأن بها

عمارة موضعها : قال في الإمداد ، فيشترط مفارقتها ولو متفرقة ، وإن نزلوا على ماء أو محتطب

يعتبر مفارقتها ، كذا في مجمع الروايات ، ولعله ما لم يكن محتطبا واسعاً جداً . ( الشامية :

( ۱۲۱/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح : ( ص : ۴۲۳ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ،

ط : قديمي )

الفقه الإسلامى وأدلته : ( ۱۳۵۱/۲ ) الباب الثانى : الصلاة ، المبحث الثالث صلاة

المسافر ، المطلب الأول قصر الصلاة الرباعية ، ثالثاً ، شروط القصر ، ط : رشيدية .

دارالحرب کے افسروں کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں مسافر نہیں ہیں۔ (۱)  
 اگر جنگی قیدی دارالحرب کے کسی شہر، قصبہ یا فناء شہر میں ہیں تو جمعہ اور عیدین کی  
 نماز بھی پڑھیں۔ (۲)

## جوان بیوی کو چھوڑ کر علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

”بیوی کو چھوڑ کر علم کے لئے سفر کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۴/۱)

## جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف تو صحیح ہو جائیگا، بشرطیکہ ہوائی  
 جہاز طواف کے دوران مسجد کی حد میں داخل رہے، لیکن عذر کے بغیر ہوائی جہاز پر سوار ہو کر  
 طواف کرنے سے دم دینا واجب ہوگا اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہوگا۔ اسی طرح

(۱) وحکم الأسیر كحكم العبد لاتعتبر نيته . ( الخانية على هامش الهندية : ( ۱۶۶/۱ ) كتاب  
 الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد )

الشامية : ( ۱۳۴/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

الهندية: ( ۱۴۱/۱ ) ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: رشيديه .  
 (۲) والسابع الإذن العام ..... فلا يضر غلق باب القلعة لعدو أو لعادة قديمة ؛ لأن الإذن العام مقرر  
 لأهله و غلقه لمنع العدو لا المصلى ..... وفي الشامية تحت ( قوله ؛ أو قصره ) ..... قلت : وينبغي  
 أن يكون محل النزاع ما إذا كانت لا تقام إلا في محل واحد ، أما لو تعددت فلا ؛ لأنه لا يتحقق  
 التفويت كما أفاده التعليل ، تأمل . ( الشامية : ( ۱۵۱/۲ ، ۱۵۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة  
 الجمعة ، ط: سعيد )

وهي فرض عين كذا في التهذيب ( ثم لوجوبها شرائط في المصلى ) وهي الحرية والذكورة  
 والإقامة والصحة ..... حتى لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان والمسافرين والمرضى .  
 ( الهندية : ۱۴۴/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه )

اعلم أن للجمعة شروط للوجوب ..... و شروط للأداء ..... الثاني الإقامة ، فلا تجب على  
 المسافر لقوله عليه السلام الجمعة واجبة إلا على صبي أو مملوك أو مسافر . ( حلبى كبير :  
 ( ص : ۵۴۸ ) ، كتاب الصلاة ، فصل في صلاة الجمعة ، ط: سبيل اكيڈمى )

اگر کسی نے عذر کے بغیر گاڑی یا جھولے پر سوار ہو کر طواف کیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ (۱)  
 واضح رہے کہ طواف کی حقیقت بیت اللہ کے چاروں طرف گھومنا ہے، اور بیت اللہ  
 کے متعلق یہ تصریح موجود ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک ”کعبہ“ ہے اس لئے طواف،  
 خانہ کعبہ سے اوپر ہو کر کرنا بھی جائز ہے۔ (۲)

### جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا

ہوائی جہاز میں سوار ہو کر میدان عرفات کے اوپر سے گزرنے سے عرفات کا وقوف  
 ادا نہیں ہوگا، کیونکہ وقوف عرفہ کے متعلق یہ تصریح نہیں کہ زمین سے آسمان تک میدان عرفہ  
 ہے بلکہ اکثر و بیشتر کتابوں میں عرفات میں ٹھہرنے کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے۔ (۳)

(۱) وأما ركنه فحصوله كائنا حول البيت سواء كان بفعل نفسه أو بفعل غيره، و سواء كان عاجزا عن  
 الطواف بنفسه..... أو كان قادرا على الطواف بنفسه..... غير أنه إن كان عاجزا أجزأه ولا شيء عليه وإن  
 كان قادرا أجزأه لكن يلزمه دم. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۸) كتاب الحج، فصل أمار كنه، ط: سعيد)  
 الشامية: (۲/۵۱۷) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

ارشاد الساری إلی مناسک ملا علی قاری: (ص: ۱۳۹) فصل فی مکان الطواف مکانہ  
 حول البيت لا فيه، ط، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

البحر العمیق: (۲/۱۱۰۶) الباب العاشر، فصل فی بیان أنواع الأطرفة، ط: مؤسسة الريان  
 المكتبة المكية.

(۲) (ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعا عن البيت) أي من جدرانہ كما صرح به صاحب الغاية  
 (جاز) لأن حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الیوی. (ارشاد الساری إلی مناسک  
 ملا علی قاری: (ص: ۱۵۰)، فصل فی مکان الطواف، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

أن القبلة هي الكعبة عرستها و هوائها إلى عنان السماء لا البناء؛ لأنه ينقل، ولذا حين أزيل البناء في  
 زمن ابن زبير والحجاج لم يترك الصحابة والتابعون الصلاة..... فعلم أن القبلة هي العرصة واليواء ولذا  
 لو صلى على أبي قبيس جاز بلا خلاف. (حلبی كبير: (ص: ۶۱۶) مسائل شتى، ط: سہیل اکیڈمی)  
 الشامية: (۲/۳۵۳) كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد.

(۳) (فإذا نزل) أي بعرفات (يمكث فيها) أي لا يخرج عنها. (ارشاد الساری إلی مناسک  
 ملا علی قاری: (ص: ۱۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)  
 بدائع الصنائع: (۲/۱۳۶) كتاب الحج، فصل: وأما مكانه، ط: سعيد.

ومكانه أي من أرض عرفات للوقوف و نفس المسجد للطواف. (الشامية: (۲/۳۶۷)  
 كتاب الحج، مطلب في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.)

## جہاز کے پانی کا حکم

جہاز کے ہاتھروم میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر وضو نہیں ہے تو ایسے پانی سے وضو کر لیا کرے تیمم نہ کرے۔ (۱)

## جہاز کے عملہ کا حکم

”بحری جہاز کے عملہ کا حکم“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۰/۱)

## جہاز میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

”قبلہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳/۲)

## جہاز میں عید کی نماز کا حکم

عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے وہ تمام شرائط ہیں جو جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی شرائط ہیں، یعنی جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست ہے وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست ہے اور جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا درست نہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں اور جمعہ صحیح ہونے کے لئے شہر، فنائے شہر، قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے اور یہی تمام شرائط عید کے لئے بھی ہیں، بحری جہاز ہو یا ہوائی جہاز نہ شہر ہے نہ فنائے شہر ہے نہ قصبہ اور گاؤں ہے اس لئے وہاں جمعہ اور عید کی نماز پڑھنا درست نہیں اگر جہاز میں پندرہ دن قیام رہے تو اس سے آدمی مقیم نہیں بنے گا۔

(۱) عند ابی یوسف: لا بأس بالوضوء إذا لم يتغير أحد أوصافه كذا في شرح الوقاية، وفي النصاب و عليه الفتوى كذا في المصنوعات. (ہندیہ: (۱۷۱/۱) کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، ط: رشیدیہ)

التاتارخانیۃ: (۱۲۳/۱) کتاب الطہارۃ، الفصل الرابع فی المیاء الّتی یجوز الوضوء بہا والّتی لا یجوز. الخ، ط: قدیمی.

الخانیۃ علی هامش الفتاویٰ الہندیۃ: (۳/۱) کتاب الطہارۃ، فصل فی الطہارۃ بالماء، ط: رشیدیہ.



اسی طرح ریل وغیرہ کی سواری میں بھی عید کی نماز نہیں پڑھ سکتے۔ (۱)

### جہاز والے سے ضمان لینا

مسافر لوگ جہاز میں جو بیگ وغیرہ بورڈنگ کارڈ لیتے وقت جہاز والے کے حوالہ کرتے ہیں اور ان سے ٹوکن لیتے ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری جہاز والوں پر ہے، اگر ایسا بیگ یا سامان وغیرہ گم ہو جائے تو جہاز والوں سے اس کا ضمان لینا جائز ہے اگر ایسا بیگ یا سامان دیتے وقت مقررہ وزن سے زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے وزن چارج دینا پڑا تو وہ رقم بھی لینا جائز ہوگا۔  
یہی حکم بس اور ریل کا بھی ہے۔ (۲)

(۱) وأما شرائط وجوبها وجوازها فكل ما هو شرط وجوب الجمعة وجوازها فهو شرط وجوب صلاة العیدین وجوازها من الإمام والمصر والجماعة والوقت إلا الخطبة فإنها سنة بعد الصلاة. (بدائع الصنائع: (۲۷۵/۱) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة العیدین فی شرائط وجوبها وجوازها، ط: سعید)

☞ البحر الرائق: (۱۵۷/۲)، كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

☞ حلبی کبیر: (ص: ۶۶/۵) فصل فی صلاة العید، ط: سهیل اکیڈمی.

(۲) (ویضمن بالتعدی) وهذا حکم الأمانات. (الشامیة: (۳۲۰/۳) باب الشركة، ط: سعید)

☞ فتح القدیر: (۸۰/۹) كتاب الرهن، ط: رشیدیہ.

☞ بدائع الصنائع: (۱۳۳/۶) كتاب الهبة، فصل فی حکم الهبة، ط: سعید.

☞ ولا یضمن ما ملک فی یدہ وإن شرط علیه الضمان ..... خلافاً للأشباه (قوله: خلافاً

لأشباه) أي من أنه إن شرط ضمانه ضمن اجماعاً، وهو المنقول عن الخلاصة، وعزاه ابن ملک

للجامع، ..... قلت: عن الأشباه معزياً للزیلعی: إن الردیعة بأجر مضمونة فلیحفظ. الدر مع

الرد: (۶۵/۲ - ۶۸) كتاب الأجرة، باب ضمان الأجير، مطلب: یفتی بالقیاس علی قوله: و

مطلب: ضمان الأجرى المشترك مقید بثلاثة شرائط، ط: سعید)

چ

## چاشت

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو چاشت کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔ (۱)

## چیل چرانا

مسجد وغیرہ سے چیل چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

اور اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک مسجد سے چوری کا دوسرے مالک کو تکلیف پہنچانے

کا، ایسے لوگوں کی موت عبرتناک ہوتی ہے۔ (۳)

(۱) (ویاتی) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن و قرار و إلا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتي بها من المختار؛ لأنه ترك لعذر، تجنيس، و قيل: إلا سنة الفجر. وفي الشامية: و قال الهندواني: الفعل حال النزول و الترك حال السير. (الشامية: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشديه. التاتارخانية: (۵/۲)، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي. (۲) ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ بما لم يتجه الشريعة من نحو السرقة، والخيانة، والغصب، والقمار، وعقود الربا. (تفسير مدارك: (۲۳۸/۱) سورة النساء: [رقم الآية: ۲۹] ط: قديمي)

الكشاف: (۵۳۳/۱) سورة النساء: [رقم الآية: ۲۹] ط: قديمي.

صفوة التفاسير للصابوني: (۲۳۸/۱) نساء: [رقم الآية: ۲۹]، ط: قديمي.

(۳) من أراد أدنى مضرة للمسلمين ابتلاه الله تعالى في ماله و نفسه و من أراد نفعهم أصابه الله في نفسه

و ماله خيراً. (مرقاة المفاتيح: (۱۱۲/۶)، كتاب البيوع، باب الاحتكار، الفصل الثالث، ط: رشديه)

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا كَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾

(وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) يفعلون بهم ما يؤذون به من قول أو فعل (فقد احتملوا

بُهْتَانًا أَي فَعَلًا شَنِيعًا) وقيل ما هو كالبُهْتان أَي الكذب الذي يبُهت الشخص لفظاعته في الإثم.

(روح المعاني: (۳۵۹/۲۲) [رقم الآية: ۵۸] ط: رشديه)

الشامية: (۴۹۳/۲) كتاب الحج، مطلب في دخول مكة، ط: سعيد.

## چٹائی

مسافر کے لئے مسجد کی چٹائی لیٹنے کے لئے استعمال کرنا جائز ہے مگر احتیاط کرنا بہتر ہے نماز کے اوقات کے علاوہ مسجد کی بجلی اور پنکھا استعمال نہیں کرنا چاہئے، جیسا کہ مسجد کے چراغ کو نماز کے اوقات کے علاوہ اوقات میں درس و تدریس کے لئے استعمال کرنا درست نہیں، تہائی رات تک چونکہ عموماً عشاء کی نماز ہوتی ہے اس لئے تہائی رات تک مسجد کے چراغ کی روشنی میں درس و تدریس میں مشغول رہنا جائز ہے اس کے بعد نہیں لہذا تہائی رات کے بعد سونے کے لئے بھی بجلی اور پنکھے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ (۱)

## چرانا

جہاز وغیرہ کے ہاتھ روم سے صابن، تیل اور میک اپ وغیرہ کا سامان چرانا، اٹھا کر لے جانا جائز نہیں، اسی طرح مسجد کے وضو خانوں سے صابن، تیل، تولیہ وغیرہ، چرانا اور اٹھا کر لے جانا جائز نہیں ہے۔ (۲) اس میں ڈبل گناہ ہے، ایک چوری کا دوسرے بعد

(۱) ولا بأس بترك سراج المسجد إلى ثلث الليل؛ لأن لهم أن يؤخروا الصلاة إلى ثلث الليل ولا يترك أكثر من ذلك، إلا إذا شرطه الواقف أو كان معتاداً في ذلك الموضع ويجوز أن يدرس الكتاب بضوئه قبل الصلاة وبعدها ما دام الناس يصلون فيه. (حلبی کبیر: (ص: ۶۱۳) فصل فی احکام المسجد، ط: سہیل اکیڈمی)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۶۸/۱) كتاب الطهارة، فصل في المسجد، ط: رشيدية.

الهندية: (۱۱۰/۱) كتاب الصلاة، قبل الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية.

(۲) عن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال قال رسول الله ﷺ: ألا لا تظلموا إلا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه. رواه البيهقي في شعب الإيمان والدارقطني في المجتبى. (مشكاة المصابيح: (۲۶۱/۱) كتاب البيوع، باب الغصب والعارية، ط: رحمانية)

متولى المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد إلى بيته، وله أن يحمله من البيت إلى المسجد.

(الهندية: (۴۶۲/۲) كتب الوقف، الباب الحادي عشر في المسجد، الفصل الثاني، ط: رشيدية)

الخانية على هامش الفتاوى الهندية: (۲۹۴/۳)، كتاب الوقف، باب الرجل يجعل داره مسجداً، ط: رشيدية.

میں آنے والوں کی تکلیف دہی کا۔ (۱)

## چلتا پھرتا تاجر

”چلتا پھرتا مسافر“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۸/۱)

## چلتا پھرتا مسافر

چلتا پھرتا مسافر تاجر جو دور دراز علاقے میں جاتا ہے، اور کسی بھی مقام پر چند دن سے زائد نہیں ٹھہرتا بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور علاقے جایا کرتا ہے تو جب تک وہ اپنے وطن واپس نہیں آئے گا یا کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا تب تک وہ قصر کرتا رہے گا۔ (۲)

## چلتی گاڑی میں نماز کا حکم

چلتی گاڑی میں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص چلتی گاڑی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہے، اور وقت کے اندر اسٹیشن پر اتر کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے، تو ایسی صورت میں عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہوگا۔ (۳)

(۱) انظر الحشیة السابقة رقم : ۳ فی الصفحة رقم : ۱۷۶ . (من أراد أدنی مضرۃ للمسلمین)

(۲) وأما بیان ما یصیر المسافر به مقيماً : فالمسافر یصیر مقيماً بوجود الإقامة . والإقامة تثبت بأربعة أشياء : أحدها : صریح نية الإقامة ، وهو أن ینوی الإقامة خمسة عشر يوماً فی مكان واحد ، صالح للإقامة ، فلا بد من أربعة أشياء : نية الإقامة ، ونية مدة الإقامة ، واتحاد المكان ، وصلاحيته للإقامة .

(بدائع الصنائع : ( ۹۷/۱ ) كتاب الصلاة ، فصل فی بیان ما یصیر المسافر به مقيماً ، ط : سعید)

☞ الہندیة : ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلوة المسافر ، ط : رشیدیہ .

☞ حلبي كبير : ( ص : ۵۳۹ ) فصل فی صلوة المسافر ، ط : سهیل اکیدمی .

(۳) وإذا صلی قاعداً فی السفینة وهی تجری مع القدرة علی القيام تجوز مع الکراهة عند أبی حنیفة رحمہ اللہ وعندہما لا تجوز ..... وأجمعوا أنه لو کان بحال یدور رأسه لو قام تجوز الصلاة فیہا قاعداً کذا فی الخلاصة . ( الہندیة : ( ۱۳۳/۱ ، ۱۳۴ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلوة المسافر ، قبیل الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة ، ط : رشیدیہ )

☞ الشامیة : ( ۱۰۱/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، مطلب فی الصلاة فی السفینة ، ط : سعید .

☞ التاتارخانیة : ( ۳۶/۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاة فی السفینة ، ط : قدیمی .

## چمڑا

سور کی کھال کے علاوہ باقی جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور موزے پاک کھال سے ہی بنائے جاتے ہیں اس لئے بازار میں عام طور پر چمڑے کے جو موزے ملتے ہیں وہ پاک ہیں استعمال کرنا جائز ہے۔ (۱)

## چمڑے کے موزے کے نیچے عام موزہ کا حکم

چمڑے کے موزوں کے اندر عام سوتی اور اونی موزے وغیرہ پہننا درست ہے۔ (۲)  
اور ایسے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(۱) وکل إهاب دبغ فقد طهر ..... إلا جلد الخنزير والآدمي . ( البحر الرائق : ( ۱ / ۹۹ ، ۱۰۰ )  
كتاب الطهارة ، ط : سعيد )

❏ الدر مع الرد : ( ۱ / ۲۰۳ ، ۲۰۴ ) كتاب الطهارة ، باب المياه ، مطلب : في أحكام  
الدباغة ، ط : سعيد .

❏ الهندية : ( ۳ / ۱۱۵ ) كتاب البيوع ، الباب التاسع فيما يجوز بيعه و ما لا يجوز ، الفصل  
الخامس في بيع المحرم الصيد ، وفي بيع المحرمات ، ط : رشيدية .

❏ ويمسح على الجوزب المجلد وهو الذي وضع الجلد على أعلاه ، وأسفله . ( الهندية :  
۱ / ۳۲ ) كتاب الطهارة ، الباب الخامس في المسح على الخفين ، ط : رشيدية )

❏ الخانية على هامش الفتاوى الهندية : ( ۱ / ۴۶ ) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط : رشيدية .  
❏ الشامية : ( ۱ / ۲۶۱ ) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد .

(۲) ونقل من فتاوى الشاذي أنّ ما يلبس من الكرباس المجرد تحت الخف يمنع المسح على الخف لكونه فاصلاً وقطعة كرباس تلف على الرجل لا يمنع ؛ لأنه غير مقصود باللبس لكن يفهم ممّا ذكر في الكافي أنه يجوز المسح عليه ؛ لأنّ الخف الغير الصالح للمسح إذا لم يكن فاصلاً فلأن لا يكون الكرباس فاصلاً أولى . اهـ وقد وقع في عصرنا بين فقهاء الروم بالروم كلام كثير في هذه المسئلة فمنهم من تمسك بما في فتاوى الشاذي وأفتى بمنع المسح على الخف الذي تحته الكرباس ..... ومنهم من أفتى بالجواز وهو الحق لما قدمناه عن غاية البيان . ( البحر الرائق :

( ۱۸۱ ، ۱۸۲ ) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد )

❏ منحة الخالق على البحر الرائق : ( ۱ / ۱۸۱ ) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد .

❏ حلبى كبير : ( ص : ۱۱۲ ) فصل في المسح على الخفين ، ط : سهيل اكيڈمى .

❏ الشامية : ( ۱ / ۲۶۹ ) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد .

## چندہ کی بقیہ رقم

اگر کسی علاقے میں کوئی مسافر آ کر وفات پا گیا، اس کی تجہیز و تکفین کے لئے چندہ کیا گیا اس میں سے کچھ رقم بیچ گئی تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہے کہ بقیہ رقم کس نے دی ہے تو وہ رقم اس کو دے دی جائے، اور اگر بقیہ رقم کس نے دی ہے معلوم نہیں تو کسی غریب آدمی کی تجہیز و تکفین میں استعمال کی جائے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہو رقم کسی غریب محتاج کو صدقہ کر دے۔ (۱)

## چور نے مسافر کو قتل کر دیا

”مسافر کو قتل کر دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۱/۲)

## چوڑائی پر مسح کرنا

اگر دونوں موزوں پر چوڑائی میں مسح کرے تو مسح ہو جاتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (۲)

(۱) رجل مات فی مسجد قوم فقام أحدہم وجمع الدراہم ، ففضل من ذلک شیئاً إن عرف صاحب الفضل ردہ علیہ ، وإن لم یعرف کفن بہ محتاجاً آخر ، وإن لم یقدر علی صرفہ إلی الکفن یتصدق بہ علی الفقراء . (الہندیۃ : ( ۱۶۱ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثالث فی التکفین ، ط : رشیدیہ)

الخانیۃ علی ہامش الہندیۃ : ( ۱۸۹ / ۱ ) کتاب الصلاة ، باب فی غسل المیت وما یتعلق بہ من الصلاة علی الجنائز والتکفین و غیر ذلک ، ط : رشیدیہ .

قلت : وفی مختارات النوازل لصاحب الہدیۃ : فقیر مات فجمع من الناس الدراہم وکفنوہ و فضل شیئاً ، إن عرف صاحبه یرد علیہ ، وإلا یصرف إلی کفن فقیر آخر أو یتصدق بہ . (الشامیۃ : ( ۲۰۶ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، فصل فی الکفن ، مطلب فی کفن الزوجة علی الزوج ، ط : سعید)  
التاتارخانیۃ : ( ۱۱۳ / ۲ ) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، قسم آخر فی کیفیۃ التکفین ، ط : قدیمی .

(۲) ولو مسح بثلاث أصابع موضوعة غیر ممدودة یجوز ویكون مخالفاً للسنة کذا فی منیۃ المصلی . (الہندیۃ : ( ۱۳۳ / ۱ ) کتاب الطہارۃ ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین ، ط : رشیدیہ)  
و کذا لو مسح علیہما عرضاً جاز و کذا لو مسح بثلاثة أصابع موضوعة وضعاً غیر ممدودة یجوز أيضاً لما قلنا ولكنه یكون مخالفاً للسنة فی جمیع ذلک . (حلبی کبیر : ص : ۱۱۰) ، فصل فی المسح علی الخفین ، ط : سهیل اکیڈمی =

## چومنا

”گلے ملنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۵/۲)

## چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے

جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے وہاں نمازوں کے اوقات کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کی جائیں۔ مثلاً چوبیس گھنٹے کے دن رات ہوتے ہیں اس میں اندازہ سے پانچوں نمازوں کے اوقات الگ الگ متعین کر کے پانچوں وقت کی نماز ادا کریں، اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے کی ابتداء اور انتہا کے اوقات کو بھی متعین کریں، یا ایسے علاقے کے لوگ ان کے ایسے قریبی علاقے کے اعتبار سے روزہ کی ابتداء اور انتہا کا حساب کریں جہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے۔ (۱)

مزید تفصیل کے لئے ”طویل دن والے علاقوں میں روزے کا حکم“ کے عنوان کے تحت ”روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا“ ص ۱۴۵ دیکھیں۔

☞ لو مسح علیہما عرضاً أجزاءً ولکن یكون مخالفاً للسنة . ( التاتارخانیة : ( ۱۹۹/۱ )  
 کتاب الطہارۃ ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین ، النوع الأول فی صورة المسح  
 و کیفیتہ و مقدارہ ، ط : قدیمی )

(۱) قال الرملى فى شرح المنهاج : ويجرى ذلك فيما لو مكث الشمس عند قوم مدة ، قال فى إمداد الفتاح قلت : وكذلك يقدر لجميع الأجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة ، وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا فى كتب الأئمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعاً فى الصلوات . ( الشامية : ( ۳۶۵/۱ ) كتاب الصلاة ، مطلب فى فاقد وقت العشاء ، ط : سعيد )

☞ ( قوله : وليس مثل اليوم ) روى مسلم عن النوراس بن سمعان قال : ذكر رسول الله ﷺ الدجال ولبثه فى الأرض أربعين يوماً ، يوم كسنة و يوم كشهرو يوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم قلنا فذلك اليوم الذى كسنة يكفينا فيه صلاة يوم ؟ قال : لا ، قدروا له قدره اهـ . قال الأسنوى ويقاس عليه اليوم التالى واستظهر الكمال وجوب القضاء استدلالاً بحديث الدجال ، وتبعه ابن الشحنة فى ألغازه وذكر فى المنح أنه المذهب ، ولا ينوى القضاء لفقد وقت الأداء . ( الطحطاوى على المراقى : ص : ۱۷۸ ) كتاب الصلاة ، ط : قدیمی )

☞ ( البحر الرائق : ( ۲۴۷/۱ ) كتاب الصلاة ، ط : سعيد .

## چیز لے لی قیمت ادا نہ کر سکا

”قیمت ادا نہ ہو سکی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸۵/۲)

## چیز ملی

جہاز ریل یا گاڑی وغیرہ میں اگر کسی کی کوئی چیز ملی ہے، تو اس کو اٹھا کر اپنے کام میں لانا جائز نہیں، بلکہ مالک کو واپس کرنے کی نیت سے حفاظت سے رکھے اور اگر ممکن ہے تو اعلان بھی کرے، اگر اعلان اور انتظار کے بعد مالک کے ملنے سے مایوسی ہو گئی تو کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو صدقہ کر دے، اور اگر خود محتاج اور زکوٰۃ کے مستحق ہے تو خود استعمال کر سکتا ہے۔

اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو مالک کو بتا دے کہ صدقہ کر دیا ہے، اگر وہ اس پر راضی ہو جائے بہتر ورنہ اپنی جیب سے رقم دیدے، اور ثواب رقم دینے والے کو ملے گا۔ (۱)

(۱) وإذا رفع اللقطة يعرفها ..... ويعرف الملتقط في الأسواق والشوارع مدة يغلب على طنه أن صاحبها لا يطلبها بعد ذلك ..... ثم بعد تعريف المدة المذكورة، الملتقط مخير بين أن يحفظها حسبة وبين أن يتصدق بها، فإن جاء صاحبها فأمضى الصدقة يكون له ثوابها وإن لم يمضها ضمن الملتقط ..... إن كان الملتقط محتاجاً، فله أن يصرف اللقطة إلى نفسه بعد التعريف، كذا في المحيط وإن كان الملتقط غنياً لا يصرفها إلى نفسه بل يتصدق. (الهندية: ۲۸۹/۲، ۲۹۱) كتاب اللقطة، ط: رشديه

الشامية: (۲۸۰ - ۲۷۸/۳)، كتاب اللقطة، ط: سعيد.

المحيط البرهاني: (۱۷۲/۸)، كتاب اللقطة، الفصل الثاني في تعريف اللقطة وما يصنع بها بعد التعريف، ط: ادارة القرآن.



## ح

## حاجی پر قربانی کا حکم

”مسافر حاجی پر قربانی کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۵/۲)

## حاجی حج کے سفر میں مرجائے

”حج کے سفر میں حاجی مرجائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۶/۱)

## حاجی کی اقامت کی نیت

اگر حاجی ۲۳ ذی قعدہ کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اس کی نیت درست نہیں اور وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اس کو درمیان میں عرفات میں ضرور جانا ہے اس لئے اقامت صحیح ہونے کی شرط نہیں پائی جائے گی، اور وہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا البتہ مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

## حادثہ میں مسافر مر گیا

اگر مسافر ٹرین، بس وغیرہ سے گر کر مرجائے یا کٹ جائے یا ایکسیڈنٹ ہو جائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا، دینوی اعتبار سے اس پر شہادت کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو غسل دینے کے بعد کفن پہنا کر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ (۲)

(۱) ذکر فی کتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر و نوى الإقامة نصف شهر لا تصح؛ لأنه لا بد له من الخروج إلى عرفات فلا يتحقق الشرط. (الهندية: ۱/۱۳۰)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

❏ بدائع الصنائع: (۱/۹۸)، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير به المسافر مقيماً، ط: سعيد.

❏ البحر الرائق: (۲/۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) شہید فی حکم الآخرة فقط..... والغريق إذا مات بالغرق، والغريب إذا مات بالغرابة. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۲/۱۵۸۹) المبحث الثامن صلاة الجنازة وأحكام الجنائز والشهداء والقبور، المطلب الرابع في الشهادة في سبيل الله، ط: رشيدية =

## حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا مقیم ہے یا مسافر

اگر حج سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچنے والا آدمی کا سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام ہو چکا ہے تو وہ مقیم ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔

اور اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن قیام نہیں ہوا بلکہ اس سے کم ہوا ہے تو وہ مسافر ہے مقیم نہیں ہے وہ مکہ مکرمہ، منی، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرے گا، البتہ اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

☐ لو مات حتف أنفه أو تردى من موضع أو احترق بالنار أو مات تحت هدم لا يكون شهيداً أى فى حكم الدنيا وإلا فقد شهد رسول الله ﷺ للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنهم شهداء، فينالون ثواب الشهداء، كذا فى البدائع . ( البحر الرائق : ( ۱۹۶/۲ ) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط: سعيد )

☐ ولما أطلق الشهيد بطريق الاتساع على الغريق والحريق والغريب وغيرهم مما كان لهم ثواب المقتولين . ( مجمع الأنهر : ( ۲۳۳/۱ ) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت )

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة و منى والكوفة والحيرة لا يسير مقيماً وإن كان إحداهما تبعاً للآخر ..... يصير مقيماً . ( الهنذية : ( ۱۴۰/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيدية )

☐ حين أتاهما كان بينه وبين يوم التروية خمسة عشر يوماً أو أكثر فحينئذ يصير مقيماً ثم بالخروج إلى منى و عرفات لا يصير مسافراً . ( المبسوط للسرخسى : ( ۱۶۰/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشيدية )

☐ قوله: (لابمكة ومنى) أى لو نوى الإقامة بمكة خمسة عشر يوماً فإنه لا يتم الصلاة؛ لأن الإقامة لا تكون فى مكانين . ( البحر الرائق : ( ۱۳۲/۲ ) ، كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد )

☐ إذا نوى المسافر الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين ، فإن كانا مصرأً واحداً أو قرية واحدة صار مقماً ؛ لأنهما متحدان ..... وإن كانا مصرين نحو مكة و منى أو الكوفة والحيرة أو قريتين ، أو إحداهما مصرأً والآخر قرية لا يصير مقيماً ؛ لأنهما مكانان متباينان حقيقةً و حكماً . ( بدائع الصنائع : ( ۹۸/۱ ) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، فصل فى بيان ما يصير به المسافر مقيماً ، ط: سعيد )

## حج کے سفر کے وقت کی دعا

حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے دوست احباب اور قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کرے اور ان سے اپنا قصور معاف کرائے اور ان سے خیر و بھلائی کی دعا کی درخواست کرے جب گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، اور جب دروازہ کے قریب آئے تو سورہ انا انزلنا الخ پڑھے، اور جب گھر سے باہر آئے اپنی استطاعت کے مطابق کچھ صدقہ کرے اور آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ

أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ“.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا

گمراہ کر دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم ہو، یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت ہو۔

اگر اس دعا کے الفاظ یاد نہ ہوں تو مضمون اور مفہوم کے مطابق اپنی زبان میں دعا

کرے، اور جہاز پر سوار ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھے۔ (۱)

(۱) ولیتصدق بشیء عند خروجہ من منزله..... وإذا خرج من منزله فليقل اللهم انى أعود بك أن

أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل على . (فتح القدير : (۲/۳۱۹)

كتاب الحج ، مقدمة الموعودة ، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه ، ط : رشيدية)

☞ وإذا أراد الخروج من باب منزله يقول : بسم الله الرحمن الرحيم ، توكلت على الله رب

العرش العظيم لا حول ولا قوة إلا بالله ، استغفر الله وأتوب إليه ، ثم قرأ ” ﴿إنا أنزلناه .....﴾

وختمها . (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر : (۱/۲۶۵) كتاب الحج ، باب ، ط : دار

الكتب العلمية ، بيروت : ۱۴۱۰ھ ، ۱۹۹۸م)

☞ فإذا بلغ باب داره قرأ : ﴿إنا أنزلناه في ليلة القدر﴾ . (فتح القدير : (۲/۳۲۰) ، كتاب

الحج ، (المقدمة الموعودة) ط : المكتبة الرشيدية)

☞ إذا أراد الرجل أن يحج قالوا ينبغي أن يقضى ديونه ..... و سنتهما أن يصلى ركعتين بسورة

الإخلاص ويدعو بالدعاء المعروف للاستخارة عنه عليه السلام ثم يبدأ بالتوبة وإخلاص النية

ورد المظالم والاتحلال من خصومه ومن كل من عامله كذا في فتح القدير ، وقضاء ما قصر في

فعله من العبادات والندم على تفريطه والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك ..... =

## حج کے سفر میں حاجی مرجائے

اگر حج کے سفر کے دوران مسافر کا انتقال ہو جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ جس سال حج فرض ہوا تھا اگر اسی سال حج کے لئے چلا گیا تھا، اور موت کی وجہ

سے حج ادا نہیں کر سکا، تو اس صورت میں انتقال کے وقت حج بدل کرانے کے لئے وصیت

کرنا واجب نہیں ہوگا۔

۲۔ اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، اور تاخیر کر کے دوسرے کسی سال کو حج کے

لئے جا رہا تھا کہ سفر کے دوران فوت ہو گیا، تو اس کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا

= ويتجرد عن الرياء والسمعة والفخر ..... ويودع أهله وأخواته ويستحلهم ويطلب دعائهم

ويأتيهم لذلك ..... ويصلي ركعتين قبل أن يخرج من بيته . (الهندية : ( ۲۱۹ / ۱ ، ۲۲۰ )

كتاب المناسك ، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه الخ ، ط : رشيدية )

ويتأذن أبويه و دائنه و كفيله و يودع المسجد بر كعتين و معارفه و يستحلهم و يلمس

دعائهم و يتصدق بشيئ عند خروجه . ( الشامية : ( ۲ / ۲ ) كتاب الحج ، مطلب في فروض

الحج و واجباته ، ط : سعيد )

التاتارخانية : ( ۲ / ۲۳۸ ، ۲۳۹ ) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط :

ادارة القرآن كراچی .

يستحب أن يتصدق بشيئ من ماله قبل خروجه و بعده على الفقراء ..... ينبغي إذا أراد

الخروج من منزله أن يصلي ركعتين ..... ويستحب أن يقرأ بعد سلامه آية الكرسي و لإيلاف

قريش ..... يستحب أن يودع المسافر أهله و عياله و أقاربه و جيرانه و إخوانه و يلمس منهم الدعاء

و يستحل منهم ، و يتوصل إلى تطيب قلوبهم بما يقدر عليه ، فبذلك يخلصون له الدعاء ..... إذا

خرج من بيته يستحب أن يقول ما صح عن النبي ﷺ في ذلك و هو ما روته أم سلمة ، أن النبي

ﷺ : كان إذا خرج من بيته قال : بسم الله توكلت على الله ، الله إني أعوذ بك أن أضل أو أضل

أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ " ..... ( البحر العميق : ( ۱ / ۳۵۹ ، ۳۶۱ ،

۳۶۳ ، ۳۶۴ ) الباب الخامس في أمور تتعلق بالسفر ، ط : مؤسسة الريان ، المكتبة المكية )

ويتصدق بشيئ عند خروجه من منزله ..... وإذا كرج من منزله فليقل اللهم إني أعوذ بك أن

أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو يجهل عليّ . ( فتح القدير : ( ۲ / ۳۱۹ )

كتاب الحج ، مقدمة الموعودة ، يكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه ، ط : رشيدية )

واجب ہوگا، اگر وصیت نہیں کر سکا تو پھر ورثاء اگر اپنی طرف سے حج بدل کرادیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۱)

## حج کے سفر میں موت آجائے

”سفر حج میں موت ہو جانا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۷۶/۱)

### حق برابر ہے

ریل یا جہاز میں یا ریلوے پلیٹ فارم پر یا ویٹنگ روم میں جہاں سب مسافروں کا حق برابر ہے اس میں کوئی اپنا کام کرنا جس سے دوسرے مسافروں کو تکلیف ہو جائز نہیں مثلاً گندگی پھیلانا، پھل وغیرہ کھا کر چھلکے بکھیر دینا، پان کی پیک یا سگریٹ کا دھواں اس طرح نکالنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو، سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے کام کرنے والے پر لعنت کے الفاظ آچکے ہیں۔ (۲)

(۱) خرج المكلف إلى الحج و مات في الطريق وأوصى بالحج عنه ، إنما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه ، أما لو حج عن عامه فلا . ( الشامية : ( ۲ / ۶۰۳ ) ، كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب في حج الصرورة ، ط : سعيد )

☞ وإذا حج الرجل عن أبيه أو عن أمه حجة الإسلام من غير وصية أو وصى بها الميت أجزاءه إن شاء الله تعالى . ( كتاب المبسوط للسرخسی : ( ۳ / ۷۸ ) ، كتاب المناسك ، باب الحج عن الميت وغيره ، ط : رشیدیہ )

☞ ارشاد الساری إلى مناسك الملا علی القاری : ( ص : ۶۱۱ - ۶۱۳ ) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادیة ، مكة المكرمة .

☞ غنية الناسك : ( ۳۲۲ - ۳۲۸ ) باب الحج عن الغير ، ط : ادارة القرآن .

(۲) عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ”ملعون من ضار مؤمناً أو مكر به“ .

(مشكاة المصابيح : ( ص : ۴۲۸ ) ، كتاب الآداب ، باب ما ينهى عنه من التهاجر ، الفصل الثاني ط : قديمی )

☞ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ..... الأولى فيه : الحث على ترك أذى المسلمين بكل ما يؤذى ..... ( عمدة القاری : ( ۱ / ۲۱۸ ) ، كتاب الإيمان ، باب : المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ، ط : رشیدیہ )

☞ أن من أراد أدنى مضرة للمسلمين ابتلاه الله تعالى في ماله و نفسه ، ومن أراد نفعهم أصابه الله في نفسه و ماله خيراً . ( المرقاة : ( ۶ / ۱۱۲ ) ، كتاب البيوع ، باب الاحتكار ، الفصل الثالث ، ط : رشیدیہ )

## حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا

حنفی مسلک کے مطابق مسافر کے لئے قصر کرنا واجب ہے، اور شافعی مسلک میں مسافر پر قصر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ قصر نہ کرنا بہتر ہے۔ (۱)

لہذا حنفی مسلک کے مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرتے ہوئے سفر میں قصر نہ کرنا درست نہیں بلکہ ہر مسلک والوں کو اپنے اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ (۲)

باقی اگر ایسے مسافر نے تنہا نماز پڑھی ہے تو نماز ہو جائے گی اور گناہ بھی ہوگا۔ (۳)

(۱) قال أصحابنا رحمهم الله: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان: وقال الشافعي رحمه الله تعالى: فرضه أربع والركعتان رخصة. (المحيط البرهاني: (۲/۳۸۳) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: ادارة القرآن)

☞ قال الحنفية: القصر واجب عزيمة، وفرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان لا تجوز له الزيادة عليهما عمداً. (الفتاوى الإسلامية وأدلته: (۲/۱۳۳۹) الباب الثاني: الصلاة، الفصل العاشر، أنواع الصلاة: المبحث الثالث، صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ حلبى كبير: (ص: ۵۳۷) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى.

(۲) قال من القنية في كتاب الكراهية: ليس للعامة أن يتحول من مذهب إلى مذهب، ويستوى فيه الحنفى والشافعى. الشامية: (۵/۲۸۱)، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ط: سعيد)

☞ وقالوا: المنتقل من مذهب إلى مذهب باجتهاد وبرهان اثم يستوجب التعزير، فبلا اجتهاد وبرهان أولى. (البحر الرائق: (۶/۲۲۷)، كتاب القضاء، ط: رشيدية)

☞ فتح القدير: (۶/۳۶۰) كتاب أدب القاضي، ط: رشيدية.

(۳) وإن اثم، فإن قعد في الثانية قدر التشهد أجزاءه والأخريان نافلة له ويصير مسيئاً لتأخير السلام. (حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) كتاب الصلاة، فصل المسافر، ط: سهيل اكيڈمى)

☞ فإن أتم الرباعية وصلى أربعاً وقد قعد في الركعة الثانية مقدار التشهد أجزاءه الركعتان عن فرضه وكانت الركعتان الأخريان له نافلة ويكون مسيئاً، وإن لم يقعد في الثانية مقدار التشهد بطلت صلاته؛ لاختلاط النافلة قبل إكمالها. (الفتاوى الإسلامية وأدلته: (۲/۱۳۳۹)، الفصل العاشر، أنواع الصلاة، المبحث الثالث: صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ الشامية: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

اور اگر امام بن کر نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

## حیض کی حالت میں سفر کا حکم

اگر کوئی عورت حیض کی حالت میں شوہر یا محرم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی اور مسافت سفر طے کر کے مکہ المکرمہ پہنچ گئی اور وہاں پہنچنے کے بعد حیض سے پاک ہوئی تو یہ عورت مکہ المکرمہ (اللہ تعالیٰ اس کی عزت و شرف کو بڑھائے) میں رہتے ہوئے قصر نہیں کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، گویا کہ وہ شرعی مسافت سفر طے کئے بغیر مکہ المکرمہ پہنچ گئی۔ (۲)

سفر کی مسافت سواستتر کلومیٹر ہے، جب عورت اپنے وطن ہندوستان یا پاکستان وغیرہ سے چلی تو پاک تھی مگر سواستتر کلومیٹر جانے سے پہلے مثلاً پچاس کلومیٹر کے بعد حیض آگیا تو حیض آنے سے پہلے اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے

(۱) فلر اتم المقيمن صلواتهم معه فسدت ؛ لأنه اقتداء المفترض بالمتفل ، ظهيريه ، أى إذا قصدوا متابعته . ( الشامية : ( ۱۳۰ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )  
 ☞ منحة الخالق على هامش البحر الرائق : ( ۱۳۵ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .  
 ☞ مسافر أم قوم مقيمين فلما صلى ركعتين نوى الإقامة لتحقيق الإقامة بل لیتم صلاة المقيمين لا يصير مقيماً ولا ينقلب فرضه أربعاً . ( الخانية : ( ۱۶۹ / ۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشيديه .

(۲) والحائض إذا طهرت وقد بقي بينها وبين مقصدها أقل من ثلاثة أيام تتم الصلاة هو الصحيح . ( حلبى كبير : ( ص : ۵۴۲ ) فصل فى صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمى )  
 ☞ طهرت الحائض ، وبقى لمقصدها يومان تتم فى الصحيح كصبي بلغ بخلاف كافر أسلم.....  
 ( قوله : تتم فى الصحيح ) كذا فى الظهيريه : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فيما مضى لم يعتبر حكم السفر فيه ، فلما تأهلت للأداء ، اعتبر من وقته ( قوله كصبي بلغ ..... الخ ) أى فى أثناء الطريق وقد بقي لمقصده أقل من ثلاثة أيام ، فإنه يتم ولا يعتبر ما مضى لعدم تكليفه فيه .

☞ الشامية : ( ۱۳۵ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

☞ منحة الخالق على البحر الرائق : ( ۱۲۸ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .

گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔ (۱)

ایک حائضہ عورت گھر سے حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلی اور مکہ المکرمہ پہنچنے سے مثلاً تیس کلومیٹر پہلے حیض سے پاک ہوئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سواستتر کلومیٹر کی مسافت نہیں پائی گئی تو وہ مقیم ہے پوری نماز پڑھے گی۔

اگر حائضہ عورت مکہ المکرمہ پہنچنے سے سواستتر کلومیٹر پہلے پاک ہو گئی، تو چونکہ پاک ہونے کے بعد سواستتر کلومیٹر کی مسافت طے کی ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرے گی پوری نماز نہیں پڑھے گی۔ (۲)

اگر عورت حیض کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی اور پاک ہونے کے بعد سات ذی الحجہ تک مکہ المکرمہ میں پندرہ دن نہیں گزرے تو بھی یہ عورت قصر نہیں کرے گی، کیونکہ حیض کی حالت میں جو سفر کیا ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں ہے

اگر عورت مکہ مکرمہ پہنچ کر پاک ہوئی اور اس کے بعد سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہری تو بھی وہ عورت مقیم ہے اور وہ پوری نماز ادا کرے گی قصر نہیں کرے گی۔ (۳)

(۱) و فی حکم السفر من فارق بیوت ہو فیہ من مصر أو قرية ناویا الذہاب إلی موضع بینہ و بین ذلک الموضع المسافة المذكورة صار مسافراً. (حلبی کبیر: (۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی)

التاتارخانیة: (۴/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: .....  
الاختیار لتعلیل المختار: (۸۴/۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

(۲) حوالہ حاشیہ نمبر ۲ رقم الصفحة: ۱۸۹. (و الحائض إذا طهرت وقد بقی بینہا)

(۳) طهرت الحائض، و بقی لمقصدها یومان تتم فی الصحیح کصبی بلغ بخلاف کافر أسلم .....  
(و قال العلامة الشامی تحت قوله: تتم فی الصحیح) کذا فی الظہیریہ: قال: ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فیما مضی لم یعتبر حکم السفر فیہ، فلما تأملت للأداء، اعتبر من وقته. (الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، (فروع)، ط: سعید)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

مراقی الفلاح: (ص: ۴۲۸) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی. =



اور اگر عورت پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچی، اور پہنچنے کے پندرہ دن نہیں گزرے تو یہ عورت مسافر ہے، قصر کرے گی۔

اور اگر پاکی کی حالت میں گھر سے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد سات ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس زائد دن ٹھہرے، تو وہ مقیم ہے، پوری نماز ادا کرے گی، اور اس صورت میں اگر شوہر ساتھ ہے تو بیوی کی نیت شوہر کی نیت کے تابع ہوگی۔ (۱)

## حیض کی حالت میں مسافر ہوتی ہے یا نہیں؟

عورت حیض کی حالت میں مسافر نہیں بنتی، البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر سفر کی مسافت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ باقی ہے تو مسافر بنے گی اور قصر کرے گی، اور

= طحاوی علی الدر: (۱/۳۳۷) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة العربية.

حلبی کبیر: (ص: ۵۲۲) فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی.

التاتارخانیة: (۲/۱۵) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقیماً، ط: قدیمی.

(۱) و ذکر فی کتاب المناسک أن الحاج إذا دخل مكة فی أيام العشر و نوى الإقامة خمسة عشر يوماً أو دخل قبل أيام العشر لكن بقى إلى يوم التروية أقل من خمسة عشر يوماً و نوى الإقامة لا یصح؛ لأنه لا بد له من الخروج إلى عرفات فلا یحقق نية إقامته خمسة عشر يوماً فلا یصح. (بدائع الصنائع: (۱/۹۸) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، فصل فی بیان ما یصیر المسافر به مقیماً، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة باب المسافر، ط: سعید.

تبیین الحقائق (۱/۲۱۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

(والمعتبر نية المتبوع)؛ لأنه الأصل، لا التابع كإمرأة..... وعبد..... وجندی. (الدر مع

الرد: (۲/۱۳۳) باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الأصلي و وطن الإقامة، ط: سعید)

ثم المعتبر فی السفر و الإقامة نية الأصل دون التابع..... والزوج مع زوجته. (حلبی کبیر:

ص: ۵۲۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی)

التاتارخانیة: (۲/۱۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع

آخر فی بیان من لا یصیر مقیماً، الخ، ط: قدیمی.

شامی: (۲/۱۳۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

اگر پاک ہونے کے بعد سفر کی مسافت سو استتر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں بنے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔

مثلاً کوئی عورت حیض کی حالت میں (۸۰) اسی کلومیٹر دور جانے کی نیت سے گھر سے نکلی، اور پچاس کلومیٹر تک حیض کی حالت میں گزرنے کے بعد پاک ہوئی، اور آگے منزل تک صرف تیس کلومیٹر باقی ہے تو یہ مسافر نہیں ہوگی غسل کر کے پوری نماز پڑھے گی۔ البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر مطلوبہ جگہ تک سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے یا گھر سے نکلتے وقت پاک تھی راستہ میں ماہواری آگئی تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہے قصر کرے گی۔ (۱)

- (۱) طہرت الحائض ، و بقى لمقصدہا یومان تتم فی الصحیح کصبی بلغ بخلاف کافر أسلم .....  
 ( و قال العلامة الشامی تحت قوله : تتم فی الصحیح ) کذا فی الظہیریہ : قال : ط و كأنه لسقوط الصلاة عنها فیما مضى لم يعتبر حکم السفر فیہ ، فلما تأهلت للأداء ، اعتبر من وقته . ( الدر مع الرد : ( ۱۳۵ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ( فروع ) ، ط : سعید )  
 ☞ البحر الرائق : ( ۱۳۰ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعید .  
 ☞ مراقی الفلاح : ( ص : ۳۲۸ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : قدیمی .  
 ☞ طحطاوی علی الدر : ( ۳۳۷ / ۱ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة العربية .  
 ☞ حلبی کبیر : ( ص : ۵۳۲ ) فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهیل اکیڈمی .  
 ☞ التاتارخانیة : ( ۱۵ / ۲ ) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقيما ، ط : قدیمی .

## خ

### خانہ بدوش

اگر خانہ بدوش کے علاوہ دوسرے لوگ جنگل کے سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو وہ لوگ جنگل میں مقیم نہیں بنیں گے بدستور مسافر رہیں گے۔ (۱)

البتہ اگر خانہ بدوش لوگ جنگل میں کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں گے تو نیت صحیح ہو جائے گی اور وہ مقیم ہو جائیں گے اس لئے کہ وہ جنگلوں میں رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور عام آدمی جنگلوں میں رہنے کے عادی نہیں ہوتے۔ (۲)

### خانہ بدوش کہاں سے مسافر ہوں گے

”خانہ بدوش“ یعنی خیموں میں رہنے والوں کے سفر کا آغاز اس وقت خیال کیا جائے گا جب وہ خیموں اور بچوں کے کھیلنے کے میدان، کوڑے کی جگہ یا جانوروں کے باڑہ سے آگے چلے جائیں۔

(۱) أما المكان الصالح للإقامة فهو موضع لبث وقرار في العادة، نحو: الأمصار والقرى، فأما المفاوزة والجزيرة والسفينة فليست بموضع الإقامة. (تحفة الفقهاء: (۲/۱۵۱) باب صلاة المسافر، بيان ما يبطل به حكم السفر، ط: دار الباز مكة.

☞ شامی: (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

☞ الہندیہ: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

(۲) واختلف المتأخرون في الذين يسكنون في الخيام والأخبية والفساطيط كالأعراب والأتراك والبرامكة الذين في زماننا، منهم من يقول: لم يكونوا مقيمين، قال الشيخ شمس الأئمة السرخسي: الصحيح أنهم مقيمون، وفي الغياثية وعليه الفتوى. (التاتارخانية: (۲/۷) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: ادارة القرآن)

☞ الہندیہ: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

☞ مراقی الفلاح: (ص: ۲۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

☞ تحفة الفقهاء: (۲/۱۵۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، بيان ما يبطل به حكم السفر، ط: دار الباز مكة.

اسی طرح اگر خیمہ اونچی جگہ پر ہے تو اس کے نشیب سے، اور اگر خیمہ نشیب میں ہے تو اس کی بلندی سے گزرے جانے کے بعد سفر کا آغاز ہوگا، اور وادی کے عرض سے گزر جانے پر بھی سفر کا آغاز ہو جائے گا، اور یہ مسائل اس صورت میں ہیں جبکہ اس نشیب و فراز یا وادی کا رقبہ اعتدال کی حد سے زیادہ نہ ہو، اور اگر یہ رقبہ بہت زیادہ وسیع ہے تو صرف اس جگہ سے آگے جانے پر مسافر ہو جائے گا جہاں لوگ رات کو بات چیت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں مثلاً وہ مکانات جہاں جمع ہو کر بستی کے لوگ ایک دوسرے سے اپنی ضروریات حاصل کرتے ہیں۔ (۱)

### خانہ بدوشوں کی نیت

جو لوگ خانہ بدوش ہیں، اور ہمیشہ جنگلوں میں خیمے ڈال کر یا جھونپڑی میں رہتے ہیں، ان کے لئے خیمے اور جھونپڑی اقامت کی جگہ ہیں اس لئے یہ لوگ ہمیشہ نماز پوری چار رکعت پڑھیں گے، عام طور پر یہ لوگ ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں اگر ایسے لوگ ایک دم اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے خیمہ بستی سے نکل جائیں گے تو مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے جب تک کہ کسی جگہ پر جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کریں۔ (۲)

### خبر گیری کرنا

اگر کوئی شخص جہاد یا حج وغیرہ کے سفر پر گیا ہے تو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی

(۱) وفي حكم السفر من فارق بيوت موضع هو فيه من مصر أو قرية ناويا الذهاب إلى موضع بينه وبين ذلك الموضع المسافة المذكورة صار مسافراً. (حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاہور)

وإذا كان ساكناً في الأحياء (النخيام) فلا بد من مجاورتها، وإذا كان مقيماً على ماء أو محتطب فلا بد من مفارقتها، ما لم يكن المحتطب واسعاً جداً..... وإلا فالعبرة بمجاوزة العمران. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۱۳۵۱/۲) الباب الثاني: الصلاة، المبحث الثالث: صلاة المسافر، ثالثاً: شروط قصر الصلاة، ط: رشیدیہ)

الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) انظر الحاشية رقم: ۱، ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۹۳. (۲، أما المكان، ۱، وفي حكم السفر)

خبر گیری کرنا، ان کی ضروریات پوری کر دینا بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے انسان جہاد یا حج کے ثواب میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ أَفْطَرَ صَائِمًا كَانَ

له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيء“ (۱)

ترجمہ: جو شخص کسی مجاہد کو جہاد کے لئے تیار کرے، یا کسی حاجی کو حج کے لئے تیار کرے (یعنی اس کے اسباب فراہم کرنے میں مدد دے) یا اس کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے یا کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے تو اس کو ان سب لوگوں جتنا ثواب ملتا ہے، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

### خدمت کا ثواب

سفر کے ساتھیوں کا امیر وہ ہے جو ہم سفر ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے اور جس نے سفر کی حالت میں خدمت میں پیش قدمی کی تو فضیلت اور ثواب میں اس سے کوئی دوسرا سبقت نہیں کر سکتا، سوائے اس مرد مجاہد کے جس نے میدان جنگ میں جام شہادت نوش کیا وہ فضیلت اور ثواب میں سبقت کرے گا۔ (۲)

(۱) ولفظ ابن خزيمة والنسائي: من جهّز غازیاً أو جهّز حاجّاً أو خلفه في أهله أو فطر صائماً كان له مثل أجورهم من غير أن ينقص من أجورهم شيء..... (مرقاة المفاتيح: (۲۵۷/۳) كتاب الصوم، باب: أي في مسائل متفرقة من كتاب الصوم، الفصل الثاني، ط: امدادیه ملتان)

من جهّز غازیاً في سبيل الله، أو خلفه في أهله، كتب له مثل أجره حتى إنه لا ينقص من أجر الغازی شيء. (مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق لابن النحاس: (ص: ۳۰۴) الباب الحادی عشر في فضل تجهيز الغزاة في سبيل الله وخلفهم في أهلهم، ط: دار البشائر الإسلامية)

الصحيح البخاری: (۳۹۸/۱) كتاب الجهاد والسير، باب فضل من جهّز غازیاً، ط: قديمی.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله! ما يعدل الجهاد في سبيل الله؟ قال: لا تستطيعونه، فأعادوا عليه مرتين أو ثلاثاً كل ذلك يقول: لا تستطيعونه، ثم قال: مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لا يفتر من صلاة ولا صيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله، =

## خوش آمدید کہنا

حدیث شریف میں سفر سے آنے والے کو ”خوش آمدید“ کہنے کا ذکر ہے۔ (۱)

## خوف کے وقت کی دعا

اگر کسی موقع پر دشمن وغیرہ سے اچانک نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو ”سورۃ لایلف قریش“ آخر تک پوری سورت پڑھے۔

حضرت ابوالحسن قزوینی فرماتے ہیں کہ یہ سورت ہر نقصان و مضرت سے امان دینے والی ہے، آزمودہ ہے۔ (۲)

## خیال رکھے

”سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۶/۱)

= رواہ البخاری و مسلم . (مشارع الأثران إلى مصارع العشاق لابن النحاس : (ص : ۱۴۹) ، فصل فی أن أحداً لا يستطيع عملاً يعدل الجهاد فی سبیل اللہ ، ط : دار البشائر الإسلامية)   
 وعن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : سید القوم فی السفر خادمہم ، فمن سبقہم بخدمة لم يسبقوہ بعمل إلا الشهادة ، رواہ البيهقي فی شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (ص : ۳۴۰) كتاب الجهاد ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط : قديمی)   
 (۱) قالت عائشة رضی اللہ عنہا : قال النبی ﷺ لفاطمة : مرحبا يا بنتي و قالت أم هانئ جئت إلى النبی ﷺ فقال : مرحبا بأم هانئ . (صحيح البخاری : (۲ / ۹۱۲) ، كتاب الآداب ، باب قول الرجل مرحبا ، ط : قديمی)   
 سنن الترمذی : (۱ / ۱۰۲) أبواب الاستئذان والادب عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء فی مرحبا ، ط : قديمی .

الصحيح لمسلم : (۱ / ۲۴۸) كتاب الصلاة ، باب استحباب صلاة الضحی ، ط : قديمی .   
 (۲) وإن خاف من عدو أو غيره فقراءة ﴿لایلاف قریش﴾ أمان من كل سوء . مجرب . (حصن حصین : (ص : ۱۲۲) دعاء رخصة المسافر ، ط : مجتبائی ، دہلی)

ويستحب أن يقرأ سورة ﴿لایلاف قریش﴾ : فقد قال الإمام السيد الجليل أبو الحسن القزويني الفقيه الشافعي صاحب الكرامات الظاهرة والأحوال الباهرة والمعارف المتظاهرة : إنه أمان من كل سوء . (الأذكار للنووي : (۱ / ۲۸۶) كتاب أذكار المسافر ، باب أذكاره عند إرادته الخروج من بيته ، ط : دار ابن حزم)



## دارالاقامت میں رہنے والوں کا حکم

”ہاسٹل میں رہنے والوں کا حکم“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۶/۲)

### دارالحرب

اگر کوئی شخص دارالحرب میں ”ویزا“ لے کے داخل ہوا، اور ٹھہرنے کی جگہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو اس کی نیت صحیح ہے، اور وہ مقیم ہو جائے گا۔ (۱)

اگر دارالحرب میں رہنے والا کوئی کافر دارالحرب میں ہی مسلمان ہوا، اور کافروں کو اس کے اسلام لانے کی خبر ہوئی، اور وہ لوگ اسے قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے، اور وہ خوف و ڈر کی وجہ سے سواستتر کلومیٹر کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو مسافر ہو جائے گا، اگرچہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ چھپا ہوا رہے، اس لئے کہ اب وہ ان کے ساتھ لڑنے والا ہو گیا۔ (۲)

(۱) ومن دخل دار الحرب بأمان ونوى الإقامة في موضع الإقامة صحت نيته، كذا في الخلاصة. (الہندیہ: (۱/۱۳۰) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

الخانية على هامش الہندیہ: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

طحطاوی علی المراقی: (ص: ۴۲۶)، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی.

(۲) الكافر في دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرضوا له فهيز على إقامة لعدم مايزيلها، ولو خاف فقر منهم يريد سفر ثلاثة أيام لم تعتبر نيته، هكذا وقع في الخلاصة، و فتاوى قاضى خان، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذلك، وإلا فقد ذكر السروجى عن الذخيرة: أن الأسير إذا انفلت من العدو فرطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوہ، قصر؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر، انتهى، فهذا يدل على أنه يقصر. (حلبى كبير: (ص: ۴۶۵) فصل في صلاة المسافر، ط: قدیمی)

الہندیہ: (۱/۱۳۰)، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

التاتارخانية: (۲/۱۰، ۱۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون في صلاة المسافر، النوع آخر في بيان المواضع التي تصح فيها نية الإقامة والتي لا تصح، ط: قدیمی.

اگر کوئی شخص ویزا لے کر دارالحرب میں داخل ہوا تھا، اور وہ وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت سے مقیم بن گیا تھا، پھر اس کے بعد دارالحرب والے اپنا عہد و پیمان توڑ کر اس کے قتل کرنے کے درپے ہو گئے اور وہ ڈر و خوف کی وجہ سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے وہاں سے بھاگ گیا تو وہ مسافر ہو جائے گا، اگرچہ کسی جگہ ایک مہینہ تک یا اس سے بھی زیادہ دن چھپا ہوا رہے۔ (۱)

اگر مسلمانوں میں سے کوئی شخص دارالحرب کے کسی شہر میں مقیم تھا جب وہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو یہ اسی شہر میں کہیں چھپ گیا تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا اس لئے کہ وہ اس شہر میں مقیم تھا اور جب تک وہاں سے باہر نہ نکلے گا مسافر نہ ہوگا۔ (۲)

(۱) الکافر فی دار الحرب إذا أسلم ولم يتعرض له فيروا له على إقامة لعدم مايزيلها، ولو خاف ففر منيهم يريد سفر ثلاثة أيام لم تعتبر نيته، هكذا وقع في الخلاصة، وفتاوى قاضي خان، ولعل المراد لم تعتبر نية الإقامة بعد ذلك، وإلا فقد ذكر السروجي عن الذخيرة: أن الأسير إذا انفلت من العدو فرطن نفسه على إقامة نصف شهر في غار أو نحوها، قصر؛ لأنه محارب للعدو وكذا لو أسلم فهرب منهم، وطلبوه ليقتلوه فخرج هارباً مسيرة السفر، انتهى، فهذا يدل على أنه يقصر. (حلبى كبير: (ص: ۳۶۵) فصل في صلاة المسافر، ط: قديمى)

الهنديّة: (۱/۱۴۰)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.  
التاتارخانية: (۲/۱۰، ۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع آخر في بيان المواضع التي تصح فيها نية الإقامة والتي لا تصح، ط: قديمى.

(۲) وكذا المستأمن إذا غدر وابه فطلبوه ليقتلوه، وإن كان واحداً من هؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة؛ لأنه كان مقيماً بهذه البلدة فلا يصير مسافراً ما لم يخرج منها، وكذلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين؛ لأن المقيم لا يصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر..... وكذلك لو كان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب، وهم مقيمون في مدينتهم، فإنهم يتمون الصلاة. (التاتارخانية: (۲/۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان المواضع التي تصح فيها نية الإقامة والتي لا تصح، ط: قديمى)

الهنديّة: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.  
الحلبى الكبير: (ص: ۳۶۵) فصل في صلاة المسافر، ط: قديمى.

المحيط البرهاني: (۲/۳۹۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان مواضع التي تصح نية الإقامة فيها والتي لا تصح نية الإقامة منها ومما يتصل بهذا النوع، ط: إدارة القرآن.



اگر دارالحرب میں سے کسی ایک شہر کے لوگ مسلمان ہو گئے اور دارالحرب کے لوگوں نے ان سے لڑائی شروع کر دی، جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو اگر وہ اپنے شہر ہی میں ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔ (۱)

اگر دارالحرب والے مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور وہ مسلمان سواستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے ارادہ سے وہاں سے نکل جائیں تب بھی وہ پوری نماز پڑھیں گے، اور اگر سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے نکلے ہیں تو نماز میں قصر کریں گے۔ (۲)

(۱) وكذا المستأمن إذا غدر وابه فطلبوه ليقتلوه ، وإن كان واحداً من هؤلاء مقيماً بمدينة من أهل الحرب فلما طلبوه ليقتلوه ، اختفى فيها فإنه يتم الصلاة ؛ لأنه كان مقيماً بهذه البلدة فلا يصير مسافراً ما لم يخرج منها ، وكذلك إن خرج منها يريد مسيرة يوم أو يومين ؛ لأن المقيم لا يصير مسافراً بنية الخروج إلى مادون مسيرة السفر ..... وكذلك لو كان أهل مدينة من أهل الحرب أسلموا فقاتلهم أهل الحرب ، وهم مقيمون في مدينتهم ، فإنهم يتمون الصلاة . ( التاتارخانية : ( ۱۱ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع التي تصح فيها نية الإقامة والتي لا تصح ، ط : قديمي )

☞ الهندية : ( ۱۴۰ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية .  
☞ الحلبي الكبير : ( ص : ۴۶۵ ) فصل في صلاة المسافر ، ط قديمي .  
☞ المحيط البرهاني : ( ۳۹۲ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مواضع التي تصح نية الإقامة فيها والتي لا تصح نية الإقامة منها ومما يتصل بهذا النوع ، ط : ادارة القرآن .

(۲) وكذلك إن غلبهم أهل الحرب على مدينتهم فخرجوا منها يريدون ثلاثة أيام قصرُوا الصلاة . ( التاتارخانية : ( ۱۱ / ۲ ) ، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع التي تصح فيها نية الإقامة ، والتي لا تصح ، ط : قديمي )

☞ الهندية : ( ۱۴۰ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية .  
☞ المحيط البرهاني : ( ۳۹۲ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان المواضع التي تصح نية الإقامة فيها والتي لا تصح نية الإقامة فيها ومما يتصل بهذا النوع ، ط : ادارة القرآن .

☞ انظر الحاشية السابقة [ رقم : ۱ ] على الصفحة ۱۸۸ .

اگر یہ مسلمان پھر اپنے شہر میں واپس آجائیں اور مشرکین اس شہر میں آنے سے ان کا تعرض نہ کریں تو پوری نماز پڑھیں گے۔ (۱)

اگر مشرکین لڑائی کے بعد مسلمانوں کے شہر پر غالب آجائیں اور اقامت اختیار کر لیں پھر مسلمان اپنے شہر کی طرف واپس ہوں اور مشرکین اس کو خالی کر دیں، تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر مسلمان اس شہر میں اپنے گھر و مکانات بنا لیتے ہیں اور وہاں سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے تو وہ دارالاسلام سمجھا جائے گا اور اس میں پوری نماز پڑھیں گے اور اگر وہاں گھر وغیرہ تعمیر کرنے کا خیال نہیں ہے بلکہ ایک مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام میں آنے کا ارادہ ہے تو نماز قصر کریں گے۔

اگر مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں لڑنے کے لئے داخل ہوا، اور کسی شہر پر غالب آگیا، اور اس میں اپنے گھر وغیرہ تعمیر کر لئے تو پوری نماز پڑھیں گے۔ (۲)

### دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ ہوا

”اسلامی فوج نے دارالحرب کے کسی علاقہ پر قبضہ کر لیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۰/۱)

(۲، ۱) فإن عادوا إلى مدينتهم ولم يكن المشركون عرضوا لها، يعني لمدينتهم أتموا فيها الصلاة؛ لأن مدينتهم كانت دار الإسلام حين أسلموا و كانت موضع إقامة لهم ما لم تعرض المشركون فهي وطن أصلي في حقهم فيتمون الصلاة إذا وصلوا إليها، وإن كان المشركون غلبوا على مدينتهم و قاموا فيها، ثم إن المسلمون رجعوا إليها، و خلى المشركون عنها، فإن كانوا اتخذوها داراً و منزلاً، و لا يرحونها فصارت دار الإسلام، يتمون فيها الصلاة؛ لأنها صارت في حكم دار الحرب حين غلب المشركون و حين ظهر المسلمون عليها و عزموا على المقام فيها فقد صارت دار الإسلام، و نية المسلم الإقامة في دار الإسلام صحيحة، وإن كانوا لا يريدون أن يتخذوها داراً و لكن يقيمون فيها شهراً ثم يخرجون إلى دار الإسلام يقصرون الصلاة فيها، و كذلك عسكر من المسلمين دخلوا دار الحرب، فغلبوا على مدينة فإن اتخذوها داراً، فصارت دار الإسلام يتمون فيها الصلاة. (التاتارخانية: (۱۱/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني و العشرون في صلاة المسافرين نوع آخر في بيان المواضع التي تصح فيها نية الإقامة و التي لا تصح، ط: قديمي)

المحيط البرهاني: (۳۹۲/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني و العشرون في صلاة المسافرين نوع آخر في بيان المواضع التي تصح نية الإقامة فيها و التي لا تصح نية الإقامة فيها، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱۴۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافرين، ط: رشيدية.

## واماد، سسرال میں کیا قصر کرے گا

اگر مرد کا سسرال سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور ہے تو اگر یہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے سسرال جائے گا تو مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر بیوی کی رخصتی ہو چکی ہے اور وہ پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت سے والدین سے ملنے آئے گی تو وہ بھی مسافر ہوگی اور قصر کرے گی، اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت سے آئے گی تو پوری نماز پڑھے گی۔ (۱)

## دب جائے

”مسافر اگر عمارت کے ملبہ میں دب جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۷/۲)

## درو پڑھیں

قصر نماز میں بھی دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھیں پھر اس

(۱) من جاوز بیوت مصرہ مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية ..... (البحر الرائق: ۱۲۸/۲ - ۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد

التاتارخانية: (۲/۵ - ۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أدنى مدة السفر الذي يتعلق به قصر الصلاة، و نوع آخر في بيان مدة الإقامة، ط: قديمي. الحلبي الكبير: (ص: ۲۶۱ - ۲۶۵) فصل في صلاة المسافر، ط: قديمي.

وطن الإقامة ما ينوي فيه الإقامة خمسة عشر يوماً فصاعداً أو لم يكن مولده ولا له به أهل، و وطن السفر ما ينوي فيه الإقامة أقل من خمسة عشر يوماً، وليس مولده ولا له به أهل ويسمى وطن السكنى أيضاً ..... ثم الأصلي ينتقض بمثله حتى لو كان له وطن أصلي فانتقل عنه واستوطن غيره خرج عن كونه وطناً له حتى لو دخله بعد ذلك لا يلزمه الإتمام ما لم ينو الإقامة. (الحلبي الكبير: (ص: ۲۶۸، ۲۶۹) فصل في صلاة المسافر، الرابع في الوطن، ط: قديمي)

الهندية: (۱/۱۳۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

المحيط البرهاني: (۲/۴۰۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر مقيماً بدون نية الإقامة، ط: ادارة القرآن.

کے بعد دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کریں، بالکل فجر کی فرض نماز کی طرح قصر نماز ادا کریں، ان دونوں کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (۱)

دریا میں رہنے والے کہاں سے مسافر ہوں گے؟

اگر کوئی شخص دریائی علاقہ میں رہتا ہے تو جب تک دریائی علاقے (لنگر انداز ہونے کی جگہ) سے باہر نہیں نکل جائے گا تو وہ مسافر نہیں ہوگا۔ (۲)

### دعائے خوف

”خوف کے وقت کی دعا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۶/۱)

### دعائے رخصت

”رخصت کرتے وقت کی دعا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۲۹/۱)

### دعائیں سفر کے دوران پڑھنے کی

”سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱۳/۱)

(۱) وفرض المسافر فی الرباعية ركعتان كذا فی الهداية، والقصر واجب عندنا، كذا فی الخلاصة، فإن صلى أربعاً وقعد فی الثانية قدر التشهد أجزاءه والأخريان نافلة و يصير مسيئاً لتأخير السلام، وإن لم يقعد فی الثانية قدرها بطلب كذا فی الهداية. (الهندية: ۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ

البحر الرائق: (۱۲۸/۲ - ۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید.

الدر مع الرد: (۱۲۳/۲ - ۱۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

(۲) (قوله: من خرج من عمارة موضع إقامته) أراد بالعمارة ما يشمل بيوت الأخبية؛ لأن بها عمارة موضعها، قال فی الإمداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وإن نزلوا على ماء أو مختطف يعتبر مفارقتها، كذا فی مجمع الروایات. (شامی: ۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید

التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون فی صلاة المسافر، نوع

آخر فی بیان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمی.

الحلبی الكبير: (ص: ۴۶۲) فصل فی صلاة المسافر، الثاني فيما يصير به المقيم مسافراً، ط: قديمی.

## دعوت کرنا

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ

تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔ (۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو

اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے اس سے لطف و سرور میں اضافہ ہوگا، اور باہمی محبت

اور تعلق میں مزید استحکام پیدا ہوگا، لیکن دعوت پر جانے کے لئے ہدیہ اور تحائف پیش

کرنے کو ضروری اور لازم سمجھنا غلط ہے، اور یہ مسنون طریقہ نہیں ہے۔

سفر میں روانگی کے وقت بھی دعوت کرنا بہتر ہے، کیونکہ دعوت باہمی الفت و محبت

کے اظہار اور اس کو مضبوط اور پختہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (۲)

(۱) عن جابر قال : لما قدم النبي ﷺ المدينة نحر جزوراً ، أو بقرة . ( سنن أبي داؤد :

( ۱۷۰ / ۲ ) كتاب الأطعمة عند القدوم من السفر ، ط : رحمانیہ )

مشكاة المصابيح : ( ص : ۳۳۹ ) باب آداب السفر ، ط : قدیمی .

(۲) السنة لمن قدم من السفر أن يضيف بقدر وسعه ذكره الطيبي . وقال ابن الملك الضيافة

سنة بعد القدوم . ( مرقاة المفاتيح : ( ۳۳۲ / ۷ ) باب آداب السفر ، الفصل الأول ، قبيل :

الفصل الثاني ، ط : امدادايہ ملتان )

( قوله إذا كان لأهل بيته ) أفاد أن ما ذكره المصنف في الولايم وأنواعها أحد عشر نظماً

بعضهم في قوله :

من عدها قد عز في أقرانه

للطفل والإعذار عند ختانه

قالوا الحذاق لحذقه وبيانه

في عرسه فاحرص على إعلانه

ووكيرة لبنائه لمكانه

لمصيبة وتكون من جيرانه

بذبيحة جاءت لرفعة شأنه

إن الولايم عشره مع واحد

فالخرس عند نفاسها وعقيقة

ولحفظ قرآن وآداب لقد

ثم الملاك لعقده ووليمة

وكذلك مادبة بلا سبب يرى

ونقبة لقدمه ووضيمة

ولأول الشهر الأصم عتيرة

( شامی : ( ۱۶ / ۶ ) كتاب الإجارة ، ط : سعيد )

## دفن کا حکم

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی میت کو دفن کرنے کا موقع ہے تو دفن میں شریک ہو جائے تو اب ملے گا، اور اگر جلدی ہے دفن میں شریک ہونے کی صورت میں سفر میں پریشانی ہوگی تو دفن میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

## دن بڑا ہو

”ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو؟“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۲/۲)

## دن بڑا ہو یا چھوٹا تو مسافر کیا کرے

وہ ممالک جہاں معمول کے خلاف دن کافی بڑے ہوتے ہیں مثلاً لیب لینڈ وغیرہ، یہ وہ ملک ہے جہاں عام طور پر ۲۲، ۲۳ گھنٹے کے دن ہوتے ہیں تو ایسے ملک میں اگر کوئی مسافر رمضان المبارک کے مہینہ میں پہنچا تو وہاں سورج غروب ہونے کے بعد ہی اس کے لئے افطار کرنا جائز ہوگا اپنے ملک کے سورج غروب کے وقت کا اندازہ کر کے

(۱) أن أباهريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من شهد الجنزة حتى يصلى فله قيراط، ومن شهد حتى تدفن كان له قيراطان، قيل وما القيراطان؟ قال: مثل الجبلين العظيمين. (الصحيح للبخارى: (۱۸۰/۱) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى تدفن، ط: قديمي)

☞ صحيح المسلم: (۳۰۷/۱) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنزة وأتباعها، ط: قديمي.

☞ سنن أبي داؤد: (۹۸/۲) كتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنزة، ط: رحمانيه.

☞ دفن الميت فرض على الكفاية كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱۶۵/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السادس فى القبر والدفن والنقل من مكان إلى آخر، ط: رشيديه)

☞ شامى: (۲۳۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنزة، مطلب فى دفن الميت، ط: سعيد.

☞ والكلام فى الدفن فى مواضع بيان وجوبه..... أما الأول فالدليل على وجوبه توارث الناس من لدن آدم صلوات الله عليه إلى يومنا هذا مع التكثير على تاركه وذا دليل الوجوب إلا أن وجوبه على سبيل الكفاية حتى إذا قام به البعض سقط عن الباقي لحصول المقصود. (بدائع الصنائع: (۳۱۸/۱) كتاب الصلاة، فصل: والكلام فى الدفن، ط: سعيد)

افطار کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر دن چوبیس گھنٹے سے بھی زائد لمبے ہوں تو ۲۴ گھنٹے پورا ہونے سے اتنا پہلے افطار کر لے کہ اس میں ضرورت کے بقدر کھاپی لے اور افطار کر سکے، لیکن اگر اتنے طویل دن میں روزہ پورا کرنے میں مسافر کو یا مریض کے مرض میں اضافہ، یا اسے اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہوگا۔ (۲)

اور اگر برداشت کر سکتا ہو پھر بھی توڑ دیا تو گنہگار ہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ صبح صادق کے بعد اس نے سفر کی ابتداء کی ہو، اور اگر صبح صادق سے پہلے ہی سفر شروع کر چکا تھا، اور اس نے روزہ رکھنے کی نیت کر لی تھی اور بعد میں توڑ دیا تو گناہ نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) هو لغة إمساك عن المفطرات الآتية حقيقة أو حكماً..... في وقت مخصوص وهو اليوم . (قرولہ : وهو اليوم) أي اليوم الشرعي من طلوع الفجر إلى الغروب ..... والمراد بالغروب زمان غيوبة جرم الشمس بحيث تظهر الظلمة في جهة الشرق ، قال عليه السلام : إذا أقبل الليل من ههنا فقد أفر الصائم . (الدر مع الرد : ( ۲ / ۳۷۱ ) كتاب الصوم ، ط : سعيد )

❏ بدائع الصنائع : ( ۲ / ۷۷ ) كتاب الصوم ، فصل : وأما شرائطها ، ط : سعيد .

❏ الهندية : ( ۱ / ۱۹۳ ) كتاب الصوم ، الباب الأول في تعريفه و تقسيمه و سببه ووقته و شرطه ، ط : رشيديه .  
(۲) لم أر من تعرض عندنا لحكم صومهم فيما إذا كان يطلع الفجر عندهم كما تغيب الشمس أو بعده بزمان لا يقدر فيه الصائم على أكل ما يقيم بنيته ، ولا يمكن أن يقال بوجوب مؤالاة الصوم عليهم ؛ لأنه يؤدي إلى الهلاك ، فإن قلنا بوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير ، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم كما قاله الشافعية هنا أيضاً ، أم يقدر لهم بما يسع الأكل والشرب ، أم يجب عليهم القضاء ، دون الأداء ؟ كل محتمل ، فليتأمل . (الدر مع الرد : ( ۱ / ۳۶۶ ) كتاب الصلاة ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط : سعيد )

❏ (قرولہ : العاجز عن الصوم) أي عجزاً مستمراً كما يأتي ، أما لو لم يقدر عليه لشدة الحر كان له أن أن يفطر و يقضيه في الشتاء . (أيضاً : ( ۲ / ۴۲۷ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط : سعيد )

❏ البحر الرائق : ( ۲ / ۲۸۶ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : سعيد .

❏ فتح القدير : ( ۲ / ۲۷۷ ) كتاب الصوم ، فصل : ومن كان مريضاً في رمضان فخاف ..... ط : رشيديه .  
(۲) ولو نوى مسافر الفطر أو لم ينو فأقام ونوى الصوم في وقتها قبل الزوال صح مطلقاً ..... كما يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه أي رمضان سافر فيه أي في ذلك اليوم ولكن لا كفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة في أوله و آخره . (الدر مع الرد : ( ۲ / ۴۳۱ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط : سعيد) =

اور اگر ایسے بڑے دن والے ممالک کے باشندے مشرقی ممالک کا سفر کریں جہاں ان کے اعتبار سے دن بہت چھوٹے ہیں مثلاً دو تین گھنٹے کا دن ہے تو ایسے مسافر بھی اس علاقہ کے لوگوں کی طرح سحری اور افطاری میں عمل کریں۔ (۱)

### دن چھوٹا ہو

”ہوائی سفر میں دن چھوٹا ہو یا بڑا ہو جائے تو“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۲۹۲)

### دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کی طرف نسبت نہ رکھو، اس لئے کہ تم دنیا سے آخرت کی طرف سفر کرنے والے ہو، لہذا تم اس دنیا کو اپنا وطن نہ بناؤ، دنیا کی لذتوں کے ساتھ الفت نہ رکھو، دنیا دار لوگ، اور ان کے اختلاط سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ تم ان سب لوگوں سے جدا ہونے والے ہو، اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے کا وہم و گمان بھی نہ رکھو، ان تمام چیزوں سے لازمی طور پر پرہیز کرو جن سے ایک مسافر پردیس میں پرہیز کرتا ہے، اور ان چیزوں میں مشغول نہ رہو جن میں وہ مسافر مشغول نہیں ہوتا جو اپنے اہل و عیال اور اپنے وطن کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے، گویا کہ تم مکمل طور پر اس دنیا میں بالکل اسی طرح رہو جس طرح ایک مسافر اپنے وطن اور اپنے اہل و عیال سے دور پردیس میں رہتا ہے۔“

پھر آگے زیادہ مبالغہ کے ساتھ فرمایا ”بلکہ راستہ چلنے والے کی طرح رہو“ کیونکہ مسافر تو اپنے سفر کے دوران مختلف شہروں میں قیام بھی کر لیتا ہے لیکن راستہ چلنے والے تو کسی طرح بھی کسی جگہ پر قیام نہیں کرتے۔ لہذا دنیا کو نہ صرف سفر کی جگہ سمجھنا چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا

= البحر الرائق: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۶۸۶) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: قدیمی.

(۱) انظر الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة السابقة، رقم: ۲۰۵. (هو لغة إمساك عن المفطرات)



چاہئے کہ راستہ چل رہا ہوں نہ تو وطن میں ہوں اور نہ سفر کی حالت میں کہیں ٹھہرا ہوا ہوں۔  
دوسرے الفاظ میں یہ ہے کہ جس طرح کوئی مسافر پردیس کو اور راستہ کو اپنا اصلی  
وطن نہیں سمجھتا، اور وہاں رہنے کے لئے لمبے چوڑے انتظامات نہیں کرتا اسی طرح مومن کو  
چاہئے کہ اس دنیا کو اپنا اصلی وطن نہ سمجھے، اور یہاں کی ایسی فکرنہ کرے جیسے کہ یہاں ہی اس  
کو ہمیشہ رہنا ہے بلکہ اس کو ایک پردیس اور رہ گزر سمجھے۔ (۱)

## دنیا کی طرف رغبت نہ کرے

”دنیا کو اصل وطن نہ سمجھے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۶/۱)

## دو بیویاں

کسی کی دو بیویاں ہیں مثلاً ایک کو کراچی میں رکھا اور دوسری کو اسلام آباد میں اور  
دونوں جگہ آرام و راحت کے سامان کے ساتھ مستقل رکھا ہے تو یہ آدمی دونوں جگہ جاتے ہی  
مقیم ہو جائے گا اور قصر نہیں کرے گا پوری نماز پڑھے گا چاہے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال: أخذ رسول الله ﷺ بمنكبي، فقال كن في الدنيا كأنك غريب  
أو عابر سبيل. (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۳۹)، باب تمنى الموت و ذكره، الفصل الأول، ط:  
قديمی)

صحیح البخاری: (۹۲۹/۲) کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ كن في الدنيا كأنك  
غريب.....، ط: قديمی.

فقال: كن في الدنيا كأنك غريب أي لا تمنل إليها فإنك مسافر عنها إلى الآخرة،  
فلا تتخذها وطناً، ولا تألف بمسئذاتها واعتزل عن الناس و مخالطتهم فإنك تفارقهم ولزم  
يدك اللازم ولا تحدث نفسك بطول البقاء، ولا تتعلق بما لا يتعلق به الغريب في غير وطنه،  
ولا تشغل فيها بما لا يشتغل به الغريب الذي يريد الذهاب إلى أهله و وطنه..... أو عابر سبيل أو  
فيه للتخيير والإباحة والأحسن أن تكون بمعنى بل، شبه الناسك السالك بالغريب الذي ليس  
له مسكن يأويه ثم ترقى وأضرب عنه بقوله أو عابر سبيل؛ لأن الغريب قد يسكن في بلاد الغربة،  
ويقيم فيها بخلاف عابر سبيل القاصد للبلد الشاسع..... (مرقاه المفاتيح: (۵/۳) باب تمنى  
الموت و ذكره، الفصل الأول، ط: امداديه، ملتان)

بھی کی ہو، بیوی کی مستقل رہائش کی وجہ سے یہ خود بخود مقیم بن جائے گا۔ (۱)

## دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہو گیا

اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے مقیم ہو جائے اور صبح صادق سے ابھی تک روزہ کے خلاف کوئی کام نہیں کیا مثلاً کھایا پیا نہیں تو اس پر یہ روزہ رکھنا ضروری ہے، ورنہ گناہ ہوگا البتہ فاسد کر دینے کی صورت میں کفارہ دینا واجب نہیں ہوگا صرف قضا رکھنا لازم ہوگا۔ (۲)

## دو جگہ اقامت کی نیت کرنا

اگر کسی مسافر نے دو مقام پر پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کی، اور وہ

(۱) وإذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلاً أيضاً ببلدة أخرى فلا يبطل وطنه الأول، وكل منهما وطن أصلي له. (مراقى الفلاح مع الطحاوى: (ص: ۴۲۹)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمي)

التاتارخانية: (۱۹/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱۳۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

(۲) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئاً ثم نوى الصلاة ثم جامع متعمداً في يومه ذلك لا كفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية: (۲/۸۸، ۳۷۸) كتاب الصوم، الفصل الخامس

في وجوب الكفارة في إفساد الصوم، ط: ادارة القرآن)

وفي المحيط: ولو أراد المسافر أن يقيم في مصر أو يدخل مصره كره له أن يفطر؛ لأنه

اجتمع في اليوم المبيح وهو السفر والمحرم وهو الإقامة فرجحنا المحرم احتياطاً. (البحر

الرائق: (۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد

(قوله: ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم ونوى الصوم في وقته صح) ..... وحيث أفاد

صحة صوم الفرض لزم عليه صومه إن كان في رمضان لزوال المرخص في وقت النية ..... إلا أنه

إذا أفطر ..... لا كفارة عليه لقيام شبهة المبيح. (البحر الرائق: (۲/۳۸۹، ۲۹۰) كتاب

الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

والأصل عندنا أن من صار في بعض النهار على صفة لو كان عليها في أول النهار يلزمه الصوم فعليه

الإمساك في بقية النهار. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۳/۶۲) كتاب الصوم، المكتبة الغفارية، كوئته)

مسافر أصبح صائماً في رمضان ثم أفطر قبل أن يقدم مصره أو بعد ما قدم فلا كفارة عليه؛

لأن أداء الصوم في هذا اليوم ما كان مستحقاً عليه حين كان مسافراً في أوله. (المبسوط

للسرخسي: (۳/۸۳) كتاب الصوم، ط: المكتبة الغفارية، كوئته)

دونوں مقام جدا جدا ہوں (یعنی وہ دونوں جگہیں ایک دوسرے سے ملحق اور ایک ہی شہر کے دو حصے نہ ہوں بلکہ دونوں الگ الگ مستقل مقام ہوں مثلاً دیوبند اور سہارنپور، گنگوہ اور نانوتہ، کراچی اور منوڑا وغیرہ تو ایسے دو مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرنے سے وہ مقیم نہیں ہوگا کیونکہ اقامت کی نیت صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک مقام پر ہی کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔

اور اگر دونوں مقام ایک دوسرے کا حصہ اور ایک دوسرے ملحق ہوں مثلاً ایک شہر ہو اور اسی شہر سے ملحق و متصل گاؤں جو بالکل کنارے پر ہو اور عرف و کارپوریشن میں شہر کا حصہ سمجھا جاتا ہو جیسا کہ بمبئی اور کراچی شہر کے مختلف علاقے تو اگر شہر میں دس دن اور اسی شہر کے متصل علاقہ، کالونیوں میں پانچ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اس صورت میں اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گا۔

اور اگر دو علیحدہ علیحدہ مقام پر ٹھہرنے کی نیت اس طرح کی کہ رات تو ایک ہی مقام پر اور دن دوسرے مقام پر گزاریں گے تو اس طرح اقامت کی نیت صحیح ہو جائے گی لہذا جس مقام پر دن میں رہنا ہے اگر پہلے وہاں پہنچا تو ابھی مقیم نہ ہوگا بلکہ جہاں رات گزارنی ہے وہاں پہنچنے پر مقیم ہوگا۔ (۱)

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً فى موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لا يصير مقيماً وإن كان أحدهما تابعا للآخر حتى تجب الجمعة على مكانه يصير مقيماً، ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً بقريتين النهار فى إحداهما والليل فى الأخرى يصير مقيماً إذا دخل التى نوى البيوتة فيها هكذا فى محيط السرخسى. (الهندية: ۱۴۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: (رشيدية)

لو أن خراسانیا أوطن الكوفة والحيرة عشرين يوماً صلى ركعتين؛ لأنه نوى الإقامة فى الموضعين، وإنما تعتبر نية الإقامة فى موضع واحد إلا أن يكون نوى أن يكون بالليل بالحيرة والنهار بالكوفة فحينئذ يصير مقيماً إذا انتهى إلى الحيرة؛ لأن موضع إقامة المرء حيث يبيت فيه. (كتاب المبسوط للسرخسى: ۱۰۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية

(قوله لا بمكة ومنى) أى لو نوى الإقامة بمكة خمسة عشر يوماً فإنه لا يتم الصلاة؛ لأن الإقامة لا تكون فى مكانين إلا إذا نوى أن يقيم بالليل فى أحدهما فيصير مقيماً بدخوله فيه لأن إقامة المرء يضاف إلى مبيت. (البحر: ۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: (سعيد)

## دوران سفر کیا کرے

سفر کے دوران بے ہودہ اور ناجائز باتوں سے پرہیز کرے، جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یا ایسی دینی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہے، جس سے عمل کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔ (۱)

## دوسری بیوی سفر میں شوہر کے پاس پہنچ گئی تو؟

اگر مسافر متعدد بیویوں میں سے ایک بیوی کو سفر میں ساتھ لے گیا، اور اس کے ساتھ کسی منزل تک جا پہنچا اس دوران دوسری بیوی بھی شوہر کے پاس پہنچ گئی تو اب شوہر پر دونوں بیویوں کے درمیان شب باشی وغیرہ میں مساوات اور برابری کرنا واجب ہوگا ہاں اگر ان میں سے ایک بیوی اپنا حق ساقط کر دے تو برابری کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

مزید ”سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے“ عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (۱/۳۲۵)

(۱) عن علی بن الحسین قال: قال رسول الله ﷺ؛ من حسن الإسلام المرء تركه ما لا يعنيه..... (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۴۱۳) كتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة والشتيم، الفصل الثاني، ط: قديمي)

وأيضاً فيه: عن سهل ابن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: من يضمن لي ما بين لحييه، وما بين رجليه ضمن له الجنة، رواه البخاري. (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۴۱۱) الفصل الثاني، ط: قديمي)

وأيضاً فيه: (عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقى لها بالاً يرفع الله بها درجات، وإن العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقى لها بالاً يهوى بها في جهنم، رواه البخاري. (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۴۱۱) ط: قديمي)

(۲) يجب أن يعدل أي لا يجوز فيه أي في القسم بالتسوية في البيوتة وفي الملبوس والمأكل والصحبة..... (وفي الرد تحته: ..... ففي الخانية ومما يجب على الأزواج للنساء: العدل والتسوية بينهما فيما يملكه..... لا بما لا يملكه وهو الحب والجماع) ..... وتركت قسمها بالكسر: أي نوبتها لضررتها صح. ولها الرجوع في ذلك في المستقبل. (الدر مع الرد: (۳/۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۰۷) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

بدايع الصنائع: (۲/۳۳۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء في حقوقهن، ط: سعيد.

الهنديّة: (۱/۳۴۰) كتاب النكاح، الباب الحادي عشر في القسم، ط: رشيدية.

## دو شہروں میں مقیم ہے

اگر کسی آدمی کی ایک شہر میں مستقل رہائش ہے اور دوسرے شہر میں ملازمت کی وجہ سے مقیم ہے، تو سفر کے دوران قصر نماز کے لئے دونوں شہروں کا اعتبار ہوگا، جس شہر سے سفر شروع کرے گا وہاں کا بھی اور دوسرے شہر کا بھی اعتبار ہوگا۔

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کر رہا ہے تو وہ جگہ کراچی سے سو استر کلومیٹر یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے تب یہ شخص مسافر ہوگا اور اگر مسافت اس سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا۔ (۱)

## دو مقام پر رہتا ہے

ایسا شخص جس نے اصلی مکان کے علاوہ دو جگہ کراچی پر لے رکھی ہیں اور دونوں کے درمیان مسافت سفر کی مقدار یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے، وہ کبھی ایک مقام پر اور کبھی دوسری جگہ پر رہتا ہے تو وہ جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو سفر کے راستے اور منزل مقصود دونوں میں قصر کرے خواہ وہاں اہل و عیال کیوں نہ رہتے ہوں، البتہ جس مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو اب مقیم ہو جائے گا۔ (۲)

(۱) من خرج من عمارہ موضع إقامته..... مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر أيام السنة..... صلى الفرض الرباعي ركعتين. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☞ ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرین..... (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ وتعتبر المدة من أى طريق أخذ فيه. (البحر الرائق: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☞ والثانى: أن يكون بين وطنه الأصلي وبين هذا الموضع الذى توطن فيه بنية الإقامة مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً. (بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳) كتاب الصلاة، فصل فى بيان ما يصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على نفس الصفحة. (من خرج من عمارہ موضع إقامته.....)

## دومکان

اگر کسی آدمی کی زمین اور مکان کراچی میں ہے، اور وہ حیدرآباد میں زمین ملنے کی وجہ سے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں چلا گیا، اور سکونت اختیار کر لی، چونکہ کراچی میں اس کے مکانات اور زمین ہیں، چھ ماہ بعد یا کم و بیش اس کے انتظام کے لئے کراچی آنا پڑتا ہے تو یہ شخص دونوں جگہوں پر پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے البتہ کراچی اور حیدرآباد کے شہر کے درمیان راستہ میں قصر کرے۔ (۱)

## دونمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا

سفر کے دوران دو وقت کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، بلکہ ہر وقت کی نماز کو اس کے مقررہ وقت کے اندر اندر پڑھنا لازم ہے، البتہ سفر کی ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا جاسکتا ہے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور کچھلی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھ لیا جائے، تو یہ درست ہے، اس طرح دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہو جائیں گی، اور بظاہر دیکھنے میں صورتاً جمع ہوں گی لیکن حقیقت میں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوں گی۔ اور اگر پہلی نماز کو اس قدر موخر کر دیا کہ اس کا وقت نکل گیا تو نماز قضا ہوگئی، اور اگر کچھلی نماز کو اس طرح مقدم کر دیا کہ ابھی تک اس کا وقت ہی داخل نہیں ہوا تھا تو وہ نماز ہی ادا نہیں ہوگی اور اس نماز کو وقت داخل ہونے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) و إذا لم ينقل أهله بل استحدث أهلاً أيضاً ببلدة أخرى، فلا يطل وطنه الأول، و كل منهما وطن أصلي له. (مراقی الفلاح: (ص: ۲۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی)  
 الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۶۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.  
 الهندية: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.  
 وأيضاً انظر الحاشية السابقة رقم: ۱ على الصفحة السابقة رقم ۲۰۲.

(۲) ولا يجمع بين فرضين في وقت إذ لا تصح التي قدمت عن وقتها ولا يحل تأخير الوقتيه إلى دخول وقت آخر بعذر، كسفر و مطر، وحمل المروى في الجمع من تأخير الأولى إلى قبيل آخر وقتها وعند فراغه دخل وقت الثانية فصلاها فيه. (مراقی الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۱۷۹) كتاب الصلاة، ط: قدیمی)=

ظہر کی نماز کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے اول وقت میں جمع کر کے پڑھنا درست ہے، یہ دیکھنے میں صورتاً جمع ہے حقیقتاً جمع نہیں ہے۔

ظہر کو عصر کے وقت میں اور عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنا درست نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک حج میں ۹ ذی الحجہ کو عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر کسی بھی وقت میں سفر ہو یا نہ ہو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

حنفیہ کے نزدیک عرفات سے واپسی کے وقت مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا درست نہیں ہے۔ (۱)

☐ = ولا جمع بین فرضین فی وقت بعدر سفر ومطر خلافاً للشافعی ، وما رواه محمود علی الجمع فعلاً لا وقتاً ، فإن جمع فسد لو قدم الفرض علی وقته وحرم له عكس أى آخره عنه وإن صح بطریق القضاء . ( الدر مع الرد : ( ۱ / ۳۸۲ ) كتاب الصلاة ، قبیل باب الأذان ، ط : سعید )  
☐ عن ابن عباس قال : جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر ..... وبالجملة قال أبو حنيفة وأصحابه : لا يجوز الجمع الحقيقي وقتاً فيما عدا عرفة والمزدلفة ، وجميع الروايات المثبتة للجمع فيراد به الجمع الفعلي دون الحقيقي الوقتي بأن يصلى صلاة في آخر وقتها والأخرى في أول وقتها ..... قال شيخنا : هذا تكلف والصحيح الذي يعتمد أن يقال : كان هو الجمع فعلاً لا وقتاً ، واعترف به الحافظ ابن حجر في الفتح . ( معارف سنن : ( ۲ / ۱۶۲ ) أبواب الصلاة ، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين ، ط : المكتبة البنورية )

(۱) ولا يجمع بين فرضين في وقت ..... إلا في عرفة ..... بشرط أن يصلى الحاج مع الإمام الأعظم ..... وبشرط الإحرام ، ..... فيجمع الحاج بين الظهر والعصر جمع تقديم ..... ويجمع الحاج بين المغرب والعشاء جمع تأخير فيصلهما بمزدلفة ..... ( مراقى الفلاح مع الطحطاوى : ( ص : ۱۷۹ ، ۱۸۰ ) كتاب الصلاة ، ط : قديمي )

☐ الهندية : ( ۱ / ۵۲ ) كتاب الصلاة ، الباب الأول في المواقيت ، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات ، ط : رشيدية .

☐ البحر الرائق : ( ۱ / ۲۵۲ ) كتاب الصلاة ، ط : سعید .

☐ انظر الحاشية السابقة رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۱۲ . ( ولا يجمع بين فرضين في وقت )

دھماکہ میں گم ہو گیا

”مسافر انقلاب میں گم ہو گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۲/۲)

دیوار مسجد پر تیمم کرنا

”مسجد کی دیوار پر تیمم کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۲/۲)



ڈ

## ڈاکو نے مسافر کو قتل کر دیا

”مسافر کو قتل کر دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۱/۲)

## ڈبل موزہ پر مسح کرنا

اگر کسی شخص نے چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر دوسرا پہن لیا، تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہے، لہذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کیا ہے، اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے موزے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

اندر کیڑے کا موزہ اور اوپر چمڑے کا موزہ ہو تو اوپر چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا درست ہے۔ (۲)

(۱) وإذا لبس الجرموقین وإن لبسہما فوق الخفین فإن کانا من کرباس أو مایشبہہ لایجوز المسح علیہما إلا أن یکرنا رقیقین یصل البلل إلى ما تحتہما، وإن کانا من أديم أو مایشبہہ أجمعا أنه إذا لبسہما بعد ما أحدث قبل أن یمسح علی الخفین أو بعد ما أحدث و مسح علیہما لایجوز المسح علیہما وإن لبسہما قبل أن یحدث جاز المسح علیہما عندنا، ہکذا فی المحيط، ولو لبس الخفین ولبس أحد الجرموقین جاز له أن یمسح علی الخف الذی لا جرموق علیہ وعلی الجرموق، کذا فی فتاوی قاضی خان، والخف علی الخف کالجرموق، کذا فی الخلاصة..... (الہندیہ: (۳۲/۱) کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول فی الأمور الّتی لا بدّ منها فی جواز المسح، ط: رشیدیہ)

وأيضاً فیہ: وإن نزع الجرموق بعد ما مسحہما یعیّد المسح علی الخفین، ہکذا فی المحيط. (الہندیہ: (۳۳/۱) کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی فی نواقض المسح، ط: رشیدیہ)

الخانیۃ علی هامش الہندیۃ (۵۲/۱) کتاب الطہارۃ، فصل فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیہ.  
التاتارخانیۃ: (۲۷۰/۱) کتاب الطہارۃ، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، ط: إدارة القرآن.  
(۲) (وهو جائز) ..... (علی ظاہر خفیہ) من رؤس أصابعه إلى معقد الشراک ..... (أو جرموقیہ) ولو فوق خف أو لفاقة، ولا اعتبار بما فی فتاوی الشاذی؛ لأنہ رجل مجہول لا یقلد فیما خالف النقول. (قولہ: ولا اعتبار بما فی فتاوی الشاذی) ..... ثم الذی فی ہذہ الفتاوی هو ما نقلہ عنها =

اگر اوپر والا موزہ تین انگلی کی مقدار پھٹ جائے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

### ڈرائیور

اگر ڈرائیور لوگ اپنے علاقہ سے سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جاتے ہیں، اور جس جگہ پر جا رہے ہیں وہ اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہے تو اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں یا امام بن کر نماز پڑھانے کی صورت میں قصر کریں گے۔ (۲)

اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں تو پوری نماز پڑھیں گے۔ (۳)

= فی شرح المجمع من التفصیل . وهو أن ما لبس من الكرباس المجرّد تحت الخف يمنع المسح على الخف لكونه فاصلاً و قطعة كرباس تلف على الرجل لا تمنع ؛ لأنه غير مقصود باللبس . ( الدر مع الرد : ( ۲۶۷ / ۱ ، ۲۶۸ ، ۲۶۹ ) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد )

و كذا الخف فوق اللقافة يدلّ عليه ما في غاية البيان من أن ما جاز المسح عليه إذا لم يكن بينه وبين الرجل حائل ، جاز المسح عليه إذا كان بينهما حائل ، كخف إذا كان تحته خف أو لقافة ، فهذا صريح في أن اللقافة على الرجل لا تمنع المسح على الخف فوقها . ( البحر الرائق : ( ۱۸۱ / ۱ ) ، كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد )

(۱) وإن كان انفتاحه ثلاثة أصابع يظهر منه أطراف ثلاثة أصابع من أصغر أصابع الرجل لا يجوز ؛ لأنّ الثلاث أكثر القدم . ( الخانية : على هامش الهندية : ( ۴۸ / ۱ ) كتاب الطهارة ، فصل في المسح على الخفين ، ط : رشيدية )

التاتارخانية : ( ۲۶۵ / ۱ ) كتاب الطهارة ، الفصل السادس في المسح على الخفين ، ط : ادارة القرآن .

الدر مع الرد : ( ۲۷۳ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط : سعيد .

(۲) إذا جاوز المقيم عمران مصره قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها بسير الإبل أو مشى الأقدام يلزمه قصر الصلاة . ( الخانية : على هامش الهندية : ( ۱۶۳ / ۱ ) ، كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

التاتارخانية : ( ۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر ، ط : ادارة القرآن .

البحر الرائق : ( ۱۲۸ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .

(۳) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلى رباعية ولو في التشهد الأخير في الوقت صحّ اقتداءه وأتمّها أربعاً تبعاً لإمامه . ( مراقى الفلاح : ( ص : ۴۲۷ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : قديمي )

البحر الرائق : ( ۱۳۳ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .

الدر مع الرد : ( ۱۳۰ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

اگر ڈرائیور لوگ سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن سے کم ایام کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں تو اس صورت میں بھی قصر کریں۔ (۱)

سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کرنے کی صورت میں قصر پڑھیں گے۔ (۲)

بحری جہاز کے ڈرائیور (پکتان) وغیرہ جب سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے ارادہ سے سفر کے لئے روانہ ہوں گے اور لنگر گاہ کی حدود سے باہر نکلیں گے تو قصر کریں گے اور جب تک اپنے شہر کی لنگر گاہ کی حدود میں داخل نہیں ہوں گے قصر کرتے رہیں گے۔ (۳)

### ڈرائیور کو مالک کی نیت کا علم نہ ہو

واضح رہے کہ جو ملازمین مالک کے ساتھ سفر میں ہوتے ہیں، وہ لوگ مقیم بننے کے لئے مالک کی نیت کے تابع ہوتے ہیں۔

اگر ڈرائیور مالک کے ساتھ سفر کر رہا ہے، اور سفر کے دوران نماز پڑھتے ہوئے مالک نے اسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کی تو مالک مقیم ہونے

(۱) وعندنا ما لم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً لا يتم الصلاة. (التاتارخانية: ۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: إدارة القرآن

❏ ولا يزال على حكم السفر حتى ينو الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية: (الهندية: ۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية ❏ الحلبي الكبير: (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۲) ولوفات عن المسافر صلوات ثم أقام قضاها ركعتين. (التاتارخانية: ۱/۷۶۹) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في قضاء الفائتة، ط: إدارة القرآن

❏ الهندية: (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفائتة، ط: رشيدية.

❏ البحر الرائق: (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

(۳) وفي البحر: ثلاثة أيام ولياليها في البحر بعد أن تكون الرياح مستوية غير غالبية ولا ساكنة، وبعضهم قدر أدنى مدة السفر بثلاث مراحل، وبعضهم قدرها بالفراسخ ..... ويعتبر مجاوزة عمران المصر من الجانب الذي خرج ..... (الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۶۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية

❏ البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

❏ الهندية: (۱/۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

کی وجہ سے پوری نماز پڑھے گا لیکن ملازم ڈرائیور کو جب تک مالک کی نیت کا علم نہیں ہوگا وہ قصر کرے گا البتہ علم ہونے کے بعد پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

### ڈھیلا

تیمم کے لئے ”ڈھیلا“ اتنا بڑا ہو چاہئے کہ اس پر دونوں ہاتھوں کو مار سکیں، یا کم از کم اتنا بڑا ہو کہ ایک ہاتھ پورا یعنی ہتھیلی تمام انگلیوں کے ساتھ اس پر آجائے، اور یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھوں کو اس پر مار سکیں، کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ہاتھ مارنا تیمم کا رکن ہے۔ (۲)

جس ڈھیلے سے تیمم کیا ہو اس کو استنجاء میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر اچھا نہیں فقہاء کرام نے ناپاک جگہ پر وضو کرنے کو خلاف ادب کہا ہے، اور یہی وجہ لکھی ہے کہ وضو کا

(۱) وکل من كان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنيتہ و خروجہ إلى السفر كذا في محيط السرخسی . (الہندیة : ( ۱۴۱ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

☞ وإن لم يعلم التبع بإقامة الأصل قيل يصير مقيماً وقيل لا يصير مقيماً وهو الأصح ؛ لأن في لزوم الحكم قبل العلم به حرجاً و ضرراً وهو مدفوع شرعاً . (الہندیة : ( ۱۴۱ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

☞ والمعتبر في النية هو نية الأصل دون التابع . (بدائع الصنائع : ( ۲۶۳ / ۱ ) ، كتاب الصلاة ، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط : دار إحياء التراث العربی )

☞ ثم في هذه الفصول إنما يصير التبع مقيماً بإقامه الأصل فأما إذا لم يعلم فلا حتى لو صلى التبع صلاة المسافرین قبل العلم بنیة الأصل فإن صلاته جائزة ولا يجب عليه إعادتها . (بدائع الصنائع : ( ۲۷۶ / ۱ ) كتاب الصلاة ، فصل في الكلام في صلاة المسافر ، ط : دار إحياء التراث العربی )

(۲) هو ..... قصد سعید ..... مطهر ..... واستعماله حقيقة أو حكماً ليعم التيمم بالحجر الأملس بصفة مخصوصة ، هذا يفيد أن الضربتين ركن ، وهو الأصح ، الأحوط ..... وركنه شيان الضربتان والاستيعاب ، وشرطه ستة : النية والمسح ، وكونه بثلاث أصابع فأكثر ..... ( الدر مع الرد : ( ۲۲۹ / ۱ ، ۲۳۰ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعید )

☞ مراقی الفلاح : ( ص : ۱۱۸ ، ۱۱۹ ) ، كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : قديمی .

☞ امداد الأحكام : ( ۳۸۶ / ۱ ، ۳۸۷ ) كتاب الطهارة ، فصل في التيمم ، ط : دار العلوم كراچی .

پانی احترام کے قابل ہے۔ (۱)

تو ایسے ہی تیمم کا ڈھیلہ بھی قابل احترام ہے۔

مٹی کے ”ڈھیلے“ پر بار بار تیمم کرنا درست ہے، اور اس پر نجاست حکمی کا اثر

نہیں ہوتا۔ (۲)

(۱) والتوضؤ فی مکان طاهر؛ لأنّ لماء الوضوء حرمة. (شامی: (۱۲۵/۱)، کتاب الصلاة،

مطلب فی تتمیم مندوبات الوضوء، ط: سعید)

(۲) وإذا تیمم مراراً من موضع واحد جاز، کذا فی التاتارخانیة. (الہندیة: (۳۱/۱)، کتاب

الطہارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیہ)

لو تیمم اثنان من مکان واحد جاز؛ لأنه لم یصر مستعملاً؛ لأنّ التیمم إنما یأدی بما الترق

بیده لا بما فضل، کالماء الفاضل فی الإناء بعد وضوء الأول. (البحر الرائق: (۱۳۷/۱)،

کتاب الطہارة، باب التیمم، ط: سعید)

بدائع الصنائع: (۵۳/۱) کتب الطہارة (التیمم) فصل فی شرائط رکن التیمم، ط: سعید.

ذ

## ذکر کی فضیلت

سفر میں راحت و آرام، مشقت و پریشانی کے ہجوم میں مسافر کے قلب و دماغ پر کبھی کبھی اضطرابی کیفیت طاری ہوتی ہے، اس کا بہترین علاج اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب سفر کے دوران مسافر کی زبان اللہ کے ذکر اور یاد میں مشغول ہوتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت اس کو قلبی اور ذہنی راحت و سکون فراہم کرتا ہے، اور ذکر کی مٹھاس، حلاوت اور چاشنی زبان اور قلب کو تروتازہ رکھتی ہے، اور اگر فضول بات، شعر و شاعری اور نغمہ سرائی میں مشغول رہے تو ایک شیطان اس کا رفیق سفر بن کر رنج و الم، غم و پریشانی کے اسباب پیدا کرتا ہے۔

”مَا مِنْ رَاكِبٍ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللَّهِ وَذَكَرَهُ إِلَّا رَدَّ فِهُ

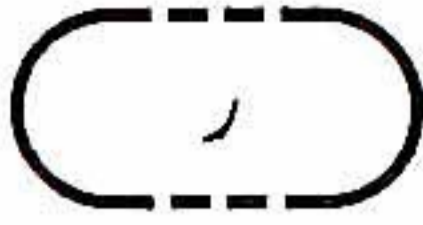
مَمَكٌ وَلَا يَخْلُو بِشَعْرٍ وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدَّ فِهُ شَيْطَانٌ.“

ترجمہ: جو مسافر سفر کے درمیان اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رہتا تو ایک فرشتہ اس کا ہم سفر ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی مسافر شعر گوئی میں مشغول ہوتا ہے، تو کوئی شیطان اس کا رفیق سفر بن جاتا ہے۔ (۱)

(۱) عن عبد اللہ بن شرجیل قال سمعت عقبہ بن عامر یقول : قال النبی ﷺ : ما من راكب یخلو فی مسیرہ باللہ و ذکرہ إلا ردفہ ملک ، ولا یخلو بشعر و نحوہ إلا ردفہ شیطان . ( المعجم الکبیر للطبرانی : ( ۱۷ / ۳۲۳ ) عقبہ بن عامر الجہنی ، [ رقم الحدیث : ۱۳۵۸۲ ] ، ط : مكتبة العلوم والحکم ، موصل .

مجمع الزوائد : ( ۱۰ / ۱۸۵ ) ، کتاب الأذکار ، باب ما یقول إذا ركب دابة ، [ رقم الحدیث : ۱۷۰۹۶ ] ، ط : دار الفکر .

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال : ( ۶ / ۷۱۳ ) حرف السین ، کتاب السفر ، الفصل الثانی فی آداب السفر ، آداب متفرقة ، [ رقم الحدیث : ۱۷۵۳۱ ] ، ط : إدارة تألیفات أشرفیة .



## رات کے وقت سفر سے واپس نہ آئے

لمبا عرصہ سفر کرنے کے بعد واپسی کے لئے رات کا وقت اختیار کرنا مناسب نہیں ہے، بہتر یہ ہے کہ سفر سے واپسی کی ابتداء ایسے وقت کی جائے کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات ہونے سے پہلے پہنچ جائے تاکہ رات کے وقت گھر پہنچنے کی وجہ سے گھر والے بے آرام نہ ہوں اور ان کی نیندوں میں خلل نہ پڑے، اور اگر اپنے شہر اور اپنی آبادی میں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ گھر میں داخل ہونے کے لئے اس وقت تک انتظار کرے کہ اس کی بیوی کو اس کا آنا معلوم ہو جائے اور وہ بناؤ سنگھار (میک اپ) (۱) کے ذریعہ اپنے آپ کو آراستہ کر لے، اور بستر وغیرہ کا انتظام کر لے تاکہ جب شوہر اس کے پاس جائے تو سفر کی تکان اور جدائی کا غم، جسمانی خوشی اور فرحت میں بدل جائے۔ (۲)

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ؛ إذا أطال أحدكم الغيبة فلا يطرق أهله ليلاً، متفق عليه. وعنه أن النبي ﷺ قال؛ إذا دخلت ليلاً فلا تدخل أهلك حتى تستحد المغيبة وتمشط الشعثة. متفق عليه. (مشکوٰۃ: (ص: ۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمی)

☞ صحيح البخارى: (۲/۶۶۰) كتاب النكاح، باب تزويج الشيات، ط: قديمی.

☞ الصحيح لمسلم: (۲/۱۳۳) كتاب الامارة، باب كراهية الطروق، وهو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر، ط: قديمی

(۲) عن جابر أن النبي ﷺ نهى أن يطرق الرجل أهله ليلاً حتى تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة. (السنن الكبرى: (۵/۴۲۶)، كتاب الحج، باب لا يطرق أهله ليلاً ولكن يقدم غدوة أو عشية، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☞ وكان ينهى أن يطرق الرجل أهله ليلاً إذا طالت غيبته عنهم. (زاد المعاد: (۲/۴۱۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☞ عن جابر أن النبي ﷺ قال: إذا دخلت ليلاً فلا تدخل أهلك حتى تستحد المغيبة أو تمتشط الشعثة. متفق عليه. (مشکوٰۃ: (ص: ۳۳۹) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمی)

موجودہ دور میں ٹیلیفون، موبائل، فیکس، انٹرنیٹ کے ذریعہ پہلے سے اطلاع دینا ممکن ہے لہذا اگر پہلے سے اطلاع دی گئی ہے تو رات کو بھی واپس آنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اور اگر لمبے سفر سے نہیں بلکہ چھوٹے سفر سے واپس آ رہا ہے، یا اس کے گھر والوں کو رات کے وقت اس کے پہنچنے کی اطلاع پہلے سے ہو تو اس کے لیے رات کے وقت گھر پہنچنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۱)

### رات کے وقت سفر کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے وقت چلنا اپنے لئے ضروری سمجھو، کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (۲)

(۱) هذه كلها تكره لمن طال سفره فأما من سفره قريب يتوقع إتيانه ليلاً فلا بأس لقوله: "إذا أطال الرجل المغيبة"، وكذا إذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم وعلمت امرأته وأهله أنه قادم فلا بأس بقدمه ليلاً لزوال المعنى الذي هو سببه فإن المراد التهيؤ وقد حصل ذلك. (شرح الطيبي: (۳۳۷/۷) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

☞ أنه يكره لمن طال سفره أن يقدم على امرأته ليلاً بغتة، فأما من كان سفره قريباً يتوقع امرأته إتيانه ليلاً فلا بأس كما قال في إحدى هذه الروايات: "إذا أطال الرجل الغيبة"، وإذا كان في قفل عظيم أو عسكر و نحوهم واشتهر قدومهم و وصلوهم وعلمت امرأته وأهله أنه قادم معهم وأنهم الآن داخلون فلا بأس بقدمه متى شاء لزوال المعنى الذي نهى بسببه، فإن المراد أن يتأهبوا وقد حصل ذلك ولم يقدم بغتة. (تحفة الأحرذى: (۳۳۹/۷) كتاب الاستيذان والآداب، باب ما جاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل. (بذل المجهود: (۳۳۲/۳) كتاب الجهاد، باب في الدلجة، ط: معهد الخليل الإسلامي)، وكذا في الفتح الرباني: (۵۶/۵) أبواب صلاة السفر وآدابه، باب فضل السفر، والحث عليه، ط: دار إحياء التراث العربي)

☞ عن الربيع بن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالدلجة، فإن الأرض تطوى بالليل. (السنن الكبرى: (۴۱۰/۵) كتاب الحج، باب كيفية السير والتعريس، وما يستحب من الدلجة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☞ عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى له بالليل. رواه أبو داؤد. (مشكاة: (ص: ۳۳۹)، كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الثاني: ط: قديمي)



ہے کہ فاصلے کی علامات اور نشانات پر نظر نہیں

سفر بھاری ہو جاتا ہے۔ (۱)

الا اختیار کرنا

کے تحت دیکھیں۔ (۳۹۳/۱)

معتبر ہے

کے عنوان کو دیکھیں۔ (۶۵/۲)

ہونے وطن سے گزرا

عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۱۸/۱)

ساراً بل سیروا باللبل أيضاً فإنه يسهل بحيث يظن  
في المراقبة . (عون المعبود : ۱۹۷/۷) کتاب

(سیروت)

بفتح الدال أو تشديدها، إذا ساروا آخر الليل أي  
حيث يظن الماضي أنه سار قليلاً وقد سار كثيراً.

في دلجة، ط: معهد الخليل الإسلامي)

يظن الماضي أنه سار قليلاً وقد سار كثيراً ولعل

سیر في الليل وعدم مشاهدة الامارات والعلامات

## راستہ میں شرعی سفر کا ارادہ کیا

اگر کوئی شخص کسی ضرورت سے قریبی جگہ جانے کے ارادہ سے نکلا، اور وہاں پہنچ کر یا اس سے پہلے راستہ میں شرعی مسافت کی مقدار یا اس سے زیادہ دور جانے کا ارادہ کیا، تو اگر نیت کی جگہ سے اس کی دوری سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس ارادہ کے بعد جب سفر شروع کرے گا اس وقت سے مسافر ہو جائے گا اس سے پہلے مسافر نہیں ہوگا۔ (۱)

## راستہ میں قصر کرے

شرعی مسافر اپنی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا۔ (۲)  
البتہ کسی جگہ پر پہنچنے کے بعد وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام قیام کرنے کی

(۱) وأما الثانی وهو بیان اشتراط قصر السفر فلا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبداً. (تبيين الحقائق: ( ۵۰۷/۱ ) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

والثانی نية مدة السفر؛ لأن السير قد يكون سفراً وقد لا يكون؛ لأن الإنسان قد يخرج من مصره إلى موضع لا صلاح الضیعة ثم تبدو له حاجة أخرى إلى المجاوزة عنه إلى موضع آخر ليس بينهما مدة سفر ثم و ثم إلى أن يقطع مسافة بعيدة أكثر من مدة السفر لا قصد السفر فلا بدّ من النية للتمييز. (بدائع الصنائع: ( ۹۳/۱ ) كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)

ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبداً. (الهندية: ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدیه)

(۲) قال محمد رحمه الله تعالى: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط. (الهندية: ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدیه)  
من جاوز بيوت مصره مريداً سيراً وسطاً ثلاثة أيام..... قصر الفرض الرباعي. (البحر الرائق: ( ۲۲۵/۲ - ۲۳۰ ) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشيدیه)

من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين. (الدر مع الرد: ( ۱۲۱/۲ ) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

- چار رکعت والی فرض نماز امام بن کر پڑھائے یا اکیلا پڑھے تو دو رکعت پڑھے گا۔ (۱)
- اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کی نیت کر لی ہے تو اب وہ مسافر نہیں رہے گا مقیم بن جائے گا، چار رکعت والی فرض نماز پوری پڑھے گا۔ (۲)
- پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے پہلے یہاں سے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی وہ مقیم رہے گا مسافر نہیں بنے گا، نمازیں پوری پوری پڑھے گا۔ (۳)

(۱) والقصر فی کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدياً بالمسافر . ( التاتارخانية : ۷/۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون فی صلاة المسافر ، ط : قدیمی )

القصر من کل مسافر یصلی وحده أو کان إماماً أو مقتدياً بمسافر . ( المحيط البرهانی : ۱۲۶/۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني والعشرون فی صلاة السفر ، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه ، ط : رشیدیہ )

الدر مع الرد : ( ۱۲۳/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .

وأما فی غیر وطنه فلا یصیر مقيماً إلا بنية الإقامة وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً . ( الحلبي الكبير : ( ص : ۵۳۹ ) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهیل اکیڈمی )

صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر . ( الدر مع الرد : ( ۱۲۳/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

ولا ینزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر . ( الهندية : ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

(۲) صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر . ( الدر مع الرد : ( ۱۲۳/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

ولا ینزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر . ( الهندية : ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

وأما فی غیر وطنه فلا یصیر مقيماً إلا بنية الإقامة وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً . ( الحلبي الكبير : ( ص : ۵۳۹ ) كتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط : سهیل اکیڈمی )

(۳) قوله : قاصداً) أشار به مع قوله : خرج إلى أنه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لا یكون مسافراً . ( شامی : ( ۱۲۲/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

ولا یصیر مسافراً بالنية حتی ینخرج ویصیر مقيماً بمجرد النية ، ( الهندية : ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

أما شرط مجاوزة العمران ؛ لأن السفر فعل فلا یوجد بمجرد النية ، فیشرط قران النية بأدنی فعل . ( الخانية علی هامش الهندية : ( ۱۶۳/۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

(١) وان كان على رجل من المسافرين ...  
 ...  
 ...

(٢) فان نوى المسافر الإقامة في موضعين ...  
 ...  
 ...

(٣) وان خرج من عنارة موضع إقامة ...  
 ...  
 ...

(٢/١٢١-١٢٦) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافرين، ط: سعيد

## راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے

اگر شرعی مسافر کا راستہ میں کئی جگہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے مثلاً دس دن یہاں، پانچ دن وہاں، اور بارہ دن وہاں، لیکن پورے پندرہ دن کہیں بھی ٹھہرنے کا ارادہ نہیں تب بھی وہ مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔ (۱)

## راستے دو ہیں ایک سے سفر کیا اور دوسرے سے واپس آیا

”قصر والے راستے سے سفر کیا اور غیر قصر والے سے واپس آیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۷۰/۲)

## راہ گزر کو قتل کر دیا

”مسافر کو قتل کر دیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۱/۲)

## رخصت کرتے وقت

☆..... مہمان کو رخصت کرتے وقت مکان کے دروازے یا باہر کچھ دور تک اس

کے ساتھ جانا سنت ہے۔ (۲)

میزبان کے لئے مہمان سے دعا کرنے کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے، اور

مہمان کے لئے بھی میزبان کے واسطے دعا کرنا مسنون ہے۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۲۲۷. (ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوماً)

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. رواه ابن ماجه ورواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة: (ص: ۳۷۰) كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الثالث، ط: قديمي)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إن من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۳۰) أبواب الأطعمة، باب الضيافة، ط: قديمي)

عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (۶/۲) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ۷۷۹۳]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) عن أنس قال: دخل النبي ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال: أعيذوا سمنكم في سقائه و تمركم في وعائه فإني صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم وأهل بيتها. =

☆..... مہمان کو رخصت کرتے وقت ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہنا چاہئے

”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کے بجائے صرف ”خدا حافظ“ کہنا درست نہیں۔

ہاں السلام علیکم ورحمة اللہ کے ساتھ ”خدا حافظ“ کہنا درست ہے۔ اسی طرح کوئی

بھی دعائیہ کلمات کہے تو جائز ہے۔ (۱)

## رخصت کرتے وقت کی دعا

کسی کو رخصت کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور یہ تھا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیتے اور فرماتے یعنی دعا دیتے تھے:

”أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ“ (۲)

ترجمہ: تمہارا دین، تمہاری امانت، اور خاتمہ والے اعمال کو میں اللہ کے

سپرد کرتا ہوں وہ ان کی حفاظت فرمائے۔

= (مشكاة المصابيح: (ص: ۱۸۱) كتاب الصوم، باب (بلا ترجمه) قبيل باب ليلة القدر، ط: قديمي)

عن أنس قال: دخل النبي ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال: أعيذوا سمنكم في سقائه و

تمرکم فی وعائه فإني صائم ثم قام إلى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم وأهل

بيتها. (صحيح البخارى: (۱/۲۶۶) كتاب الصوم، باب من زار قرماً فلم يفطر عندهم، ط: قديمي)

(۱) عن عمران بن حصين قال: كنا في الجاهلية نقول: أنعم الله بك عيناً وأنعم صباحاً، فلما

كان الإسلام نهينا عن ذلك. رواه أبو داؤد. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹۹) كتاب الآداب،

باب السلام، الفصل الثاني، ط: قديمي)

عن عمران بن حصين قال: كنا نقول في الجاهلية: أنعم الله بك عيناً وأنعم صباحاً، فلما

كان الإسلام نهينا عن ذلك. (بذال المجتهد: (۵/۳۲۸)، كتاب الأدب، باب في الرجل

يقول أنعم الله بك عيناً، ط: معهد التحليل الإسلامي)

عن عمران بن حصين قال: كنا في الجاهلية نقول: أنعم الله بك عيناً وأنعم صباحاً، فلما

كان الإسلام نهينا عن ذلك. (عون المعبود: (۱۲/۲۶۵) كتاب الآداب، باب في الرجل

يقول: أنعم الله بك عيناً، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) وكان إذا ودع أصحابه في السفر يقول لأحدهم: استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك.

(زاد المعاد: (۲/۴۰۷) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)=

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو رخصت کرنے کے وقت مصافحہ فرمانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا۔ (۱)

اور جب مسافر چلا جائے تو اس کے لئے یہ دعا کرے:

”اللَّهُمَّ اطْوِلْ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ“ (۲)

ترجمہ: اے اللہ خیر و عافیت کے ساتھ اس کی مسافت طے کرا دے اور سفر کو اس

کے لئے آسان کر دے۔

☞ عن ابن عمر قال : كان النبي ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك . (مشكاة المصابيح :

ص : ۲۱۴) كتاب الدعوات ، باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الثاني ، ط : قديمي

☞ عن ابن عمر قال : كان النبي ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك . (ترمذی :

۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودع إنساناً ، ط : قديمي

(۱) الوداع : يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه ويستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه : استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك زدك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ما كنت . (الفقه الإسلامي وأدلته : (۳۶۶/۳) الباب الخامس :

الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأول ، ط : دار الفكر ، بيروت )

☞ وكان إذا ودع أصحابه في السفر يقول لأحدهم : استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك . (زاد المعاد : (۴۰۷/۲) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر وآدابه ، ط : دار

الكتب العلمية ، بيروت )

☞ عن ابن عمر قال : كان النبي ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك . (مشكاة المصابيح :

ص : ۲۱۴) كتاب الدعوات ، باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الثاني ، ط : قديمي

☞ عن ابن عمر قال : كان النبي ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك . (ترمذی :

۱۸۲/۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء مايقول إذا ودع إنساناً ، ط : قديمي

(۲) وقال له رجل إنى أريد سفرأ فقال أوصيك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولى قال : اللهم ازوله الأرض وهون عليه السفر . (زاد المعاد : (۴۰۸/۲) فصل في هديه ﷺ في

أذكار السفر وآدابه ، ط : دار الكتب العلمية ، بيروت ) =

اگر یہ دعایا دنہ ہو تو کم از کم ”قالله خیر حفظا وهو ارحم الراحمین“ کہہ دے۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت کرتے وقت یہ دعایتے تھے:

”زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَىٰ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتُ“ (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ اور خشیت کا توشہ عطا فرمائے، تیرے گناہ معاف

فرمائے اور جہاں بھی تو جائے خیر کی طرف تیری رہنمائی کرے۔

## رخصت کرنا

جب مہمان جانے لگے تو دروازہ تک نکل کر اس کو رخصت کیا جائے۔ (۳)

☞ عن أبي هريرة قال: إن رجلاً قال: يا رسول الله إنني أريد أن أسافر فأوصني، قال: عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولي الرجل قال: اللهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر.

(ترمذی: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء مايقول إذا ودّع إنساناً، ط: قديمی)

☞ عن أبي هريرة قال: إن رجلاً قال: يا رسول الله إنني أريد أن أسافر فأوصني، قال: عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ولي الرجل قال: اللهم أطوله البعد و هوّن عليه السفر. (مشكاة

المصابيح: (ص: ۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمی)

(۱) سورة يوسف: رقم الآية: ۶۴، الجزء الثالث عشر.

(۲) و جاء إليه رجل و قال: يا رسول الله! إنني أريد سفراً فزوّدني، فقال: زوّدك الله التقوى، قال:

زدني، قال: و غفر لك ذنبك، قال: زدني، قال: ويسر لك الخير حيثما كنت. (زاد المعاد:

(۲/۴۰۸) فصل في هديه ﷺ في أذكار السفر و آدابه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☞ و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ قال: يا رسول الله! إنني أريد سفراً فزوّدني، فقال: زوّدك

الله التقوى، قال: زدني، قال: و غفر ذنبك، قال: زدني - بأبي أنت و أمي -، قال: ويسر لك الخير حيثما

كنت. (ترمذی (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء يقول إذا ودّع إنساناً باب منه، ط: قديمی)

☞ و عن أنس قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ قال: يا رسول الله! إنني أريد سفراً فزوّدني، فقال: زوّدك الله

التقوى، قال: زدني، قال: و غفر ذنبك، قال: زدني - بأبي أنت و أمي -، قال: ويسر لك الخير حيثما كنت.

(مشكاة المصابيح: (۲۱۴) كتاب الدعوات، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الثاني، ط: قديمی)

(۳) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب

الدار. رواه ابن ماجه و رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة: (ص: ۳۷۰) كتاب الأئمة،

باب الضيافة، الفصل الثالث، ط: قديمی)

☞ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب

الدار. (سنن ابن ماجه: (ص: ۲۴۰) أبواب الأئمة، باب الضيافة، ط: قديمی) =



اس میں ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے دوسرے لوگ گھر میں ایک اجنبی کے آنے سے کسی وہم اور وسوسہ کا شکار نہیں ہوں گے۔

مہمان کی رخصت کے لئے گھر کے دروازہ تک جانا قدیم عادت ہے جس کو ہمیشہ سے تمدن، تہذیب اور شائستگی کا مظہر بھی سمجھا گیا ہے اور انسان کی فطرت سلیمہ کا غماز بھی ہے۔

### رخصت کرنے کا طریقہ

کسی مہمان یا ملاقات کے لئے آنے والے کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک اس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور تک پہنچا دینا مستحب ہے۔ (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام، اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر پر روانہ فرماتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دور تک جاتے تھے۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک جانا مسنون ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔ (۳)

### رخصت کرنے کی دعا

”رخصت کرتے وقت کی دعا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۲۹/۱)

### رخصت کے وقت

رخصت ہوتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ (۴)

☞ عن ابن عباس قال: من السنة إذا دعا الرجل أخاه أن يقوم معه حتى يخرج. (المعجم الأوسط: (۶/۶) باب من اسمه محمود، [رقم الحديث: ۷۷۹۳]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت) (۳، ۲، ۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۳. على الصفحة: ۲۲۱. (عن أبي هريرة قال:)

(۴) عن قتادة قال: قال النبي ﷺ: إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۹۹) كتاب الأدب، باب السلام، الفصل الثاني، ط: قديمي) =

## رخصت کے وقت مصافحہ کرنا

رخصت کے وقت مصافحہ کرنا بھی جائز ہے۔ (۱)

☞ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإن التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأول . (شامی : (۲/۴۱۶) ، کتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البیع ، ط : سعید)

☞ قال النبي ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هـ) عن قتادة مرسلًا . (جمع الجوامع : (۱/۱۹۲) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط : دار الكتب العلمية)

(۱) عن قتادة قال : قال النبي ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكاة المصابيح : (ص : ۳۹۹) كتاب الأدب ، باب السلام ، الفصل الثاني ، ط : قديمي)

☞ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ : إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإن التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأول . (شامی : (۲/۴۱۶) ، کتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البیع ، ط : سعید)

☞ قال النبي ﷺ : إذا دخلتم بيتا فسلموا على أهله وإذا خرجتم فأودعوا أهله بسلام (هـ) عن قتادة مرسلًا . (جمع الجوامع : (۱/۱۹۲) قسم الأقوال ، حرف الهمزة مع الذال من الجامع الصغير وزوائده ، [رقم الحديث : ۱۳۲۳] ط : دار الكتب العلمية)

☞ الوداع : يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه ويستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه : استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك زودك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ما كنت . (الفقه الإسلامي وأدلته : (۳/۳۶۶) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر ، المبحث الأول ، ط : دار الفكر ، بيروت)

☞ عن ابن عمر قال : كان النبي ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك . (مشكاة المصابيح : (ص : ۲۱۴) ، كتاب الدعوات ، باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الثاني ، ط : قديمي)

☞ عن ابن عمر قال : كان النبي ﷺ إذا ودع رجلاً أخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي ﷺ ويقول : استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك . (ترمذی : (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات ، باب ماجاء ما يقول إذا ودع إنساناً ، ط : قديمي)

## رخصت ہوتے وقت سلام کرنا

”حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو“ اور جب (تم گھر سے) نکلو تو اپنے اہل و عیال کو سلام کے ساتھ رخصت کرو۔ (۱)

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر جاتے وقت اپنے اہل و عیال کو سلام کے ذریعہ وداع کہو، اس لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ رخصتی کے وقت جو سلام کرتے ہیں اس کا جواب دینا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ یہ سلام اصل میں ”دعا“ اور ”وداع“ ہے۔ (۲)

اور اس کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے اہل و عیال کے پاس ”سلام“ کو امانت رکھو، یعنی جب تم نے رخصت ہوتے وقت اپنے اہل و عیال کو سلام کیا تو گویا تم نے سلام کی خیر و برکت کو اپنے اہل و عیال کے پاس امانت رکھا جس کو تم آخرت میں واپس لو گے، کیوں کی جب کوئی شخص اپنی چیز کسی کے پاس امانت رکھتا ہے تو پھر اس کو واپس لے لیتا ہے۔

## رمضان میں نفل روزہ کی نیت کرنا

”مسافر رمضان میں نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟“ عنوان کے تحت

دیکھیں۔ (۱۵۷/۲)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۱ على الصفحة: ۲۲۳ (عن قتادة قال: قال النبي ﷺ: إذا دخلتم) (۲) وإن سلم ثانياً في مجلس واحد لا يجب رد الثاني، تاتارخانية. وفيها عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ: إذا أتيتم المجلس فسلموا على القوم وإذا رجعتم فسلموا عليهم فإن التسليم عند الرجوع أفضل من التسليم الأول. (شامى: (۳۱۶/۶)، كتاب الحظير والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد)

يستحب أن يودع أهله و جيرانه وأصدقائه وأن يودعوه ويستسمحهم ويقول كل واحد منهم لصاحبه: استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك زدك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ما كنت. (الفقه الإسلامى وأدلته: (۳۶۶/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر، المبحث الأول، ط: دار الفكر، بيروت)

## روانگی سے پہلے نفل کی فضیلت

مسافر اپنے اہل و عیال کے لئے جن چیزوں کو چھوڑ کر سفر کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ برکت اور رحمت والی افضل ترین چیز وہ دو رکعت نفل نماز ہے جو سفر شروع کرنے سے پہلے گھر میں پڑھتا ہے، حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں:

”مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلَىٰ أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرُكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ يُرِيدُ سَفَرًا“ (۱)

ترجمہ: یعنی سفر کے وقت گھر والوں کے پاس جو دو رکعت پڑھتا ہے وہ ان کے لئے چھوڑی ہوئی چیزوں میں سب سے افضل ہے۔

## روانگی کے وقت کی دعا

روانگی کے وقت جب مکان کے دروازہ پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ  
أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَذِلَّ أَوْ أُذِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ“ (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کر کے اسی کا نام لے کر نکل رہا ہوں، گناہوں سے

(۱) عن المطعم بن مقدم قال: قال رسول الله ﷺ: ما خلف عبد على أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد السفر. (مصنف ابن أبي شيبة: (۱/۴۲۳) كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له أن يصلي قبل خروجه، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☞ ما خلف هذا على أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً. (ش عن المطعم بن مقدم مرسلاً). (كنز العمال: (۶/۷۱۳) كتاب السفر، الفصل الثاني، آداب متفرقة من الإكمال، ط: مؤسسة الرسالة)

☞ صلاة سنة السفر: يستحب إذا أراد الخروج من منزله أن يصلي ركعتين ..... جاء في الحديث: ما خلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً. (الفقه الإسلامي وأدلته مع هامشه: (۳/۳۶۸)، الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث، آداب السفر، المبحث الأول: آداب السفر للحج وغيره، ط: دار الفكر، بيروت)

(۲) عن أم سلمة أن النبي ﷺ كان إذا خرج من بيته قال: بسم الله توكلت على الله اللهم إنا نعوذ بك من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نُظلم أو نجئل أو ويجئل علينا. (مشكاة المصابيح: =

بچنے کی قدرت اور عبادت کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں، پھسلوں یا پھسلا یا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔  
دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي وَأَنْتَ رَجَائِي فَأَكْفِنِي مَا أَهْمَنِي وَجَلِّ ثَنَاؤَكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، اللَّهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوَىٰ وَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَجِّهْنِي الْخَيْرَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ“ (۱)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری مدد میں چلا، تجھ پر ہی بھروسہ کیا، تیری پناہ حاصل کی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اے اللہ! تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تو ہی میری امید ہے، اس لئے جو چیز مجھے فکر میں مبتلا کرنے والی ہے اس کے متعلق تو کفایت فرما، تیری تعریف بڑی ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا فرما، میرے گناہ معاف فرما اور جہاں کہیں جاؤں خیر کی طرف میری رہنمائی فرما۔

= (ص: ۲۱۵) کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الأوقات، الفصل الثانی، ط: قدیمی

عن أم سلمة أن النبي ﷺ كان إذا خرج من بيته قال: بسم الله توكلت على الله اللهم إني أعوذ بك من أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو أجهل أو يجهل عليّ. (تحفة الأحوذى: (۲۳۶/۹)، [رقم الحديث: ۳۳۲۷]، كتاب الدعوات، باب منه (باب ما يقول إذا خرج من بيته)، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عن أم سلمة قالت ما خرج رسول الله ﷺ من بيته قط إلا رفع طرفه إلى السماء فقال: اللهم إني أعوذ بك من أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو أجهل أو أجهل أو يجهل عليّ. (عون المعبود: (۱۸۴/۱۴) كتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۱) عن أنس بن مالك قال: لم يرد رسول الله ﷺ سفراً إلا قال حين ينهض من جلوسه: ”اللهم بك انتشرت وإليك توجهت وبك اعتصمت أنت ثقتي ورجائي، اللهم اكفني ما أهمني وما لا أهتم به وما أنت أعلم به مني، اللهم زدني التقوى وافر لي ذنبي ووجهني إلى الخير حيث ما توجهت“ ثم يخرج. (السنن الكبرى: (۴۱۰/۵)، كتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عن أنس قال: لم يرد النبي ﷺ سفراً قط إلا قال حين ينهض من جلوسه: =

## روپوش مسافر کی بیوی کیا کرے

شوہر سفر میں گیا اور روپوش ہو گیا، وہ خود آتا بھی نہیں، اور بیوی کو بلاتا بھی نہیں، اور خرچہ کا انتظام بھی نہیں کرتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ہے، تو ایسی عورت اسلامی ملک میں عدالت کے حج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں مسلمانوں کی شرعی پنچایت یا اسلامی مرکز میں مقدمہ دائر کرے، اور یہ دعویٰ کرے کہ فلاں بن فلاں سے اتنے سال پہلے اس کا نکاح ہوا ہے اور اس کو نکاح نامہ یا دو معتبر گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے اس کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ وہ اتنے سال سے روپوش ہے، اور نان نفقہ نہیں دے رہا ہے، نہ اس کا انتظام کیا ہے نہ ہی وہاں سے بھیجتا ہے، ان باتوں کو بھی دو گواہوں کی گواہی سے ثابت کرے، اور اگر شوہر کے بغیر رہنے میں گناہ کا اندیشہ ہے تو قسم بھی اٹھائے کہ وہ شوہر کے بغیر مزید انتظار نہیں کر سکتی، جب یہ تمام باتیں گواہوں کی گواہی اور عورت کی قسم سے ثابت ہو جائیں تو حج اس عورت کے شوہر کے پاس دو آدمیوں کو بھیج کر بیوی کے حقوق ادا کرنے کا وعدہ لے، اگر وہ حقوق ادا کرنے کا وعدہ نہ کرے تو عورت کو مزید ایک مہینہ انتظار کرنے کی مہلت دے، اگر شوہر اس مدت میں اپنی شرارت سے باز نہ آئے، تو حج نکاح فسخ کر دے اور اگر آدمی بھیج کر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے؟ تو اخبارات وغیرہ میں اعلان شائع کرے کہ اتنے دنوں تک حاضر ہو جاؤ ورنہ نکاح فسخ کر دیا جائے گا، پھر اگر وہ نہ آئے تو حج قضا علی الغائب کے تحت تفریق کر دے، اس کے بعد

= "اللّٰهُمَّ بَكَ انْتَشَرْتُ وَبِالِيكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ ثَقْتِي وَ اَنْتَ رَجَائِي، اللّٰهُمَّ اكْفِنِي مَا اَهْمَنِي وَمَا لَا اَهْتَمُّ لَهٗ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي عَزَّ جَارِكُ وَ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ زَوَّدْنِي التَّقْوَى وَ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَ وَجَّهْنِي لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ، ثُمَّ يَخْرُجُ. (زاد المعاد: ۲/۲۰۵) فصل في هديه ﷺ في اذكار السفر و آدابه، ط: دار الكتب العلمية، ط: بيروت)

عن انس قال لم يرد النبي ﷺ سفراً قط إلا قال حين ينهض من جلوسه اللّٰهُمَّ بَكَ انْتَشَرْتُ وَبِالِيكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ ثَقْتِي وَ اَنْتَ رَجَائِي، اللّٰهُمَّ اكْفِنِي مَا اَهْمَنِي وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهِ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَ زَوَّدْنِي التَّقْوَى وَ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَ وَجَّهْنِي لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ. (مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۵) كتاب الاذكار، باب ما يقول إذا نهض للسفر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

عورت تین ماہواری عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، اور اگر شوہر عدت کے اندر واپس آ گیا تو رجوع کرنے کا حق ہوگا، اور اگر عدت کے بعد واپس آیا تو رجوع کا حق نہیں ہوگا، مگر یہ کہ شوہر عورت کے دعویٰ کے خلاف کوئی بات ثابت کر دے۔ (۱)

### روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

مسافر روزہ سے تھا اور کوئی اس کے روزہ کا دشمن تھا، اس نے روزہ توڑنے پر مجبور کیا کہ روزہ توڑ دو ورنہ جان سے مار دیں گے، یا ہاتھ پاؤں توڑ دینے کی دھمکی دی، تو اس صورت

(۱) قال فی غرر الأحكام: ثم اعلم أن مشائخنا استحسنوا أن ينصب القاضي الحنفی نائباً ممن مذهبه التفریق بينهما إذا كان الزوج حاضراً وأبی عن الطلاق؛ لأن رفع الحاجة الدائمة لا يتيسر بالاستدانة إذ الظاهر أنها لا تجدد من يقرضها، وغنى الزوج مآلاً أمر مترهم بالتفریق ضروری إذا طلبته. (شامی: (۵۹۰/۳)، کتاب الطلاق، ط: سعید)

الحيلة الناجزة: (ص: ۷۷) ط: دار العلوم کراچی.

✍️ ورأى الجمهور غير الحنفية: أن للقاضي تطليق الزوجة بإعسار الزوج مطلقاً حاضراً أم نائباً، إلا أن المالكية قالوا: إن كان الزوج قريب الغيبة فيرسل له: إما أن يأتي أو يرسل النفقة أو يطلق عليه، وإن كان بعيد الغيبة كعشرة أيام فللقاضي التطليق إن لم يترك لها شيئاً، ولا وكل وكيلاً بالنفقة، ولا اسقطت عنه النفقة حال غيبته و تحلف على ما ذكر. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۷۶۸/۷) القسم السادس، الباب الثاني، الفصل الخامس في النفقات، ثالثاً: نفقة زوجة الغائب، ط: دار الفكر، بيروت)

✍️ قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے..... ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو بلا لویا وہیں سے کوئی انتظام کرو ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کر دیں گے۔ اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کر دے..... اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آ جاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آ جاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے..... عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کر دی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی..... اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔ (حیلہ ناجزہ: (ص: ۷۷، ۷۹)، حکم زوجہ غائب غیر مفقود، ط: دارالاشاعت)

میں مسافر کے لئے روزہ توڑ کر جان بچانا واجب ہے، اگر مسافر نے اس حالت میں روزہ نہیں توڑا اور مجبور کرنے والے نے جان سے مار دیا یا جسمانی نقصان اٹھانا پڑا تو گنہگار ہوگا۔ (۱)

## روزہ توڑنے کی اجازت

”مسافر کو روزہ توڑنے کی اجازت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۹/۲)

### روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کر دینا

اگر کوئی مقیم روزہ کی نیت کرنے کے بعد مسافر بن جائے، تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کو لینے کے لئے اپنے گھر واپس آئے اور وہاں پہنچ کر روزہ کو توڑ دے تو اس کا

(۱) أنه لو أكره على أكل ميتة أو دم أو لحم خنزير أو شرب خمر بغير ملجئ، كحس أو ضرب أو قيد لم يحل وإن بملجئ، كقتل، أو قطع عضو أو ضرب مبرح حل فإن صبر فقتل أثم..... ومثله سائر حقوقه تعالى كإفساد صوم و صلاة..... ولئذا نقل هنا في البحر عن البدائع الفرق بين ما إذا كان المكره على الفطر مريضاً أو مسافراً وبين ما إذا كان صحيحاً مقيماً بأنه لو امتنع حتى قتل أثم في الأول دون الثاني. (شامی: (۲/۲۲۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

ومنہ ما إذا أكره المريض والمسافر فإن الإفطار واجب ولا يسعه الصوم حتى لو امتنع من الإفطار فقتل بأثم كالأكره على أكل الميتة بخلاف ما إذا كان صحيحاً مقيماً فأكره بقتل نفسه فإنه يرخص له الفطر والصوم أفضل حتى لو امتنع من الإفطار حتى قتل يثاب عليه. (البحر

الرائق: (۲/۳۹۵)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر کے گواہوں سے اس غائب کے ساتھ اپنا نکاح ثابت کرے، پھر یہ ثابت کرے کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا اور نہ وہاں سے اس نے میرے لیے نفقہ بھیجا، نہ یہاں کوئی انتظام ہے..... ان سب باتوں پر حلف بھی کرے اس کے بعد اگر کوئی عزیز قریب یا اجنبی اس کے نفقہ کی کفالت کرے تو خیر، ورنہ قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کر دیا اس کو بلا لویا وہیں سے کوئی انتظام کر ورنہ اس کو طلاق دیدو، اور اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کر دیں گے۔ اس پر بھی اگر خاوند کوئی صورت قبول نہ کرے تو قاضی ایک مہینے کے مزید انتظار کا حکم دے، اس مدت میں بھی اگر اس کی شکایت رفع نہ ہوئی تو اس عورت کو اس غائب کی زوجیت سے الگ کر دے..... اگر یہ غائب حکم بالطلاق کے بعد آ جاوے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عدت کے اندر اندر واپس آ جاوے اور باقاعدہ خرچ وغیرہ دینے پر آمادہ ہو، اس صورت میں تو اس کو رجعت کا حق ہے..... عدت ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو سو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت کر دی تو اس کو ہر حال میں عورت مل جائے گی..... اور اگر خاوند نے عورت کے دعوے کے خلاف کوئی بات ثابت نہ کی تو اس کو عورت نہ ملے گی کیونکہ عدت ختم ہونے کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا۔ (حیلہ ناجزہ: (ص: ۷۷، ۷۹)، حکم زوجہ غائب غیر مفقود، ط: دارالاشاعت)



کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱) اور کفارہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنے ہیں اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے ورنہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ (۲)

کیونکہ یہ شخص اس وقت مسافر نہیں ہے بلکہ مقیم ہے، مقیم اگر روزہ توڑ دے تو کفارہ لازم ہوتا ہے۔

### روزہ دار مہمان

روزہ دار مہمان کے لئے میزبان اور اس کے اہل و عیال کے حق میں دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔ (۳)

(۱) يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه سافر فيه ولكن لا كفارة عليه لو أفطر فيهما للشبهة في أوله و آخره إلا إذا دخل مصره لشيء نسيه فأفطر فإنه يكفر. ( الدر مع الرد: ( ۲ / ۲۳۱ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد )

وفي فتاوى قاضى خان : المسافر إذا تذكر شيئاً قد نسيه في منزله فدخل فأفطر ثم خرج قال عليه الكفارة قياساً ؛ لأنه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله وبالقياس نأخذ . (البحر الرائق: ( ۲ / ۳۹۵ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت )

ولو سافر في شهر رمضان ثم رجع إلى أهله ليحمل شيئاً نسيه فأكل بمنزله ثم خرج القياس أن تجب عليه الكفارة ؛ لأنه رفض سفره قال الفقيه وبه نأخذ . ( الهنديّة : ( ۱ / ۲۰۷ ) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار ، ط: رشيدية )

(۲) وأفاد بالتشبيه أن هذه الكفارة مرتبة فالواجب العتق ، فإن لم يجد فعليه صيام شهرين متتابعين ، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۳۸۳ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم و ما لا يفسده ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت )

أكل عمداً قضي و كفر كفارة المظاهر : أى كذا فى الترتيب فيعتق أولاً ، فإن لم يجد صام شهرين متتابعين ، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً . ( رد المحتار : ( ۲ / ۳۱۱ ، ۳۱۲ ) كتاب الصوم ، باب ما يفسد الصوم و ما لا يفسده ، ط: سعيد )

كفارة الفطر و كفارة الظهار واحدة وهى عتق رقبة مؤمنة أو كافرة فإن لم يقدر على العتق فعليه صيام شهرين متتابعين وإن لم يستطع فعليه إطعام ستين مسكيناً . ( الهنديّة : ( ۱ / ۲۱۵ ) كتاب الصوم ، الباب السابع فى الاعتكاف ، بيان الكفارة ، ط: رشيدية )

(۳) عن أنس قال: دخل النبي ﷺ على أم سليم فأتته بتمر و سمن فقال أعيديوا سمنكم فى سقائه =

## روزہ دلجوئی کے لئے توڑنا

”میزبان کی دلجوئی کے لئے روزہ توڑنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰۲/۲)

## روزہ سفر شروع کرنے سے پہلے توڑ دینا

”سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۰/۱)

## روزہ سفر میں رکھنا

”سفر میں روزہ رکھنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۳۱/۱)

## روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا

گرمی کے موسم میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا، گرمی کی شدت کی وجہ سے کمزور

ہمت کے آدمی نے سفر کا ارادہ کر لیا تا کہ گرمی کے موسم میں روزہ رکھنا نہ پڑے۔ (۱)

بلکہ سردی کے زمانہ میں قضا کر لے گا، یا کسی مقام تک جانے کے لئے دورا تے ہیں

= و تمرکم فی وعائہ فإتی صائم ثم قام إلی ناحیة من البیت فصلى غیر المكتوبة فدعا لأم سلیم

وأهل بیتها. (مشكاة المصابیح: (ص: ۱۸۱) کتاب الصوم، باب قبیل باب لیلۃ القدر، ط: قدیمی)

عن أنس قال: دخل النبى ﷺ علی أم سلیم فأتته بتمر و سمن فقال أعيذوا سمنکم فی سقائه و

تمرکم فی وعائہ فإتی صائم ثم قام إلی ناحیة من البیت فصلى غیر المكتوبة فدعا لأم سلیم وأهل

بیتها. (صحیح البخاری: (۱/۲۶۶) کتاب الصوم، باب من زار قرماً فلم یفطر عندهم، ط: قدیمی)

عن عبد اللہ بن الزبیر قال: أفطر رسول اللہ ﷺ عند سعد بن معاذ فقال: أفطر عندکم

الصائمون و أکل طعامکم الأبرار و صلت علیکم الملائکة. (ابن ماجة: (ص: ۱۲۵) أبواب ما

جاء فی الصیام، باب فی ثواب من أفطر صائماً، ط: قدیمی)

(۱) للمسافر أو حامل أو مرضع..... الفطر. (الدر المختار: (۲/۴۲۱-۴۲۳) کتاب

الصوم، فصل فی العورض المبیحة لعدم الصوم، ط: سعید)

منها السفر الذى یبیح الفطر. (الہندیة: (۱/۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی

الأعدار التى تبیح الإفطار، ط: رشیدیہ)

السفر لیس بعذر فی الیوم الذى أنشأ السفر فیہ وعذر فی سائر الأيام. (التاتارخانیة:

(۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر، ط: قدیمی)

ایک قریبی راستہ جس سے سفر کی مسافت پوری نہیں ہوتی اور ایک لمبا راستہ ہے جس سے سفر کی مسافت پوری ہو جاتی ہے، اور یہ شخص لمبے راستہ کو صرف اس لئے اختیار کرتا ہے تاکہ روزہ رکھنا واجب نہ ہو۔ (۱) تو ان دونوں صورتوں میں مسافر ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد میں قضا کرنا کافی ہوگا۔ (۲) مگر اس قسم کا حیلہ کرنا مذموم اور برا ہے۔ (۳) اور رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی فضیلت سے محروم ہونے کا سبب ہے۔ (۴)

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا. (الهندية: (۱۳۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ ولو لموضع طريقان أحدهما مدة السفر والآخر أقل قصر في الأول. (الدر مع الرد: (۱۲۳/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☞ مصر له طريقان أحدهما مسيرة يوم والآخر مسيرة ثلاثة أيام ولياليها، إن أخذ في الطريق الذي هو مسيرة يوم لا يقصر وإن أخذ في الطريق الذي هو مسيرة ثلاثة أيام ولياليها قصر الصلاة. (التاتارخانية: (۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)

(۲) دیکھے سابقہ صفحہ: ۲۴۰ کا حاشیہ نمبر: ۳۔ (عن انس قال) وحاشیہ نمبر: ۱۔ صفحہ: ۲۴۱۔ (للمسافر أو حامل)۔

(۳) وأما الحيلة للدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبي يوسف لا تکره و عند محمد تکره و يفتى بقول أبي يوسف في الشفعة..... وبضده وهو الكراهة في الزكاة والحج وآية السجدة. جوهرة. (الدر المختار: (۲۴۶/۶) كتاب الشفعة، باب ما يبطئها، ط: سعيد)

☞ قال الخفاف رحمه الله: كره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالى: الحيلة في إسقاط الزكاة ورخص فيها بعضهم، قال الشيخ الإمام الأجل شمس الأئمة الحلواني رحمه الله: الذي كرهها محمد بن الحسن رحمه الله. (الهندية: (۳۹۱/۶) كتب الحيل، الفصل الثالث في مسائل الزكاة، ط: رشيدية)

☞ عن محمد بن الحسن قال: ليس من أخلاق المؤمنين الفرار من أحكام الله بالحيل الموصلة إلى إبطال الحق. (عمدة القارى: (۱۶۳/۲۳) كتاب الحيل، باب في ترك الحيل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه رفعه: من أفطر يوماً في رمضان من غير عذر ولا مرض لم يقضه صيام الدهر وإن صامه. (صحيح البخارى: (۲۵۹/۱) كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان، ط: قديمي)

☞ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه. (ترمذى: (۱۵۳/۱) أبواب الصوم، باب ماجاء في الإفطار متعمداً، ط: قديمي)

☞ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة لم يجزه صيام الدهر. (ابن ماجه: (ص: ۱۲۰) أبواب ما جاء في الصيام، باب ماجاء في قضاء رمضان، ط: قديمي)

## روزہ کی حالت میں گھر آ کر جماع کر لے تو؟

زوال شرعی سے پہلے مسافر گھر پہنچا اور پہنچنے کے بعد اس نے روزہ کی نیت کر لی اور بیوی سے جماع کر لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

البتہ اگر بیوی جماع کرنے پر راضی تھی تو بیوی پر قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوگا، اور اگر بیوی راضی نہیں تھی شوہر نے زبردستی کر لیا ہے تو اس صورت میں بیوی پر بھی صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

## روزہ کی نیت کے بعد سفر کرنا

اگر کوئی مقیم آدمی رمضان المبارک میں روزہ کی نیت کرنے کے بعد سفر کرے گا تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہوگا، لیکن اگر وہ اس روزہ کو فاسد کر دے گا تو کفارہ

(۱) المسافر إذا دخل مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئاً ثم نوى الصوم ثم جامع متعمداً في يومه ذلك لا كفارة عليه بالاتفاق. (التاتارخانية: ( ۲۸۷/۲ ) كتاب الصوم ، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم ، ط: قديمي )

☞ إذا دخل المسافر مصره قبل الزوال ولم يتناول شيئاً ونوى الصوم ثم جامع متعمداً لا كفارة عليه. (الهندية: ( ۲۰۶/۱ ) كتاب الصوم ، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد و مما يتصل بذلك ، ط: رشيدية )

(۲) وإذا طأعت المرأة زوجها في الجماع فعليها الكفارة ..... وإن كانت مكرهة فلا كفارة عليها. (التاتارخانية: ( ۲۸۷/۲ ) كتاب الصوم ، الفصل الخامس في وجوب الكفارة في إفساد الصوم ، ط: قديمي )

☞ وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة وإن كانت مكرهة فعليها القضاء دون الكفارة. (الهندية: ( ۲۰۵/۱ ) كتاب الصوم ، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد ، ط: رشيدية )

☞ وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة عندنا ..... وإن كانت المرأة مكرهة عليها القضاء دون الكفارة. (الخانية على هامش الهندية: ( ۲۱۲/۱ ) كتاب الصوم ، الفصل السادس فيما يفسد الصوم ، ط: رشيدية )

لازم نہیں ہوگا صرف قضا لازم ہوگی۔ (۱)

## روزہ کے دوران سفر شروع کرے تو

”سفر کے دن روزہ دار ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۱۳)

## روزے تیس سے زائد ہو جائیں

عرب ممالک میں عموماً ایک دو دن پہلے ہی رمضان کے روزے شروع ہو جاتے ہیں وہاں رہنے والے پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لوگوں نے وہاں کے مطابق روزہ شروع کیا پھر رمضان کے درمیان وطن واپس آئے، یہاں ان کے کل روزے تیس ہو گئے جبکہ اپنے وطن کی رویت کے حساب سے مثلاً اٹھائیس روزے ہوئے، تو ان لوگوں کے جب تیس روزے پورے ہو گئے تو رمضان کا فریضہ ادا ہو گیا، تاہم ان کو مسلمانوں کی موافقت اور رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے روزہ رکھنا بہتر ہے لازم نہیں ہے اور یہ روزے نفل ہوں گے۔ (۲)

(۱) يجب على مقيم إتمام صوم يوم منه سافر فيه ولكن لا كفارة عليه لو أفطر. ( الدر مع الرد:

(۲/۲۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد

فلو سافر نهاراً لا يباح له الفطر في ذلك اليوم وإن أفطر لا كفارة عليه بخلاف ما لو أفطر ثم

سافر. (الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيدية)

سافر بعد دخول شهر رمضان جاز الفطر، وقيل لا، كما بعد طلوع الفجر، ولو أفطر لا يكفر.

(التاتارخانية: (۱/۲۹۱) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)

(۲) وقالوا يشبهه بالمصلين أي احتراماً للوقت..... كالصوم، در مختار. (قوله: كالصوم) أي مثل

الحائض إذا طهرت في رمضان فإنها تمسك تشبهاً بالصائم لحرمة الشهر ثم تقضى وكذا

المسافر إذا أفطر فأقام. (الدر مع الرد: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

وهل يكره لها التشبه بالصوم أم لا؟ واعترض بأنه يستحب لها الوضوء والعود في مصلاتها

وهو التشبه بالصلاة اه تأمل. (قوله: ولو شرعت تطوعاً فيهما) أي في الصلاة والصوم. (الدر

مع الرد: (۱/۲۹۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد)

فاما الأول فوقت صوم رمضان شهر رمضان، لقوله تعالى: ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾ =

## روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا

روزے رکھنے سے بچنے کے لئے سفر کرنے کا حیلہ کرنا بہت برا ہے۔ (۱) اگرچہ

شرعی مسافر ہونے کی صورت میں سفر کے دوران روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

= ای فلیصم فی الشهر، وقول النبی ﷺ: وصوموا شهر کم، ای فی شهر کم؛ لأن الشهر لا یصام وإنما یصام فیہ. (بدائع الصنائع: (۲/۸۰) کتاب الصوم، ط: سعید)

☞ لوصام رأی هلال رمضان وأكمل العدة لم یفطر إلا مع الإمام لقوله علیه السلام: صومکم یوم تصومون و فطرکم یوم تفترون. (رد المحتار: (۲/۳۸۳) کتاب الصوم، ط: سعید)

☞ إن النبی ﷺ: آلی من نسائه شهراً..... فإن الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهله. (کتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإیلاء، [رقم الحدیث: ۵۴۱] ط: إدارة القرآن)

☞ وسبب صوم رمضان شهرد جزء من الشهر من لیل أو نهار علی المختار. (الدر مع الرد: (۲/۳۷۲) کتاب الصوم، ط: سعید)

☞ الثالث شهرد جزء من شهر رمضان من لیل أو نهار علی المختار عند أبی حنیفة فیکون السبب شهرد الشهر. (الفقه الإسلامی وأدلته: (۲/۵۲۷) الباب الثالث: الصیام والاعتکاف، المبحث الثالث: المطلب الأول: متى یجب الصوم، ط: دار الفکر، بیروت)

(۱) وأما الحیلة لدفع ثبوتها ابتداءً فعند أبی یوسف لا تکره و عند محمد تکره و یفتی بقول أبی یوسف فی الشفعة..... وبضده وهو الکراهة فی الزکاة والحج وآیه السجدة. جوهره. (الدر المختار: (۲/۲۳۶) کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ط: سعید)

☞ قال الخصاف رحمه الله: کره بعض أصحابنا رحمهم الله تعالى: الحیلة فی إسقاط الزکاة. (الهنديّة: (۲/۳۹۱) کتب الحیل، الفصل الثالث فی مسائل الزکاة، ط: رشیدیہ)

☞ عن محمد بن الحسن قال: لیس من أخلاق المؤمنین الفرار من أحكام الله بالحیل الموصلة إلى إبطال الحق. (عمدة القاری: (۲۳/۱۶۳) کتاب الحیل، باب فی ترک الحیل، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۲) للمسافر أو حامل أو مرضع..... الفطر. (الدر المختار: (۲/۳۲۱-۳۲۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحة لعدم الصوم، ط: سعید)

☞ منها السفر الذى ییح الفطر. (الهنديّة: (۱/۲۰۶) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار التى تیح الإفطار، ط: رشیدیہ)

☞ السفر لیس بعذر فی الیوم الذى أنشأ السفر فیہ وعذر فی سائر الأيام. (التاتارخانیة: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبیحة للفطر، ط: قدیمی)

## رہائش نہ مکانوں میں نہ خیموں میں

اگر کسی آدمی کی رہائش مکانوں میں نہیں ہے اور خیموں میں بھی نہیں ہے تو اس کے سفر کا آغاز اس کی اقامت گاہ کی متعلقہ جگہوں سے آگے نکل جانے سے ہوگا اور وہ آدمی وہاں جا کر مسافر بن جائے گا۔ (۱)

## ریل

ریل میں عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کی صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر فرض اور واجب نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کسی بیماری یا کمزوری کی وجہ سے ریل کی حرکت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، گر جانے کا خطرہ ہے تو اس آدمی کے لئے ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

- (۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)
- ❑ فلا يصير مسافراً قبل أن يفارق عمران ما خرج منه. (حلبى كبير: (۱/۵۲۶) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى)
- ❑ فإذا نوى السفر وخرج من العمران حتى صار مسافراً. (بدائع الصنائع: (۱/۹۵) كتاب الصلاة، فصل فى بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعيد)
- (۲) يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولا يجوز ذلك فى الفرض. (بدائع الصنائع: (۱/۲۹۷) كتاب الصلاة، فصل فى بيان ما يفارق التطوع الفرض فيه، ط: سعيد)
- ❑ ومنها القيام وهو فرض فى صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (الهندية: (۱/۶۹) كتاب الصلاة، الباب الرابع فى صفة الصلاة، ط: رشيديه)
- ❑ تجوز الصلاة الفريضة فى السفينة والطائرة، والسيارة قاعداً ولو بلا عذر عند أبى حنيفة، ولكن بشرط الركوع والسجود، وقال الصحابان: لا تصح إلا لعذر وهو الأظهر. (الفقه الإسلامى و أدلته: (۲/۳۳) تنمة الصلاة، الصلاة فى السفينة، ط: دار الفكر، بيروت)
- ❑ وإذا صلى قاعداً فى السفينة وهى تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبى حنيفة رحمه الله تعالى وعندهما لا تجوز. (الهندية: (۱/۱۲۳) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه)

عام حالات میں ہلکی رفتار سے چلنے والی ٹرین میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل نہیں ہے بہت سارے لوگ ناواقفیت کی وجہ سے بلاوجہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، ان کی نماز ادا نہیں ہوتی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اور اگر تیز رفتار ٹرین میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہیں ہے تو وہاں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

اگر ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہے، مگر ریل میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے، تو مناسب یہ ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے مگر بعد میں اس کو قضا کرنا لازم ہوگا کیونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے قیام کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔ (۳)

(۲، ۱) وأما الطائرات حالة طيرانها في جو السماء أو عند وقوعها في الفضاء فيصل فيها قائماً بركوع و سجود مستقبلاً للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذلك في الطائرات الكبيرة. (معارف السنن: (۳۹۵/۳) ط: بنوری ٹاؤن)

❏ ولو صلى في فلك قاعداً بلا عذر صحَّ عند أبي حنيفة وقال لا يصح إلا من عذر. (تبيين الحقائق: (۳۹۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

(۳) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (الهندية: (۶۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية)

❏ وأما أركانها فسته منها القيام. (بدائع الصنائع: (۱۰۵/۱) كتاب الصلاة، فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد)

❏ فاقد الطهورين يؤخرها عنده وقالوا يشبه بالمصلين وجوباً، فيركع ويسجد إن وجد مكاناً يابساً وإلا يؤمى قائماً ثم يعيد كالصوم. (الدر مع الرد: (۲۵۳/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد)

❏ (قوله: القيام) لقوله تعالى: ﴿وقوموا لله قانتين﴾ أي مطيعين، والمراد به القيام في الصلاة بإجماع المفسرين، وهو فرض في الصلاة للقادر عليه في الفرض..... الخ. (البحر الرائق: (۲۹۲/۱) باب صفة الصلاة، ط: سعيد)

❏ قال محمد: وإذا استطاع الرجل الخروج من السفينة للصلاة، فأحب له أن يخرج ويصلي على الأرض وإن صلى فيها قاعداً وهو يقدر على القيام أو الخروج أجزاءه عند أبي حنيفة استحساناً..... وعندهما لا يجزئ قياساً. (التاتارخانية: (۳۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي)



ریل گاڑی کھڑی ہو یا چل رہی ہو، دونوں حالتوں میں اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ جب ریل اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو قصر کرنا لازم ہوگا (چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھنا لازم ہوگا) اور جب تک اپنے شہر کی آبادی کے اندر چلتی رہے گی تب تک قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر اسٹیشن آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی کے باہر ہے تو وہاں پہنچنے کے بعد قصر لازم ہوگا۔ (۱)

### ریل کے ڈبوں کا حکم

”اذان“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۵۳/۱)

### ریل کے ہر ڈبہ میں الگ الگ اذان دی جائے

”اذان“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۵۳/۱)

### ریل گاڑی کے پانی کا حکم

ریل گاڑی کے فلش میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک ہے، ایسے پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲) بلکہ اگر دوسرا پانی نہیں ہے تو فلش کے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا

(۱) من خرج من عمارۃ موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)   
 □ يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر. (الهندي: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

□ قال محمد يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، وفي الغياثية والمعتبر من الخروج أن يجاوز المصر و عمرانته وهو المختار وعليه الفتوى. (التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي)

(۲) ﴿وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه﴾. (المائدة: ۶)

□ وروى عنه أنه قال: التراب طهور المسلم ما لم يجد الماء. (بدائع الصنائع: (۴۴/۱) كتاب الطهارة، فصل في التيمم، ط: سعيد)

□ يجوز للمسافر التيمم إذا لم يكن معه ماء. (المحيط البرهاني: (۱۶۱/۱) كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم، ط: رشيديه)

لازم ہوگا، اگر اس پانی سے وضو کرنے میں طبعی کراہت ہو تب بھی تیمم کرنا جائز نہ ہوگا۔ (۱)

## ریل گاڑی میں تیمم کرنا

اگر ریل گاڑی کے کسی ڈبے میں پانی نہیں ہے، لیکن نماز کے وقت کے اندر اندر

آنے والے اسٹیشن میں پانی ملنے کا یقین ہے تو نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔ (۲)

اگر وہاں جا کر پانی مل جائے تو وضو کر کے نماز ادا کرے، اور اگر پانی نہ ملے اور

نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہے تو تیمم کر کے نماز ادا کرے۔

ریل یا اسٹیشن میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنا صحیح ہونے کے لئے پانی کم

سے کم ایک میل (ایک کلومیٹر ۶۱۰ میٹر) کی مسافت پر ہونا شرط ہے ورنہ تیمم کرنا صحیح

نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) (قولہ: فتغیر اکثرها) أي فالغلبة بتغیر اکثرها وهو وصفان فلا یضر ظهور وصف واحد فی

الماء من أوصاف الخلل مثلاً. (شامی: (۱/۱۸۲) کتاب الطہارة، باب المیاء، ط: سعید)

❏ ولو تغیر الماء المطلق بالطين أو بالتراب أو بالجص أو بالنورة أو بطول المكث يجوز

التوضؤ به، كذا فی البدائع. (الہندیة: (۱/۲۰) کتاب الطہارة، الباب الثالث فی المیاء،

الفصل الثانی فیما لا یجوز به التوضؤ، ط: رشیدیہ)

❏ الماء الذی خالطه طاهر غیر أحد أو صافه الثلاثة و سلط طهوریته ..... ولا یضر ظهور وصف

واحد لقلته. (الفقه الإسلامی و أدلتہ: (۱/۲۳۳)، القسم الأول، العبادات، الباب الأول:

الطہارات، المبحث الثالث: أنواع المطہرات، ط: دار الفکر، بیروت)

(۲) وندب لراجیہ رجاء قویاً آخر الوقت المستحب ولو لم یؤخر و تیمم وصلی جاز إن كان بینہ

و بین الماء میل وإلا لا. (الدر المختار: (۱/۲۳۹) کتاب الطہارة، باب التیمم، ط: سعید)

❏ یؤخر التیمم إلى آخر الوقت إذا كان یرجو وجود الماء. (بدائع الصنائع: (۱/۵۵) کتاب

الطہارة، فصل فی بیان وقت التیمم، ط: سعید)

❏ ویستحب التأخیر إلى آخر الوقت لمن یغلب علی ظنه أنه یجد الماء فی آخره. (الہندیة:

(۱/۳۰) کتاب الطہارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیہ)

(۳) وأما العدم من حیث الصورة، فهو أن یكون الماء بعيداً عنه ..... عن محمد أنه قدره بالمیل،

وهو أن یكون میلاً فصاعداً فإن كان أقل من میل لم یجز التیمم. (بدائع الصنائع: (۱/۳۶)

کتاب الطہارة، فصل فی شرائط رکن التیمم، ط: سعید) =

ریل کے سفر میں بعض لوگ معمولی کپڑے اور رومال اور تکیہ وغیرہ پر ہاتھ مار کر بلا تکلف تیمم کر لیتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اس پر غبار بھی ہے یا نہیں، گویا وہ کپڑے اور تکیہ ہی پر تیمم جائز سمجھتے ہیں، حالانکہ اس میں تفصیل ہے کہ اگر جنس زمین کے سوا کپڑے، رومال اور تکیہ وغیرہ پر اتنا غبار ہے کہ اڑ کر ہاتھ کو لگ جائے تو اس وقت اس پر تیمم کرنا جائز ہے، اور اگر اتنا غبار نہیں تو اس پر ہاتھ مار کر تیمم کرنا جائز نہیں۔ (۱)

اور کپڑے وغیرہ پر تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تیمم کی نیت کر کے ہاتھ مار کر ہاتھوں پر جو غبار لگے اس سے تیمم کرے۔ (۲)

اگر گاڑی میں پانی نہ ملنے کی صورت میں کسی آدمی نے تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی تھی کہ گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آگئی جہاں پانی ہے تو

☐ = ولو لم يؤخر وتيمم و صلى جاز ان كان بينه وبين الماء ميل وإلا لا . ( الدر المختار : ۲۴۹/۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

☐ ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنه يجد الماء في آخره إذا كان بينه وبين موضع يرجوه ميل . ( الهندية : ۳۰/۱ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط : رشيدية )

(۲، ۱) ويجوز التيمم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كان على الذهب أو الفضة أو على الحنطة، أو الشعير، أو نحوها غبار فتيمم به أجزاء في قول أبي حنيفة ومحمد . ( بدائع الصنائع : ۵۴/۱ ) كتاب الطهارة ، فصل في بيان ما يتيمم به . ط : سعيد )

☐ ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ..... وصورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو لبداً أو وسادةً أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة التي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمم أو ينفذ ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمم . ( الهندية : ۲۷/۱ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الأول ، ط : رشيدية )

☐ وبهذا يعلم حكم التيمم على جوخة أو بساط عليه غبار ..... إن استبان أثره جاز وإلا فلا ، ..... وصورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحو من الأعيان الطاهرة التي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمم . ( شامی : ۲۴۱/۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

اس صورت میں وضو کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد گاڑی ایسے اسٹیشن کے قریب آئی جہاں پانی ہے تو

نماز ہوگئی۔ (۲) اب اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ریلوے اسٹیشن وغیرہ پر اگر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو

کر لینا چاہئے ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمم کرنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) جماعة من المتيممين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر ما يكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاتهم . (خانية على هامش الهندية : ( ۵۵ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، فصل فيما يجوز له التيمم ، ط : رشيدية )

جماعة من المتيممين إذا رأوا ماء في صلاتهم قدر ما يكفي لأحدهم إن كان الماء مباحاً فسدت صلاة الكل . (المحيط البرهاني : ( ۱۷۱ / ۱ ) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمم ، ط : رشيدية ) الدر مع الرد : ( ۲۵۵ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد .

(۲) المصلى بالتيمم إذا وجد الماء بعد الفراغ من الصلاة لا يلزمه الإعادة ولو وجد في خلال الصلاة فسدت صلاته . (الخانية على هامش الهندية : ( ۵۷ / ۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، فصل فيما يجوز له التيمم ، ط : رشيدية )

إن رأى الماء قبل الشروع في الصلاة ، ترضأ به و صلى . وإن رأى الماء بعد ما صلى لا يعيد الصلاة وإن كان في الوقت . (المحيط البرهاني : ( ۱۶۷ / ۱ ) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في التيمم ، نوع آخر في بيان ما يبطل التيمم ، ط : رشيدية )

(۳) من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا ، فهو طاهر ما لم يستيقن ، وكذا الآبار والحياض والحجاب الموضوعة في الطرقات ويستقى منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار ، وكذا ما يتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والثياب . (شامی : ( ۱۵۱ / ۱ ) كتاب الطهارة ، قبيل مطلب في أبحاث الغسل ، ط : سعيد )

وفي الكتاب يقول : إذا كانت الغلبة للماء النجس يريق الكل ، ثم تيمم ، وهذا احتياط وليس بواجب ولكنه إن أراق فهو أحوط ، ليكون تيممه في حال عدم الماء بيقين وإن لم يرق أجزاءه أيضاً اهـ . (الهندية : ( ۳۸۴ / ۵ ) كتاب التحرى ، الباب الثالث في التحرى اهـ ، ط : رشيدية )

فإن وجود الماء النجس لا يمنع من التيمم اجماعاً . (البحر : ( ۱۳۹ / ۱ ) باب التيمم ، ط : سعيد )

وتعتبر الغلبة في أوان طاهرة ونجسة وذكية وميتة ، فإن الأغلب طاهراً اهـ . (الدر مع الرد :

( ۳۴۷ / ۶ ) قوله : وتعتبر الغلبة الخ ) أقول : حاصل ما ذكره في الذخيرة البرهانية أنه في الأواني إن غلب

الطاهر تحرى في حالتها الاضطراب والاختيار للشرب والوضوء والابان غلب النجس أو تساويا ، =

## ریل میں بھی نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

”قبلہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳/۲)

### ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

ریل میں شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر (فرض واجب) نماز پڑھنا بالاتفاق جائز نہیں

ہے، اگر کسی نے شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

### ریل میں جگہ ہے

جب تک ریل میں جگہ ہو خواہ مخواہ لوگوں کو دھکیلنا اور روکنا جائز نہیں ہے جب

مقدار پوری ہوگئی تو روکنا اور منع کرنا جائز ہے، لیکن ضعیف، غریب اور پریشان مسافر کے

ساتھ نرمی کرنا اور تنگی میں جگہ دے دینا بہت بڑا ثواب ہے۔ (۲)

= ففی الاختیار لایتحری أصلاً، وفي الاضطراب يتحری للشرب لا للوضوء ..... حاصله أنه إن غلب الطاهر تحری فی الحالین فی الكل اعتباراً للغالب والافقی حالة الاختیار لایتحری فی الكل، وفي الاضطراب يتحری فی الكل الا بالأوانی للوضوء إذ له خلف وهو التيمم. (شامی: ۳۳۷/۶) کتاب الحضر والإباحة، ط: سعید

(۱) وإذا صلى قاعداً في السفينة وهي تجرى مع القدرة على القيام تجوز مع الكراهة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وعندهما لا تجوز. (الهندية: ۱۳۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية

تجوز صلاة الفريضة في السفينة والطائرة والسيارة قاعداً ولو بلا عذر عند أبي حنيفة، ولكن بشرط الركوع والسجود، وقال صاحبان: لا تصح إلا لعذر وهو الأظهر. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۴۴/۲) تنمة الصلاة، الصلاة في السفينة، ط: دار الفكر، بيروت

ولو صلى في فلك قاعداً بلا عذر صح عند أبي حنيفة وقالوا لا يصح إلا من عذر. (تبيين الحقائق: ۴۹۵/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (المجادلة: ۱۱، پارہ: ۲۸)

عن أبي سعيد الخدري قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: خير المجالس أوسعها. (عون العبود: ۲۷/۱۴) كتاب الادب، باب في سعة المجالس، ط: دار الكتب العلمية، بيروت

(قوله: وترك الإيذاء واجب) أي فلا يترك الواجب لفعل السنة. (شامی: ۴۹۴/۲) كتاب الحج، مطلب في دخول مكة، ط: سعید

## ریل میں عید کی نماز کا حکم

”جہاز میں عید کی نماز کا حکم“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۷۴)

## ریل میں غسل جنابت کیسے کرے

اگر ریل میں غسل کے لئے پانی موجود ہے، تو جنابت کی صورت میں غسل کرنا

لازم ہوگا تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر ریل میں صرف وضو کے لئے پانی ہے، غسل کے لئے پانی نہیں (یعنی اتنا پانی

ہے کہ وضو کے لئے کافی ہو سکتا ہے غسل کے لئے نہیں) تو ایسی صورت میں غسل کے لئے

تیمم کرنا جائز ہوگا البتہ تیمم کے جواز کے لیے چند شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ ٹرین کے کسی ڈبہ میں اتنا پانی نہ ہو جس سے غسل کے فرائض ادا ہو سکیں۔ (۲)

۲۔ راستہ میں ایک میل شرعی کے اندر اسٹیشن نہ ہو جہاں پانی کا موجود ہونا

(۱) ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ... فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ . (المائدة : ۶)

﴿وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : التراب طهور المسلم ما لم يجد الماء . (بدائع الصنائع : (۱/۴۴)

كتاب الطهارة ، فصل في التيمم ، ط : سعيد )

﴿عن حذيفة قال : قال رسول الله ﷺ : فضلنا على الناس بثلاث ، جعلت صفونا كصفوف

الملائكة ، وجعلت لنا الأرض كلها مسجداً ، وجعلت تربتها لنا طهوراً إذا لم نجد الماء . رواه

مسلم . (مشكاة المصابيح : (ص : ۵۴) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : قديمي )

(۲) وقدره ماء كاف لظهره . الدر المختار ، وفي الشامية : (قوله : كاف لظهره) أي للوضوء لو

محدثاً وللإغتسال لو جنباً واحترز به عما إذا كان يكفي لبعض أعضائه أو يكفي للوضوء وهو

جنب فلا يلزمه استعماله عندنا ابتداءً . (شامی : (۱/۲۵۵) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

﴿لو كان مع الجنب ما يكفي للوضوء ، يتيمم . (الهندية : (۱/۳۰) ، كتب الطهارة ، الباب

الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط : رشديه )

﴿جنب وجد من الماء قدر ما يكفي للوضوء دون الإغتسال فإنه يتيمم ولا يلزمه استعمال

ذلك الماء عندنا . (المحيط البرهاني : (۱/۱۷۶) كتاب الطهارات ، الفصل الخامس في

التيمم ، ومما يتصل بهذه المسائل ، ط : رشديه )

معلوم ہو۔ (۱)

۳۔ اگر مٹی یا پتھر وغیرہ کا ڈھیلہ نہ ہو اور ٹرین کی دیوار یا سیٹوں پر تیمم کرنا ہے تو اس پر اتنی مٹی یا گرد و غبار جمی ہوئی ہو جس سے تیمم ہو سکے۔ (۲)

اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو جس طرح ہو سکے اس وقت تو نماز پڑھ لے، بعد میں غسل کر کے اس نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ (۳)

(۱) وأما العدم من حيث الصورة ، فبأن يكون الماء بعيداً عنه ..... عن محمد أنه قدره بالميل ، وهو أن يكون ميلاً فصاعداً فإن كان أقل من ميل لم يجز التيمم . ( بدائع الصنائع : ( ۱ / ۶ / ۴ ) كتاب الطهارة ، فصل في شرائط ركن التيمم ، ط : سعيد )

❏ ولولم يثر خر وتيمم و صلى جاز ، إن كان بينه وبين الماء ميل وإلا لا . ( الدر المختار : ( ۱ / ۲۳۹ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

❏ ويستحب التأخير إلى آخر الوقت لمن يغلب على ظنه أنه يجد الماء في آخره إذا كان بينه وبين موضع يرجوه ميل . ( الهندية : ( ۱ / ۳۰ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الثالث في المتفرقات ، ط : رشيدية )

(۲) ويجوز التيمم بالغبار بأن ضرب يده على ثوب أو لبد أو صفة سرج فارتفع غبار أو كان على الذهب أو الفضة أو على الحنطة ، أو الشعير ، أو نحوها غبار فتيمم به أجزاءه في قول أبي حنيفة و محمد . ( بدائع الصنائع : ( ۱ / ۵۴ ) كتاب الطهارة ، فصل في بيان ما يتيمم به . ط : سعيد )

❏ ويجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد ..... وصورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو لبداً أو وسادة أو ما أشبهها من الأعيان الطاهرة التي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمم أو ينفذ ثوبه حتى يرتفع غباره فيرفع يديه في الغبار في الهواء فإذا وقع الغبار على يديه تيمم . ( الهندية : ( ۱ / ۲۷ ) كتاب الطهارة ، الباب الرابع في التيمم ، الفصل الأول ، ط : رشيدية )

❏ وبهذا يعلم حكم التيمم على جوخة أو بساط عليه غبار ..... إن استبان أثره جاز وإلا فلا، ..... وصورة التيمم بالغبار أن يضرب بيديه ثوباً أو نحوها من الأعيان الطاهرة التي عليها غبار فإذا وقع الغبار على يديه تيمم . ( شامى : ( ۱ / ۲۳۱ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

(۳) (والمحصور فاقد الطهورين يثرها عنده و قالوا يتشبهه) بالمصلين وجوباً فيركع ويسجد إن وجد مكاناً يابساً وإلا يؤمى قائماً ثم يعيد كالصوم . ( الدر المختار : ( ۱ / ۲۵۲ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، ط : سعيد )

❏ ولو أن المحجوس إذا لم يجد ماءً ولا تراباً نظيفاً لا يصلى في قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله : (الخانية على هامش الهندية : ( ۱ / ۵۹ ) كتاب الطهارة ، باب التيمم ، فصل في ما يجوز له التيمم ، ط : رشيدية) =

## ریل میں نماز

آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں جب تک اس کو کھڑے ہونے کی طاقت ہے، اور زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہے بیٹھ کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ (۱)

بعض حضرات عذر کے بغیر ریل میں بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، ان لوگوں پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

☐ ولو أن المحبوس لم يجد ماءً ولا تراباً نظيفاً لا يصلى في قول أبي حنيفة و محمد رحمهما الله: (الهندية: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيدية)

☐ الأسباب التي تجعل التيمم مشروعاً يرجع هذه الأسباب إلى أمرين: أحدهما: فقد الماء، بأن لم يجده أصلاً، أو وجد ماءً لا يكفي للطهارة. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱۵۱/۱)، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

☐ الحنفية قالوا: إن كان فاقده الماء في المصر، وجب عليه قبل طلبه التيمم، سواء ظن قربه أو لم يظن، أما إن كان مسافراً، فإن ظن قربه منه بمسافة أقل من ميل، وجب عليه طلبه أيضاً إن أمن الضرر على نفسه و ماله، وإن ظن وجوده في مكان يبعد عن ذلك، كان ميلاً فأكثر فإنه لا يجب عليه طلبه فيه مطلقاً. الخ (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱۵۵/۱) [رقم

الحاشية: ۱] الأسباب التي تجعل التيمم مشروعاً، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

☐ ولو تيمم بالذهب والفضة كان مسبوqاً لا يجوز، وإن لم يكن مسبوqاً و كان مختلطاً بالتراب والغلبة للتراب جاز، كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۲۷/۱) الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية)

(۲۰۱) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (الهندية: (۶۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية)

☐ يجوز التطوع قاعداً مع القدرة على القيام ولا يجوز ذلك في الفرض. (بدائع الصنائع: (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفارق التطوع الفرض فيه، ط: سعيد)

☐ تجوز الصلاة الفرضية في السفينة والطائرة، والسيارة قاعداً ولو بلا عذر عند أبي حنيفة، ولكن بشرط الركوع والسجود، وقال صاحبان: لا تصح إلا لعذر وهو الأظهر. (الفقه الإسلامي وأدلته: (۴۴/۲) تنمة الصلاة، الصلاة في السفينة، ط: دار الفكر، بيروت)

☐ وأما الطائرات حالة طيرانها في جو السماء أو عند وقوفها في الفضاء فيصلى فيها قائماً بركوع وسجود مستقبلاً للقبلة عند القدرة على القيام كما يمكن ذلك في الطائرات الكبيرة. (معارف السنن: (۳۹۵/۳) ط: بنوري ناؤن)



اگر ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو بیٹھ کر یا اشارے سے نماز نہ پڑھے جب اسٹیشن آجائے تب نماز پڑھے، اگر ریل میں مسافر اس قدر زیادہ ہیں کہ نماز پڑھنے کی کوئی صورت نہ ہو سکے اور سجدہ و رکوع نہ ہو سکے تو نماز کو ایسی حالت میں مؤخر کرنا چاہئے اور اشارہ سے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (۱)

گاڑی میں نماز شروع کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرنا ضروری ہے۔ (۲)

ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ اگر نماز کے دوران قبلہ کا رخ بدل جائے تو نماز کی حالت میں ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے، ہاں اگر گاڑی میں قبلہ رخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو تو خوب غور و فکر اور سوچ و بچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگالے کہ قبلہ کا رخ اس طرف ہوگا اور اسی رخ نماز پڑھ لے، اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ جس رخ پر نماز پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی تب بھی نماز ہوگئی دوبارہ لوٹانے کی

(۱) من تعذر عليه القيام لمرض ..... تعذر القعود أو ماء مستلقياً . ( الدر مع الرد : ( ۹۹ / ۲ )  
 كتاب الصلاة باب صلاة المريض ، ط : سعيد )

❏ إذا عجز المريض عن القيام ..... تعذر القعود أو ما بالركوع والسجود مستلقياً على ظهره .  
 (الهندية : ( ۱۳۶ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض ، ط : رشيدية )  
 ❏ صلاة المريض ما يستطيع لقوله ﷺ لعمران بن حصين رضي الله تعالى عنه : صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً فإن لم تستطع فعلى جنب تؤمى إيماءً . ( الخانية على هامش الهندية :  
 ( ۱۷۱ / ۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط : رشيدية )

(۲) السادس : استقبال القبلة حقيقة أو حكماً كعاجز . ( الدر المختار : ( ۴۲۷ / ۱ ) كتاب  
 الصلاة ، باب شروب الصلاة ، مبحث في استقبال القبلة ، ط : سعيد )

❏ لا يجوز لأحد أداء فريضة ولا نافلة ولا سجدة تلاوة ولا صلاة جنازة إلا متوجهاً إلى القبلة .  
 (الهندية : ( ۶۳ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الثالث في استقبال  
 القبلة ، ط : رشيدية )

❏ ومن جملة ذلك استقبال القبلة . ( التاتارخانية : ( ۴۲۲ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثاني  
 في فرائض الصلاة وواجباتها وسننها وآدابها ، ط : ادارة القرآن والعلوم الإسلامية )

ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ کے رخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں، نماز کے اندر ہی قبلہ کی طرف گھوم جائے۔ (۱)

## ریلوے اسٹیشن

اگر اسٹیشن شہر کی حدود کے اندر ہے اور آبادی بھی مسلسل ہے تو وہاں پر قصر کے احکامات جاری نہیں ہوں گے بلکہ پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا البتہ آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر اسٹیشن شہر کی حدود اور آبادی سے باہر ہے تو وہاں قصر کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ومن أراد أن يصلى في سفينة تطوعاً أو فريضة فعليه أن يستقبل القبلة ولا يجوز له أن يصلى حيثما كان وجهه، كذا في الخلاصة. حتى لو دارت السفينة وهو يصلى توجه إلى القبلة حيث دارت، كذا في شرح منية المصلى لابن أمير الحاج. وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرتة من يسأله عنها اجتهد وصلى، كذا في الهداية. فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لا يعيدها وإن علم وهو في الصلاة استدار إلى القبلة وبني عليها، كذا في الزاھدى. وإذا كان بحضرتة من يسأل عنها وهو من أهل المكان عالم بالقبلة فلا يجوز له التحرى، كذا في التبيين. ولو بحضرتة من يسأل عنها فلم يسأله وتحرى وصلى فإن أصاب القبلة جاز وإلا فلا. (الهندية: ۶۳/۱، ۶۴) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيدية (ويتحرى عاجز عن معرفة القبلة بمامر. قال فإن ظهر خطوه لم يعد وإن علم له في صلاحته أو تحول رأيه استدار. الدر المختار. (قوله: بمامر) متعلق بمعرفة والذي مر هو الاستدلال بالمحارب والنجوم والسؤال من العالم بها..... حتى لو كان بحضرتة من يسأله فتحرى ولم يسأله إن أصابه القبلة جاز لحصول المقصود وإلا فلا. (قوله: فإن ظهر خطوه) أى بعد ما صلى. (الدر مع الرد: ۴۳۳/۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث في الاستقبال القبلة، ط: قديمي

فإن كان بحضرتة من يسأله عنها لا يجوز له التحرى لما قلنا بل يجب عليه السؤال. فإن لم يسأل وتحرى وصلى فإن أصاب جاز وإلا فلا. فإن لم يكن بحضرتة أحد جاز له التحرى..... فأما إذا ظهر خطاه بيقين بأن انجلى الظلام وتبين أنه صلى إلى غير جهة الكعبة، أو تحرى ووقع تحريه على غير جهة التي صلى إليها إن كان بعد الفراغ من الصلاة يعيد وإن كان في الصلاة يستقبل.

(بدائع الصنائع: ۱۱۸/۱، ۱۱۹) كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد

(۲) قال محمد رحمه الله: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر، كذا في المحيط.

(الهندية: ۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية =

## ریلوے سے ضمان لینا

مسافر حضرات ریلوے کمپنی کو جو مال حوالہ کرتے ہیں، اس کی حفاظت کی ذمہ داری ریلوے کمپنی پر ہے، اگر ریلوے کمپنی سے یہ مال گم ہو جائے تو اس سے مال کا ضمان لینا جائز ہوگا۔ (۱)

## ریلوے ملازم کی نماز

جن ریلوے ملازمین کی ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوئی ہے، اور یہ لوگ ٹرین کے ساتھ اپنے شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں اور درمیان میں مسافت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے، تو ایسے ملازمین اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کریں گے مثلاً ٹرین کراچی سے کوئٹہ جا رہی ہے اور ملازمین کے گھر کراچی میں ہیں، تو کراچی کی آبادی سے

☞ من جاوز بیوت مصرہ مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيام..... قصر الفرض الرباعی. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵-۲۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشیدیہ)، و (۲/۱۲۸) ط: سعید) ☞ من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام..... صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید) (۱) أن الودیعة بأجر مضمونة، الدر المختار. و فی الشامیة: و ذکر الفرق بأن المعقود علیه فی الأجير المشترك هو العمل، والحفظ واجب تبعاً، بخلاف المودع بأجر فإنه واجب علیه مقصوداً ببدل. (الدر مع الرد: (۲/۶۸) کتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، مطلب ضمان الأجير المشترك مقید بثلاثة شرائط، ط: سعید)

☞ والأجير المشترك من يعمل لغير واحد، والمتاع فی یده غیر مضمون بالهلاک، وماتلف بعمله كتخريق الثوب من دقه وزلق الحمال وانقطاع الجبل الذي يشد به الحمل و غرق السفينة من مدها مضمون. (تبيين الحقائق: (۶/۱۳۹)، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☞ شرح المجلة لسليم رستم باز: (ص: ۳۲۲)، [رقم المادة: ۶۰۰]، ط: حنفیہ، کوئٹہ)

☞ امداد الفتاوی میں ہے: الجواب: ریلوے کمپنی ضامن ہوتی ہے، حفاظت امول بریگ کی، اس لیے اس سے وصول کرنا درست ہے۔ ۲۹، ذی الحجہ۔ (امداد الفتاوی: (۳/۳۲۱) کتاب الکفالة، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)

نکلنے کے بعد قصر کریں گے، اور کراچی میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔ (۱)

ایسے ملازمین کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے لیکن سفر کے احکام ان پر بھی لاگو ہیں۔

دور دراز شہروں میں جانے والی گاڑی اور کوچ کے ساتھ جانے والے ملازمین کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

(۲، ۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصداً مسيرة ثلاثة أيام..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتى يدخل موضع مقامه. (الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرین. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

وأما الثاني وهو بيان اشتراط قصر السفر فلا بد للمسافر من مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرین. (تبیین الحقائق: (۵۰۷/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)



## زکوٰۃ کی رقم سفیر کے لئے استعمال کرنا

”سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۴۲/۱)

## زکوٰۃ کی رقم واپس دیدے تو کیا کرے

”مسافر زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟“ عنوان کے دوسرے اشارے کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۹/۲)

## زمین

موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں ملکیت کے طور پر پراپرٹی زمین خریدتے ہیں یا مکان بنا لیتے ہیں تاکہ اس کی آمدنی آتی رہے یا اچھی خاصی ملکیت شہر میں محفوظ رہے ایسی جائیداد کے ہونے سے وہ جگہ وطن اصلی میں شمار نہیں ہوگی، کیونکہ کسی بھی نئی جگہ کے وطن اصلی ہونے کے لئے اس کو وطن بنا کر بود و باش اختیار کرنا ضروری ہے صرف مکان اور جائیداد کا حاصل کر لینا وطن اصلی بننے کے لئے کافی نہیں۔ (۱)

لہذا ایسے شہر میں آنے کے بعد اگر کم سے کم پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی

(۱) والأوطان ثلاثة وطن أصلي، وهو مولد الرجل، والبلد الذي تأهل به. (التاتارخانية: ۱۸/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي

☐ ثم الأوطان ثلاثة، وطن أصلي وهو وطن إنسان في بلده أو بلدة أخرى اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصد الارتحال عنها بل التعيش بها. (بدائع الصنائع: ۱۰۳/۱) كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير المسافر به مقيماً، ط: سعيد

☐ أن الأوطان ثلاثة وطن أصلي، وهو مولد الرجل، والبلد الذي تأهل به. (الهندية: ۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية

نیت نہیں ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔ (۲)

مزید ”جائیداد“ کے عنوان تحت بھی دیکھیں۔ (۱۵۹/۱)

زوال سے پہلے مسافر گھر پہنچ گیا

”مسافر دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۵۵/۲)

زوال سے پہلے مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی

”مسافر نے زوال سے پہلے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی“ عنوان کے

تحت دیکھیں۔ (۲۰۱/۲)

زوال سے پہلے مقیم ہو گیا

”دوپہر سے پہلے مسافر مقیم ہو گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۰۸/۱)

زیارت قبر کے لئے سفر کرنا

”قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۰/۲)

زیارت مساجد کے لئے سفر کرنا

”مساجد کی نیت سے سفر کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۳۲/۲)

(۱) وعندنا ما لم ينو الإقامة خمسة عشر يوماً لا يتم الصلاة . (التاتارخانية : ( ۸/۲ ) كتاب

الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في بيان مدة الإقامة ، ط: قديمي)

ولا يزال على حكم السفر حتى ينو الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر

(الهندية: ( ۱۳۹/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ط: رشيدية)

وأما في غير وطنه فلا يصير مقيماً إلا بنية الإقامة ، وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً .

(حلبی کبیر : ( ص : ۵۳۹ ) كتاب الصلاة ، فصل في صلاة المسافر ، ط: سهيل اكيڏمي)

س

ساتھی

”بہترین ساتھی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۰۷/۱)

ساتھی کا حق

”ہم سفر کا حق“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۸۰/۲)

ساتھی کا خیال رکھے

”سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے“ عنوان کو دیکھیں۔ (۳۲۶/۱)

سامان کا ضمان لینا

”جہاز والے سے ضمان لینا“ (۱۷۵/۱)، ”گاڑی والے سے ضمان لینا“

(۱۰۳/۲)، ”ریلوے سے ضمان لینا“ (۲۵۸/۱) عنوانات کے تحت دیکھیں۔

سامان کی حفاظت میں مارا جائے

ڈاکوؤں نے مسافر سے اس کے مال متاع، موبائل، گاڑی یا پیسے وغیرہ کو چھیننا چاہا مگر

اس نے دینے سے انکار کیا، اور اس کے حملہ کی مدافعت بھی کی، مگر مقابلہ میں جم نہ سکا اور دم توڑ دیا

تو دنیوی اعتبار سے شہید اس وقت ہوگا جب کہ دھاردار آلہ یا بندوق وغیرہ سے قتل کیا گیا ہو۔ (۱)

(۱) هو من قتله أهل الحرب أو البغى أو قطاع الطريق أو وجد في معركة و به أثر أو قتله مسلم ظلماً ولم تجب به دية فيكفن ويصلى عليه بلا غسل ويدفن بدمه و ثيابه..... الخ. وفي الشرح: من قتل مدافعاً عن نفسه أو عن ماله أو عن أهل الذمة من غير أن يكون القاتل واحداً من الثلاثة في الكتاب فإن المقتول شهيد، كما صرح به في المحيط. (البحر الرائق: (۱۹۶/۲، ۱۹۷) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغى وقطاع الطريق..... ومن قتل مدافعاً عن نفسه أو ماله أو عن المسلمين أو أهل الذمة بأي آلة قتل بحديد أو حجر أو خشب فهو شهيد، كذا في محيط السرخسي..... وحكمه أن لا يغسل ويصلى عليه..... ويدفن بدمه و ثيابه. الخ (الهندية: (۱۶۷/۱، ۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيدية) =

اور اگر اسی وقت فوراً نہیں مرایا دھاردار آلہ یا بندوق کے بغیر لاٹھی یا سریا وغیرہ سے زیادہ مارنے کی وجہ سے مر گیا تو شہید تو ہوگا لیکن اس پر شہادت کے دنیوی احکام جاری نہیں ہوں گے۔ (۱)

☞ = ہو کل مکلف مسلم طاهر قتل ظلماً بجارحة ولم يجب بنفس القتل مال بل قصاص (ولم يرتث) فلو ارتث غسل (و كذا يكون شهيداً لو قتله باغ أو حربى أو قاطع طريق ولو تسبياً أو بغير آلة جارحة). وفي الشامية: (قوله: أو قاطع طريق) والمكابرون في المصر ليلاً بمنزلة قطاع الطريق كما في البحر عن شرح المجمع..... وذكر في البحر أنه زاد في المحيط سبباً رابعاً وهو من قتل مدافعاً ولو عن ذمى فإنه شهيد بأى آلة قتل وإن لم يكن واجداً من الثلاثة أى ممن قتله باغ أو حربى أو قاطع طريق. (الدر مع الرد: (۲/۲۳۷-۲۳۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

☞ التاتارخانية: (۲/۱۰۶، ۱۰۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطه لغسل الميت، ط: قديمى .

☞ خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، الجنس الأول فى مسائل الشهيد، ط: المكتبة الحبيبه، كوئته .

☞ بدائع الصنائع: (۱/۳۲۳) كتاب الصلاة، فصل: وأما الشهيد، ط: سعيد .

☞ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۷) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۱) (أو ارتث) بالبناء للمجهول: أى حمل من المعركة رثيثاً أى جريحاً وبه رمق، كذا فى الصحاح، وسمى مرتثاً لأنه صار خلقاً فى حكم الشهادة بما كلف به من أحكام الدنيا أو وصل منافعها (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل فيغسل، وهو شهيد فى حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان) ☞ بدائع الصنائع: (۱/۳۲۲) كتاب الصلاة، فصل وأما الشهيد، ط: سعيد .

☞ خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، الجنس الأول فى مسائل الشهيد، ط: المكتبة الحبيبه، كوئته .

☞ التاتارخانية: (۲/۱۰۷، ۱۰۸) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى بيان الأسباب المسقطه لغسل الميت، ط: قديمى )

☞ الدر مع الرد: (۲/۲۵۱، ۲۵۲) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد .

☞ الهندية: (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشيديه .

☞ البحر الرائق: (۲/۱۹۸) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد .



## سامان ملا

”چیز ملی“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۸۲/۱)

## سپاہی افسر کے تابع ہے

”تابع“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۳/۱)

## سرکاری ملازم کا دورہ

ایجنٹ یا سرکاری ملازم یا وہ افراد جو اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں مقیم ہوں اور وہاں دورہ کرتے رہتے ہوں تو ایسے دورہ کی دو صورتیں ہوں گی:

- ۱۔ جن علاقوں کا دورہ کرتا ہے ان کی مجموعی مسافت اس کے قیام گاہ سے سوا ستر کلومیٹر نہیں ہوتی تو اس طرح کے دورہ اور گردش سے وہ مسافر نہیں ہوگا لہذا قیام گاہ اور گردش کے دوران کسی جگہ قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)
- ۲۔ اور اگر مجموعی مسافت سوا ستر کلومیٹر ہو جائے، اور اس پوری مسافت کے ارادہ سے نکلا تھا تو سفر کے دوران اور واپسی پر دونوں جگہ قصر کرے، اگر یہی معمول ہمیشہ ہو تو ہمیشہ قصر کرتا رہے گا۔ (۲)

(۱) المقيم إذا قصد مصرًا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافرًا ولو أنه خرج من ذلك المصر الذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضا أقل من ثلاثة أيام فإنه لا يكون مسافرًا. (البحر الرائق: (۱۲۹/۲)، كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

عمده الفقہ: (۴۱۳/۲) احکام السفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوار اکیڈمی کراچی۔  
ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبدا..... الخ (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)  
امداد الفتاوی: (۳۴۷/۱)، باب صلاة المسافر، قصر در دورہ اہلکاران، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک۔

(۲) عمدة الفقہ: (۴۱۳/۲) احکام سفر، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوار اکیڈمی کراچی۔  
(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر..... =

## سسرال

اگر عورت شادی کے بعد مستقل طور پر اپنے سسرال میں رہنے لگی تو اس کا وطن اصلی سسرال ہے والدین کا گھر نہیں ہے، اگر سسرال والدین کے گھر سے اڑتالیس میل یعنی سوا ستر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے، اور عورت پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے والدین کے گھر جاتی ہے تو وہ مسافر رہے گی اور قصر کرے گی اور اگر سسرال اور والدین کے گھر کے درمیان اڑتالیس میل سے کم فاصلہ ہے تو مسافر نہیں ہوگی، دونوں جگہوں میں نماز پوری پڑھے گی۔ (۱)

= (قاصدا مسیرة ثلاثة أيام ولياليها) الخ (الدر مع الرد: (۲/۱۲۱، ۱۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

☞ الفقه الإسلاميه وأدلته: (۲/۲۸۷) الموضوع الأول: المسافة التي يجوز فيها القصر، المبحث الثالث: صلاة المسافر، ط: مكتبة حقانيه، پشاور.

☞ ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبدا..... الخ (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه) ☞ البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

☞ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۳۸۶) شروط صحة القصر مسافة السفر التي يصح فيها القصر، ط: دار الحديث القاهرة.

☞ حلبي كبير: (ص: ۵۳۵، ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي. ☞ حاشية الطحطاوي على المراقى: (ص: ۳۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ امداد الفتاوى: (۱/۳۴۷) باب صلاة المسافر، قصر در دوره اهلکاران، ط: مكتبة سيد احمد شهيد، اکوڑہ خٹک.

(۱) (قوله: ويظل الوطن الأصلي الخ)..... و الوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً و توطن بها مع أهله و ولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لا غير وهو أن يتوطن في بلدة أخرى وينقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لا يتم. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☞ الهندية: (۱/۱۲۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه. ☞ حاشية الطحطاوي على المراقى: (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

اور اگر عورت کے دل میں سسرال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنے کی نیت نہیں تھی بلکہ وقتی طور پر چند روز رہنے کی نیت تھی تو اس صورت میں والدین کے گھر میں آنے کے بعد مسافر نہیں ہوگی بلکہ بدستور مقیم رہے گی اور نماز پوری پڑھے گی۔ (۱)

## سسرال میں رہنے کا حکم

اگر بیوی شوہر کی اجازت سے والدین کے مکان پر رہے، اور بیوی کے والد اپنی لڑکی کا خرچہ خوشی سے برداشت کریں تو شوہر پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی، اور اگر سرداماد کو خوشی سے کھانا کھلائیں تب بھی پکڑ نہیں اگر داماد کو اس بات کا احساس ہو کہ اس کا کھانا سسر پر بار ہے اور وہ اس پر خوش نہیں، تو اس کو وہاں نہیں کھانا چاہئے اور اگر داماد کے قیام سے بھی ان

☞ بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) کتاب الصلاة، فصل: والكلام في صلاة المسافر، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

☞ الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد.

(۱) (قوله: ويبطل الوطن الأصلي الخ) ..... و الوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرى اتخذها داراً و توطن بها مع أهله و ولده و ليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لا غير وهو أن يتوطن في بلدة أخرى و ينقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون و طناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لا يتم. الخ (البحر الرائق: (۱۳۶/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☞ ويبطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأول بأهله، وأما إذا لم ينتقل بأهله ولكنه استحدث أهلاً ببلدة أخرى فلا يبطل و طنه الأول، ويتم فيها.

☞ الهندية: (۱۳۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۹) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ بدائع الصنائع: (۱۰۳/۱، ۱۰۴) كتاب الصلاة، فصل: والكلام في صلاة المسافر، مطلب في أن الأوطان ثلاثة، ط: سعيد.

☞ الدر مع الرد: (۱۳۱/۲، ۱۳۲) باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط: سعيد.

کونا گواری ہو تو وہاں قیام بھی نہیں کرنا چاہیے۔ (۱)

## سسرال والوں کا مقام وطن نہیں

اگر بیوی اپنے ماں باپ کے پاس گئی، اور وہ مقام ماں باپ کا وطن نہیں، مگر بیوی کے ماں باپ وہاں مقیم ہیں، اور یہ مقام داماد کے گھر سے سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو اگر داماد وہاں پندرہ دن سے کم کی نیت سے جائے گا تو مسافر ہونے کی وجہ سے قصر کرے گا۔ (۲)

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرْجٌ..... وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ.....﴾ الآية. (سورة النور: ۶۱)

عن أبي حرة الرقاشي عن عمه رضى الله عنه قال: قال النبي ﷺ: ألا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۵۵) كتاب البيوع، باب الغصب والعارية، الفصل الثاني، ط: قديمي)

مسند احمد بن حنبل: (۷۲/۵) [رقم الحديث: ۲۰۷۱۴] حديث أبي حرة الرقاشي عن عمه، مسند الكوفيين، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

مسند أبي يعلى: (۱۴۰/۳) [رقم الحديث: ۱۵۷۰] مسند عم أبي حرة الرقاشي، ط: دار المأمون للتراث، دمشق.

سنن دارقطنی: (۴۲۳/۳) [رقم الحديث: ۲۸۸۵، ۲۸۸۶] ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

السنن الكبرى للبيهقي: (۱۰۰/۶) كتاب الغصب، باب من غصب لرحا فأدخله في سفينة، ط: مجلس دائرة المعارف، حيدرآباد هند.

(۲) (قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار فيه وعدم الارتحال وإن لم يتأهل، فلو كان له أبران ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطناً له إلا إذا عزم على القرار فيه، وترك الوطن الذي كان له قبله. شرح المنية. (رد المحتار: (۲/۱۳۱، ۱۳۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۴) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

الوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدة أخرى اتخذها داراً أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لا غير وهو أن يتوطن في بلدة أخرى وينقل أهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً حتى لو دخله مسافراً لا يتم.

قيدنا بكونه انتقل عن الأول بأهله؛ لأنه لو لم ينتقل بهم ولكنه استحدث أهله في بلدة أخرى، فإن الأول لم يبطل ويتم فيهما. (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

اور اگر بیوی والدین کے پاس نہیں رہتی بلکہ شوہر کے پاس رہتی ہے تو شوہر اور بیوی دونوں سفر کی حالت میں وہاں جا کر قصر کریں گے۔ (۱)

### سفر آرام وہ ہے

”آرام وہ سفر میں قصر“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۲۸۸)

### سفر پر روانہ ہونے سے پہلے

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اگر کسی کے حقوق دبائے ہیں تو وہ ان کو حوالہ کر دے اور قرض خواہوں کا قرض ادا کر دے، اور جن لوگوں کا خرچ دینا اپنے ذمہ ہو اس کا انتظام کرے، اور اگر کسی کی امانت اپنے پاس ہے تو وہ مالک کو واپس کرے، اور توشہء سفر حلال مال سے اتنا زیادہ لے کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔ (۲)

واضح رہے کہ سفر کبھی موت کا سبب بنتا ہے اس لئے حقوق کی ادائیگی کر کے جانا چاہئے تاکہ آخرت میں پکڑ نہ ہو۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة: ۲۶۷. (قوله: أو توطنه) أي عزم على القرار  
(۲) أن يبدأ برد المظالم وقضاء الديون واعداد النفقة ممن تلزمه نفقته، وبرد الودائع إن كانت عنده ولا يأخذ لزياده إلا الحلال الطيب، وليأخذ قدر ما يوسع به على رفقائه. الخ (إحياء علوم الدين: ۲/۲۳۲) الفصل الثاني: في آداب المسافرين من أول نهوضه إلى آخر رجوعه وهي أحد عشر آداباً، ط: دار القلم، بيروت لبنان  
ولمن أراد الحج مهمات ينبغي الاعتناء بها وهي البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان وقضاء ما قصر في فعله من العبادات والندم على تفريطه في ذلك والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك والاستحلال من ذوى الخصومات والمعاملات. الخ (البحر الرائق: ۲/۳۰۸) كتاب الحج، ط: سعيد

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۷) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.  
التاتارخانية: (۲/۳۳۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمى.  
(۳) أبو عيسى الترمذى: عن مطر بن عكاش قال: قال رسول الله ﷺ: إذا قجى الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة، قال أبو عيسى: وفي الباب عن أبي عزة، وهذا حديث غريب ولا يعرف لمطر بن عكاش عن النبى ﷺ غير هذا الحديث. =

## سفر پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا

اگر کسی نے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر شروع کیا، پھر اس سفر کو پورا کرنے سے پہلے واپس آ گیا تو جب سے واپسی کا ارادہ کیا اسی وقت سے پوری نماز پڑھنا لازم ہے، اور یہ حکم خاص طور پر اس صورت میں ہے جب کہ سفر کی مسافت پوری کرنے سے

= وعن أبي عزة قال: قال رسول الله ﷺ: إذا قضى الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة، أو قال: بها حاجة، قال هذا حديث حسن صحيح، وأبو عزة له صحبة، واسمه يسار بن عبد. (جامع الترمذی (۳۶/۲) أبواب القدر، باب ماجاء أن النفس تموت حيث ما كتب لها، ط: قديمی)  
وانشدوا:

إذا ما حمام المرء كان ببلدة دعت به إليها حاجة فيطير

وروى الترمذی الحكيم أبو عبد الله في نوادر الأصول، عن أبي هريرة، قال خرج علينا رسول الله ﷺ يطوف ببعض نواحي المدينة، وإذا بقبر يحضر، فأقبل حتى وقف عليه، فقال لمن هذا؟ قبل الرجل من الحبشة، فقال: "لا إله إلا الله سيق من أرضه وسمائه، حتى دفن في الأرض التي خلق منها" وعن ابن مسعود رضى الله عنه عن رسول الله ﷺ أنه قال: إذا كان أجل العبد بأرض أو ثبته الحاجة إليها حتى إذا بلغ أقصى أثره قبضه الله فتقول الأرض يوم القيامة: رب هذا ما استودعتني" خرجه ابن ماجه أيضا.

(فصل): قال علمائنا رحمه الله عليهم: فائدة هذا الباب: تنبيه العبد على التيقظ للموت والاستعداد له بحسن الطاعة والخروج عن المظلمة، وقضاء الدين، واتيان الوصية بماله أو عليه في الحضر، فضلا عن اوان الخروج عن وطنه إلى سفر، فإنه لا يدري أين كتبت منيته من بقاء الأرض، وأنشد بعضهم:

مشينا خطى كتبت علينا  
وارزاق لنا متفرقات  
ومن كتبت منيته بأرض  
فليس يموت في أرض سواها

وقد روى في الآثار القديمة: إن سليمان عليه السلام كان عنده رجل يقول: يا بني الله: إن لي حاجة بأرض الهند، فأسالك أن تأمر الريح أن يحملني إليها في هذه الساعة، فنظر سليمان إلى ملك الموت عليه السلام، فرآه يتبسم، فقال: مم تبسم؟ قال تعجب: إنني أمرت بقبض روح هذا الرجل في بقية هذه الساعة بالهند، وأناه أراه عندك، فروى أن الريح حملته في تلك الساعة التذكرة في أحوال المولى وأمور الآخرة، للقرطبي ص: ۸۸، باب يدفن العبد في الأرض التي خلق منها، ط: المكتبة التجارية، مصطفى أحمد الباز، مكة المكرمة.

پہلے ٹھہرنے کی نیت کر لی اور اگر سفر کی مسافت پوری کرنے کے بعد واپسی کا ارادہ کیا تو اس صورت میں جب تک اپنے شہر یا گاؤں کی حدود میں داخل نہیں ہوگا قصر کرے گا۔ (۱)

## سفر تنہا نہ کرے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر لوگ اس چیز کو جو تنہا سفر کرنے سے درپیش آتی ہے اتنا جان لیں جتنا میں جانتا ہوں تو کوئی سواری میں کبھی سفر کرنے کی ہمت نہ کرے۔“ (۲)

(۱) المسافر إذا خرج من مصره ثم بداله أن يعزود إلى مصره لحاجة، وذلك قبل أن يسير مسيرة ثلاثة أيام صلي صلاة المقيمين في مكانه ذلك في انصرافه إلى المصر، وإن كان قد سار مسيرة ثلاثة أيام ثم بداله أن يعزود إلى مصره صلي صلاة المسافرين. (التاتارخانية: (۲/۱۷، ۱۸) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي)

✉ خلاصة الفتاوى: (۱/۱۹۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية، كوثه.

✉ حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۴۶) باب صلاة المسافر، ط: مكتبة انصاريه هرات افغانستان.

✉ الدر مع الرد: (۲/۱۲۳، ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

✉ الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيديه.

✉ البحر الرائق: (۲/۱۳۱) باب المسافر، ط: سعيد.

(۲) وعن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب ليل و حده. رواه البخارى. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي)

✉ صحيح البخارى: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السير و حده، ط: قديمي.

✉ جامع الترمذى: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب ماجاء في كراهية أن يسافر الرجل و حده، ط: سعيد.

✉ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۷) أبواب الأدب، باب كراهية الوحدة، ط: قديمي.

✉ مصنف ابن أبي شيبة: (۵/۳۱۰) في الرجل يبيت في البيت و حده، ط: مكتبة الرشد الرياض.

✉ السنن الدارمى: (۳/۱۷۵۳) باب: أن الواحد في السفر شيطان، ط: دار المغنى للنشر

والتوزيع، مكة المكرمة.

✉ صحيح ابن حبان: (۶/۴۲۱) ذكر الزجر عن سفر المرء و حده، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

✉ فتح البارى: (۶/۱۳۸) باب السير و حده، ط: دار المعرفة، بيروت.

✉ عمدة القارى: (۱۴/۲۴۸) باب السرعة في السير، ط: دار إحياء التراث العربى.

”اس چیز سے“ دینی اور دنیوی نقصانات مراد ہیں، دینی نقصان یہ ہے کہ تنہائی کی وجہ سے نماز کی جماعت میسر نہیں ہوتی، اور دنیوی نقصان یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت یا کوئی حادثہ پیش آئے تو کسی سے مدد حاصل کرنے کے لئے کوئی غم خوار اور مددگار نہیں ہوتا۔

”سوار“ اور ”رات“ کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ سوار کورات میں خاص طور پر پیدل چلنے والے کی نسبت سے زیادہ خطرہ رہتا ہے۔ (۱)

### سفر جائز و ناجائز کا حکم

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز دونوں صورتوں میں شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکلنے کے بعد قصر کرنا واجب ہے، مثلاً کوئی شخص چوری کی غرض سے یا کسی کے قتل کرنے کے ارادے سے یا کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر سفر کرے یا کوئی لڑکا اپنے والدین کی مرضی کے خلاف سفر کرے تو یہ ناجائز ہے لیکن شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر واجب ہے جبکہ شرعی سفر ہو۔ (۲)

(۱) مظاہر حق جدید: (۷۴۳/۳)، [رقم الحدیث: ۲] باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: دار الشاعت، کراچی

(۲) القصر ثابت فی حق کل مسافر سفر الطاعة والمعصية فی ذلك سواء کذا فی المحيط . (الهندية: (۱۳۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

قال علمائنا: القصر ثابت فی حق کل مسافر سفر الطاعة وسفر المعصية فی ذلك سواء..... ”الینابیع“: سفر المعصية کسفر العبد الآبق وقاطع الطريق وشارب الخمر والزانی وما أشبه ذلك، وسفر الطاعة کسفر المجاهد. (التاتارخانية: (۷/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من یثبت القصر فی حقه، ط: قدیمی)

الدر مع الرد: (۱۲۴/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۵۴۵) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی.

وعندنا یقصر من نوى السفر ولو كان عاصيا بسفره کآبق من سیده وقاطع الطريق لإطلاق نص الرخصة إذا جاوز بیوت مقامه، قال فی الشرح: (قوله ولو كان عاصيا بسفره) بأن سافر لطلب الزنا أو قطع الطريق، ولو طرأ علیه قصد المعصية بعد إنشاء السفر فإنه یترخص باتفاق. (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

البحر الرائق: (۱۳۸/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید. =



نا جائز اور حرام کام کرنے کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے، ایسے لوگ حرام کام کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے، لیکن قصر واجب ہوگا۔

## سفر حج کی راہ میں قصر کرنا

جو شخص سو استر کلومیٹر کے قصد سے نکلے گا وہ شرعی مسافر ہے، اپنے شہر یا بستی کی آبادی سے نکلنے کے بعد اس پر قصر کرنا لازم ہے، جب تک کسی جگہ پر کم سے کم پندرہ دن تک رہنے کی نیت سے نہ ٹھہرے، قصر کرتا رہے۔ (۱)

ہاں اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو اس کی اتباع میں پوری نماز پڑھے قصر

= خلاصۃ الفتاوی: (۲۰۰/۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحیبیة کوئٹہ.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) کتاب الصلاة، فصل والكلام فی صلاة المسافر، ط: سعید.

(فی قصر الفرض الرباعی من نوى السفر ولو كان عاصیا بسفره إذا جاوز بیوت مقامه) ولو بیوت الأخبیة من الجانب الذى خرج منه، (ولو حاذاه فی أحد جانبیه فقط لا یضره. (حاشیة الطحطاوی: ص: ۳۲۳، ۳۲۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان)

من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيام فی بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی. (البحر الرائق: (۲/۲۲۵ — ۲۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشیدیہ)، و (۱۲۸/۲) ط: سعید)

(۱) من جاوز بیوت مصره مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيام فی بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی ..... حتى یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸ — ۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: رشیدیہ)، و (۱۲۸/۲) ط: سعید)

الدر المنخار مع الرد: (۲/۱۲۱ — ۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

الہندیہ: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۲۳، ۳۲۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان.

التاتارخانیة: (۲/۷، ۸) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان أن المسافر متى یقصر الصلاة، ط: قدیمی.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶ — ۵۴۰) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

نہ کرے۔ (۱)

لہذا پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ ممالک سے چالیس دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا حاجی بھی راستہ میں قصر ہی کرے گا، باقی اگر مقیم امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کی ہے تو پوری نماز پڑھے گا، اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اگر سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہے گا تو مقیم بن جائے گا ورنہ مسافر رہے گا۔ (۲)

البتہ حرم کے امام مقیم ہیں ان کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔ (۳)

(۳، ۱) وإذا دخل المسافر في صلاة المقيم يلزمه الإتمام سواء كان في أولها أو آخرها. (التاتارخانية: (۲۰/۲، ۲۱)، وفيه أيضاً: والقصر في كل مسافر يصلي وحده أو كان إماماً أو مقتدياً بالمسافر، أما إذا اقتدا المسافر بمقيم اتمها متابعة له. (التاتارخانية: (۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى بقصر الصلاة، ط: قديمي) البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي: (ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

بدائع الصنائع: (۹۳/۱) كتاب الصلاة، فصل في الكلام في صلاة المسافر، ط: سعيد.

خلاصة: (۲۰۱/۱)، ط: حبيبه كوئٹہ.

(۲) حتى يدخل موضع مقامه إن سار مدة السفر ..... أو ينوي إقامة نصف شهر حقيقة أو حكماً لما في البزازية وغيرها: لو دخل الحاج الشام وعلم أنه لا يخرج إلا مع القافلة في نصف شوال أتم؛ لأنه كناوي الإقامة بموضع واحد صالح لها من مصر أو قرية ..... فيقصر إن نوى الإقامة في أقل منه أو نوى فيه ..... لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى فلو دخل الحاج مكة أيام العشر لم تصح نيته؛ لأنه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة في غير موضعها و بعد عوده من منى تصح. الخ (الدر مع الرد: ۱۲۳/۲ - ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱۳۹/۱، ۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

البحر الرائق: (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

## سفر حج کے وقت کی دعا

”حج کے سفر کے وقت کی دعا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۵/۱)

### سفر حج میں اپنا پیشہ اختیار کرنا

اگر نائی حج کو جاتا ہے، اور وہ آنے جانے کے راستہ میں یا مکہ مکرمہ میں رہ کر لوگوں کے بال بنا کر یا گنجا کر کے پیسہ کماتا ہے تو یہ جائز ہے، البتہ اگر حج میں جانے کا مقصد اپنے پیشہ کو اختیار کر کے پیسہ کمانا ہے تو حج تو ہو جائے گا لیکن ثواب کم ہو جائے گا، اور اگر اصل مقصد حج ہے اور کمائی تابع ہے تو ثواب کم نہیں ہوگا مگر اخلاص نہ ہونے کا شبہ ہوگا، اور اگر کمائی سے مقصد حج کے سفر میں سہولت حاصل کرنا ہے تاکہ وہاں تنگی پیش نہ آئے تو یہ بلاشبہ جائز ہے۔ (۱)

(۱) قوله تعالى: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربكم﴾. (البقرة: ۱۹۸)

✍️ وتجريد السفر عن التجارة أحسن ولو اتجر لا ينقص ثوابه كالغازي إذا اتجر. (البحر الرائق: ۳۰۹/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

✍️ والتجارة والإجارة لا يمنعان جواز الحج ويجوز التاجر والأجير والمكاري لقوله عز وجل: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربكم﴾، قيل: الفضل ”التجارة“، وذلك أن أهل الجاهلية كانوا يتخرجون من التجارة في عشر في ذي الحجة فلما كان الإسلام امتنع أهل الإسلام عن التجارة خوفاً من أن يضر ذلك حجهم فرخص الله سبحانه وتعالى لهم طلب الفضل في الحج بهذه الآية، وروى أن رجلاً سأل ابن عمر رضي الله عنه فقال: إنا قوم نكروى ونزعم أن ليس لنا حج، فقال: أستم تحرمون؟ قالوا: بلى! قال: فأنتم حجاج جاء رجل إلى النبي ﷺ فسأله عما سألتني عنه فقراً هذه الآية: ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من ربكم﴾، ولأن التجارة والإجارة لا يمنعان من أركان الحج وشرائطها فلا يمنعان من الجواز، والله أعلم.

(بدائع الصنائع: ۲۱۶/۲) كتاب الحج، قبيل فصل وأما بيان ما يفسد الحج، ط: سعيد

✍️ أبو داؤد: (۲۴۹/۱) كتاب الحج، باب التجارة في الحج، و باب الكرى، ط: مكتبة حقايقه ملتان.

✍️ الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسك، وأما آدابه، ط: رشيدية.

✍️ تفسير مقاتل بن سليمان: (۱۰۵/۱) سورة البقرة [رقم الآية: ۱۹۸]، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

✍️ تفسير الطبري: (۵۰۲/۲) ط: دار هجر.

✍️ تفسير در المنثور: (۳۹۹/۲) ط: دار هجر، مصر.

✍️ تفسير القرطبي: (۴۱۳/۲)، ط: دار الكتب المصرية، القاهرة. =

## سفر حج میں مرنے والے کا حج

اگر کسی آدمی کا حج کے سفر میں حج کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اس کے ذمہ سے حج ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟ اس بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس آدمی پر اس سال حج فرض ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ کر جاتے ہوئے حج ادا کرنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو حج کا فرض ساقط ہو گیا، اس کی طرف سے حج بدل کے لئے وصیت کرنا یا حج بدل کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر کوئی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے میت کو ثواب ملے گا۔ (۲)

☞ تفسیر ابن کثیر: (۱/۵۴۹، ۵۵۰) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

☞ تفسیر البغوی: (۱/۲۲۸) ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

☞ البحر المحيط: (۲/۲۹۲)، ط: دار الفکر، بیروت.

☞ تفسیر روح المعانی: (۱/۳۸۳-۳۸۵) ط: دار الکتب العلمیة، بیروت.

☞ أحكام القرآن لابن العربي: (۱/۲۶۷) المسألة الثانية: قال علمائنا: في هذا دليل على

جواز التجارة في الحج للحاج مع أداء العبادة، الخ ط: (بحواله مكتبه شامله).

☞ أحكام القرآن للطحاوی: (۲/۳۷) ط: مركز البحوث الإسلامية، ترکی.

☞ أحكام القرآن للجصاص: (۱/۳۸۶) ط: دار إحياء التراث العربي، ط: بیروت.

(۱) فأما من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات في الطريق لا يجب عليه الإيضاء بالحج؛ لأنه

لم يؤخر بعد الإيجاب وإن مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الحج ولا تجب عليه الوصية، أي

من لزمه الحج فلم يحج حتى مات قبل التمكن من أدائه سقط عنه الفرض بالاتفاق. الخ (ارشاد

الساری: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☞ خرج المكلف إلى الحج ومات في الطريق..... أمّا لو حج من عامه فلا. (الدر المختار:

۲/۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

☞ التاتارخانية: (۲/۴۲۰) كتاب الحج، الفصل السادس عشر في الوصية بالحج، ط: قديمی.

☞ فتاوی سراجیه: (ص: ۳۴) كتاب الحج، باب من يحج عن غيره، ط: سعيد.

(۲) وإن لم يوص به فتبرّع الوارث عنه بالإحجاج أو الحج بنفسه، قال أبو حنيفة رحمه الله:

يجزيه إن شاء الله تعالى؛ لقوله ﷺ للخثعمية: "أرأيت لو كان علي أبك دين" الحديث

انتهى. (الدر المختار: (۲/۶۰۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

☞ التاتارخانية: (۲/۴۲۰) كتاب الحج، الفصل السادس عشر في الوصية بالحج، ط: قديمی.

اور اگر حج پہلے سے فرض ہو چکا تھا، فرض ہونے کے بعد فوراً حج کے لئے سفر کرنے کا انتظام نہیں کیا بلکہ درمیان میں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر میدان عرفات میں وقوف کے بعد انتقال ہوا ہے تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر اس سے پہلے فوت ہو گیا تو حج کا فرض ساقط نہیں ہوگا، اس لئے ایسے آدمی پر موت سے پہلے اپنے شہر سے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے، اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اپنے شہر سے حج بدل کرنا ممکن نہ ہو تو ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے حج بدل کرنا ممکن ہو وہاں سے کرایا جائے۔ (۱)

### سفر حج میں موت ہو جانا

اگر کوئی شخص حج کے سفر کے دوران راستہ میں انتقال کر جائے، یا کوئی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے موت آجائے تو اس کو حج افراد یا حج تمتع یا حج قرآن کے احرام کے اعتبار

(۱) خرج المكلف إلى الحج و مات في الطريق و أوصى بالحج عنه إنما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه..... فإن فسر المال أو المكان فالأمر عليه أي على ما فسرہ وإلا فيحج عنه من بلده قياساً لا استحساناً فليحفظ..... إن وفي به أي بالحج من بلده ثلثه وإن لم يف فممن حيث يبلغ استحساناً. وفي الشامية: (قوله و مات في الطريق) أراد به موته قبل الوقوف بعرفة ولو كان بمكة، بحر. وفي التجنيس: إذا مات بعد الوقوف بعرفة أجزاء عن الميت؛ لأن الحج عرفة بالنص..... (وقوله: فالأمر عليه) أي الشان بنى على ما فسرہ أي عينه فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ، وإن فسر المكان يحج عنه منه ح. قلت: والظاهر أنه يجب عليه أن يوصى بما يبلغ من بلده إن كان في الثلث ساعة، فلو أوصى بما دون ذلك لو عين مكاناً دون بلده يَأْتُم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلده يسكنه. (الدر مع الرد: (۲/۶۰۳، ۶۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

☞ ارشاد الساری: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية، مكة المكرمة.

☞ التاتارخانية: (۲/۴۱۲) كتاب الحج، الفصل السادس في الوصية بالحج، ط: قديمي.

☞ البحر الرائق: (۲/۶۶، ۶۷، ۶۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

☞ الهندية: (۱/۲۵۸، ۲۵۹) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيدية.

سے پورا پورا ثواب ملے گا۔ (۱)

## سفر رات کے وقت کرنا

”رات کے وقت سفر کرنا“ عنوان کو دیکھیں۔ (۲۲۲/۱)

## سفر روزہ سے بچنے کے لئے کرنا

”روزہ سے بچنے کے لئے سفر کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۱/۱)

(۱) ﴿ومن يخرج من بيته مهاجراً إلى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقد وقع أجره على الله﴾  
(سورة النساء: ۱۰۰)

☞ وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من خرج حاجاً أو معتمراً أو غازياً ثم مات في طريقه كتب الله له أجر الغازي والحاج والمعتمر. رواه البيهقي في شعب الإيمان.  
(مشكاة المصابيح: (۲۲۳/۱) كتاب المناسك، الفصل الثالث، ط: قديمي)

☞ مرقاة المفاتيح: (۱۷۵۵/۵) كتاب المناسك، ط: دار الفكر، بيروت لبنان.

☞ فيض القدير: (۴۶۲/۱) حرف الهمزة، ط: المكتبة التجارية.

☞ الدر المنثور في التفسير: (۶۵۰/۴) تحت تفسير سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، ط: دار هجر، مصر.

☞ تفسير ابن كثير: (۳۹۳/۲) سورة النساء، رقم الآية: ۱۰۱، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

☞ فتح القدير للشوكاني: (۲۰۲/۲).

☞ تفسير روح المعاني: (۱۲۲/۳) سورة النساء، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

☞ شعب الإيمان: (۱۵/۶)، [رقم الحديث: ۳۸۰۶]، كتاب المناسك، فصل الحج

والعمرة، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

☞ ولقوله عليه الصلاة والسلام: من خرج حاجاً فمات كتب الله له أجر الحاج إلى يوم القيامة،

ومن خرج معتمراً فمات كتب الله له أجر المعتمر إلى يوم القيامة، ومن خرج غازياً في سبيل الله

فمات كتب الله له أجر الغازي إلى يوم القيامة. رواه الطبراني في معجمه، وأبو يعلى الموصلي

في مسنده. (بحواله فتح باب العناية بشرح النقاية للملا علي القاري (۱/۴۳۵، ۴۳۶) كتاب

الحج، فصل في أحكام الحج عن الغير، ط: سعيد)

☞ وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: من مات في طريق مكة لم يعرضه

الله تعالى، ولم يحاسب. وروى الدارقطني عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: من مات في هذا

الوجه من حاج أو معتمر لم يعرض ولم يحاسب، وقيل له: ادخل الجنة. (بحواله بالا)

## سفر سے واپس آنے پر دعوت کرنا

”دعوت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۳/۱)

## سفر سے واپسی پر ہدیہ دینا

”ہدیہ دینا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۷۹/۲)

## سفر سے واپسی کا وقت

”واپسی کا وقت“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۳/۲)

## سفر سے واپسی کی دعا

سفر سے واپسی کے وقت راستہ میں یہ دعا پڑھتا رہے:

”اَبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ“ (۱)

## سفر سے واپسی میں پہلے مسجد میں جائے

جب مسافر سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز

(۱) عن أنس بن مالك رضي الله عنها قال: كنا مع النبي ﷺ مقفله من عسفان..... فلما أشرفنا على المدينة قال: أئبون تائبون عابدون لربنا حامدون، فلم يزل يقول ذلك حتى دخل المدينة. (صحيح البخاري: (۳۳۳/۱) كتاب الجهاد، باب ما يقول إذا رجع من الغزو) وهكذا فيه: (۲۳۲/۱) كتاب المناسك، أبواب العمرة، باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ط: قديمي

✉ الصحيح لمسلم: (۳۳۵/۱) كتاب الحج، باب ما يقول إذا رجع من سفر الحج وغيره، ط: قديمي.

✉ جامع الترمذي: (۱۸۲/۲) أبواب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما يقول إذا رجع من سفره، ط: سعيد.

✉ سنن أبي داؤد: (۲۶/۲) كتاب الجهاد، باب في التكبير على كل شرف في المسير، ط: مكتبة حقانيه ملتان.

✉ مشكاة المصابيح: (۲۱۳/۱)، باب الدعوات في الأوقات، الفصل الأول، ط: قديمي.

✉ مؤطا إمام محمد: (ص: ۲۳۹) باب القبول من الحج أو العمرة، ط: قديمي.

پڑھے پھر اس کے بعد گھر جائے۔ (۱)

سفر سے واپس آنے پر پہلے مسجد میں جانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور اس میں شعار اللہ یعنی مسجد کی تعظیم کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مسجد گویا اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے اور مسجد میں جانے والا گویا اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہے، لہذا جو کوئی آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کے حق میں اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اللہ کے گھر میں جائے اور اللہ سے ملاقات کرے جس نے اس کو سفر کی آفات سے محفوظ رکھ کر عافیت کے ساتھ اس کے اہل و عیال کے درمیان واپس پہنچایا۔ (۲)

(۱) و كان صلى الله عليه وسلم إذا قدم دخل المسجد أولاً و صلى ركعتين ثم دخل البيت . ( إحياء علوم الدين : ( ۳۳۷ / ۲ ) الحادى عشر فى آداب الرجوع من السفر ، الفصل الثانى ، ط : دار القلم . بيروت )  
 وعن كعب بن مالك قال : كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يقدم من سفر إلا نهاراً فى الضحى فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه للناس . متفق عليه . وعن جابر رضى الله عنه قال كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم فى سفر فلما قدمنا المدينة قال لى ادخل المسجد فصل فيه ركعتين . رواه البخارى . ( مشكاة المصابيح : ( ۳۳۹ / ۲ ) الفصل الأول ، باب آداب السفر ، ط : قديمى )  
 وعن ابن عمر رضى الله عنه ؛ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين أقبل من حجته دخل المدينة فأناب على باب مسجده ثم دخله فركع فيه ركعتين ثم انصرف إلى بيته . ( سنن أبى داؤد : ( ۲۸ / ۲ ) كتاب الجهاد ، باب فى الصلاة عند القدوم من السفر ، ط : مكتبة حقانية ملتان )

ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه . وفى الشامية : ( قوله : ركعتا السفر والقدوم منه ) عن مطعم بن المقدم قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما خلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين ير كعتهما عندهم حين يريد سفرأ . رواه الطبرانى . وعن كعب بن مالك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقدم من السفر إلا نهاراً فى الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه . رواه مسلم شرح المنية و مفاده اختصاص صلاة ركعتى السفر بالبيت ، و ركعتى القدوم منه بالمسجد وبه صرح الشافعية . ( الدر مع الرد : ( ۲۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى ركعتى السفر ، ط : سعيد )

حلبى كبير : ( ص : ۳۳۱ ) صلاة الأوابين ، ط : سهيل اكيڈمى لاہور .

(۲) مظاهر حق جديد : ( ۲ / ۴۳۸ ، ۴۳۹ ) ، [ رقم الحديث : ۱۶ ] باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط : دار الإشاعت كراچى .

عن كعب بن مالك قال : كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يقدم من سفر إلا نهاراً فى الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ، ثم جلس فيه للناس . متفق عليه . ( مشكاة المصابيح : ( ص : ۳۳۹ ) =



## سفر شرعی کی شرائط

”مسافر کی تعریف“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۷۸/۲)

## سفر شروع کرنے سے پہلے روزہ توڑ دینا

سفر کا ارادہ ہے مگر ابھی سفر شروع نہیں کیا، اور نکلنے سے پہلے اس نے کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ توڑ دیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے کیونکہ اس نے اقامت کی حالت میں روزہ توڑ دیا۔ (۱)

## سفر شروع کرنے کے بعد قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا

”قصر کیا پھر وقت کے اندر واپس آیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۶۰/۲)

## سفر غیر شرعی کو شرعی بنا لیا

اگر کوئی شخص سو استر کلومیٹر سے کم مسافت میں دو دن کے لئے گیا، اور وہاں پہنچ کر

= کتاب الجہاد، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قدیمی

سنن أبی داؤد: (۳۶/۲) کتاب الجہاد، باب فی الصلاة عند القدوم من السفر، ط: رحمانیہ۔  
الصحيح لمسلم: (۲۲۸/۱) کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سف أول قدومه، ط: قدیمی۔

(۲) و فی فتاوی قاضیخان: ”المسافر إذا تذر شيئاً قد نسيه فی منزله فدخل فأفطر ثم خرج قال عليه الكفارة قياساً لأنه مقيم عند الأكل حيث رفض سفره بالعود إلى منزله و بالقياس نأخذ۔  
(البحر الرائق: (۲۸۳/۲) کتاب الصوم، ط: سعید)

الهنديّة: (۲۰۷/۱) کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشیدیہ۔  
ولو سافر فی نهار رمضان ولم يفطر حتى تذر شيئاً فی منزله قد نسيه فرجع إلى منزله وأكل شيئاً ثم خرج من المنزل فعليه القضاء والكفارة كالمقيم إذا أكل ثم سافر۔ (خلاصة الفتاوى: (۲۵۷/۱) کتاب الصوم، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم وفيما لا يفسد و فيما يوجب القضاء والكفارة، نوع منه، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹہ)

التاتارخانية: (۲۹۲/۲) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، ط: قدیمی۔  
الدر المختار: (۴۳۱/۲) کتاب الصوم، فصل فی العوارض العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعید۔

ضرورت کی بنا پر مزید سواستتر کلومیٹر سے کم مسافت کے چلا گیا تو یہ شخص جاتے ہوئے قصر نہیں کرے گا کیونکہ دونوں مسافتیں الگ الگ طور پر شرعی مسافت کے برابر نہیں البتہ اگر دونوں مسافتوں کو جمع کرنے سے سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت ہوتی ہے تو اس صورت میں واپسی میں قصر کرے گا، کیونکہ یہ شرعی سفر ہے، اور اس سے کم ہے تو قصر نہیں کرے گا۔ (۱)

### سفر غیر شرعی کے درمیان شرعی سفر کی نیت کرنا

اگر کوئی شخص گھر سے نکلا، اس وقت سواستتر کلومیٹر دور جانے کی نیت نہیں تھی مگر سفر کے درمیان میں اس نے شرعی مسافر بننے کی نیت کر لی تو یہ شخص اس جگہ پر قصر نہیں کرے گا بلکہ اس جگہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔ (۲) مثلاً کوئی شخص کراچی سے واپس ہونے کی

(۱) وأما الثانی فہو أن یقصد مسیرة ثلاثة أيام فلو طاف الدنيا من غیر قصد إلى قطع مسیرة ثلاثة أيام لا یترخص وعلی هذا قالوا : أمير خرج مع جيشه فی طلب العدو ولم یعلم أين یدر کهم فإنهم یصلون صلاة الإقامة فی الذهاب وإن طالت المدة وكذلك المکث فی ذلك المرضع أما فی الرجوع فإن كانت مدة السفر قصروا ..... وذكر الاسیجابی : المقیم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسیرة ثلاثة أيام لا یكون مسافراً ولو أنه خرج من ذلك المصر الذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقل من ثلاثة أيام فإنه لا یكون مسافراً، وإن طاف آفاق الدنيا علی هذا السبیل لا یكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۸، ۱۲۹) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۳۳) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصاریة هرات افغانستان .

الهندية : (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.  
 (قاصداً) ولو کافراً ومن طاف الدنيا بلا قصد لم یقصر (مسیرة ثلاثة أيام ولياليها) . وفي الشامية : (قوله : بلا قصد) بأن قصد بلدة بينه وبينها يومان للإقامة بها فلما بلغها بداله أن یذهب إلى بلدة بينه وبينها يومان ، وهلم جراً ..... أما فی الرجوع فإن كانت مدة سفر قصر . (الدر مع الرد : (۲/۱۲۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۷) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.  
 التاتارخانية : (۲/۸) کتاب الصلاة الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان مدة الإقامة، ط: قدیمی .

(۲) ولا یصیر مسافراً بالنية حتى یدرج، ویصیر مقيماً بمجرد النية، کذا فی محیط السرخسی . الخ =

نیت سے نوری آباد آیا مگر نوری آباد میں کوئی ایسی صورت پیش آئی کہ وہ حیدر آباد جانے لگا، تو اب یہ شخص نوری آبادی کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا کیونکہ یہ یہاں مقیم کے حکم میں ہے البتہ نوری آباد کے حدود سے نکل کر حیدر آباد کی طرف جانے کی صورت میں قصر کرے گا۔

کراچی----- (سفر غیر شرعی) نوری آباد----- (شرعی سفر) حیدر آباد

### سفر کا مقصد

”ملاقات“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲۵۸/۲)

### سفر کا مقصد پورا ہو جائے

”حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں نہ تو (آرام و راحت سے) سونے دیتا ہے اور نہ (ڈھنگ سے) کھانے پینے دیتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص (کہیں سفر میں جائے اور) اپنے سفر کی غرض کو پورا کر لے (یعنی جس مقصد کے لئے سفر کیا وہ مقصد پورا ہو جائے) تو اس کو

= (الہندیۃ: (۱۳۹/۱) الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

رد المحتار: (۱۱۲/۲) باب صلاة المسافر، ط: سعید.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) باب المسافر، ط: سعید.

حاشیة الطحطاوی: (ص: ۳۴۳ - ۳۴۶)، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان.

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۶) فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

عمدۃ الفقہ: (۴۱۰/۲) مسافر اور سفر شرعی کی تعریف، مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوآرا اکیڈمی لاہور.

التاتارخانیة: (۷/۲) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قدیمی.

الذوالحجیة: (۱۳۴/۱) کتاب الطہارة، الفصل الثانی عشر فی السفر..... الخ، مكتبة الحرمين الشريفين، كوتله.

بدائع الصنائع: (۹۴/۱) كتاب الصلاة، فصل وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً، ط: سعید.

خلاصة الفتاوى: (۱۹۸/۱) الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبیبة، كوتله.

چاہئے کہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آجانے میں جلدی کرے۔“ (۱)

”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ سفر اپنی صورت کے اعتبار سے جہنم کے عذاب کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

جیسے جسمانی تکلیف اور روحانی اذیت کے اعتبار سے کسی شخص کے حق میں سفر پریشانیوں اور صعوبتوں کا ذریعہ ہونے سے کم نہیں ہوتا، خاص طور پر پرانے دور میں جب آج کی طرح سفر کے تیز رفتار و اطمینان بخش ذرائع نہیں تھے لوگ سفر کے دوران کیسی کیسی پریشانیاں برداشت کرتے تھے اور کیسی کیسی مصیبتوں سے دوچار ہوتے تھے جس کا صحیح اندازہ آج کے دور میں نہیں لگایا جاسکتا۔

حدیث شریف میں خاص طور پر دو پریشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ سفر میں وقت پر طبیعت کے موافق کھانا پینا نہیں ملتا، اور آرام اور چین کی نیند نصیب نہیں ہوتی، یہ صرف مثال کے طور پر ذکر کیا ہے ورنہ سفر میں نہ معلوم کتنے ہی دینی و دنیاوی امور فوت ہوتے ہیں، جیسے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے، گھر اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق بروقت ادا نہیں ہوتے، اور گرمی اور سردی کی مشقت و تکلیف اور اسی طرح کی دوسری پریشانیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

## سفر کرنا جمعہ کے دن

”جمعہ کے دن سفر کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۲/۱)

(۱) وعن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله. متفق عليه. (مشكاة المصابيح:

(۲/۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمی)

الصحيح لمسلم: (۲/۱۳۴) كتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب. الخ، ط: قديمی.

صحيح البخاری: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السرعة في السير، ط: قديمی.

مؤطا امام مالك: (ص: ۷۳۰)، كتاب الجامع، باب ما يؤمر به من العمل في السفر، ط:

میر محمد کتب خانہ.

## سفر کرنے کا مستحب طریقہ

جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو دو رکعت نفل نماز گھر میں پڑھ کر سفر کے لئے نکلنا مستحب ہے، اور جب سفر سے واپس آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد اپنے گھر جائے۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ (۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت

- (۱) ومن المنذوبات ركعتا السفر والقدم منه . الدر . تحتها في الشامية . ” ومفاده (أى الحديث الذى سيأتى ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبیت . وركعتي القدم منه بالمسجد “ . ( الدر مع الرد : ( ۲۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد )
- حلبی کبیر : ( ص : ۴۳۱ ) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط : سهيل اكيڈمی لاہور .
- التاتارخانية : ( ۲ / ۳۳۲ ) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط : قديمى .
- (۲) وروى الطبرانى عن ابن عباس أن النبى ﷺ كان إذا سافر صلى ركعتين حتى يرجع . المعجم الأوسط : ( ۱ / ۴۴۹ ) ، [ رقم الحديث : ۸۱۱ ] ، ط : مكتبة المعارف )
- ويصلى ركعتين قبل أن يخرج من بيته وكذا بعد الرجوع إلى بيته . ( الهندية : ( ۱ / ۲۲۰ ) كتاب المناسك ، أما آدابه ، ط : رشيديه )
- وفى البخارى : ( قال كعب بن مالك كان النبى ﷺ إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه . ) صحيح البخارى : ( ۱ / ۶۳ ) كتاب الصلاة ، باب الصلاة إذا قدم من سفر ، ط : قديمى )
- وهكذا فيه : ( ۱ / ۴۳۴ ) كتاب الجهاد ، الصلاة إذا قدم من سفر ، ط : قديمى .
- عن المطعم بن المقدام قال : قال رسول الله ﷺ : ما خلف أحد عند أهله أفضل من ركعتين يرعهما عندهم حين يريد سفرأ . المصنف لابن أبى شيبة : ( ۳ / ۵۵۲ ) كتاب الصلاة ، الرجل يريد السفر ، من كان يستحب له أن يصلى قبل خروجه ، [ رقم الحديث : ۴۹۱۴ ] ، ط : إدارة القرآن .
- كنز العمال : ( ۶ / ۷۱۳ ) [ رقم الحديث : ۱۷۵۳۰ ] آداب متفرقة ، فصل ثانى فى آداب السفر ، ط : مؤسسة الرسالة ، بيروت .
- الشامى : ( ۲ / ۲۴ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى ركعتي السفر ، ط : سعيد .

نماز پڑھ لیتے تھے۔ (۱)

اگر مسافر کو سفر کے دوران کسی منزل پر پہنچنے کے بعد وہاں قیام کا ارادہ ہے تو بیٹھنے

سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لینا مستحب ہے۔ (۲)

(۱) عن كعب بن مالك أن رسول الله ﷺ كان لا يقدم من سفر إلا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه . ( الصحيح لمسلم : ( ۲۴۸ / ۱ ) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه ، ط : قديمي )

الشامى : ( ۲۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط : سعيد .

حلبى كبير : ( ص : ۴۳۱ ) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط : سهيل اكيڈمى لاہور .

وعن أنس بن مالك قال : كنا إذا نزلنا منزلاً لأنسبح حتى نحلّ الرّحال ( لأنسبح أى لانصلى سبحة الضحى ) . ( أبو داؤد : ( ۳۵۲ / ۱ ) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، وفي نسخة باب في نزول المنازل ، ط : مكتبة حقانيه ، ملتان )

وعن أنس بن مالك قال : كان النبى ﷺ لا ينزل منزلاً إلا ودعه بر كعتين . ( المستدرک على الصحيحين : ( ۴۵۷ / ۲ ) كتاب التطوع ، ط : مكتبة نزار مصطفى الباز مكه مكرمه )

مسند البزار : ( ۱۲۸ / ۱۲ ) مسند أبى حمزه أنس بن مالك ، [ رقم الحديث : ۶۵۳۲ ] ، ط : مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة

معجم ابن عساكر ( ۶۳۶ / ۲ ) رقم الحديث ( ۷۸۵ ) ، ط : دار البشائر ، دمشق .

(۲) عن كعب بن مالك أن رسول الله ﷺ كان لا يقدم من سفر إلا نهاراً في الضحى ، فإذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه . ( الصحيح لمسلم : ( ۲۴۸ / ۱ ) كتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه ، ط : قديمي )

الشامى : ( ۲۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب في ركعتي السفر ، ط : سعيد .

حلبى كبير : ( ص : ۴۳۱ ) كتاب الصلاة ، صلاة الأوابين ، ط : سهيل اكيڈمى لاہور .

وعن أنس بن مالك قال : كنا إذا نزلنا منزلاً لأنسبح حتى نحلّ الرّحال ( لأنسبح أى لانصلى سبحة الضحى ) . ( أبو داؤد : ( ۳۵۲ / ۱ ) كتاب الجهاد ، قبيل باب في تقليد الخيل بالأوتار ، وفي نسخة باب في نزول المنازل ، ط : مكتبة حقانيه ، ملتان )

وعن أنس بن مالك قال : كان النبى ﷺ لا ينزل منزلاً إلا ودعه بر كعتين . ( المستدرک على الصحيحين : ( ۴۵۷ / ۲ ) كتاب التطوع ، ط : مكتبة نزار مصطفى الباز مكه مكرمه )

مسند البزار : ( ۱۲۸ / ۱۲ ) مسند أبى حمزه أنس بن مالك ، [ رقم الحديث : ۶۵۳۲ ] ، ط : مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة .

معجم ابن عساكر ( ۶۳۶ / ۲ ) رقم الحديث ( ۷۸۵ ) ، ط : دار البشائر ، دمشق .

## سفر کس دن کرنا چاہئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر جمعرات کو سفر کیا کرتے تھے، اور پیر کو بھی آپ نے سفر کرنے کو پسند فرمایا، لہذا اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو ان دنوں میں سفر کرنا چاہئے کیونکہ ان دنوں میں سفر کرنا مستحب ہے۔ (۱)

## سفر کس وقت کرنا چاہئے

صبح کا وقت بہت ہی زیادہ برکت کا وقت ہوتا ہے، کسی کام کے آغاز کے لئے وہ نہایت مناسب وقت ہے، اس لئے جہاں تک ممکن ہو صبح سویرے سفر کی ابتداء کرنی چاہئے، حضرت جابر بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نقل فرمائی ہے:

(۱) عن كعب بن مالك قال: قل ما كان رسول الله ﷺ يخرج في سفر إلا يوم الخميس.

(أبرداؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب في أي يوم يستحب السفر، ط: المكتبة الحقانية، ملتان)

مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي.

و في التاتارخانية: وروى أن النبي ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس، وكان يحب

السفر يوم الخميس. (التاتارخانية: (۲/۳۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في

صلاة المسافرين، نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس اقتداء به عليه السلام وإلا في يوم الإثنين في أول

النهار. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسك، وأما آدابه، الباب الأول، ط: رشيدية)

ويستحب أن يجعل خروجه يوم الخميس أو الإثنين. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب

الحج، ط: سعيد)

ويخرج يوم الخميس ففيه خرج عليه السلام في حجة الوداع أو الإثنين أو الجمعة. (الدر

المختار: (۲/۴۷۱) كتاب الحج، آداب الحج، ط: سعيد)

صحيح ابن خزيمة: (۳/۱۳۲)، باب استحباب الخروج إلى الحج يوم الخميس، ط:

المكتب الإسلامي، بيروت.

السنن الكبرى للنسائي: (۸/۹۹)، [رقم الحديث: ۸۷۳۴]، باب اليوم الذي يستحب

فيه السفر، ط: مؤسسة الرسالة.

السنن الكبرى للبيهقي: (۵/۲۵۰)، [رقم الحديث: ۱۰۶۰۶]، كتاب الحج، باب ۳۵۹، باب

اليوم الذي يستحب أن يكون الخروج فيه، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد هند.

”اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا“

ترجمہ: اے اللہ میری امت کے لئے صبح سویرے چلنے میں برکت عطا فرما۔  
حضرت صحرہؓ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں اپنی تجارت کا سامان دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجنے لگا، تو اس دعا کی برکت سے پہلے کے مقابلہ میں غیر معمولی برکت ہونے لگی۔ (۱)

### سفر کو با برکت بنائیے

ہر مسافر کی دلی تمنا اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا سفر خیر و برکت کا باعث ہو اور اسے فراغت اور خوشحالی نصیب ہو، اگر کوئی مسافر واقعہً ایسا ہی چاہتا ہے تو وہ سفر کے دوران ”سورۃ الکافرون، سورۃ الفتح، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس“ پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو خیر و برکت اور خوشحالی کا ذریعہ بنا دیں گے۔ (۲)

(۱) عن صخر بن وداعة الغامدي قال: قال رسول الله ﷺ: اللهم بارك لأمتي في بكورها. وكان إذا بعث سرية أو جيشاً بعثهم من أول النهار، وكان صخر تاجراً، فكان يبعث تجارته أول النهار فأثرى وكثر ماله. رواه الترمذي وأبو داؤد والدارمي. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) كتاب الصلاة، باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)

✉ أبو داؤد: (۱/۳۵۷) كتاب الجهاد، باب في الابتكار في السفر، ط: المكتبة الحقانية ملتان.  
✉ جامع الترمذي: (۱/۲۳۰) أبواب البيوع، باب ماجاء في التبكير بالتجارة، ط: سعيد.  
✉ سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۲) أبواب التجارات، باب ما يرجي من البركة في البكور، ط: قديمي.  
✉ مصنف لابن أبي شيبة: (۶/۵۳۳) أي يوم يستحب أن يسافر فيه وأي ساعة. الخ، [رقم الحديث: ۳۳۶۱۹] ط: مكتبة الرشد، رياض. و (۱۸/۲۰۲، ۲۰۳) رقم الحديث (۶/۳۳۳۰۶، ۳۳۳۰۷، ۳۳۳۰۸)، ط: ادارة القرآن.

✉ سنن دارمي: (۲/۱۵۸۱)، [رقم الحديث: ۲۳۷۹]، باب بارك لأمتي في بكورها، ط: دار المغني للنشر مكة المكرمة.

(۱) عن جبیر بن مطعم قال: قال رسول الله ﷺ: ”يا جبیر أتحب إذا خرجت سفراً أن تكون من أفضل أصحابك وأكثرهم زاداً؟ اقرأ هذه السور الخمس [قل يا أيها الكافرون]، و [إذا جاء نصر الله والفتح]، و [قل هو الله أحد]، و [قل أعوذ برب الفلق]، و [قل أعوذ برب الناس] وافتتح كل سورة بسم الله الرحمن الرحيم، واختتم بسم الله الرحمن الرحيم، قال جبیر: و كنت غير كثير المال، فمزلت اقرؤهن في سفري و إقامتي حتى ما كان أحد من أصحابي مثلي. أبو الشيخ وابن حبان في الثواب. (مسند أبو يعلى موصلي: ۱۳/۴۱۴)، [رقم الحديث: ۷۴۱۹]. =



## سفر کون سے دن کرے

سفر کرنے کے لئے کوئی دن متعین نہیں ہے، موقع اور سہولت کے مطابق سفر کرنا درست ہے، باقی سفر سے پہلے استخارہ کر لے تو زیادہ بہتر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے سفر کی ابتداء جمعرات کے دن سے کرتے تھے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جمعرات کے دن بندوں کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہا کرتے تھے کہ جہاد کا عمل آج ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے۔

دوسری وجہ یہ ہے جمعرات کو ”خمیس“ کہتے ہیں، اور ”خمیس“ لشکر کو بھی کہتے ہیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن جہاد کے سفر کی ابتداء کر کے یہ نیک فال لیتے تھے کہ جس لشکر کے مقابلہ پر جا رہے ہیں اس پر فتح حاصل ہوگی۔ (۱)

☞ کنز العمال فی سنن الأثرال: (۶/۷۴۱)، [رقم الحدیث: ۱۷۶۴۹] کتاب السفر من قسم الأفعال، آداب متفرقة، فصل فی آدابه، الفصل الأول، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

☞ الجامع الصغير وزيادته: (۱/۱۱۱)، [رقم الحدیث: ۱۱۰۱]، ط: .....

(۱) عن كعب بن مالك أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب أن يخرج يوم الخميس، رواه البخاري. (مشكاة المصابيح: (ص: ۳۳۸) كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي)

☞ قال التوربشتي اختياره ﷺ يوم الخميس للخروج محتمل لوجوه: أحدها: أنه يوم مبارك يرفع فيه عمل صالح، وثانيها: أنه أتم أيام الأسبوع عدداً، وثالثها: أنه كان يتناول بالخميس في خروجه، وكان من سنته أن يتناول بالإسم الحسن، والخميس الجيش؛ لأنهم خمس فرقة: المقدمة، والقلب، والميمنة، والميسرة، والساقة. فيرى في ذلك من الفأل الحسن. حفظ الله له وإحاطه جنوده به حفظاً وحمياً. وزاد القاضي: ولتفاوله بالخميس على أنه يظفر على الخميس الذي هو جيش العدو ويتمكن عليهم. (مرواة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: (۷/۳۲۶)، كتاب الجهاد، باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: مكتبة امداديه)

☞ الهندية: (۱/۲۲۰)، كتاب المناسك، الباب الأول: في تفسير الحج و فرضيته، قبيل: وأما محظوراته فنوعان، ط: رشيديه.

## سفر کی حالت میں قصر واجب ہے

اگر کوئی شخص پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن سفر میں رہنے کی نیت سے گھر سے نکلا، اور درمیان کی مسافت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر کرے گا، جب مطلوبہ منزل پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ایام ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو وہاں پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

## سفر کی حالت میں موت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ مرتا ہے تو اس کے وطن سے لے کر اس کے مرنے کے مقام تک اس کے جنت کی پیمائش کی جاتی ہے (نسائی، ابن ماجہ) (۲)

(۱) من جاوز بیوت مصرہ مریداً سیراً وسطاً ثلاثة أيام فی بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعی ..... حتی یدخل مصرہ أو ینوی الإقامة نصف شہر ببلد أو قرية . ( البحر الرائق : ( ۱۲۸/۲ - ۱۳۱ ) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : رشیدیہ ) ، و ( ۱۲۸/۲ ) ط : سعید )  
 ☞ الدر مع الرد : ( ۱۲۱/۲ - ۱۲۵ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .  
 ☞ الہندیہ : ( ۱۳۹/۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ .  
 ☞ حاشیة الطحطاوی : ( ص : ۳۲۶ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان .  
 ☞ التاتارخانیة : ( ۸ ، ۷/۲ ) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع آخر فی بیان ما یقصر الصلاة ، و نوع آخر فی بیان مدّة الإقامة ، ط : قدیمی .  
 ☞ بدائع الصنائع : ( ۹۳/۱ - ۹۷ ) کتاب الصلاة ، فصل ما یصیر بہ المقیم مسافراً والمسافر مقيماً ، ط : سعید .

(۲) عند عبد اللہ بن عمرو قال : توفي رجل بالمدينة ممّن ولد بالمدينة فصلى عليه النبي ﷺ فقال : يا ليتہ مات فی غیر مولده ، فقال رجل من الناس : لم يا رسول اللہ ؟ قال : إن الرجل إذا مات فی غیر مولده قيس له من مولده إلى منقطع أثره فی الجنة . ( سنن ابن ماجہ : ( ص : ۱۱۶ ) أبواب ماجاء فی الجنائز ، باب ماجاء فیمن مات غریباً ، ط : قدیمی )  
 ☞ مشکاة المصابیح : ( ۱۳۸/۱ ، ۱۳۹ ) کتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض ، الفصل الثالث ، ط : قدیمی .

☞ النسائی : ( ۲۵۹/۱ ) کتاب الجنائز ، الموت بغير مولده ، ط : قدیمی .

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سفر کی حالت کی موت شہادت ہے“ (۱)

یعنی جو شخص جہاد یا دینی علم حاصل کرنے کے لئے یا اسی قسم کے دوسرے دینی کام کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے وطن سے دور مرا ہے، تو اس کے وطن اور اس کے مرنے کی جگہ تک درمیان میں جتنی مسافت ہوگی، اتنی مقدار جگہ اس کو جنت میں ملے گی۔

### سفر کی شرعی حیثیت کو ختم کرنا

صرف ٹھہرنے کی نیت کرنے سے قصر کا حکم باطل نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی اور واقعی طور پر اقامت اختیار نہ کر لے، مثلاً کوئی شخص کراچی سے سفر میں نکلے اور لاہور میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کرنے کی نیت ہو تو جب تک سفر میں ہے قصر واجب ہوگا یہاں تک کہ لاہور پہنچ کر اقامت نہ کر لے۔ (۲)

### سفر کی قسمیں

☆..... انسان اپنے وطن عزیز کو دو وجہوں سے چھوڑ کر سفر کا راستہ اختیار کرتا ہے:

(۱) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ : موت غریبة شهادة . ( سنن ابن ماجہ : ( ۱۱۶ ) أبواب ماجاء فی الجنائز ، باب ماجاء فیمن مات غریبا ، ط : قدیمی )  
 مشكاة المصابيح : ( ۱۳۹ / ۱ ) كتاب الجنائز ، باب عيادة المريض و ثواب المرض ، الفصل الثالث ، ط : قدیمی .

(۲) ولا يزال على حكم السفر حتى ينزى الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر كذا في الهداية ..... ونية الإقامة إنما تؤثر بخمس شرائط ، ترك السير حتى لو نوى الإقامة وهو يسير لم يصح وصلاحية الموضوع حتى لو نوى الإقامة في بر أو بحر أو جزيرة لم يصح ، واتحاد الموضوع والمدة والاستقلال بالرأى ..... الخ ( الهندية : ( ۱۳۹ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

الدر مع الرد : ( ۱۲۸ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد .

البحر الرائق : ( ۱۳۱ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد .

حاشية الطحطاوى : ( ص : ۳۳۶ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

- ۱۔ کبھی تو مصائب اور پریشانی کے شکنجہ سے نجات پانے کے لئے سفر کرتا ہے
  - ۲۔ کبھی کسی امید و تمنا، طلب و جستجو اور روزی روزگار کے تلاش کے لئے سفر کرتا ہے۔ (۱)
- پہلی صورت یعنی وہ سفر جو مصائب و پریشانی سے حفاظت کے لئے اختیار کیا جاتا ہے اس کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ سفر ہجرت: دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونا، یہ سفر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں بھی فرض تھا، اور موقع محل کے اعتبار سے قدرت اور استطاعت کی صورت میں قیامت تک فرض رہے گا۔ یہ فرضیت اس وقت ہے جبکہ دارالکفر میں اپنے جان، مال، دین و ایمان، عزت و آبرو کا امن و امان نہ ہو، یا دین و شریعت کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا ممکن نہ ہو، اگر ایسے لوگ ہجرت پر قادر ہونے کے باوجود ”دارالکفر“ میں رہیں گے تو گنہگار ہوں گے، کیونکہ ان پر ہجرت کرنا فرض ہو چکا ہے۔ (۲)

(۱) الفوائد الباعثة علی السفر لا تخلو من حرب أو طلب. فإن المسافر إما أن يكون له مزعج عن مقامه ولولا له لما كان له مقصد يسافر إليه، وإما أن يكون له مقصد و مطلب. (إحياء علوم الدين: ۲۲۶/۲) الباب الأول في الآداب، الفصل الأول في فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت

المسألة الرابعة في السفر في الأرض: تتعدد أقسامه من جهات مختلفات فتقسم من جهة المقصود به إلى حرب أو طلب. وتنقسم من جهة الأحكام إلى خمسة أقسام وهي من أحكام أفعال المكلفين الشرعية واجب و مندوب و مباح و مكروه و حرام. وينقسم من جهة التفریع في المقاصد إلى أقسام الأول الهجرة. (أحكام القرآن لابن العربي: ۲/۴۵۳)، مسألة السفر في الأوض، تحت الآية ﴿فليس عليكم جناح أن تقصروا من الصلاة﴾ [سورة النساء: ۱۰۱] وهكذا في تفسير القرطبي: قال ابن العربي: قسم العلماء رضى الله عنهم الذهاب في الأوض قسمين: حرباً و طلباً. فالأول ينقسم إلى ستة أقسام. (تفسير القرطبي: ۵/۳۳۹، ۳۵۰) تحت آية: ۱۰۱، سورة النساء، ط: دار الكتب المصرية القاهرة وأيضاً طبعه: دار إحياء التراث العربي، بيروت

معارف القرآن للمفتي محمد شفيع: (۳۴۱/۵) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورة النحل: ۴۲]، پارہ: ۱۴، ط: ادارة المعارف، کراچی۔

(۲) الأول الهجرة؛ وهي تنقسم إلى ستة أقسام: الأول: الخروج من دار الحرب إلى دار الإسلام، وكانت فرضاً في أيام النبي ﷺ مع غيرها من أنواعها بينها في شرح الحديث، وهذه الهجرة باقية مفروضة إلى يوم القيامة، والتي انقطعت بالفتح هي القصد إلى النبي ﷺ حيث كان =

۲۔ بدعت کے مقام سے منتقل ہو جانا: ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے سنا کہ کسی مسلمان کے لئے کسی ایسے مقام پر رہنا جائز نہیں جہاں اسلاف و اکابر کو گالیاں دی جاتی ہوں۔

ابن عربیؒ اس قول کو ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ اگر تم کسی منکر کو ختم نہیں کر سکتے تو تم پر وہاں سے خود الگ ہو جانا ضروری ہے۔ (۱)

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ“ سے معلوم ہوتا ہے۔ (۲)

۳۔ جہاں حرام کا غلبہ ہو وہاں سے منتقل ہو جانا: ہر وہ مقام جہاں لوگوں میں حرام اور حلال میں فرق باقی نہ رہا، اور حلال رزق حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو، تو وہاں

= فمن أسلم في دار الحرب وجب عليه الخروج إلى دار الإسلام، فإن بقي فقد عصي، ويختلف في حاله كما تقدم بيانه. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۳۵۳)، حوالہ بالا)

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰) تحت الآية: ۱۰۱، [سورة النساء] ط: دار الكتب المصرية القاهرة، و دار إحياء التراث العربي، بيروت.

معارف القرآن للمفتی محمد شفیع: (۵/۳۴۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورة النحل: ۲۲]، پارہ: ۱۳، ط: ادارة المعارف، کراچی۔

(۱) والمهروب عنه ..... وإما أمر له نكايه في الدين ..... كمن يدعى إلى البدعة قهراً أو إلى ولاية عمل لا تحل مباشرة فيطلب الفرار منه. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶)، الباب الأول في الآداب، الفصل الأول في فوائد السفر و فضله و نيته، ط: دار القلم، بيروت)

الثاني الخروج م أرض البدعة. قال ابن القاسم: سمعت مالكا يقول: لا يحل لأحد أن يقيم ببلد سب فيها السلف. وهذا صحيح. فإن المنكر إذا لم يقدر على تغييره نزل عنه، قال الله تعالى: ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ ..... الخ﴾. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۳۵۳)، حوالہ بالا)

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۰)، [سورة النساء: ۱۰۱]، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، وأيضاً: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

تفسیر معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حوالہ بالا).

(۲) سورة الأنعام: ۶۸.

سے منتقل ہو کر کسی اور جگہ چلا جانا ضروری ہے کیونکہ ہر مسلمان پر حلال رزق تلاش کرنا اور حرام رزق سے بچنا فرض ہے۔ (۱)

۴۔ جسمانی تکلیف سے بچنے کے لئے سفر کرنا: جب دشمنوں سے جسمانی تکلیف پہنچنے کا خطرہ محسوس ہو، تو وہاں سے منتقل ہو جانا چاہئے تاکہ حادثات اور ناخوش گوار واقعات سے بچ سکے، اس قسم کا سفر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کیا تھا جبکہ قوم کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے عراق سے ملک شام روانہ ہوئے اور فرمایا: ”إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي“۔ (۲)

ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے مدین کا سفر کیا۔ (۳)

۵۔ فضا کی خرابی اور بیماری کے اندیشہ سے جگہ کو چھوڑنا: صحت و تندرستی بڑی نعمت ہے، لہذا اگر کسی جگہ کی فضا اور آب و ہوا موافق نہ ہو تو وہاں سے کسی مناسب جگہ کی طرف منتقل

(۱) الثالث: الخروج عن أرض غلب عليها الحرام، فإن طلب الحلال فرض على كل مسلم.

(أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۲۵۴) سورة الأنعام رقم الآية: ۶۸)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۰) أقسام السفر، تحت آية: ۱۰۱، [سورة النساء]، ط: الكتب المصرية القاهرة.

معارف القرآن للمفتي محمد شفيع: (۵/۳۳۱) ترک وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام، [سورة النحل: ۲۲]، پارہ: ۱۳، ط: ادارة المعارف، کراچی۔

(۲) سورة العنكبوت، رقم الآية: ۲۶، پارہ: ۲۰.

(۳) الرابع: الفرار من الاذية في البدن، وذلك فضل من الله عز وجل أرخص فيه فإذا خشي المرء على نفسه في موضع فقد أذن الله سبحانه له في الخروج عنه، والفرار بنفسه، ليخلصها من ذلك المحذور، وأول من حفظناه فيه الخليل إبراهيم عليه السلام لما خاف من قوله تعالى: ﴿إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي﴾. وقال: ﴿إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيِّدِينَ﴾. وموسى قال الله سبحانه وتعالى فيه: ﴿فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾، وذلك يكثر تعداده. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۲۵۴)، حوالہ سابقہ)

وذلك في تفسير القرطبي: (۵/۳۵۰)، أحكام السفر، تحت الآية: ۱۰۱، [سورة النساء]، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۵/۳۳۱)، (حوالہ بالا).

ہو جانا چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مدینہ منورہ سے باہر جنگل میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا، جن کو مدینہ کی آب و ہوا اس نہیں آئی تھی، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو حکم بھیجا تھا کہ اپنا ٹھکانہ ”اردن“ سے کسی اونچے مقام پر لے جائیں جہاں کی فضا خوشگوار ہو، لیکن یہ سفر اس وقت درست ہے جبکہ اس مقام پر طاعون یا وبائی امراض پھیلے ہوئے نہ ہوں اور جہاں وبا پھیل چکی ہو وہاں کے رہنے والوں کے لئے وہاں سے بھاگنا جائز نہیں۔ (۱)

۶۔ مال کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: جہاں چور ڈاکو کا خطرہ ہو وہاں سے دوسری

جگہ منتقل ہو جانا چاہئے۔ (۲)

(۱) الخامس: خوف المرض في البلاد الرخمة، والخروج منها إلى الأرض النزهة، وقد أذن النبي ﷺ للدعاء حين استرخموا المدينة أن ينتزهوا إلى المسرح، فيكونوا فيه حتى يصحوا، وقد استثنى من ذلك الخروج من الطاعون، فمنع الله سبحانه و تعالى منه بالحديث الصحيح عن النبي ﷺ، بيد أنني رأيت علمائنا قالوا هو مكروه. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۴)، حوالہ بالا)   
 السفر، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، و دار إحياء التراث العربي، بيروت.   
 تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۱)، (حوالہ بالا).

وقال: ”اشربوا من أبوالها وألبانها“ . (جامع الترمذی: (۲/۶) كتاب الأطعمة، باب ماجاء في شرب أبوال الإبل، ط: سعيد)

الصحيح لمسلم: (۲/۵۷) كتاب القسامة، باب حكم المحاربين والمرتدين، ط: قديمی.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۵۰) كتاب الطب، باب أبوال الإبل، ط: قديمی.

صحيح البخارى: (۲/۸۵۲) كتاب الطب، باب من خرج من أرض لا تلايمه، ط: قديمی.

(۲) القسم الرابع: السفر هرباً ممن يقدح ..... أو في المال كعلاء السعر أو مايجرى مجراه ولا حرج في ذلك بل ربما يجب الفرار في بعض المواضع، وربما يستحب في بعض بحسب وجوب ما يترتب عليه من الفوائد واستجابته. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۹) كتاب آداب السفر، الباب الأول، الفصل الأول في فوائد السفر، ط: دار القلم، بيروت)

السادس: الفرار خوف الاذية في المال، فإن حرمة مال المسلم كحرمة دمه، والأهل مثله أكد فلهذه امهات قسم الهرب. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۴، ۴۴۵) مسألة السفر في الأرض، سورة النساء: ۱۰۱)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۰) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۲) سورة النحل: ۴۲، ط: ادارة المعارف)

☆ ..... سفر کی دوسری قسم یعنی کسی مطلوب اور مقصود کو حاصل کرنے کے لئے سفر

ہو تو اس کی نوصورتیں ہیں: (۱)

۱۔ سفر عبرت: قدرت الہی کی صنعت گری، اور گذشتہ اقوام کے عروج و زوال کا مشاہدہ کر کے اس سے عبرت کا درس اور سبق حاصل کرنے کے لئے سیر و سیاحت کرنا پسندیدہ اور قابل تعریف بات ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس قسم کے سفر کی ترغیب دی ہے:

”أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ (۲)

حضرت ذوالقرنین کا مشہور سفر بھی اس قسم کا تھا۔ (۳)

۲۔ سفر حج: اگر حج فرض ہے تو اس کی ادائیگی کے لئے سفر کرنا۔ (۴)

۳۔ سفر جہاد: حالات اور وقت کے مطابق یہ سفر کبھی فرض ہوتا ہے، کبھی واجب اور

(۱) وَأَمَّا قَسَمِ الطَّلَبِ فَيَنْقَسِمُ إِلَى قَسْمَيْنِ: طَلَبِ دِينٍ، وَ طَلَبِ دُنْيَا، فَأَمَّا طَلَبِ الدِّينِ فَيَتَعَدَّدُ بِتَعَدُّدِ أَنْوَاعِهِ وَلَكِنْ أَمَهَاتُهُ الْحَاضِرَةُ عِنْدِي الْآنَ تِسْعَةٌ. (أَحْكَامُ الْقُرْآنِ لِابْنِ الْعَرَبِيِّ: (۲/۴۵۵) مَسْأَلَةُ السَّفَرِ)   
 ﴿تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ: (۵/۳۵۰) أَقْسَامُ السَّفَرِ، سُورَةُ النِّسَاءِ: ۱۰۱، ط: دَارُ الْكُتُبِ الْمِصْرِيَّةِ الْقَاهِرَةِ.   
 ﴿تَفْسِيرُ مَعَارِفِ الْقُرْآنِ: (۵/۳۳۲)، ط: إِدَارَةُ الْمَعَارِفِ.

(۲) سُورَةُ يُوسُفَ: رَقْمُ الْآيَةِ: ۱۰۹.

(۳) الْأَوَّلُ: سَفَرُ الْعِبْرَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ وَهَذَا كَثِيرٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُقَالُ أَنَّ ذَالِقُرْنَيْنِ إِنَّمَا طَافَ الْأَرْضَ لِيَرَى عَجَائِبَهَا، وَقِيلَ: لِيُنْفِذَ الْحَقَّ فِيهَا. (أَحْكَامُ الْقُرْآنِ لِابْنِ الْعَرَبِيِّ: (۲/۴۵۵) مَسْأَلَةُ السَّفَرِ فِي الْأَرْضِ، تَحْتَ آيَةِ سُورَةِ النِّسَاءِ: ۱۰۱)

﴿تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ: (۵/۳۵۰)، حَوَالِهِ سَابِقَةٌ.

﴿تَفْسِيرُ مَعَارِفِ الْقُرْآنِ: (۵/۳۳۲)، ط: إِدَارَةُ الْمَعَارِفِ.

(۴) الثَّانِي سَفَرُ الْحَجِّ، وَالْأَوَّلُ وَإِنْ كَانَ نَدْبًا فَهَذَا فَرَضٌ، وَقَدْ بَيَّنَّا فِي مَوْضِعِهِ. (أَحْكَامُ الْقُرْآنِ لِابْنِ الْعَرَبِيِّ: (۲/۴۵۵) مَسْأَلَةُ السَّفَرِ فِي الْأَرْضِ، تَحْتَ آيَةِ سُورَةِ النِّسَاءِ: ۱۰۱)

﴿تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ: (۵/۳۵۰، ۳۵۱) حَوَالِهِ بِالْأُولَى.

﴿تَفْسِيرُ مَعَارِفِ الْقُرْآنِ: (۵/۳۳۳)، ط: إِدَارَةُ الْمَعَارِفِ.



کبھی مستحب ہوتا ہے، جس کی تفصیل فقہ اور فتاویٰ کی کتابوں میں موجود ہے۔ (۱)

۴۔ روزگار کے لئے سفر کرنا: اپنے وطن میں ضرورت کے مطابق روزی روزگار کا

مناسب ذریعہ نہ مل سکے تو روزی روزگار کی تلاش کے لئے سفر کرنا درست ہے۔ (۲)

(۱) الثالث سفر الجهاد : وله أحكامه . ( أحكام القرآن لابن العربي : ( ۲ / ۳۵۵ ) مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱ )

تفسیر القرطبی : ( ۵ / ۳۵۱ ) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط : دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسیر معارف القرآن : ( ۵ / ۳۳۳ ) ، ط : ادارة المعارف .

الجهاد فرض كفاية إذا لم يكن النفير عاما فإذا أقام به البعض يسقط عن الباقي فإذا صار النفير عاما فحينئذ يصير من فروض الأعيان يخاطب به المخاطبون من أهل الإيمان فيخرج الرجال والنساء والعبيد بغير إذن مؤاليهم من أراد الغزو ولم يكن النفير عاما وله أبوان لا يخرج إلا بإذنهما وإن أذن أحدهما ولم يأذن الآخر لا يخرج . قال محمد رحمه الله : ولهما أن يمنعه إذا دخل عليهما المشقة . الخ ( الفتاوى السراجية : ( ص : ۶۲ ) كتاب السير ، باب الجهاد ، ط : سعيد )

الجهاد فرض كفاية ابتداءً فإن قام به البعض سقط عن الكل وإلا أتموا بتركه ولا يجب على صبي وامرأة وعبد وأعمى ومقعد واقطع وفرض عين إن هجم العدو فتخرج المرأة والعبد بلا إذن زوجها وسيد . ( البحر الرائق : ( ۵ / ۴۰ ، ۴۱ ، ۴۲ ) كتاب السير ، ط : سعيد )

( هو فرض كفاية ) كل ما فرض لغيره فهو فرض كفاية إذا حصل المقصود ببعض ، وإلا ففرض عين ولعله قدم الكفاية لكثرت ( ابتداءً ) وإن لم يبدو نا ، وأما قوله تعالى : ﴿ فَإِنْ قَاتَلْتُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ..... الخ ﴾ ، ( وإن قام به البعض ) ولو عبيداً أو نساءً ( سقط عن الكل وإلا ) يقيم به أحد في زمن ما ( أتموا بتركه ) أي أتم الكل من المكلفين ..... الخ . ( الدر مع الرد : ( ۳ / ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۱۲۴ ) كتاب الجهاد ، مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية ، ط : سعيد )

التاتارخانية : ( ۵ / ۱۵۲ ) كتاب السير ، الفصل الأول في بيان صفة الجهاد ، ط : قديمي .

(۲) الرابع : سفر المعاش : فقد يتعذر على الرجل معاشه مع الإقامة ، فيخرج في طلبه لا يزيد عليه ولا ينقص من صيدٍ أو احتطاب أو احتشاش أو استئجار ، وهو فرض عليه . ( أحكام القرآن لابن العربي : ( ۲ / ۳۵۵ ) مسألة السفر في الأرض ، تحت آية سورة النساء : ۱۰۱ )

تفسیر القرطبی : ( ۵ / ۳۵۱ ) أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط : دار الكتب المصرية القاهرة .

تفسیر معارف القرآن : ( ۵ / ۳۳۳ ) ، ط : ادارة المعارف .

۵۔ سفر تجارت: خرید و فروخت، کاروبار اور تجارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔ (۱)

قرآن مجید میں ہے: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ" (۲)

اس آیت میں "فضل" سے مراد تجارت ہے۔ (۳)

۶۔ علم کے لئے سفر: دین کی ضروری معلومات حاصل کرنا فرض عین ہے، اور اس

(۱) وَأَمَّا مَبَاحُ فَمَرْجِعُهُ إِلَى النِّيَّةِ: فَيَهْمَا كَانَ قَصْدُهُ بِطَلْبِ الْمَالِ مِثْلًا التَّعَفُّفِ عَنِ السُّوَالِ وَرِعَايَةِ سِتْرِ الْمَرْؤَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ وَالتَّصَدُّقِ بِمَا يَفْضُلُ عَنْ مَبْلَغِ الْحَاجَةِ صَارَ هَذَا الْمَبَاحُ بِهَذِهِ النِّيَّةِ مِنْ أَعْمَالِ الْآخِرَةِ. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۰)، الباب الأول في الآداب، الفصل الأول في فوائد السفر، ط دار القلم، بيروت)

الخامس: سفر التجارة، والكسب الكثير الزائد على القوت وذلك جائز بفضل الله سبحانه. قال الله سبحانه: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ..... الخ﴾ يعني التجارة. وهذه نعمة من بها في سفر الحج فكيف إذا انفردت. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۲۵۵) مسألة السفر في الأرض، تحت آية سورة النساء: ۱۰۱)

تفسير القرطبي: (۵/۳۵۱) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير معارف القرآن: (۵/۳۴۳)، ط: إدارة المعارف.

(۲) القرآن: سورة البقرة: (رقم الآية: ۱۹۸).

(۳) ليس عليكم جناح أن تبتغوا تطلبوا فضلا عطاء و رزقا من ربكم بالتجارة ونحو ذلك في سفر الحج..... الخ. (التفسير المظهرى: (۱/۲۳۵)، سورة البقرة: ۱۹۸، ط: رشيدية)

تفسير جلالين: (۱/۲۰۷) سورة البقرة: ۱۹۸، ط: قديمي.

وأخرج أبو داود عن مجاهد أن ابن عباس قرأ هذه الآية: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ قال: كانوا لا يتجرون بمنى فأمروا بالتجارة إذا أفاضوا من عرفات. وأخرج سفيان بن عيينة، وابن جرير عن مجاهد في قوله: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ..... الخ﴾ قال: التجارة في الدنيا والأجر في الآخرة. (تفسير الدر المنثور: (۲/۴۰۰) ط: دار هجر، مصر)

تفسير مجاهد: (۱/۲۲)، قال مجاهد: "الفضل" التجارة في الموسم، سورة البقرة، ط: .....

تفسري الطبري: (۳/۵۰۱، ۵۰۲)، ط: دار هجر، مصر. رخص في التجارة..... وابتغاء الفضل ورد في القرآن بمعنى التجارة، قال الله سبحانه وتعالى: ﴿فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله..... الخ﴾

تفسير القرطبي: (۲/۴۱۳) سورة البقرة: ۱۹۸، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسير ابن كثير: (۱/۵۴۹)، سورة البقرة، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

تفسير البغوي: (۱/۲۲۸)، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع.

سے زائد حاصل کرنا فرض کفایہ ہے لہذا ضرورت پر پہلی صورت میں سفر کرنا فرض عین ہے، اور دوسری صورت میں فرض کفایہ ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرنا واجب بھی ہے اور نفل بھی، اس لئے واجب علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا واجب ہے، اور نفل علم کے لئے سفر کرنا نفل ہے۔ علمی سفر کی عجیب و غریب داستانیں مورخین نے لکھی ہیں، چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ کے بارے میں منقول ہے، کہ اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ ایک ماہ طویل مسافت طے کر کے مصر تشریف لے گئے، صرف اس لئے کہ ان کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن انیس انصاریؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں، یہ حضرات ان کے پاس تشریف لے گئے، اور اس حدیث کی سماعت کا شرف حاصل کیا، حضرت سعید بن مسیبؓ صرف ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن کا سفر کیا کرتے تھے۔ (۱)

(۱) اعلم أن الفرض لا يتميز عن غيره إلا بذكر أقسام العلوم، والعلوم بالإضافة إلى الغرض الذي نحن بصدده تنقسم إلى شرعية وغير شرعية وأعنى بالشرعية ما استفيد من الأنبياء صلوات الله عليهم وسلامه ولا يرشد العقل إليه مثل الحساب ولا التجربة مثل الطب ولا السماع مثل اللغة، فالعلوم التي ليست بشرعية تنقسم إلى ما هو محمود وإلى ما هو مذموم وإلى ما هو مباح فالمحمود ما يرتبط به مصالح أمور الدنيا كالطب والحساب وذلك ينقسم إلى ما هو فرض كفاية وإلى ما هو فضيلة.

وفيه أيضاً: القسم الأول: السفر في طلب العمل، وهو إما واجب وإما نفل وذلك بحسب كون العلم واجباً أو نفلاً. وذلك العلم إما علم بأمور دينه أو بأخلاقه في نفسه أو بآيات الله وفي أرضه. وقد قال عليه السلام: "من خرج من بيته في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع"، وفي خبر آخر: "من سلك طريقاً يلتمس فيه علماً سهل الله له طريقاً إلى الجنة". وكان سعيد بن المسيب يسافر الأيام في طلب الحديث الواحد. وقال الشعبي: لو سافر رجل من الشام إلى أقصى اليمن في كلمة تدله على هدى أو ترده عن روى ما كان سفره ضائعاً. ورحل جابر بن عبد الله من المدينة إلى مصر مع عشرة من الصحابة فساروا شهراً في حديث بلغهم عن عبد الله أنيس الأنصاري يحدث به عن رسول الله ﷺ حتى سمعوه و كل مذكور في العلم محصل له من زمان الصحابة إلى زماننا هذا، لم يحصل العلم إلا بالسفر و سافر لأجله. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶) الفصل الأول، في فوائد السفر و فضله و نيته، الباب الأول في الآداب، ط: دار القلم، بيروت)

السادس: في طلب العلم، وهو مشهور. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۵) مسألة السفر في الأرض. =

۷۔ کسی مقام کو مقدس سمجھ کر سفر کرنا: کسی جگہ کو متبرک سمجھ کر سفر کرنا، اس سفر کی بھی گنجائش ہے، امام غزالی فرماتے ہیں زندگی میں جن لوگوں کی زیارت برکت کا باعث سمجھی جاتی ہے، مرنے کے بعد ان کے مزارات کی زیارت بھی برکت کا باعث ہے، ان مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنا منع نہیں ہے۔ (۱)

۸۔ اسلامی سرحد کی حفاظت کے لئے سفر کرنا: اس سفر کو ”رباط“ بھی کہا جاتا ہے

اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ (۲)

= الدر المختار: (۱/۴۲) مطلب فی فرض الکفاية و فرض العين، مقدمة الكتاب، ط: سعيد.

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۱) أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة.

تفسیر معارف القرآن: (۵/۳۴۳) ط: ادارة المعارف .

(۱) القسم الثاني: وهو أن يسافر لأجل العبادة..... ويدخل في جملة زيارة قبور الأنبياء عليهم السلام وزيارة قبور الصحابة والتابعين و سائر العلماء والأولياء، و كل من يتبرك بمشاهدته في حياته يتبرك بزيارته بعد وفاته. ويجوز شد الرحال لهذا الغرض ولا يمنع من هذا قوله عليه السلام: "لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد": مسجدى هذا، والمسجد الحرام، والمسجد الأقصى؛ لأن ذلك في المساجد، فإنها مماثلة بعد هذه المساجد، وإلا فلا فرق بين زيارة قبور الأنبياء والأولياء في أصل الفضل وإن كان يتفاوت في الدرجات تفاوتاً عظيماً بحسب اختلاف درجاتهم عند الله.

(كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۸) كتاب آداب السفر، الباب الأول، ط: دار القلم، بيروت)

السابع: قصد البقاع الكريمة، وذلك لا يكون إلا في نوعين: أحدهما المساجد الإلهية،

قال رسول الله ﷺ: لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: مسجدى هذا، والمسجد الحرام،

والمسجد الأقصى. (أحكام القرآن لابن العربي: (۲/۴۵۵)

تفسیر القرطبی: (۵/۳۵۱)، أقسام السفر، سورة النساء: ۱۰۱.

تفسیری معارف القرآن: (۵/۳۴۳) ط: ادارة المعارف .

(۲) وأما المطلوب فهو إما دنيوى كالمال والجاه، أو دينى، والدين إما علم أو عمل..... والعمل

إما عبادة وإما زيارة. والعبادة هو الحج والعمرة، والجهاد. والزيارة أيضاً من القربات وقد

يقصد بها مكان كمكة، والمدينة وبيت المقدس، والثغور، فإن الرباط بها قرابة. وقد يقصد بها

الأولياء والعلماء وهم إما موتى فتزار قبورهم وإما أحياء فيتبرك بمشاهدتهم ويستفاد من النظر

إلى أحوالهم قوة الرغبة في الاقتداء بهم. (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۶) كتاب آداب

السفر، الفصل الأول في فوائد السفر وفضله ونيته، الباب الأول، ط: دار القلم، بيروت) =

۹۔ اقرباء اور دوست و احباب سے ملاقات کے لیے سفر کرنا: حدیث شریف میں اس سفر کو بھی اجر و ثواب کا باعث بتایا گیا ہے، لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب کہ ان کی ملاقات سے اللہ کی رضا مندی مقصود ہو۔ (۱)

## سفر کی قسمیں (عام اعتبار سے)

عام طور پر سفر دو قسم کے ہو سکتے ہیں:

۱۔ خالص دین کے لئے سفر کرنا، ۲۔ دنیا کے لئے سفر کرنا  
اول کی مثال حج، جہاد اور علم دین طلب کرنے کے لئے سفر کرنا، علماء کرام نیک لوگ اور اپنے دینی بھائی وغیرہ کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل ہے، اور ایسے سفر کے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔

- = الثامن : الثغور للرباط بها ، وتكثير السواد للذب عنها ، ففي ذلك فضل كثير . ( أحكام القرآن لابن العربي : ( ۲ / ۲۵۵ ) مسألة السفر في الأرض ، سورة النساء )
- تفسير القرطبي : ( ۵ / ۳۵۱ ) ، ط : دار الكتب المصرية القاهرة .
- تفسير معارف القرآن : ( ۵ / ۳۴۳ ) ، ط : ادارة المعارف ، كراچی .
- ( ۱ ) وعن عثمان بن أبي سودة عن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : من عاد مريضاً أو زار أخاله في الله ناداه مناد أن طبت ممشاك وتبوات من الجنة منزلاً . ( جامع الترمذی : ( ۲ / ۲۱ ) باب ما جاء في زيارة الإخوان ، أبواب البر والصلة ، ط : سعيد )
- شرح السنة : ( ۱۳ / ۵۸ ) باب زيارة الإخوان ، ط : المكتب الإسلامي دمشق ، بيروت .
- مسند إمام أحمد بن حنبل : ۲ / ۳۴۳ ، مسند أبي هريرة رضي الله عنه ، ط : مؤسسة قرطبة ، القاهرة .
- شعب الإيمان : ( ۱ / ۳۳۱ ) قصة إبراهيم في المعانقة ، رقم الحديث : ۸۶۱۰ ، ط : مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض .
- التاسع : زيارة الإخوان في الله ، وقد استوفينا ذلك في شرح الحديث .
- ( أحكام القرآن لابن العربي : ( ۲ / ۲۵۵ ) مسألة السفر في الأرض ، سورة النساء )
- تفسير القرطبي : ( ۵ / ۳۵۱ ) ، أقسام السفر ، سورة النساء : ۱۰۱ ، ط : دار الكتب المصرية القاهرة .
- تفسير معارف القرآن : ( ۵ / ۳۴۳ ) ترك وطن اور ہجرت کی مختلف قسمیں اوان کے احکام سورہ نحل آیت : ۴۲ ، پارہ ۱۴ ، ط : ادارة المعارف ، كراچی .

دوسرا سفر دنیا کے واسطے جیسے تجارت، بزنس اور روزی کی تلاش کے لئے سفر کرنا، یہ بھی ایک حد تک فرض، واجب اور مستحب ہوتے ہیں، اور ضرورت سے زائد مباح اور جائز ہے، لیکن عقلمند چالاک لوگوں کے لئے مناسب ہے کہ ایسے سفر میں بھی دین کی نیت کریں، کیونکہ دنیا کے تمام جائز کاروبار دین کی نیت کرنے سے عبادت بن جاتے ہیں، مثلاً تجارت کے لئے سفر کو نکلے تو یہ نیت کرے کہ جن لوگوں کا نان و نفقہ اور اخراجات اللہ تعالیٰ نے میرے ذمہ واجب کیا ہے وہ ادا کروں گا، اور اس سے جو بچے گا اس میں سے اپنے مفلس بھائیوں کی امداد یا دوسری مذہبی ضرورتوں میں صرف کروں گا، سال پورا ہونے پر زکوٰۃ، صدقۃ الفطر ادا کروں گا، اگر حج کے سفر کے لئے رقم جمع ہوگئی تو حج کروں گا اور قربانی کروں گا۔ (۱)

(۱) جواہر الفقہ جدید: (۳۸/۳، ۳۹) رسالہ: ۳۷، رفیق سفر مع آداب السفر وأحكام السفر للمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

وفي إحياء علوم الدين: أن السفر ينقسم إلى مذموم وإلى محمود وإلى مباح..... والمحمود ينقسم إلى واجب كالحج وطلب العلم الذي هو فريضة على كل مسلم، وإلى مندوب إليه كزيارة العلماء وزيارة مشاهدتهم ومن هذه الأسباب تبين النية في السفر فإن معنى النية الانبعاث للسبب الباعث والانتهاض لإجابة الداعية، ولتكن نية الآخرة في جميع أسفاره، وذلك ظاهر الواجب والمندوب، ومحال في المكروه والمحذور. وإما المباح فمرجع إلى النية فهما كان قصده بطلب المال مثلاً التعفف عن السؤال ورعاية ستر المروءة على الأهل والعيال والتصدق بما يفضل عن مبلغ الحاجة صار هذا المباح بهذه النية من أعمال الآخرة، ولو خرج إلى الحج وباعته الرياء والسمعة لخرج كونه من أعمال الآخرة لقوله عليه السلام: إنما الأعمال بالنيات..... (كتاب إحياء علوم الدين: (۲/۲۲۹، ۲۳۰) الباب الأول في الآداب، الفصل الأول في فرائد السفر وفضله ونيته، ط: دار القلم، بيروت)

الباب الخامس عشر في الكسب وهو أنواع: فرض: وهو الكسب بقدر الكفاية لنفسه وعياله وقضاء ديونه ونفقته من يجب عليه نفقته، فإن ترك الاكتساب بعد ذلك وسعه، وإن اكتسب ما يذخره لنفسه وعياله فهو سعة فقد صح أن النبي عليه السلام أذخر قوت عياله سنة كذا في خزانة المفتيين. وكذا إن كان له أبوان معسران يفترض عليه الكسب بقدر كفايتهما كذا في الخلاصة، ومستحب وهو الزيادة على ذلك ليواسي به فقيراً أو يجازي به قريباً فإنه أفضل من التخلي لنفل العبادة، ومباح، وهو الزيادة للزيادة. (الهنديّة: (۵/۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر في الكسب، ط: رشيدية)

## سفر کی قضا نمازوں کا حکم

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر اور عشاء کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے، اور وتر کی بھی قضا پڑھے۔ (۱)

## سفر کی مسافت کی حد

”مسافت قصر کی حد“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۳۲/۲)

## سفر کی وجہ سے اٹھائیس روزے ہوئے

”اٹھائیس روزے ہوئے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۲/۱)

## سفر کی وجہ سے روزوں کا زیادہ ہو جانا

اگر کوئی شخص کسی ملک میں رہتے ہوئے رمضان کے روزے شروع کرے اور اس دوران کسی دوسرے ملک چلا جائے جہاں اس شخص کے تیس روزے پورے ہو گئے لیکن اس ملک میں ابھی تک ۲۸، یا ۲۹ روزے ہوئے ہیں تو تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اس شخص کو

(۱) ومن حکمہ انّ الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه إلا لعذر وضرورة فيقضى المسافر في السفر ما فاتته في الحضر من الفرض الرباعي اربعاً والمقيم في الإقامة ما فاتته في السفر منها ركعتين..... وقد قالوا إنما تقضى الصلوات الخمس والوتر على قول أبي حنيفة. (البحر الرائق: ۷۹/۲، ۸۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، وفيه أيضاً قوله: وفاتته السفر والحضر تقضى ركعتين وأربعاً..... الخ. (البحر الرائق: ۳۷/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد

الهندية: (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية.

حلبی كبير: (ص: ۵۳۳، ۵۳۴) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

التاتارخانية: (۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في المتفرقات، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الدر مع الرد: (۱۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

اختیار ہوگا چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے البتہ روزہ رکھنا افضل اور بہتر ہے نفل ہو جائیں گے۔ (۱)  
تیس روزے مکمل ہونے کے بعد اکتیسواں روزہ رکھنا اس لئے لازم نہیں ہوگا کہ  
رمضان کا مہینہ تیس دن سے زائد نہیں ہوتا اور ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں اس سے زیادہ  
فرض نہیں، باقی روزہ نہ رکھنے کی صورت میں روزہ داروں کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

### سفر کی وجہ سے روزوں کا کم ہو جانا

اگر کسی آدمی نے پاکستان، ہندوستان یا بنگلہ دیش وغیرہ کہیں روزے رکھنا شروع  
کئے اور پھر وہ شخص رمضان المبارک میں مثلاً عمرہ کرنے کے لئے مکہ معظمہ چلا گیا، وہاں  
والے ایک دو دن آگے تھے، اور ان کے روزے مکمل ہو گئے اور اس آدمی کے روزے مکمل  
نہیں ہوئے تو یہ آدمی روزے رکھے یا مکہ والوں کے ساتھ عید کرے؟۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شخص مکہ والوں کے ساتھ عید کے دن عید کرے روزہ نہ

(۱) لو صام رأى حلال رمضان واكمل العدة لم يفطر إلا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: "صومكم  
يوم تصومون و فطرکم يوم تفطرون". رواه الترمذی و غیره و الناس لم يفطروا فی مثل هذا اليوم فوجب  
أن لا يفطر نهر. (الشامیة: ۲/۳۸۴)، مبحث فی صوم یوم الشک، کتاب الصوم، ط: سعید

فتاویٰ رحیمیہ: (۲۱۵/۷)، کتاب الصوم ط: دار الإیضاعت کراچی.

احسن الفتاویٰ: (۲۳۳/۳) کتاب الصوم، ط: سعید.

أن النبی ﷺ آلا من نسائه شهراً..... فإن الشهر ثلاثون، وتسع و عشرون. قال محمد: وبه

نأخذ إذا كان بالأهلة. (کتاب الآثار: (ص: ۱۱۷) باب الإیلاء، رقم الحدیث: ۵۳۱، ط: إدارة

القرآن والعلوم الإسلامية کراتشی، بحوالہ روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، ص: ۱۲۳، ط: بیت العمار کراچی)

(۲) أن کل من صار أهلاً للزوم ولم یکن كذلك فی أول الیوم فإنه یجب علیه الإمساک؛ لأنه

وجب علیه القضاء لحق الوقت؛ لأنه وقت معظم..... الخ. (البحر الرائق: (۲/۲۹۱) کتاب

الصوم، ط: سعید)

الدر مع الرد: (۲/۴۰۸)، کتاب الصوم، ط: سعید.

الهنديّة: (۱/۲۱۳) ط: رشیدیہ.

الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/۲۱۷) ط: رشیدیہ.

بدائع الصنائع: (۲/۱۰۲) کتاب الصوم، فصل وأما حکم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعید.



رکھے بعد میں باقی ماندہ روزوں کی قضا کرے، یعنی اگر ۲۷ روزے اس کے ہوئے تو دو روزے رکھے اور ۲۸ ہوئے تو ایک روزہ رکھے اگر مہینہ ۲۹ دن کا ہے اور اگر مہینہ تیس دن کا ہے تو ۲۷ روزے ہونے کی صورت میں تین روزے اور ۲۸ روزے ہونے کی صورت میں دو روزے رکھے۔ (۱)

## سفر کے آداب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے۔ (۲)

(۱) أهل مصر صاموا رمضان بغير رؤية و فيهم رجل لم يصم حتى رأى الهلال من الغد فصام أهل المصر ثلاثين يوماً وهذا الرجل تسعة و عشرين ثم أفطروا جميعاً فإن كان أهل المصر رأوا الهلال شعبان و عدوا شعبان ثلاثين يوماً كان على هذا الرجل قضاء يوم الأول . ( التاتارخانية : ۲۶۸/۲ ) كتاب الصوم ، الفصل الثاني فيما يتعلق برؤية الهلال ، ط : قديمي

✉ فتاوى رحيمي : ( ۲۱۵/۷ ) كتاب الصوم ، ط : دار الإشاعت

✉ احسن الفتاوى : ( ۴۳۳/۳ ) كتاب الصوم ، ط : سعيد .

✉ لوصام رأى هلال رمضان ..... ( رد المحتار : ۳۸۴/۲ ) كتاب الصوم ، مبحث في صوم يوم الشك ، ط : سعيد

✉ أن النبي ﷺ آلى من نسائه شهراً ..... ( كتاب الآثار : ( ص : ۱۷۷ ) باب الإيلاء ، رقم الحديث : ۵۴۱ ] ، ط : إدارة القرآن والعلوم الإسلامية ) بحواله روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا : ( ص : ۱۲۳ ) ، ط : بيت العمار ، کراچی .

(۲) عن كعب بن مالك قال : قل ما كان رسول الله ﷺ يخرج في سفر إلا يوم الخميس . أبو داؤد : ( ۳۵۷/۱ ) كتاب الجهاد ، باب في أي يوم يستحب السفر ، ط : المكتبة الحقانية ملتان

✉ مشكاة المصابيح : ( ۳۳۸/۲ ) باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط : قديمي .

✉ وروى أن النبي ﷺ كان إذا سافر خرج يوم الخميس وكان يحب السفر يوم الخميس . ( التاتارخانية : ۳۲/۲ ) الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر ، نوع آخر في المتفرقات ، ط : قديمي

✉ الهندية : ( ۲۲۰/۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول ، ط : رشيديه .

✉ البحر الرائق : ( ۳۰۹/۲ ) كتاب الحج ، ط : سعيد .

✉ الدر المختار : ( ۴۷۱/۲ ) كتاب الحج ، آداب الحج ، ط : سعيد .

✉ صحيح البخاري : ( ۴۱۴/۱ ) كتاب الجهاد ، باب من أراد غزوه ..... ومن أحب الخروج يوم الخميس ، ط : قديمي .

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ دو آدمیوں کے ساتھ سفر کرنے کو بھی ناپسند فرمایا اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں۔ (۱)  
اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے۔ (۲)

- (۱) وعن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل و حده. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي)
- صحيح البخارى: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السير و حده، ط: قديمي .
- جامع الترمذى: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل و حده، ط: سعيد .
- وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ قال: الركب شيطان و الركب شيطانان و الثلاثة ركب . (جامع الترمذى: (۱/۲۹۷) أبواب الجهاد، باب ما جاء في كراهية أن يسافر الرجل و حده، ط: سعيد )
- سنن أبي داؤد: (۱/۳۵۸) كتاب الجهاد، باب في الرجل يسافر و حده، ط: المكتبة الحقانية ملتان .
- مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي .
- مؤطا إمام مالك: (ص: ۷۲۹) كتاب الجامع، باب ما جاء في الوحدة في السفر للرجال و النساء، ط: مير محمد كتب خانہ .
- وعن سعيد بن المسيب أنه كان يقول قال رسول الله ﷺ: الشيطان يهيم بالواحد و الاثنين فإذا كانوا ثلاثة لم يهيم بهم . (مؤطا مالك: (ص: ۷۲۹) كتاب الجامع، باب ما جاء في الوحدة في السفر للرجال و النساء، ط: مير محمد كتب خانہ )
- كنز العمال: (۶/۷۱۱)، [رقم الحديث: ۱۷۵۲۵] كتاب السفر، آداب متفرقة، الفصل الثاني في آداب السفر، من قسم الأقوال، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت .
- مجمع الزوائد: (۵/۴۶۹) رقم الحديث: ۹۳۱۷، باب آداب السفر، ط: دار الفكر، بيروت .
- (۲) وعن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: خير الصحابة أربعة و خير السرايا أربع مائة و خير الجيوش أربعة آلاف، ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة . رواه الترمذى: (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي )
- جامع الترمذى: (۱/۲۸۳) أبواب السير، باب ما جاء في السرايا، ط: سعيد .
- أبو داؤد: (۱/۳۵۸) كتاب الجهاد، باب ما يستحب من الجيوش و الرفقاء و السرايا، ط: المكتبة الحقانية ملتان .
- جواهر الفقه جديد للمفتي محمد شفيع: (۳/۴۹) فصل في المسافر، رساله آداب السفر، ط: مكتبة دار العلوم كراچی .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک آدمی کو امیر بنا لیں۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا کھانا نہ ہو۔ (۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لمبے سفر سے واپس آؤ تو رات کو اپنے گھر

☞ = وعن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اثنان خير من واحد و ثلاث خير من اثنين و أربعة خير من ثلاثة، فعليكم بالجماعة فإن الله عز و جل لن يجمع أمتي إلا على هدى. رواه أحمد. (مسند أحمد: (۵/۱۴۵)، ط: دار الفكر، بيروت) بحوالہ منتخب احادیث اردو: (ص: ۷۵۶)، حدیث نمبر: ۱۴۱، نکلنے کے آداب و اعمال، ط: کتب خانہ فیضی۔ (۱) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمی)

☞ أبو داود: (۱/۳۵۸) كتاب الجهاد، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، ط: المكتبة الحقانية ملتان.

☞ جواهر الفقه جدید: (۵۰/۳) فصل في المسافر، رسالہ نمبر: ۳۷، آداب السفر، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی۔

☞ كنز العمال: (۶/۷۱۷)، رقم الحديث: ۱۷۵۲۸، ۱۷۵۲۹، ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۵۱، ۱۷۵۵۲، آداب متفرقة، الفصل الثاني، آداب السفر. كتاب السفر من قسم الأقوال حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) وعن أبي سعيد الخدري قال: بينما نحن في سفر مع رسول الله ﷺ إذا جاءه رجل على راحلة فجعل يضرب يمينه وشماله فقال رسول الله ﷺ من كان معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له و من كان له فضل زاد فليعد به على من لا زاد له قال فذكر من اصناف المال حتى رأينا أنه لا حق لأحد منا في فضل. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمی)

☞ الصحيح لمسلم: (۲/۸۱) كتاب اللقطة، باب استحباب المؤاساة بفضول المال، ط: قديمی.

☞ كنز العمال: (۶/۷۱۱) رقم الحديث: ۱۷۵۲۳، كتاب السفر من قسم الأقوال، آداب متفرقة، الفصل الثاني في آداب السفر، حرف السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

میں نہ جاؤ (ہاں اگر پہلے سے اطلاع کر دی گئی ہو تو کوئی حرج نہیں)۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادت یہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں تشریف لے جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے۔ (۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال : كان رسول الله ﷺ يكره أن يأتي الرجل أهله طروقاً. وعنه رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله ﷺ في سفر فلما ذهبنا لندخل قال امهلوا حتى ندخل ليلاً لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة. (الصحيح لمسلم: (۱۲۲/۲)، كتاب الامارة، باب كراهية الطروق، ط: قديمي)

✉ أبو داؤد: (۲۷/۲) باب في الطروق، ط: المكتبة الحقانية، ملتان.

✉ وعن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: إذا طال أحدكم الغيبة فلا يطرق أهله ليلاً. متفق عليه. وعنه أن النبي ﷺ قال إذا دخلت ليلاً فلا تدخل أهلك حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي)

✉ وعن جابر أن النبي ﷺ نهاهم أن يطرقوا النساء ليلاً. (جامع الترمذی: (۱۰۰/۲) أبواب الاستيذان والآداب، باب ماجاء في كراهية طروق الرجل أهله ليلاً، ط: سعيد)

✉ صحيح البخاری: (۷۸۸/۲)، كتاب النكاح، باب لا يطرق أهله ليلاً إذا طال الغيبة..... الخ، ط: قديمي.

✉ إحياء علوم الدين: (۲۳۶/۲، ۲۳۷) كتاب آداب السفر، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني، ط: دار القلم، بيروت لبنان.

✉ جواهر الفقه جديد: (۵۹/۳) فصل في المسافر، رساله رفيق السفر مع آداب السفر، ط: مكتبة دار العلوم كراچی.

(۲) عن كعب بن مالك أن النبي ﷺ كان لا يقدم من سفر إلا نهاراً قال الحسن: في الضحى، فإذا قدم من سفر أتى المسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس فيه. (أبو داؤد: (۲۸/۲) كتاب الجهاد، باب في الصلاة عند القدوم من السفر، ط: مكتبة حقانيه ملتان.

✉ مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي.

✉ الصحيح لمسلم: (۱۲۲/۲)، كتاب الامارة، باب كراهية الطروق وهو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر، ط: قديمي.

خدمت گزار ہو۔ (۱)

سفر میں جن لوگوں کے پاس کتایا گھنٹی ہو ان کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔ (۲)  
جب سرسبزی اور شادابی کے زمانے میں جانوروں پر سفر کرو تو اونٹوں کو چراتے  
ہوئے لے جاؤ۔

اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرو (تا کہ جانور جلدی  
منزل پر پہنچ کر آرام پالے)۔ (۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ جانور کے بالکل بے جان ہو جانے سے پہلے سفر ختم  
کر دو۔ (۴)

- (۱) وعن سهل بن سعد قال : قال رسول الله ﷺ : سيد القوم في السفر خادمهم ..... الخ .  
(مشكاة المصابيح : ( ۲ / ۳۴۰ ) ، باب آداب السفر ، الفصل الثالث ، ط : قديمي )  
☞ سنن البيهقي في شعب الإيمان : ( ۲ / ۳۳۳ ) دار المعرفة ، بحواله منتخب احاديث اردو  
( ص : ۷۵۵ ) دعوت تبليغ ميں نکلنے کے آداب ، ط : كتب خانہ فيضی لاہور .  
(۲) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : لا تصحب الملائكة رفقة فيها  
كلب ولا جرس . (مشكاة المصابيح : ( ۲ / ۳۳۸ ) ، الفصل الأول ، ط : قديمي )  
☞ أبو داؤد : ( ۱ / ۳۵۳ ) كتاب الجهاد ، باب في تعليق الأجراس ، ط : مكتبة حقانيه ملتان .  
☞ جواهر الفقه جديد : ( ۳ / ۵۵ ) ، ساله نمبر : ۳۷ ، آداب السفر ، ط : مكتبة دارالعلوم كراچي .  
☞ الصحيح لمسلم : ( ۲ / ۲۰۲ ) كتاب اللباس والزينة ، باب كراهية الكلب والجرس في السفر ، ط : قديمي .  
(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال : إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل  
حقها وإذا سافرتم في الجذب فأسرعوا السير وإذا أردتم التعريس فتكبوا عن الطريق .  
(أبو داؤد : ( ۱ / ۳۵۴ ) ، كتاب الجهاد ، باب في سرعة السير ، ط : مكتبة حقانيه ملتان )  
☞ مشكاة المصابيح : ( ۲ / ۳۳۸ ) ، الفصل الأول ، ط : قديمي .  
☞ الصحيح لمسلم : ( ۲ / ۱۲۴ ) كتاب الامارة ، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير ، ط : قديمي .  
☞ مؤطا مالک : ( ص : ۷۳۰ ) كتاب الجامع ، باب ما يؤمر به من العمل في السفر ، ط : مير  
محمد كتب خانہ .

(۴) وفي رواية : إذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها . رواه مسلم . ( مشكاة المصابيح : ( ص :  
۳۳۸ ) ، باب آداب السفر ، ط : قديمي )

☞ الصحيح لمسلم : ( ۲ / ۱۲۴ ) كتاب الامارة ، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير ، ط : قديمي .

جب منزل پر پہنچ جائیں تو جانوروں کے کجاوے اور زینیں کھول دیں، پھر اس کے بعد نفل نماز یا کسی اور کام میں مشغول ہوں، صحابہ کرامؓ کا عمل یہی تھا۔ (۱)

جب رات کو جنگل میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں قیام کرنے سے پرہیز کرو، کیونکہ رات کو طرح طرح کے جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں اور راستے میں پھیل جاتے ہیں۔ (۲)

جانور کے گلے میں پلاسٹک کی رسی وغیرہ مت ڈالو، کیونکہ اس سے گلا کٹ جانے کا خطرہ ہے۔ (۳)

(۱) عن حمزة الضبی قال : سمعت أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال : کنا إذ انزلنا منزلا لانسبح حتى نحل الرحال . وفي الحاشية تحت قوله : لانسبح ..... الخ . أي لانصلي سبحة الضحی حتى نحط ونحم المطی . قال الخطابی : وکان بعض العلماء لا يستحب أن لا يطعم الراكب إذا نزل المنزل حتى يعلف الدابة . (أبو داؤد : ( ۳۵۲ / ۱ ) کتاب الجهاد ، باب ما یؤمر به من القيام علی الدواب والبهائم ، ط : المكتبة الحقانیة ملتان )

(۲) عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ : ..... وإذا عرستم بالليل فاجتنبوا الطريق فإنها طرق الدواب وماوى الهوام بالليل . (مشكاة المصابيح : ( ۳۳۸ / ۲ ) (باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط : قديمی)

الصحيح لمسلم : ( ۱۲۲ / ۲ ) کتاب الامارة ، باب مراعاة مصلحة الدواب فی السير ، ط : قديمی . مؤطا امام مالک : ( ص : ۷۳۰ ) کتاب الجامع ، باب ما یؤمر به من العمل فی السفر ، ط : مير محمد كتب خانہ .

حدثنا جابر بن عبد الله قال : قال رسول الله ﷺ : إياكم والتعريس علی جواد الطريق والصلاة علیها فإنها ماوى الحيات والسباع ، وقضاء الحاجة علیها فإنه من الملاعن . ( سنن ابن ماجه : ( ص : ۲۸ ) أبواب الطهارة و سننها ، باب النهی عن الخلاء علی قارعة الطريق ، ط : قديمی ) مسند ابن حنبل : ( ۳۰۵ / ۳ ) رقم الحديث : ۱۲۳۱۶ ، ط : مؤسسة قرطبة ، قاهره .

صحيح ابن خزيمة : ( ۱۲۲ / ۲ ) رقم الحديث : ۲۵۳۸ ، ط : المكتب الإسلامی ، بيروت . (۳) وعن أبي بشير الأنصاري أنه كان مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره فأرسل رسول الله ﷺ رسولا لاتبقين في رقبة بغير قلادة من وتر أو قلادة إلا قطعت . ( مشكاة المصابيح : ( ۳۳۸ / ۲ ) باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط : قديمی )

الصحيح لمسلم : ( ۲۰۲ / ۲ ) کتاب اللباس والزينة ، باب كراهية قلادة الوتر في رقبة البعير ، ط : قديمی .

جب کسی منزل پر اتر تو سب اکٹھے قیام کرو اور ایک ہی جگہ رہو اور دو روز قیام نہ

کرو۔ (۱)

جب کوئی شخص تمہیں اپنی سواری پر بٹھانے لگے اور آگے بیٹھنے کی درخواست کرے

تو اسے بتادو کہ آگے بیٹھنے کا حق تمہارا ہی ہے، اگر پھر بھی وہ آگے بیٹھنے کی درخواست کرے

تو قبول کر لو۔ (۲)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، تمہیں نیند اور کھانے پینے سے روکتا ہے۔

لہذا جب وہ کام پورا ہو جائے جس کے لئے تم گئے تھے تو جلد گھر واپس ہو جاؤ۔ (۳)

(۱) وعن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال كان الناس إذا نزل منزلاً تفرقوا في الشعاب والأودية، فقال رسول الله ﷺ: أن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية إنما ذلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذلك منزلاً إلا انضم بعضهم إلى بعض حتى يقال لو بسط عليهم ثوب لعمهم. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)

مظاہر حق جدید: (۳/۷۵۱) منزل پر پہنچ کر تمام رفقاء سفر کو ایک جگہ ٹھہرنا چاہئے، حدیث: ۲۳، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الاشاعت کراچی۔

سنن أبي داؤد: (۱/۳۶۰) كتاب الجهاد، باب ما يؤمر من انضمام العسكر وسعته، ط: المكتبة الحقانية، ملتان۔

(۲) وعن بريدة رضي الله عنه قال: بينما رسول الله ﷺ يمشي إذ جاءه رجل معه حمار فقال: يا رسول الله! اركب و تأخر الرجل، فقال رسول الله ﷺ: لا أنت أحق بصدر دابتك إلا أن تجعله لي، قال جعلته لك فركب. رواه الترمذي و أبو داؤد. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۴۰) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)

سنن أبي داؤد: (۱/۳۵۴) كتاب الجهاد، باب رب الدابة أحق بصدرها، ط: المكتبة الحقانية، ملتان۔

مظاہر حق جدید: (۳/۷۵۳) آنحضرت ﷺ کی حق شناسی، حدیث نمبر: ۲۷، باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۳) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه و طعامه و شرابه فإذا قضى نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله. متفق عليه. (مشكاة المصابيح: (۲/۳۳۸، ۳۳۹) باب آداب السفر، الفصل الأول، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۴۲۱) كتاب الجهاد، باب السرعة في السير، ط: قديمي۔

الصحيح لمسلم: (۲/۱۴۴) كتاب الامارة، باب السفر قطعة من العذاب، ط: قديمي۔

- اگر سواری کسی جانور پر ہے تو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ اس پر رکھنا جائز نہیں۔ (۱)
- جانور کے منہ پر مارنا منع ہے، اس سے پرہیز کرے۔ (۲)
- جانور کی پیٹھ پر نہ سوائے کیونکہ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔ (۳)
- صبح اور شام کچھ دیر کے لئے جانور کی پشت سے اتر کر پیدل بھی چلے، یہی سلف صالحین کی سنت ہے، اس میں جانور کو بھی کچھ آرام مل جائے گا اور اپنے پاؤں بھی کھل جائیں گے۔ (۴)
- جانور یا گاڑی کرایہ پر لے تو اس کو ٹھیک ٹھیک بتا دے کہ کیا کیا سامان اس پر رکھنا ہے۔ (۵)

☞ مؤطا مالک: (ص: ۷۳۰) کتاب الجامع، باب ما يؤمر به من العمل في السفر، ط: میر محمد کتب خانہ.

☞ مظاہر حق جدید: (۷۳۶/۳) مقصد پورا ہو جانے پر گتھر لڑنے میں تاخیر نہ کرو، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دار الإشاعت کراچی.

☞ سنن ابن ماجہ: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب الخروج إلى الحج، ط: قدیمی.

☞ کنز العمال: (۷۱۱/۶).

(۱، ۲، ۳، ۴) التاسع: أن يرفق بالدابة إن كان راكباً فلا يحملها ما لا تطيق، ولا يضربها في وجهها فإنه منهي عنه، ولا ينام عليها فإنه يثقل بالنوم وتأذي به الدابة، كان أهل الروع لا ينامون على الدواب إلا عفوة. وقال عليه السلام: لا تتخذوا ظهور دوابكم كراسي. ويستحب أن ينزل عن الدابة غدوة و عشية يروحها بذلك فهو سنة وفيه آثار عن السلف. (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۵)، كتاب آداب

السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر من أول نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

☞ عن جابر رضي الله عنه قال نهى رسول الله عليه السلام عن الضرب في الوجه. (الصحيح لمسلم:

(۲/۲۰۲) كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن الضرب الحيوان في وجهه، ط: قدیمی)

☞ جواهر الفقه جدید: (۵۶، ۵۵/۳) رسالہ نمبر: ۳۷، آداب السفر، رفیق السفر و أحكام السفر، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی.

(۵) وينبغي أن يقرر مع المكارى ما يحمله عليها شيئاً شيئاً ويعرضه عليه، ويستأجر الدابة بعقد صحيح لسلا يشور بينهم نزاع يردى القلب ويحمل على الزيادة في الكلام. (إحياء علوم الدين: (۲/۲۳۳)،

كتاب آداب السفر، الادب الثامن، الفصل الثانی فی آداب المسافر، ط: دار القلم، بيروت)

☞ جواهر الفقه جدید: (۵۶/۳) رسالہ نمبر: ۳۷، رفیق السفر مع آداب و أحكام السفر و

آدابه، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی.



اگر سوار اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور اگر فضول اشعار اور گانے میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہم سفر ہو جاتا ہے۔ (۱)  
کہیں ٹھہرے تو وہاں زیادہ جگہ نہ گھیرے، اور راستہ کو نہ روکے۔ (۲)

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے جن کے حقوق دبائے ہیں ان کے حوالہ کرے، اور قرض خواہوں کا قرض ادا کر دے، اور جن لوگوں کا خرچہ دینا اپنے ذمہ ہو اس کی فکر کرے، اور اگر کسی کی امانت ہو تو وہ مالک کے پاس پہنچا دے، اور توشہء سفر حلال مال سے اتنا زیادہ ہو کہ اس میں سے اپنے ساتھیوں کو بھی دینے کی گنجائش ہو۔ (۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے جاتے:

۱۔ آئینہ ۲۔ سرمہ دانی ۳۔ مسواک ۴۔ کنگھی ۵۔ سوئی دھاگہ و قینچی۔ (۴)

(۱) عن عبد اللہ بن شراحبیل قال سمعت عقبہ بن عامر يقول: قال النبي ﷺ: ما من راكب يخلو في مسيره بالله، وذكره إلا ردفه ملك، ولا يخلو بشعر ونحوه إلا ردفه شيطان. (المعجم الكبير للطبراني: ۳۲۳/۱۷) عقبہ بن عامر الجہنی، [رقم الحدیث: ۱۴۵۸۲]، ط: مكتبة العزوم والحكم موصول  
(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ۳۱۰، (وعن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه) وأيضاً: الحاشية: رقم: ۲. في الصفحة السابقة، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (عن أبي هريرة قال).  
(۳) أن يبدأ برد المظالم وقضاء الديون واعداد النفقة لمن تلزمه نفقته و برد الودائع إن كانت عنده ولا يأخذ لزيادته إلا الحلال الطيب وليأخذ بقدر ما يوسع به على رفقائه. (إحياء علوم الدين: ۲۳۲/۲)، كتاب آداب السفر، الفصل الثانی فی آداب المسافر من أول نهوضه إلى آخر رجوعه، ط: دار القلم، بيروت)

☞ البحر الرائق: (۳۰۸/۲) كتاب الحج، ط سعيد.

☞ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۷)، كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

☞ التاتارخانية: (۳۳۲/۲) كتاب الحج، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: قديمي.

(۱) العاشر: ينبغي أن يستحب ستة أشياء: قالت عائشة رضي الله عنها: كان رسول الله ﷺ إذا سافر حمل معه خمسة أشياء. المهرآة، والمكحلة، والمقراض، والسواك، والمشط. وفي رواية أخرى عنها، ستة أشياء: المهرآة، ولقارورة، والمقراض، والسواك، والمكحلة، والمشط. (إحياء علوم الدين: ۲۳۶/۲) كتاب آداب السفر، الادب العاشر، الفصل الثاني، ط: دار القلم، بيروت)

☞ مكارم الأخلاق للخرائطي: (۱/۹۰) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه، رقم الحدیث: ۸۲۸، ط: دار الآفاق العربية، القاهرة. =

## سفر کے بہترین ساتھی

”بہترین ساتھی“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۰۷/۱)

## سفر کے درمیان محرم پچھڑ جائے

”محرم پچھڑ جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۷/۲)

## سفر کے درمیان مرجائے

اگر مسافر سفر کے درمیان مرجائے تو اس سفر میں جتنے روزے فوت ہوئے اس پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا اور اس کی طرف سے وارثوں کے لئے بھی فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

## سفر کے دن روزہ دار ہے

اگر سفر کے دن روزہ رکھا ہوا ہے تو سفر کے دوران روزہ کو توڑنا نہیں چاہئے لیکن

= المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها : ( ۱۸۴/۱ ) ، باب ما يستحب للمسافر ، رقم الحديث : ۴۲۶ ، ط : دار الفكر ، دمشق .

(۱) فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر فلاتجب عليهم الوصية بالفدية لعدم ادراكهم عدة ايام اخر . وفى الشامية : (قوله فإن ماتوا.....) اختصاص هذا الحكم بالمرضى والمسافر . وفى البدائع : ..... فإن كل من أفطر بعذر ومات قبل زواله لا يلزمه شئ..... الخ ( قوله : أى فى ذلك العذر) على تقدير مضاف أى فى مدته . (قوله : لعدم ادراكهم..... الخ) أى فلم يلزمهم القضاء ووجوب الوصية فرع لزوم القضاء . ( الدر مع الرد : ( ۲/۲۲۳ ، ۲۲۴ ) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط : سعيد ) بدائع الصنائع : ( ۲/۱۰۳ ) كتاب الصوم ، فصل : وأما حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط : سعيد .

البحر الرائق : ( ۲/۲۸۳ ) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط : سعيد .

الهنديّة : ( ۲/۲۰۷ ) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الاعذار التى تبيح الإفطار ، ط : رشيدية .

التاتارخانية : ( ۲/۲۹۲ ) كتاب الصوم ، نوع منه ، الفص السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، ط : قديمى .

حاشية الطحطاوى : ( ص : ۵۶۵ ) كتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط : المكتبة

الأنصارية هرات افغانستان .

اگر توڑ دیا تو قضا لازم ہے کفارہ نہیں ہے۔ (۱)

## سفر کے دوران ارادہ بدل گیا

”مسافت کی مقدار طے کرنے سے پہلے نیت بدل دی“ عنوان کو دیکھیں۔ (۱۳۵/۲)

## سفر کے دوران پڑھنے کی دعائیں

۱۔ ”اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ،

اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا“

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور تو ہی اہل و عیال بیوی بچوں میں ہمارا

قائم مقام ہے، اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق بن جا اور ہمارے اہل و عیال میں

ہمارا قائم مقام اور محافظ بن جا۔ (۲)

(۱) كذا لروى المسافر الصوم ليلاً وأصبح من غير أن ينقض عزيمته قبل الفجر ثم أصبح صائماً لا يحل فطره في ذلك اليوم، ولو أفطر لا كفارة عليه. قلت: وكذا لا كفارة عليه بالأولى لو نوى نهاراً، فقوله ليلاً غير قيد. (الشامية: ۴۳۱/۲) كتاب الصوم، قبيل مطلب يقدم هنا القياس على الاستحسان، ط: سعيد

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۵۵، ۵۵۶) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم و يوجب القضاء من غير كفارة، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

خلاصة الفتاوى (۲۵۷/۱) كتاب الصوم، نوع منه، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم، ط: المكتبة الحبيبية كوثه.

الهندية: (۲۰۶/۱) كتاب الصوم، النوع الثاني مما يتصل بذلك المسائل، يوجب القضاء والكفارة، ط: رشديه.

(۲) عن عبد الله ابن سرجس قال: كان النبي ﷺ إذا سافر يقول: اللهم أنت صاحب في السفر والخليفة في الأهل، اللهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في أهلنا. (جامع الترمذی: ۱۸۲/۲)

أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج مسافراً، ط: سعيد

زاد المعاد: (۴۰۷/۲) فصل في الذكر عند ركوب الرحلة، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.

جواهر الفقه جديد للمفتي محمد شفيع: (۵۴/۳) آداب السفر، رساله نمبر: ۳۷، ط: مكتبة دار العلوم كراچی.

سنن الدارمی: (۱۷۹/۳) باب في الدعاء إذا سافر، رقم الحديث: ۲۷۱۵، ط: دار المغنى للنشر والتوزيع، مكة المكرمة.

۲۔ جب کسی بلندی پر چڑھے تو ”اللہ اکبر“ کہے اور جب نیچے اترے تو ”سبحان اللہ“ کہے۔ (۱)

۳۔ اگر سواری کے جانور یا گاڑی کو ٹھوکر لگے (ایکسیڈنٹ وغیرہ ہو جائے) تو فوراً ”بسم اللہ“ کہنا چاہئے یا ”انا لله وانا اليه راجعون“ پڑھنا چاہئے۔ (۲)

۴۔ جب تک سفر میں رہے موقع کے اعتبار سے کبھی کبھی یہ پانچ سورتیں پوری پڑھ لیا کرے: (۱) سورة الكافرون، (۲) سورة النصر، (۳) سورة الاخلاص، (۴) سورة الفلق، (۵) سورة الناس۔

اور ہر سورت کو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے ان کے پڑھنے سے سفر میں خیر و برکت اور سفر میں خوش حالی، بے فکری اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (۳)

(۱) وعن ابن عمر ..... وكان النبي ﷺ وجيوشه إذا علوا الشايا كبروا وإذا هبطوا سبحوا. (أبو داؤد: (۳۵۷/۱) كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ط: المكتبة الحقانية، ملتان)

☞ وعن جابر رضى الله عنه قال: كنا إذا صعدنا كبروا وإذا نزلنا سبحنا. (صحيح البخارى: (۴۲۰/۱) كتاب الجهاد، باب التسييح إذا هبط وادياً، باب التكبير إذا علا شرفاً، ط: قديمى)

(۲) ﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ الخطاب للرسول ﷺ أو لمن تتأتى من البشارة، والمصيبة، تعم ما يصيب الإنسان من مكروه لقوله عليه السلام: ”كل شيء يؤذى المؤمن فهو له مصيبة“ . (تفسير البيضاوى: سورة البقرة، رقم الآية: ۱۵۶)

☞ قال الله تعالى: ﴿وبشر الصادقين الذى إذا أصابته مصيبة قالوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾. (البقرة: ۱۵۵، ۱۵۶) وروينا فى كتاب ابن السنى عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”ليسترجع أحدكم فى كل شىء حتى فى شىء نعليه فإنها من المصائب“ . (الأذكار للنووى: (ص: ۱۵۲) كتاب الأذكار والدعوات للأمر العارضا، باب ما يقول إذا أصابته نكبة قليلة أو كثيرة، ط: دار البشائر)

☞ الجامع لأحكام القرآن للقرطبى: (۷۵/۲) البقرة: ۱۵۶، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب.

(۳) سمع جبير بن مطعم: وهو يقول: قال لى رسول الله ﷺ: أتحب يا جبير إذا خرجت سافراً أن تكون من أمثل أصحابك هيئة وأكثرهم زاداً؟ فقلت: نعم بأبى وأمى، قال: فافقرأ هذه السور الخمس: قل يأتينا الكافرون، وإذا جاء نصر الله والفتح، و قل هو الله أحد ..... الخ (مسند أبى يعلى موصلى: (۴۱۳/۱۳)، ط: دار المامون للتراث، دمشق)

☞ الجامع الصغير وزيادته: (۱۱۱/۱) رقم الحديث: ۱۱۰۱، أول الكتاب، ط: المكتب الإسلامى. (مكتبه شامله)

☞ كنز العمال: (۷۱۲/۶)، رقم الحديث: ۱۷۵۲۶، آداب متفرقة فى آداب السفر.

## سفر کے دوران جا بجا قیام کرنے کا حکم

اگر کوئی شخص شرعی سفر کے ارادہ سے نکلا، مگر شرعی مسافت طے کرنے سے پہلے جگہ جگہ چند دن قیام کرتا رہا جو پندرہ دن سے کم ہے تو وہ مسافر ہے قصر کرتا رہے، اور اگر کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کی تو وہاں پہنچ کر مسافر نہیں رہے گا۔ (۱)

لیکن اگر شرعی مسافت کے ارادہ سے نکلنے کے وقت ہی سواستتر کلومیٹر سے پہلے کسی مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو اس مقام تک وہ مسافر نہیں ہوگا اور وہاں پہنچنے تک اس کو قصر کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرین ..... ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية . هذا إذا سار ثلاثة أيام أما إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً ..... وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوماً قصر، هكذا في الهداية . (الهندية : ۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية

الخانية على هامش الهندية: (۱۶۳/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية .

حاشية الطحاوي على المراقى: (ص: ۳۳۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هراة افغانستان .

البحر الرائق: (۱۲۸-۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد .

الدر مع الرد: (۱۲۱-۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد .

امداد الفتاوى: (۱/۳۳۳) تحقيق قصر صلاة سياح را، باب صلاة المسافر، ط: مكتبة سيد أحمد شهيد اكوزه خٹک .

(۲) المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً . (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرین ..... ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر كذا في الهداية . هذا إذا سار ثلاثة أيام أما إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً (الهندية : ۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

حاشية الطحاوي على المراقى: (ص: ۳۳۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

## سفر کے دوران کیا کرے

”دوران سفر کیا کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۰/۱)

## سفر کے دوران وطن سے گزرنا

حیدرآباد..... نوری آباد (مستقل رہائش)..... کراچی (مثلاً ملازمت کی وجہ سے وطن اقامت ہے) اب اگر یہ شخص کراچی سے حیدرآباد کی طرف سفر کر رہا ہے اور نوری آبادی سے ہو کر گزر رہا ہے تو اس صورت میں اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو یہ شخص کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد نوری آباد تک درمیان کے راستے میں مسافر ہوگا اور قصر کرے گا اور نوری آباد کی حدود میں پوری نماز پڑھے گا پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا۔

اور اگر کراچی سے نوری آباد کی مسافت سو استتر کلومیٹر سے کم ہے تو نوری آباد تک مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں کرے گا، پھر اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو نوری آباد کی آبادی سے نکلنے کے بعد مسافر ہوگا اور قصر کرے گا، اور اگر نوری آباد سے حیدرآباد کی مسافت سو استتر کلومیٹر سے کم ہے تو یہ شخص مسافر نہیں ہوگا اور نماز پوری پڑھے گا۔ (۱)

= امداد الفتاویٰ: (۳۳۲/۱) تحقیق قصر صلاة سیاح را، باب صلاة المسافر، ط: مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک.

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره..... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر..... فلا يقصر، أطلق في دخول مصره فشمّل ما إذا نوى الإقامة به أولاً..... وفي المجتبى: لا يبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۱۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

= (ولا يزال) المسافر الذى استحكم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلي، وتحتته فى الشرح: (قوله: يعنى وطنى الأصلي) ومنتهى ذلك بالوصول إلى الربض. =

## سفر کے راستے میں وطن آجائے

اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اس کے اصل وطن کا شہر یا اس کی مستقل رہائش گاہ راستہ میں آجائے، اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو داخل ہوتے ہی سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی، (۱)

= فبان الانتہاء كالابتداء، والإطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أولاً ولحاجة نسيها. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۹) فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيذمي لاهور.

التاتارخانية: (۲/۱۷۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نيه الإقامة، ط: قديمى.

من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيام فى بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۱۲۱ - ۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۱ - ۳۴۳) كتاب الصلاة باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۶) كتاب الصلاة، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيذمي لاهور.

التاتارخانية: (۲/۷۷) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمى.

المقيم إذا قصد مصر من الأمصار وهو ما دون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره..... الخ) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر.....

فلا يقصر أطلق فى دخول مصره فشمّل ما إذا نوى الإقامة به أولاً..... وفى المجتبى: لا يبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱)

كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

پھر اگر آگے سو استر کلومیٹر یا اس سے زیادہ مسافت کے لئے جانا ہے تو آبادی سے نکلنے کے بعد قصر کرے گا۔ (۱)

اور اگر آگے کی مسافت سو استر کلومیٹر سے کم ہے تو مسافر نہیں ہوگا اور قصر نہیں

☞ (ولایزال) المسافر الذی استحکم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) یعنی وطنه الأصلي . وتحتہ فی الشرح : (قوله : یعنی وطنه الأصلي) ومنتہی ذلک بالوصول إلى الربض ؛ فإن الانتهاء كالابتداء والاطلاق دال على أن الدخول أعم من أن يكون للإقامة أولاً ولحاجة نسيها . (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص : ۳۳۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان )

☞ (حتى يدخل موضع مقامه) إن سار مدة السفر ، وإلا فيتم بمجرد نية العود لعدم استحكام السفر . وتحتہ فی الشامية : (قوله حتى يدخل موضع مقامه) أى الذى فارق بيوته سواء دخله بنية الاجتياز أو دخله لقضاء حاجة ؛ لأن مصره متعين للإقامة فلا يحتاج إلى نية جزهرة ، ودخل فى موضع المقام ما ألحق به كالربض ..... الخ (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد) ☞ وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتم حتى يدخل العمران . (الهندية : (۱ / ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيدية )

☞ التاتارخانية : (۲ / ۱۷۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة ، ط : قديمى .

☞ حلبى كبير : (ص : ۵۳۹) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمى لاهور . (۱) من جاوز بيوت مصره مريدا سيرا وسطا ثلاثة أيام فى بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعى . الخ (البحر الرائق : (۲ / ۱۲۸) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعيد)

☞ (من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر ..... (قاصدا) ..... (مسيرة ثلاثة أيام ولياليها) ..... (صلى الفرض الرباعى ركعتين) . (الدر مع الرد : (۲ / ۱۲۱ - ۱۲۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد)

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص : ۳۳۱ ، ۳۳۲ ، ۳۳۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☞ الهندية : (۱ / ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشيدية .

☞ بدائع الصنائع : (۱ / ۹۳) كتاب الصلاة ، فصل : وأما بيان ما يصير به المقيم مسافراً ، ط : سعيد .

☞ حلبى كبير : (ص : ۵۳۶) ، كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة المسافر ، ط : سهيل اكيڈمى لاهور .

☞ التاتارخانية : (۲ / ۷۷) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر ، نوع آخر

فى بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة ، ط : قديمى .



کرے گا۔ (۱)

اگر کوئی شخص سسرال میں گھر داماد کی حیثیت سے رہتا ہے، اور سفر کے دوران اس شہر سے گزرے اور وہ اس شہر میں داخل ہو جائے تو سفر کی حیثیت ختم ہو جائے گی اور نماز پوری پڑھے گا۔ (۲)

اگر کسی آدمی کو کسی جگہ سے سو استر کلومیٹر جانے کا ارادہ ہے لیکن پونے چھبیس کلومیٹر پر اپنا گھر پڑے گا تو یہ آدمی مسافر نہیں ہوگا۔ (۳)

اگر سفر کے دوران راستہ میں وطن آیا لیکن یہ شخص شہر کے اندر داخل نہیں ہوا بلکہ باہر سے آگے سفر میں نکل گیا تو مقیم نہیں بنے گا بلکہ بدستور مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔ (۴)

(۱) و ذکر الاسیجابی : المقيم إذا قصد مصرًا من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافرًا. (البحر الرائق: (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

و يشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء : الاستقلال بالحكم، والبلوغ و الثالث (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام..... الخ). (حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۳۴۴) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية حرات افغانستان)

ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا يترخص أبداً. (الهنديّة: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

(۲) لاحظ الحاشية السابقة، رقم: ۱، رقم الصفحة: ؟؟؟؟. (قوله: حتى يدخل مصره..... الخ). (۳) وإذا دخل المسافر مصره أتم الصلاة، وإن لم ينو الإقامة فيه سواء دخله بنية الاختيار أو دخله لقضاء الحاجة. (الهنديّة: (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

التاتارخانية: (۲/۱۸) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: نوع آخر في بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمي.

عمدة الفقه: (۲/۴۲۶) وطن اصلی اور وطن اقامت کی تشریح: مسافر کی نماز کا بیان، ط: زوار اکیڈمی کراچی.

(۴) والذي يظهر أنه لا بد من دخول المصر مطلقاً؛ لأن العلة مفارقة البيوت قاصداً مسيرة ثلاثة أيام لا استكمال سفر ثلاثة أيام بدليل ثبوت حكم السفر بمجرد ذلك فقد تمت العلة لحكم السفر فيثبت حكمه ما لم تثبت علة حكم الإقامة وروى البخاري تعليقا أن علياً خرج فقصر وهو يرى البيوت فلما رجع قيل له هذه الكوفة قال لا، حتى ندخلها يريد أنه صلى ركعتين والكوفة بمراى منهم فقيل له إلى آخره. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد) =

## سفر کے روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

اگر مسافر کو سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض کو صحت یاب ہونے کے بعد اتنا وقت نہیں ملا جس میں سفر اور بیماری کے فوت شدہ روزے رکھ سکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، اور فدیہ دینے کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں۔ (۱)

سفر سے لوٹنے یا بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد جتنے دن بھی بلیں اتنے ہی روزوں کی قضا لازم ہوگی، اگر موت تک روزہ نہیں رکھا تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☞ حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۳۴۴) کتاب الصلاة ، باب فی صلاة المسافر ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☞ حلبی کبیر : (۵۳۷) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة المسافر ، ط: سهیل اکیڈمی لاہور .  
(۱) فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر فلا تجب عليهم الرصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام آخر . ( الدر المختار مع الرد : (۲/۲۲۳ ، ۲۲۴) کتاب الصوم ، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد )

☞ بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) کتاب الصوم ، فصل وأما حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .  
☞ البحر الرائق : (۲/۲۸۳) کتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .  
☞ الہندیة : (۱/۲۰۷) کتاب الصوم ، الباب الخامس عشر فى الأعذار التى تبيح الإفطار ، ط: رشیدیہ .  
☞ التاتارخانیة : (۲/۲۹۲) کتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، نوع منه ، ط: قديمی .

☞ حاشیة الطحطاوی علی المراق : (ص: ۵۶۵) کتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

(۲) فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك فإن لم يصم حتى أدركه الموقت فعليه أن يوصى بالفدية كذا فى البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكينا نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو صاعا من شعير . كذا فى الہدایة .  
(الہندیة : (۱/۲۰۷) کتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار ، ط: رشیدیہ )  
☞ بدائع الصنائع : (۲/۱۰۳) کتاب الصوم ، فصل وأما حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

☞ التاتارخانیة : (۲/۲۹۳) کتاب الصوم ، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمی .

☞ البحر الرائق : (۲/۲۸۵ ، ۲۸۶) کتاب الصوم ، فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

☞ الدر المختار مع الرد : (۲/۲۲۳) کتاب الصوم فصل فى العوارض ، ط: سعيد .

## سفر کے فوت شدہ روزوں کا حکم

سفر کی حالت میں جو روزے نہ رکھنے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں ان کی قضا کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سفر سے واپس آنے کے بعد فوت شدہ روزہ رکھنے کا وقت ملا ہے تو قضا روزہ رکھنا ضروری ہے، اگر وقت ملنے کے باوجود کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور موت کا وقت قریب آ گیا ہے یا ایسا بیمار ہو گیا کہ روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہا تو ان روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہوگا ورنہ گنہگار ہوگا۔ (۱)

اور اگر سفر کی حالت میں مر گیا یا مقیم ہو کر مرا لیکن روزہ قضا کرنے کا وقت نہیں ملا، تو فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں ہے۔ (۲)

(۱) فبان برئ المریض أو قدم المسافر و أدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه قضاء جميع ما أدرك ، فبان لم يصم حتى أدركه الموت فعليه أن يرصى بالفدية ، كذا في البدائع . ويطعم عنه وليه لكل يوم مسكيناً نصف صاع من بر أو صاعاً من تمر ، أو صاعاً من شعير ، كذا في الهداية . فبان لم يرص و تبرع عنه الورثة جاز ، ولا يلزمهم من غير إيصاء . (الهندية: ( ۲۰۷/۱ ) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار ، ط: رشيدية)

❏ بدائع الصنائع : ( ۱۰۳/۲ ) كتاب الصوم ، فصل وأما حكم الصوم الموقت ، ط: سعيد .

❏ التاتارخانية: ( ۲۹۳/۲ ) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط: قديمي .

❏ البحر الرائق : ( ۲۸۵/۲ ، ۲۸۶ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

❏ الدر المختار مع الرد : ( ۳۲۳/۲ ) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط: سعيد .

(۲) فبان ماتوا فيه أي في ذلك العذر فلا تجب عليهم الرصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر . ( الدر المختار مع الرد : ( ۳۲۳/۲ ، ۳۲۳ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط: سعيد )

❏ بدائع الصنائع: ( ۱۰۳/۲ ) كتاب الصوم ، فصل وأما حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته ، ط: سعيد .

❏ البحر الرائق : ( ۲۸۳/۲ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط: سعيد .

❏ الهندية: ( ۲۰۷/۱ ) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار ، ط: رشيدية .

❏ التاتارخانية: ( ۲۹۲/۲ ) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، نوع منه ، ط: قديمي .

❏ حاشية الطحطاوي على المراق : ( ص: ۵۶۵ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط :

المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

اور اگر مقیم ہونے کے بعد صرف چند روز روزہ قضا رکھنے کا موقع ملا تو صرف اتنے روزوں کی قضا لازم ہے، اگر قضا روزہ رکھ نہ سکا تو ان دنوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا ضروری ہے، مثلاً سفر کی حالت میں دس دن کے روزے فوت ہو گئے اور پانچ روزے رکھنے کا وقت ملا لیکن قضا نہیں کی اور مر گیا یا بیمار ہو گیا تو ان پانچ روزوں کے فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم ہے اس سے زائد کی فدیہ دینے کی وصیت کرنا لازم نہیں۔ (۱)

### سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگے

حضرت عبداللہ بن سرجسؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت اور محنت سے، واپسی کی بری حالت سے، اور نیک اعمال اور اہل و مال میں زیادتی کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے، اور واپس آ کر اہل و مال کو بری حالت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔ (۲)

(۱) فأما إذا أدرك بقدر ما يقضى فيه البعض دون البعض بأن صح المريض أياماً ثم مات ذكر في الأصل أنه يلزمه القضاء بقدر ما صح ولم يذكر الخلاف حتى لو مات لا يجب عليه أن يوصى بالإطعام لجميع الشهر بل لذلك القدر الذي لم يصمه وإن صامه فلا وصية عليه رأساً.

❏ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، فصل وأما حكم الصوم الموقت إذا فات عن وقته، ط: سعيد.

❏ وإن أدرك العلة قضا ما قدروا على قضائه وإن لم يقضوا لزمهم الإيصال بقدر الإقامة من السفر والصحة من المرض. وفي الشرح: (قوله: قضا ما قدروا) ..... فلو فاتة عشرة أيام فقدر على خمسة أدى فديتها فقط.

❏ حاشية الطحطاوى على المراق: (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) وعن عبد الله بن سرجس قال قال رسول الله ﷺ إذا سافر يتعوذ من وعشاء السفر وكابة المنقلب والحرور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر في الأهل والمال. رواه مسلم. (مشكاة المصابيح: (۱/۲۱۳) باب الدعوات في الأوقات، الفصل الأول، ط: قديمي)

❏ جامع الترمذی: (۲/۱۸۲) أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج مسافراً، ط: سعيد.

❏ الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۳) كتاب الحج، باب استحباب الذكر إذا ركب دابته متوجهاً لسفر حج أو غيره ..... الخ، ط: قديمي =

## سفر معصیت کے دوران مرجائے

اگر ایماندار آدمی سفر کے دوران مرجائے، تو اس کا یہ سفر جائز ہو یا ناجائز بہر صورت اس کو شہادت کا درجہ نصیب ہوگا، اور ناجائز اور گناہ کے کام کے ارادے سے سفر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔ (۱)

## سفر موقوف کر دیا

اگر کسی نے سوا ستر کلومیٹر مسافت شرعی طے کرنے سے پہلے ہی سفر موقوف کر کے

- ☞ سنن ابن ماجہ: (ص: ۲۷۷) أبواب الدعاء، باب ما يدعوه به الرجل إذا سافر، ط: قدیمی.
- ☞ سنن النسائی: (.....) كتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الحور بعد الكور، ط: قدیمی.
- ☞ مسند أحمد بن حنبل: (۸۲/۵) رقم الحديث: ۲۰۷۹۰، حديث عبد الله بن سرجس رضی اللہ عنہ، ط: مؤسسة الرسالة، قرطبة القاهرة.
- ☞ صحيح ابن خزيمة: (۱۳۸/۴)، رقم الحديث: ۲۵۳۳، كتاب المناسك، باب الدعاء عند الخروج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي، بيروت.
- ☞ مسند الطيالسي: (۵۰۰/۲)، رقم الحديث: ۱۲۷۶، باب إذا أراد سفرًا قال: حديث عبد الله بن السرجس، ط: دار هجر للطباعة والنشر.
- ☞ السنن الكبرى للبيهقي: (۲۵۰/۵)، رقم الحديث: ۱۰۶۰۲، كتاب الحج، باب الدعاء إذا سافر، ط: مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد.
- ☞ المستدرک علی الصحیحین: (۱۰۹/۲)، رقم الحديث: ۲۳۸۲، كتاب الجهاد، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.
- ☞ سنن دارمی: (۳۷۳/۲)، رقم الحديث: ۲۶۷۲، كتاب الاستيذان، باب في الدعاء إذا سافر، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.
- ☞ شرح السنة: (۱۳۶/۵)، رقم الحديث: ۱۳۲۱، باب ما يقول إذا خرج إلى السفر، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.
- ☞ مصنف ابن أبي شيبة: (۳۵۹، ۱۰)، رقم الحديث: ۳۰۲۲۳، باب في الرجل يريد السفر، ط: مكتبة دار سلفيه، بيروت.
- (۱) من غرق في قطع الطريق فهو شهيد وعليه إثم معصيته، وكل من مات بسببه معصية فليس بشهيد، وإن مات في معصية بسبب من أسباب الشهادة فله أجر شهادته، وعليه معصيته. (شامی: ۲/۲۵۳) كتاب الصلاة، باب الشهيد، مطلب: المعصية هل تنافي الشهادة؟، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد.

واپسی کا ارادہ کر لیا، یا اس جگہ پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کر لی، تو اب وہ مسافر نہ رہا قصر نہ کرے پوری نماز پڑھے، سفر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے قصر جائز نہیں۔ (۱)

## سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے

سفر میں شوہر جس بیوی کو چاہے ساتھ رکھ سکتا ہے، اس پر شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) (قوله: حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية)..... و شمل ما إذا كان سار ثلاثة أيام أو أقل، لكن المذكور في الشرح: أنه يتم إذا سار أقل بمجرد العزم على الرجوع وإن لم يدخل مصره؛ لأنه نقض للسفر قبل الاستحكام إذ هو يحتمل النقص..... وفي المجتبى: لا يبطل السفر إلا بنية الإقامة أو دخول الوطن أو الرجوع قبل الثلاثة. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) باب المسافر، ط: سعيد)

❏ (ولایزال) المسافر الذي استحکم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) یعنی وطنه الأصلي (أو ينوي إقامة نصف شهر ببلد أو قرية) قدره ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہ، وإذا لم يستحکم سفره، بأن أراد الرجوع لوطنه قبل مضي ثلاثة أيام يتم بمجرد الرجوع، وإن لم يصل لوطنه لنقضه السفر؛ لأنه ترك. مراقی: (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۳۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

❏ الدر مع الرد: (۲/۱۲۳، ۱۲۵) باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

❏ الرولوجية: (۱/۱۳۵) كتاب الطهارة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبة حرمين شريفين كوثه.

❏ الهندية: (۱/۱۳۹) الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

(۲) (ولا قسم في السفر) دفعا للحرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطيباً لقلوبهن. (الدر مع الرد: (۳/۲۰۶)، كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد) وفي الشامية: (قوله: ولا قسم في السفر..... الخ)؛ لأنه لا يتيسر إل بحملهن معه، وفي إلزامه ذلك من الضرر ما لا يخفى، ولأنه قد يثق بأحدهما في السفر وبالأخرى في الحضر والقرار في المنزل لحفظ الأمتعة أو لخوف الفتنة أو يمنع من سفر أحدهما كثرة سمنها فتعين من يخاف صحبتها في السفر للسفر لخروج قرعها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافي للحرج، فتح. وانظر مالوسافر بهن هل يقسم (قوله: والقرعة أحب) وقال الشافعي مستحقة، لما رواه الجماعة من أنه عليه السلام كان إذا أراد اسفراً أقرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه، قلنا كان استحباباً لتطيب قلوبهن..... الخ (حواله بالا ملاحظه هو)

❏ التاتارخانية: (۳/۱۲۶) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي.

❏ البحر الرائق: (۳/۲۲۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

❏ فتاوى سراجيه: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

❏ الهندية: (۱/۳۳۱) كتاب النكاح، الباب الحادي عشر في القسم، ط: رشيدية.

❏ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۴۴۰) كتاب النكاح، فصل في القسم، ط: رشيدية.

لیکن اگر مسافر کی دوسری بیوی بھی سفر میں پہنچ جائے یا بلا لے تو پھر شوہر پر عدل و انصاف ضروری ہے۔ (۱)

ہاں اگر ان میں سے ایک اپنا حق چھوڑ دے اور دوسری بیوی کو دے دے تو پھر پاس رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں مسافر شوہر گنہگار نہ ہوگا۔ (۲)

## سفر میں ان چیزوں کا خیال رکھے

مسافر پر ضروری ہے کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھلائی اور اچھے سلوک کا معاملہ کرے کم از کم ان کو تکلیف پہنچانے سے بچے۔

سفر میں بھی ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف پہنچے مثلاً سگریٹ، بیڑی کا دھواں اس طرح سے چھوڑنا کہ ساتھ والوں کو تکلیف ہو۔

اسی طرح تھوکنہ، گندگی پھیلانا، پھلوں کے چھلکے پھیلانا، ریل یا بسوں کی کھڑکیوں سے اس طرح سے تھوکنہ یا پانی گرانا کہ دوسروں پر گرے، یا فلش وغیرہ کو گندہ کرنا یا وہاں کا سامان چرانا کہ جس سے بعد میں آنے والوں کو تکلیف ہو، جائز نہیں ہے بلکہ ڈبل

(۱) درج بالا عبارات سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ سفر میں جس بیوی کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے، اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا۔ اور یہاں پر مسئلہ بالا میں ہے کہ: سفر میں اگر دوسری بیوی بھی پہنچ جائے یا بلا لے تو پھر شوہر پر عدل و انصاف ضروری ہے، اس کے متعلق ”فتاویٰ دارالعلوم“ میں ہے کہ اس سفر سے مراد وہ سفر ہے جو مہینہ پندرہ دن کیلئے اور دوسری بیوی بالکل نظر انداز نہ ہو۔ اور عنوان بالا کی صورت اس طرح لکھی ہے کہ: ”اگر وطن اصلی کی زوجہ کو اپنے پاس بلائے گا تو پھر عدل اس پر لازم ہے۔ پوری تفصیل ملاحظہ ہو۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۳۵۵، ۳۵۴/۸)، سوال نمبر: ۱۳۹۶، نواں باب بیویوں میں عدل و مساوات اور حقوق زوجین، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۲) (ولو ترک قسمها) بالكسر: ای نوبتها (لضرتها صح، ولها الرجوع فی ذیلک) فی المستقبل. (الدر المختار مع الرد: (۲۰۶/۳)، کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)   
 ☞ ولها أن ترجع إذا وهبت قسمها للأخرى) فأفاد جواز الهبة والرجوع أما الأول فلأن سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة رضی اللہ عنہا..... الخ (البحر الرائق: (۲۲۰/۳) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

☞ التاتاریخانیة: (۱۶۶/۳) کتاب النکاح، باب القسم، ط: قدیمی.

☞ فتاویٰ سراجیہ: (ص: ۴۰) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید.

گناہ ہے۔ (۱)

اسی طرح عام مسافر خانہ، پلیٹ فارم وغیرہ میں جہاں پر سب کے حقوق برابر ہوتے ہیں، بلا ضرورت حد سے زیادہ جگہ گھیر لینا یا دوسرے لوگوں کو بیٹھنے کی سہولت نہ دینا، یہ بھی نامناسب کام اور غیر اخلاقی حرکت ہے ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے تاکہ ہم سفر اس کے اچھے اخلاق کو ذکر خیر کے ساتھ یاد کرے اور دل سے دعا دے ہو سکتا ہے یہ برتاؤ دیکھ کر اس کی بری عادت اور برے اخلاق بھی درست ہو جائیں، تو یہ ایک خاموش دعوت ہے جس کا ثواب آخرت میں ضرور ملے گا۔ (۲)

(۱) تفسیر معارف القرآن: (۲/۴۱۳) ہمنشین کا حق، سورۃ النساء: ۳۶، ط: إدارة المعارف، کراچی۔  
 ﴿واعلم أن الشخصین یوجر علی إماطة الأذی وکل ما یوذی الناس فی الطریق وفيه دلالة علی أن الشوک فی الطریق والحجارة والکناسة والمیاء المفسدة للطرق وکل ما یوذی الناس ینخش العقوبة علیه فی دنیا والآخرة. (عمدة القاری شرح صحیح البخاری: (۱۹/۳۱۹) کتاب المظالم والغصب، باب من أخذ الغصن وما یوذی الناس فی الطریق فرمی به۔  
 ﴿وبالوالدین إحساناً وبذی القربنی والیتیمی والمسکین والجاری ذی القربنی والجاری الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل. (سورۃ النساء: ۱۳۶)

(۲) تفسیر معارف القرآن: (۲/۴۱۳) ہمنشین کا حق، سورۃ النساء: ۳۶، ط: إدارة المعارف، کراچی۔  
 ﴿وفی تفسیر الطبری: "الثانیة عشر - قوله تعالیٰ: ﴿والصاحب بالجنب﴾ أى الرفیق فی السفر، وأسند الطبری أن رسول الله ﷺ کان معه رجل من أصحابه وهما علی راحلتین، فدخل رسول الله ﷺ غیضة فقطع قضیبین أحدهما معوج، فخرج وأعطی لصاحبه القویم، فقال: کنت یارسول الله أحق بهذا! فقال: کلا یا فلان أن کل صاحب یصحب آخر فإنه مسئول عن صحابته ولو ساعة من نهار. (تفسیری القرطبی: (۵/۱۸۹) سورۃ النساء: ۳۶، ط: دار الکتب المصریة القاہرة، دار إحياء التراث العربی، البیروت)

﴿إذا قیل لکم تفسحوا..... الآية: (سورۃ المجادلة: ۱۱)  
 ﴿وأخرج البخاری و مسلم عن عمر أن رسول الله ﷺ قال: لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه فیجلس فیہ ولكن تفسحوا وتوسعوا. (تفسیری الدر المنثور: (۱۴/۳۲۲) ط: دار هجر، مصر)  
 ﴿وأخرج البخاری و مسلم عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه ثم یجلس فیہ. وعنه عن النبی ﷺ أنه نهی أن یقام الرجل من مجلسه ویجلس فیہ آخر، ولكن تفسحوا وتوسعوا..... وروی مسلم عن أبی هريرة رض الله عنه أن النبی ﷺ قال: إذا قام أحدکم..... ثم رجع فهو أحق به. قال علمائنا..... وقد قیل: إن ذلك علی الندب؛ لأنه موضع غیر متملك لأحد =



## سفر میں بیوی ساتھ جانا نہیں چاہتی

”بیوی سفر میں ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۱/۱)

## سفر میں بیوی شوہر کے تابع ہے

اگر بیوی شوہر کے ساتھ سفر میں ہے، راستہ میں شوہر جہاں اور جتنا عرصہ ٹھہرے گا، اتنا ہی عورت ٹھہرے گی، شوہر کی رضا مندی کے بغیر زیادہ نہیں ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر شوہر نے کسی جگہ پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو بیوی بھی مقیم بن جائے گی چاہے بیوی وہاں پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے یا نہ کرے بہر حال مقیم بن جائے گی اور اگر شوہر نے پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی تو بیوی مسافر رہے گی مقیم نہیں بنے گی چاہے وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت بھی کرے، اس کی نیت کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (۱)

= لا قبل الجلوس ولا بعده وهذا فيه نظر، وهو أن يقال: سلمنا أنه غير متملك لكنه يختص به إلى أن يفرغ غرضه منه، فصار كأنه يملك منفعة، إذ قد منع غيره من يزا حمة عليه. والله أعلم. (تفسير القرطبي: ۱۷ / ۲۹۸) تفسير سورة المجادلة: ۱۱، ط: دار الكتب المصرية القاهرة

تفسير روح المعاني: ولما نهى عز وجل عما هو سبب للتباغض..... الخ (تفسير روح المعاني: ۱۴ / ۲۲۳) سورة المجادلة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت

تفسير الرازي: (۲۹ / ۲۳۳) ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۱) وکل من کان تبعاً لغيره يلزمه طاعته يصير مقيماً بإقامته و مسافراً بنبته وخروجه إلى السفر، كذا في المحيط..... الأصل أن من يمكنه الإقامة باختياره يصير مقيماً بنية نفسه ومن لا يمكنه الإقامة باختياره لا يصير مقيماً بنية نفسه حتى أن المرأة إذا كانت مع زوجها في السفر والرقيق مع مولاه والتلميذ مع استاذہ والأجير مع مستأجره والجندي مع أميره فهؤلاء لا يصيرون مقيمين بنية أنفسهم في ظاهر الرواية، كذا في المحيط. (الهندية: (۱ / ۱۲۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

قاضيخان على هامش الهندية: (۱ / ۱۶۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.

البحر الرائق: (۲ / ۱۳۸) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقى: (ص: ۳۳۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

## سفر میں بیوی کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا

”بیوی کے سفر میں ساتھ نہ جانے کی وجہ سے خرچہ بند کرنا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۶/۱)

## سفر میں پانچ چیزیں ساتھ رکھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیا کرتے تھے تو اپنے ساتھ پانچ چیزیں لے

جاتے ۱۔ آئینہ ۲۔ سرمہ دانی ۳۔ مسواک ۴۔ کنگھی ۵۔ سوئی دھاگہ پینچی۔ (۱)

☞ الدر مع الرد: (۱۳۳/۲، ۱۳۴) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

☞ خلاصہ الفتاویٰ: (۲۰۳/۱)، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، ط: المكتبة الحبيبية كوثه.

☞ حلبي كبير: (ص: ۵۲۱) فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيذمي لاهور.

☞ التاتارخانية: (۱۱/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقيماً بنية إقامته..... الخ، ط: قديمی.

☞ بدائع الصنائع: (۹۴/۱) کتاب الصلاة، فصل وأما بیان ما یصیر به المقيم مسافراً، ط: سعید.

(۱) العاشر: ينبغي أن يستحب ستة أشياء: قالت عائشة رضي الله عنها: كان رسول الله ﷺ

إذا سافر حمل معه خمسة أشياء: المرأة، والمكحلة، والمقراض، والسواك، والمشط.

وفي رواية أخرى عنها، ستة أشياء: المرأة، والقارورة، والمقراض، والسواك، والمكحلة،

والمشط أخرج الطبراني في الأوسط والبيهقي في سننه، والخرائطي في مكارم الأخلاق،

واللفظ له وطرفها كلها ضعيف. (إحياء علوم الدين: (۲۳۶/۲) كتاب آداب السفر، الادب

العاشر، الفصل الثانی، ط: دار القلم، بيروت)

☞ عن عائشة أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر سافر بست بالمرأة، والقارورة، والمشط،

والمقراض، والسواك، والمكحلة. (المنتقى من كتاب مكارم الاخلاق و معاليها: (۱۸۴/۱)،

باب ما يستحب للمسافر، رقم الحديث: ۴۲۶، ط: دار الفكر، دمشق) مكارم الأخلاق

للخرائطي: (۲۶۹/۱) باب يستحب للمسافر أن يحمل معه، رقم الحديث: ۸۲۸، ط: دار

الآفاق العربية، القاهرة.

☞ عن عائشة رضي الله عنها قالت: خمس لم يكن رسول الله ﷺ يدعهن في سفر ولا حضر:

المرآة، والمكحلة، والمشط، والمدري، والسواك. ابن نجار. كنز العمال في سنن الأقوال:

(۷۳۱/۲)، كتاب السفر من قسم الأفعال، رقم الحديث: ۱۷۶۱۴، آداب متفرقة، حرف

السين، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

## سفر میں پانچ سورتوں کی برکت

”سفر کو با برکت بنائیے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۸۷/۱)

## سفر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی

اگر سفر کے دوران کسی جگہ پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب یہ مقیم بن گیا

اب روزہ نہ رکھنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اب یہ مسافر نہیں رہا۔ (۱)

البتہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرنے کی صورت میں روزہ نہ رکھنا

درست ہوگا۔ (۲)

(۱) (ولو نوى مسافر الفطر) أو لم ينو (فأقام و نوى الصوم فى وقتها) قبل الزوال (صح) مطلقاً (ويجب عليه) الصوم (لو) كان (فى رمضان) لزوال المرخص (كما يجب على مقیم اتمام) صوم (يوم منه) أى رمضان. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۳۱) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۸۹، ۲۹۰) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۳۰۲) كتاب الصوم، الفصل العاشر، ط: قديمى.

(۲) قوله تعالى: ﴿أو على سفر فعدة من أيام آخر﴾. (سورة البقرة؛ ۱۸۴)

وفى الشامية: (..... والمراد سفر خاص، وهو الذى تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر. (فتاوى الشامية: (۲/۱۲۰)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

(لمسافر) سفر اشريعاً..... (الفطر). وفى الشامية: (قوله سفر اشريعاً) أى مقدر فى

الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيام ولياليها. (الدر مع الرد: (۲/۲۲۱-۲۲۳)

كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد)

والسفر الذى يبيح الفطر هو ما يبيح القصر. (التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم،

الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى)

الهندية: (۱/۱۳۸) الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۴، ۵۶۵)، كتاب الصوم، فصل فى العوارض، المكتبة

الأنصارية، هرات افغانستان.

وفى منحة الخالق على البحر الرائق: (( قوله: فجعل نفسه عذراً) أى نفس السفر عذراً

وظاهر إطلاقهم أنه لو دخل بلدا ولم ينو فيه إقامة نصف شهر أن له الفطر. (منحة الخالق على

هامش البحر الرائق: (۲/۲۸۲)، كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد)

## سفر میں رات کے وقت آرام کی کیفیت

”آرام کی کیفیت“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۴۹/۱)

## سفر میں روانگی کے وقت دعوت کرنا

”دعوت کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۳/۱)

## سفر میں روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے

”روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۳۸/۱)

## سفر میں روزہ رکھنا

سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اگر سفر کے دوران روزہ رکھنے میں مشقت نہیں ہے تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے، اور اگر سفر کے دوران رمضان کا روزہ نہیں رکھا تو بعد میں ان تمام روزوں کو رکھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اگر سفر میں چند افراد ساتھ ہیں اور وہ روزہ نہیں رکھتے اور ایک شخص تنہا روزہ رکھنا چاہتا ہے لیکن کھانے وغیرہ کے انتظام میں ساتھیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو سفر کے دوران

(۱) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالى: ﴿فمن كان منكم مريضاً أو على سفر فعدة من أيام آخر﴾ ولما روينا أي من قوله عليه السلام: إن الله وضع عن المسافر الصوم. (وصومه) أي المسافر (أحب أن لم يضره) لقوله تعالى: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾ وإن أدرك العدة (قضوا ما قدروا على قضائه بقدر الإقامة) من السفر. حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۳، ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان

الهندية: (۲۰۶/۱، ۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيدية.

بدائع الصنائع: (۹۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأما حكم فساد الصوم، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: (۲۶۳/۱) كتاب الصوم، الفصل الخامس في الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوثه.

التاتارخانية: (۲۹۰/۲) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲۸۲/۲) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

الدر المختار: (۴۲۱/۲ - ۴۲۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

روزہ نہ رکھے بعد میں رکھے۔ (۱)

سفر میں روزہ رکھنا درست ہے اور ثواب ہے، اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔ (۲)

اور سفر کی مسافت کم سے کم سوا ستر کلومیٹر ہونا ضروری ہے۔ (۳)

(۱) الصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم يكن رفقاءه أو عامتهم مفطرين فإن كانوا مفطرين أو عامتهم والنفقة مشتركة بينهم فالإفطار أفضل . ( خلاصة الفتاوى : ( ۲۶۳ / ۱ ) كتاب الصوم ، الفصل الخامس في الحظر والإباحة ، ط : المكتبة الحبيبية كوئٹہ )

التاتارخانية : ( ۲۹۰ / ۲ ) كتاب الصوم ، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر ، ط : قديمي .

حاشية الطحطاوى : ( ص : ۵۶۵ ) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الدر مع الرد : ( ۲۲۳ / ۲ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط : سعيد .

البحر الرائق : ( ۲۸۳ / ۲ ) كتاب الصوم فصل في العوارض ، ط : سعيد .

خانية على هامش الهندية : ( ۲۰۵ / ۱ ، ۲۰۶ ) كتاب الصوم ، الفصل الرابع فيما يكره للصائم وما لا يكره ، ط : رشيدية .

الهندية : ( ۲۰۱ / ۱ ) كتاب الصوم ، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره ، ط : رشيدية .

(۲) (وللمسافر الفطر) لقوله تعالى: ﴿فمن كان منكم مريضاً أو على سفر فعدة من أيام أخر.....﴾

(وصومه) أي المسافر (أحب إن لم يضره) لقوله تعالى: ﴿وأن تصوموا خير لكم﴾ . (حاشية

الطحطاوى : ( ۵۶۴ ، ۵۶۵ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الهندية : ( ۲۰۱ / ۱ ) كتاب الصوم ، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره ، وفيه أيضاً :

( ۲۰۶ / ۱ ) كتاب الصوم ، الباب الخامس في الأعذار ، ط : رشيدية .

البحر الرائق : ( ۲۸۲ / ۲ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : سعيد .

الدر المختار : ( ۲۲۳ / ۲ ) كتاب الصوم ، فصل في العوارض ، ط : سعيد .

وعن عائشة رضي الله عنها قالت : إن حمزة بن عمرو الاسلمي قال للنبي ﷺ : أصوم في

السفر وكان كثير الصيام فقال : إن شئت فصم وإن شئت فأفطر . (مشكاة المصابيح :

( ۱۷۷ / ۱ ) باب صوم المسافر ، الفصل الأول ، ط : قديمي )

(۳) والمراد سفر خاص ، وهو الذي تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر . ( الشامية :

( ۱۲۰ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعيد )

وفيه أيضاً : (لمسافر) سفرًا شرعيًا..... (الفطر) ، وفي الشامية : (قوله : سفرًا شرعيًا) أي مقدرًا

في الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيام ولياليها . ( الدر مع الرد : ( ۲۲۱ / ۲ - ۲۲۳ )

كتاب الصوم ، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ، ط : سعيد ) =

سفر کی حالت میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں سلف کے علماء کی مختلف آراء ہیں ان میں سب سے زیادہ بہتر رائے یہ ہے کہ جو سفر ایسا ہو جس میں روزہ رکھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو یا کچھ پریشانی تو ہو مگر آدمی تندرست ہے کسی مشقت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (۱)

اور جہاں روزہ رکھنے میں دشواری ہو، یا وقتی تقاضوں کے تحت اس وقت روزہ نہ

= البحر الرائق: (۲/۲۸۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: سعید.

التاتارخانیة: (۲/۲۹۰) کتاب الصوم، الفصل السابع فی الأسباب المبيحة للفطر، ط: قدیمی.

الهندية: (۱/۱۳۸) کتاب الصوم، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۳) کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ط: المكتبة الأنصارية

هرات افغانستان.

المرخص سفر مقدر بتقدير معلوم وهو الخروج عن الوطن على قصد مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً عندنا. (بدائع الصنائع: (۲/۹۳) کتاب الصوم، فصل: وأما حکم فساد الصوم، ط: سعید) (۱) فعلم أن المرخص سفر مقدر بتقدير معلوم وهو الخروج عن الوطن على قصد مسيرة ثلاثة أيام فصاعداً عندنا وعند الشافعي يوم و ليلة..... وسواء كان السفر سفر طاعة أو مباح أو معصية وعند الشافعي سفر المعصية لا يفيد الرخصة والمسئلة مضت في كتاب الصلاة، والله أعلم، وسواء سافر قبل دخول شهر رمضان أو بعده أنه أن يترخص فيفطر عند عامة الصحابة وعن ابن عباس رضي الله عنهما أنه إذا أهل في المصر ثم سافر لا يجوز له أن يفطر وجه قولهما أنه لما استهل في الحضر لزمه صوم الإقامة وهو صوم الشهر حتماً فهو بالسفر يريد اسقاطه عن نفسه فلا يملك ذلك كالصوم الذي سافر فيه أنه لا يجوز له أن يفطر فيه لما بينا كذا لهذا ولعامة الصحابة رضي الله عنهم قوله تعالى: ﴿فمن كان منكم مريضاً أو على سفر فعدة من أيام أخر﴾ جعل الله مطلق السفر سبب الرخصة ولأن السفر إنما كان سبب الرخصة لمكان المشقة وإنما توجد في الحالتين فتثبت الرخصة في الحالتين..... ثم الصوم في السفر أفضل من الإفطار عندنا إذا لم يجهده الصوم ولم يضعفه، وقال الشافعي الإفطار أفضل بناء على أن الصوم في السفر عندنا عزيمة والإفطار رخصة وعند الشافعي على العكس من ذلك وذكر القدوري في المسئلة اختلاف الصحابة فقال روى عن حذيفة وعائشة وعروة ابن الزبير مثل مذهبنا و روى عن ابن عباس رضي الله عنهما مثل مذهبه..... الخ (بدائع الصنائع: (۲/۹۳-۹۶) کتاب الصوم، فصل: وأما حکم فساد الصوم، ط: سعید)

مظاهر حق جديد: (۲/۳۲۹) کتاب الصوم، باب صوم مسافر، الفصل الأول، ط: دار

الاشاعت كراچی.

رکھنا بہتر ہو تو ایسے حالات میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (۱)

## سفر میں روزہ کی نیت کر لی

مسافر نے سفر میں روزہ کی نیت کی، مگر بعد میں نیت بدل دی اور کھاپی لیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے، صرف قضا لازم ہوگی۔ (۲)

## سفر میں شاگرد استاد کے تابع ہے

”تابع“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۳۳)

## سفر میں عمدہ قصر نہ کرنا

اگر مسافر سفر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا واجب

(۱) ویکرہ للمسافر أن يصوم إذا أجهده الصوم فإن لم يكن كذلك فالصوم للمسافر أفضل عندنا إذا لم يكن رفقاءه أو عامتهم مفطرين فإن كانوا مفطرين أو عامتهم والنفقة مشتركة بينهم فالإفطار أفضل. (خلاصة الفتاوى: (۱/۲۶۳) كتاب الصوم، الفصل الخامس في الحظر والإباحة، ط: المكتبة الحبيبية كوثته)

✉ التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمی.

✉ الدر مع الرد: (۲/۲۲۳) فصل في العوارض، ط: سعيد.

✉ البحر الرائق: (۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

✉ الهندية: (۱/۲۰۱) كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره، ط: رشيدية.

✉ مظاهر حق جديد: (۲/۳۱۵) كتاب الصوم، باب التزوية، وہ اعذر جن کی بناء پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلاً وأصبح من غير أن ينقض عزمته قبل الفجر ثم أصبح صائماً

لا يحل فطره في ذلك اليوم، ولو أفطر لا كفارة عليه اهـ. قلت: وكذا لا كفارة عليه بالأولى لو

نوى نهاراً فقوله: ليلاً غير قيد. (الشامية: (۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد)

✉ البحر الرائق: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

✉ الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيدية.

✉ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۵۵) كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم ويوجب القضاء، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

✉ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۰) كتاب الصوم، فصل وأما حكم فساد الصوم، ط: سعيد.

ہے، اگر ایسا آدمی قصر نہیں کرتا بلکہ پوری چار رکعت پڑھتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اس سے توبہ کرنا اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو امام کی اتباع کی وجہ سے پوری چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا اس صورت میں گنہگار بھی نہیں ہوگا اور اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

## سفر میں عمر گزر گئی روزے کا کیا ہوگا؟

”بارہ ماہ سفر میں رہنے والے کے لئے روزہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۸۹/۱)

(۱) فلو أتم مسافر إن قعد في القعدة (الأولى تم فرضه و) لکنه (أساء) لو عامدا التاخير السلام وترک واجب القصر و واجب تکبيرة افتتاح النفل و خلط النفل بالفرض و هذا لا يحل كما حرره القهستاني بعد أن فسر أساء بإثم واستحق النار، وفي الرد: (قوله: وترک واجب القصر) الاضافة بيانية أى واجب هو القصر ..... أى القصر الراجب ..... و ظاهر كلامه أنه يأنم بترکه زيادة على إثمه بيئذه اللوازم تأمل ..... (قوله: بعد أن فسر أساء بإثم) و كذا صرح في البحر بتأثيمه، فعلم أن الإساءة هنا كراهة تحريم، رحمتى. (قوله: واستحق النار) أى إذا لم يتب أو يعف عنه العزيز الغفار. (الدر مع الرد: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، ط: قديمى.

حلبى كبير: (ص: ۵۳۸) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

الهنديّة: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيدية.

(۲) وإن اقتدى مسافر بمقيم يصلى رباعية ولو فى التشهد الاخيرة فى الوقت صح اقتداءه وأتمها أربعا تبعا لإمامه. (حاشية الطحطاوى: ص: ۳۴۷) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

التاتارخانية: (۲۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بيان ما يصير المسافر به مقيماً بدون نية الإقامة، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۱۳۴/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۱۳۰/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبى كبير: (ص: ۵۴۲) كتاب الصلاة، فصل فى صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.



## سفر میں عورت کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟

”عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۳/۱)

## سفر میں عورت وطن کے قریب پاک ہوئی

”عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۰۲/۱)

## سفر میں کس بیوی کو لے جائے

دو بیویوں کے درمیان، نان و نفقہ، رہائش، سکونت اور رات گزارنے میں مساوات اور برابری کرنا ضروری ہے، ورنہ قیامت کے دن شوہر کی پکڑ ہوگی۔ (۱)

البتہ سفر میں جہاں دیگر کئی چیزوں میں بہت سی آسانیاں اور سہولتیں حاصل ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی ایک بیوی کو لے جانا ہو تو لے جاسکتا ہے، اس میں عدل و مساوات کرنا اور قرعہ اندازی کر کے لے جانا ضروری نہیں، بلکہ جس کو

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا أن النبی ﷺ كان یقسم بین نسائه فیعدل و یقول: اللہم هذا قسمی فیما أملك فلا تلمنی فیما تملك ولا أملك. وعن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: إذا كانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل بینہما جاء یوم القیامة وشقہ ساقط. (مشکاة المصابیح: (۲۷۹/۲) کتاب النکاح، باب القسم، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

سنن ابن ماجہ: (ص: ۱۴۱) أبواب النکاح، باب القسمة بین النساء، ط: قدیمی.

أبو داؤد: (۲۹۷/۱) کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، ط: المكتبة الحقانیة ملتان.

جامع الترمذی: (۲۱۶/۱، ۲۱۷) أبواب النکاح، باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر، ط: سعید.

صحیح البخاری: (۷۸۵/۲) کتاب النکاح، باب العدل بین النساء، ط: قدیمی.

الصحیح لمسلم: (۴۷۲/۱) کتاب النکاح، باب القسم بین الزوجات، ط: قدیمی.

(یجب) وظاهر الآیة أنه فرض، نهر (أن یعدل) أي أن لا یجوز (فیہ) أي فی القسم

بالتسویة فی البیتوتة (وفی الملبوس والمأکول) والصحبة (لا فی المجامعة) کالمحبة بل

یستحب. (الدر المختار: (۲۰۱/۳، ۲۰۲) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید)

التاتارخانیة: (۱۶۶/۳) کتاب النکاح، باب القسم، ط: قدیمی.

البحر الرائق: (۲۱۸/۳، ۲۱۹) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید.

فتاوی سراجیہ: (ص: ۴۰) کتاب النکاح، باب القسم، ط: سعید.

چاہے لے جا سکتا ہے، ہاں قرعہ اندازی کر کے لے جانا بہتر ہے۔ (۱)

## سفر میں کسی کو امیر بنانا

”امیر بنانا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۷۹/۱)

## سفر میں کم سے کم کتنے ساتھی ہوں

سفر میں کم سے کم تین ساتھی ہونے چاہئیں، اول تو جماعت سے نماز ادا کریں اور دوسرے یہ کہ اگر کسی ساتھی کو سفر کے دوران کسی ضرورت سے کہیں جانا پڑے تو دوباتی رہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی دل بستگی اور اطمینان کا ذریعہ بنیں، اور اس ساتھی کو آنے میں دیر ہو جائے تو دونوں میں سے ایک اس کی خبر گیری کرے اور تاخیر کا سبب جاننے کے لئے چلا جائے اور دوسرا ساتھی سامان وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا رہے، یہ سب مستحبات میں سے ہیں واجب اور لازم نہیں ہے۔ (۲)

(۱) عن عائشة رض الله عنها أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر قرع بين نسائه . (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۴۱) أبواب النكاح، باب القسمة بين النساء، ط: قديمي)

☞ سنن أبي داود: (۲۹۸/۱) كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ط: المكتبة الحقانية ملتان.  
☞ صحيح البخاري: (۷۸۴/۲) كتاب النكاح، باب القرعة بين النساء إذا أراد سفراً، وفيه أيضاً: (۴۰۳/۱) كتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه، ط: قديمي  
☞ (ولا قسم في السفر) دفعا للخرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطيباً لقلوبهن . (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

☞ البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد .  
☞ التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي .  
☞ فتاوى سراجية: (ص: ۴۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد .  
☞ الهندية: (۳۴۱/۱) كتاب النكاح، الباب الحادي عشر في القسم، ط: رشيدية .

☞ فتاوى خانیه علی هامش الهندية: (۴۴۰/۱) كتاب النكاح، فصل في القسم، ط: رشيدية .  
(۲) وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله ﷺ قال: الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب . رواه مالك، والترمذي وأبو داود، والنسائي . (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي) =

## سفر میں کون سی بیوی کو ساتھ رکھے

جس شخص کی دو بیویاں ہوں اس کو سفر میں جس بیوی کو چاہے پاس رکھنے کا اختیار ہے، قرعہ اندازی ضروری نہیں ہے، البتہ قرعہ اندازی کرنا بہتر ہے اگر قرعہ اندازی کے بغیر کسی ایک بیوی کو لے کر جائے گا تو گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

☞ مظاہر حق جدید: (۳/۴۹۷، ۴۵۰) [رقم الحدیث: ۱۹]، بعنوان: سفر میں کم سے کم تین آدمیوں کا ساتھ ہونا چاہیے، باب آداب السفر، الفصل الثانی، ط: دارالاشاعت کراچی۔

☞ المرطأ الإمام مالک: (ص: ۴۲۹) کتاب الجامع، باب ما جاء فی الوحدة فی للرجال والنساء، ط: میر محمد کتب خانہ۔

☞ سنن أبی داؤد: (۱/۳۵۸) کتاب الجہاد، باب فی الرجل یسافر وحده، ط: مکتبہ حقانیہ ملتان۔

☞ جامع الترمذی: (۱/۲۹۷) أبواب الجہاد، باب کراهیة أن یسافر الرجل وحده، ط: سعید۔

☞ مسند أحمد: (۲/۱۸۶) مسند عبد اللہ بن عمرو، ط: مؤسسة قرطبة القاهرة۔

☞ المستدرک علی الصحیحین: (۲/۱۱۲) رقم الحدیث: ۲۳۹۵، کتاب الجہاد، ط: دارالکتب العلمیة، بیروت۔

☞ سنن البیہقی: (۵/۲۵۷) کتاب الحج، باب کراهیة السفر وحده، ط: مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ۔

☞ سنن النسائی: (.....) کتاب السیر، باب النهی عن سیر الراكب وحده، ط: قدیمی۔

☞ شرح السنة: (۱۱/۲۱) رقم الحدیث: ۲۶۷۵، ط: المکتبہ الإسلامی دمشق

☞ صحیح ابن حبان: (۱۰/۱۳) رقم الحدیث: ۴۲۱۲، باب القسم، ذکر ما یجب علی المرء من الإقراع بین النسوة إذا کن عنده و أراد السفر، ط: مؤسسة الرسالہ۔

☞ مسند بزار: (۱۳/۳۳۳) رقم الحدیث: ۸۰۱۱، مکتبہ العلوم والحکم المدینة المنورة۔

☞ سنن النسائی: (.....) باب القسم للنساء، ط: قدیمی۔

☞ مسند أبی یعلی: (۷/۳۶۲)، رقم الحدیث: ۴۳۹۷، مسند عائشہ، ط: دار المأمون للتراث العربی۔

(۱) عن عروة عن عائشة رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ ﷺ کان إذا سافر قرع بین نسائه۔ (سنن ابن ماجہ: (ص: ۱۴۱) أبواب النکاح، باب القسمة بین النساء، ط: قدیمی)

☞ سنن أبی داؤد: (۱/۲۹۸) کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، ط: المکتبہ الحقانیہ ملتان۔

☞ صحیح البخاری: (۲/۷۸۴) کتاب النکاح، باب القرعة بین النساء إذا أراد سفراً، وفيه

أيضاً: (۱/۴۰۳) کتاب الجہاد، باب حمل الرجل امرأته فی الغزو دون بعض نسائه، ط: قدیمی)

☞ الصحیح لمسلم: (۲/۲۸۶) کتاب الفضائل، باب فضل عائشہ، ط: قدیمی۔ =

سفر اور مجبوری کی وجہ سے عورت کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ ہونے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

سفر میں گیا مگر سواستتر کلومیٹر سے پہلے واپس آ گیا

”مسافت شرعی سے پہلے واپس آ گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۷/۲)

= مسند أحمد: (۱۱۳/۶) رقم الحدیث: ۲۴۸۷۸، حدیث السيدة عائشة رضی اللہ عنہا، ط: مؤسسة قاهرة.

(ولا قسم فی السفر) دفعا للخرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطیبا لقلوبهن. (قوله والقرعة أحب) وقال الشافعی: مستحقة لما روه الجماعة من أنه عليه السلام كان إذا أراد سفراً أفرع بين نسائه فمن خرج سهمها خرج بها معه، قلنا: كان استحباً بالتطيب لقلوبهن لأن مطلق الفعل لا يقتضى الرجوب مع أنه عليه السلام لم يكن القسم واجب عليه، وتامامه فى الفتح والبحر، وهذا مع قوله قبله فتعيين من يخافه صحبتها..... الخ، صريح فى أن من خرجت قرعتها لا يلزمه السفر بها. (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۲۰/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

فتاوى سراجية: (ص: ۳۰) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

الهندية: (۳۳۱/۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيدية.

فتاوى خانیه علی هامش الهندية: (۳۳۰/۱) كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيدية.

بدائع الصنائع: (۳۳۳/۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء فى حقوقهن، ط: سعيد.

(۱) (يجب أن يعدل فيه) أى فى القسم بالتسوية فى البيوتة (وفى الملبوس والمأكل) والصحة (لا فى المجامعة) كالمحبة بل يستحب. وتحتة فى الشامية: (قوله لا فى المجامعة) لأنها تبنى على النشاط، ولا خلاف فيه. قال بعض أهل العلم: إن تركه لعدم الداعية والانتشار عذر، وإن تركه مع الداعية إليه لكن داعيته إلى الضررة أقوى فهو مما يدخل تحت قدرته..... الخ (الدر المختار مع الرد: (۲۰۱/۳، ۲۰۲) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

البحر الرائق: (۲۱۸/۳، ۲۱۹) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

فتاوى الخانية علی هامش الهندية: (۳۳۹/۱)، كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيدية.

الهندية: (۳۳۰/۱) كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيدية.

## سفر میں مرد کا انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟

”مرد کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے؟“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۱۳۰)

## سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/۳۰۸)

## سفر میں نماز قضا کرنا

سفر میں بعض بچے نمازی بھی نماز قضا کر دیتے ہیں، اور عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ رش اور بھیڑ میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے، پھر گاڑی، ریل اور جہاز وغیرہ میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے، لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہر حال پورا کیا جاتا ہے، آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا، غیر مسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ (۱)

اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے، اور وہ اپنے خیال میں تو ایک اہم فریضہ ادا کرنے جا رہے ہیں مگر ایک دن میں اللہ تعالیٰ کے پانچ فرض غائب کر دیتے ہیں، حاجیوں کو خاص طور سے یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ حج کے سفر کے دوران ان کی ایک بھی نماز باجماعت

(۱) روی أنه عليه الصلاة والسلام قال: من ترك الصلاة حتى مضى وقتها ثم قضى عذب في النار حقبا والحقب ثمانون سنة. (مجالس الأبرار: (ص: ۳۹۸) المجلس الحادي والخمسون في بيان فرضية الصلاة بالكتاب والسنة وإجماع الأمة والوعيد في حق تاركها، ط: سهيل اكيذمي لاهور)

وفي كشف الأسرار: إن المثلية في القضاء في حق إزالة المأثم لا في إحراز الفضيلة اهـ، والظاهر أن المراد بالمأثم ترك الصلاة، فلا يعاقب عليها إذا قضاها، وأما أثم تأخيرها عن الوقت التي هو كبيرة فباق، لا يزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بد منها. (البحر الرائق: (۲/۷۹) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد)

شامی: (۲/۶۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

فوت نہ ہو۔ (۱)

بلکہ اگر ممکن ہے تو ریل وغیرہ میں بھی اذان، اقامت، اور جماعت کا اہتمام کریں۔

ہوائی جہاز میں اندر نماز پڑھنا ممکن ہے لہذا اگر پانی ہے تو وضو کر کے ورنہ تیمم کر کے نماز ادا کریں، قضا نہ کریں، اگر ریل گاڑی میں رش ہے کسی بڑے اسٹیشن پر جب ریل کے تو ٹھہرنے کا وقت معلوم کر کے نماز پڑھ لے اگر مسافر ہے تو قصر کرے ورنہ پوری نماز پڑھے۔ اور ”بس“ میں ڈرائیور سے کہہ کر مناسب جگہ پر روک کر نماز ادا کرنا ممکن ہے۔ ہاں اگر گاڑی نہ رکے وضو بھی نہ ہو اور وضو اور تیمم کی کوئی صورت نہ ہو تو نماز نہ پڑھے بلکہ نمازیوں کی مشابہت اختیار کرے اور بعد میں جب پانی ملے تو وضو کر کے نماز ادا کرے۔ (۲)

### سفر میں وقت سے پہلے نماز پڑھنا

”وقت سے پہلے نماز پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۷۲/۲)

(۱) ومن علم أنه إذا خرج إلى الحج تفوته صلاة واحدة يحرم عليه الحج رجلاً كان أو امرأة؛ لأن من يترك صلاة واحدة لا يكفرها أقل من سبعين حجة. (مجالس الأبرار: (ص: ۱۷۶) المجلس العشرون في بيان فضائل الحج المبرور و بيان البدعة فيه، ط سهيل اكيڈمی لاہور)

(۲) (والمحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورين) بأن حبس في مكان نجس ولا يمكنه إخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنه المرض (يؤخرها عنده..... وقالوا: يتشبه) بالمصلين وجوبا فيركع ويسجد إن وجد مكانا يابسا وإلا يؤمى قائما ثم يعيد كالصوم (به يفتى وإليه صح رجوعه). الدر المختار: (۲۵۲/۱، ۲۵۳) كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ط: سعيد

الهنديّة: (۳۱/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيدية.

البحر الرائق: (۱۴۴/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد.

وفي البحر أيضا: (۱۶۴/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، فروع، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۱۸۶/۱) كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان من يجوز له التيمم ومن لا يجوز له التيمم، ط: قديمي.

## سفر نیت کے بغیر کرنا

”نیت کے بغیر سفر کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۲۹/۲)

## سفر ہمیشہ کرنے والا

ایک شخص جس کی پوری زندگی سفر میں گزر رہی ہے، رمضان یا غیر رمضان میں اقامت کا موقعہ نہیں ملتا، اور مستقبل میں بھی اقامت کا موقعہ نہیں مل سکے گا تو اس صورت میں اگر واقعہ اقامت کا موقعہ نہیں ملا تو اس پر روزہ کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں ہوگا، اور اس کے وراثوں پر بھی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

## سفیر کا زکوٰۃ کی رقم کا استعمال کرنا

سفیر کے پاس ذاتی پیسے، یا مدرسہ سے ملی ہوئی رقم، اگر ختم ہو جائے، اور اس کے پاس چندہ میں آئی ہوئی زکوٰۃ کی رقم موجود ہو، تو وہ سفیر اس رقم کو خرچ نہیں کر سکتا، کوئی دوسرا انتظام کرے کیونکہ سفیر اس رقم کا مالک نہیں، بلکہ اس کو مدرسہ تک پہنچانے کا وکیل ہے، اور وکیل کے لئے زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ بعد میں واپس کرنے

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لا قضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وصيته وإن لم تجب عليه ..... ولا يلزمهم من غير إيصاء، كذا في فتاوى قاضى خان . (الهنديّة: ( ۲۰۷/۱ ) كتاب الصوم ، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار ، ط: رشيدية)

☐ لمسافر أو حامل أو مريض خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها أو مريض خاف الزيادة الفطر، وقضوا ما قدروا بلا فدية و ولاء، ويندب لمسافر الصوم إن لم يضره، فإن ماتوا فيه أى فى ذلك العذر، فلا تجب عليهم الوصية بالفدية لعدم إدراكهم عدة من أيام أخر. (تنوير الأبصار) الدر المختار مع

الرد: ( ۳۲۱/۲ ، ۳۲۳ ) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد

☐ البحر الرائق: ( ۲۸۲/۲ ، ۲۸۳ ) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعيد.

☐ وإذا استدام السفر أو المرض حتى مات فلا قضاء عليه . (التاتارخانية: ( ۲۹۲/۲ ) كتاب الصوم، الفصل السابع فى الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمى .

کا ارادہ رکھتا ہو تب بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

## سلام کرنا

ملاقات کے وقت بھی سلام کرنا اور رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے۔ (۲)

## سلام کرنا رخصت ہوتے وقت

”رخصت ہوتے وقت سلام کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۲۳۲)

(۱) وللوکیل بدفع الزکاة أن يدفعها إلى ولد نفسه كبيراً كان أو صغيراً وإلى امرأته إذا كانوا محاويج ولا يجوز أن يمسك لنفسه شيئاً. (البحر الرائق: (۲/۲۱۱) كتاب الزکاة، ط: سعيد)   
 الدر المختار: (۲/۲۶۹) كتاب الزکاة، ط: سعيد.

وفي الجامع الصغير: سئل الشيخ الإمام أبو حفص عمّن دفع الزکاة ماله إلى رجل وأمر أن يتصدق بها فأعطى ولد نفسه الكبير والصغير أو امرأته وهم محاويج، وفي الخانية: ولا يمسك لنفسه شيئاً جاز. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۲۱۲)، كتاب الزکاة، الفصل التاسع في المسائل المتعلقة بمعطي الزکاة، ط: قديمي)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلم، فإن بداله أن يجلس فليجلس، ثم إذا قام فليسلم فليست الأولى بأحق من الآخرة. رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن. (جامع الترمذی: (۲/۱۰۰) أبواب الاستيذان والأدب، باب ماجاء في التسليم عند القيام والقود، ط: سعيد)

سنن أبي داود: (۲/۳۶۱) باب في السلام إذا قام من المجلس، ط: مكتبة حقانيه، ملتان.   
 شعب الإيمان: (۱۱/۲۳۱) فضل في سلام من خرج من بيته، [رقم الحديث: ۸۴۶۰]، ط: المكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.

شرح السنة: (۱۲/۲۹۳) باب التسليم عند القيام، ط: المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.   
 عن قتادة رحمه الله قال: قال النبي ﷺ: إذا دخلتم بيتاً فسلموا على أهلها وإذا خرجتم فأودعوا أهلها السلام. (رواه عبد الرزاق في مصنفه: (۱۰/۳۸۹) باب التسليم إذا خرج من بيت، ط: المكتب الإسلامي، بيروت) بحواله منتخب أحاديث: (ص: ۵۱۲)، ط: كتب خانة فيضی، لاهور، پاکستان.

وهكذا في شعب الإيمان للبيهقي بحواله معارف الحديث: (۶/۳۴۲) ط: دار الاشاعت، كراچی.   
 شرح السنة: (۱۲/۲۹۳) باب التسليم عند القيام، المكتب الإسلامي دمشق، بيروت.   
 شعب الإيمان: (۱۱/۲۳۱)، رقم الحديث: ۸۴۵۹، فصل في سلام من دخل بيته أو بيتا ليس فيه أحد، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض.



## سلام کے بعد نیت بدلنا

”نیت بدلنا“ عنوان کے اشار نمبر ۲ کو دیکھیں۔ (۲/۳۲۲)

### سنت

سفر میں جلدی کی صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ دوسری سنتوں کو چھوڑنا جائز اور اطمینان کی حالت میں سنت پڑھنا بہتر اور افضل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (۱)

اگر مسافر سفر میں ہے اور کسی جگہ پر نماز کے لئے ہی ٹھہرا ہے، جلدی بھی نہیں ہے مثلاً گاڑی یا قافلہ نکلنے کا خطرہ نہیں ہے تو سنت پڑھنا افضل ہے، ضروری نہیں ہے البتہ اگر کسی جگہ پر مقیم ہے مثلاً دو چار روز کے لئے ٹھہرا ہوا ہے تو اس کو پوری سنتیں پڑھنا چاہئیں یہی راجح قول ہے۔ (۲)

(۱) وفي الصحيحين عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت لم یکن النبی ﷺ علی شیء من النوافل أشدّ تعاهداً منه علی رکعتی الفجر..... وفي أوسط الطبرانی عنها أيضاً لم أره ترک الرکعتین قبل صلاة الفجر فی سفر ولا حضر ولا صحبة ولا سقم. (البحر الرائق: (۲/۴۷۷) باب الوتر والنوافل، ط: سعید) صحیح البخاری: (۱/۱۵۶) کتاب التهجید، باب تعاهد رکعتی الفجر ومن سماها تطوعاً، ط: قدیمی.

صحیح البخاری: (۱/۱۲۹) أبواب تقصیر الصلاة، باب من تطوع فی السفر، ط: قدیمی.  
سنن أبی داؤد: (۱/۱۸۵) کتاب الصلاة، باب رکعتی الفجر أبواب التطوع و رکعات السنة، ط: مکتبه حقانہ ملتان.

انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، علی نفس الصفحة. (واختلفوا فی ترک السنن فی السنن)

(۲) واختلفوا فی ترک السنن فی السنن فقیل الأفضل هو ترک ترخیصاً، وقيل الفعل تقرباً، وقال الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير، وقيل يصلي سنة الفجر خاصة وقيل سنة المغرب أيضاً، وفي التجنيس: والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتي بها لأنها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج وإن كان حال خوف لا يأتي بها؛ لأنه ترك بعذر. (البحر الرائق: (۲/۱۳۰) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

ولا قصر فی السنن کذا فی محیط السرخسی و بعضهم جوزوا للمسافر ترک السنن =

## سنت مؤکدہ کی رکعتوں میں قصر کی جائے گی یا نہیں

چار رکعت والی فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز میں قصر نہیں ہے، اس لئے سنت مؤکدہ میں بھی قصر نہیں ہے، البتہ سنت مؤکدہ پڑھنے کا موقع ہے تو پڑھنا افضل اور بہتر ہے، اور اگر موقع نہیں ہے قافلہ یا گاڑی یا جہاز نکل جانے کا خطرہ ہے یا مقصود میں خلل آنے کا اندیشہ ہے تو سنتیں نہ پڑھنے میں گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

= والمختار أن لا يأتي بها في حال الخوف ويأتي بها في حال القرار والأمن هكذا في الوجيز لكردي. (الفتاوى الهندية: (۱/۱۳۹)، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

❏ واختلفوا (ويأتي) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن وقرار وإلا) بأن كان في خوف وقرار (لا) يأتي بها، هو المختار؛ لأنه ترك لعذر، تجنيس، قيل: إلا سنة الفجر. (الدرمع الرد: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

❏ التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي.

❏ حاشية الطحطاوي على المراقى: (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۱) (في قصر) المسافر (الفرض) العلمي (الرباعي) فلا قصر للثنائي والثلاثي وللوتر فإنه فرض عملي ولا في السنن، فإن كان في حال نزول وقرار، وأمن يأتي بالسنن، وإن كاسائراً أو خائفاً فلا يأتي بها وهو المختار: (حاشية الطحطاوي على المراقى: (ص: ۳۴۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

❏ قال أصحابنا: فرض المسافر في كل صلاة رباعية ركعتان..... ولا قصر في ذوات الثلاث والمشي؛ لأن شرطها ليست بصلاة، ولا قصر في النوافل أيضاً؛ لأن القصر للتخفيف ولا حاجة إليه في النوافل؛ لأن له أن لا يفعلها، وتكلموا في الأفضل في السنن، فقيل: هو متروك ترخصاً، وقيل: هو الفعل تقرباً وكان الشيخ أبو جعفر يقول بالفعل في حالة النزول والترك في حالة السير. (التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: قديمي)

❏ الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.

❏ البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

❏ الدرمع الرد: (۲/۱۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

❏ ثم لا قصر في السنن؛ لأن القصر للتخفيف على المسافر، والتخفيف إليه في الفرائض؛ لأنها لازمة كذا في المحيط.....، وقيل: يأتي بالسنن إذا كان في المنزل، ويتركها إذا كان في الارتحال. (فتح باب العناية بشرح النقاية: (۱/۳۹۲)، فصل في صلاة المسافر، ط: سعيد)

## سوار ہونے کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ سفر پر جاتے اور اونٹ پر سوار ہوتے تو پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:

”سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ،  
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی،  
 اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلٰیْنَا سَفَرِنَا هٰذَا، وَاطْوِرْ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِی  
 السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ  
 السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ“ (۱)

اس دعا کا ایک ایک جزء اپنے اندر بڑی معنویت رکھتا ہے پہلی بات اس حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہونے کے بعد سب سے پہلے تین دفعہ اللہ اکبر کہتے تھے۔

اس زمانہ میں خاص کر اونٹ جیسی سواری پر سوار ہونے کے بعد خود سوار کو اپنی بلندی و برتری کا احساس یا وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا۔

اسی طرح دیکھنے والوں کے دلوں میں اس کی عظمت و بڑائی کا خیال آ سکتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دفعہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر اس پر تین ضربیں لگاتے تھے اور خود اپنے کو اور دوسروں کو بتاتے تھے کہ عظمت اور بڑائی صرف اللہ ہی کے لئے ہے، اس کے بعد آپ

(۱) وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما أنّ رسول اللہ ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفرٍ كبر ثلاثاً ثم قال سبحان الذي الخ . (سنن أبي داود : ( ۳۵۶ / ۱ ، ۳۵۷ ) كتاب الجهاد ، باب ما يقول الرجل إذا سافر ، ط : مكتبة حقانيه ملتان )

جامع الترمذی : ( ۱۸۳ / ۲ ) أبواب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ ، باب ما جاء ما يقول إذا ركب دابته ، ط : سعيد .

مشكاة المصابيح : ( ۲۱۳ / ۱ ) باب الدعوات في الأوقات ، الفصل الأول ، ط : قديمی .

صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ”سبخن الذی“ الخ اس میں اس بات کا اعتراف اور اقرار ہے کہ اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کر دینا اور ہم کو اس طرح اس کے استعمال کی قدرت دینا بھی اللہ ہی کا کرم ہے ہمارا کوئی کمال نہیں ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ”وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ“ یعنی جس طرح آج ہم یہ سفر کر رہے ہیں، اسی طرح ایک دن اس دنیا سے سفر کر کے ہم اپنے اللہ کی طرف جائیں گے جو اصل مقصود اور مطلوب ہے اور وہی سفر حقیقی سفر ہوگا، اور اس کی فکر اور تیاری سے بندے کو کبھی غافل نہ رہنا چاہئے، اور اس کے بعد پہلی دعا آپ یہ کرتے کہ ”اے اللہ! اس سفر میں مجھے نیکی اور پرہیزگاری اور ان اعمال کی توفیق دے جن سے تو راضی ہو“ بلاشبہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے بندوں کے لئے سب سے اہم مسئلہ یہی ہے اس لئے ان کی سب سے پہلی دعا یہی ہونی چاہئے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سہولت کی اور سفر جلدی پورا ہو جانے کی دعا کرتے، اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست کرتے ”اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا حقیقی رفیق اور ساتھی ہے، اور تیری ہی رفاقت و مدد پر میرا اعتماد ہے، اور گھربار اور بیوی بچے جن کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کا نگہبان اور نگران بھی تو ہی ہے اور تیری نگہبانی پر مجھے بھروسہ ہے یعنی سفر میں بھی تیری رحمت سے آرام، عافیت اور سہولت نصیب رہے اور سفر سے واپس آ کر بھی گھر میں خیر و عافیت دیکھوں۔ (۱)

اگر کسی کو یہ لمبی دعا یاد نہ ہو تو کم از کم ”سبخن الذی سخر لنا هذا وما كنا له

مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون“ ضرور پڑھے۔ (۲)

موجودہ دور میں گاڑی، ریل اور ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بھی یہی دعا پڑھے۔

(۱) معارف الحدیث الحدیث: (۱۳۵/۵-۱۳۷) کتاب الاذکار والدعوات، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) سورۃ الزخرف: (۱۳، ۱۴)، رکوع: ۱، پارہ: ۲۵، وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول

اللہ ﷺ کان إذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلاثا ثم قال سبحان الذی..... الخ (ابو داؤد: ۳۵۶/۱، ۳۵۷) کتاب الجہاد، باب ما یقول الرجل إذا سافر، ط: مکتبہ حقانیہ، ملتان)

جامع الترمذی: (۱۸۳/۲) أبواب الدعوات، باب ماجاء ما یقول إذا ركب دابته، ط: سعید۔ =

## سواری پر نماز پڑھنے کا حکم

سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے لیکن فرض نہیں۔ (۱)

حنفیہ کے نزدیک فجر کی سنتوں کو بھی سواری سے اتر کر پڑھنا واجب ہے، اس لئے

اس کو بھی عذر کے بغیر بیٹھے بیٹھے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

☞ = مشکاة المصابیح : ( ۲۱۳ / ۱ ) باب الدعوات فی الاوقات ، الفصل الأول ، ط : قدیمی .

☞ وإذا ركب دابته يقول بسم الله والحمد لله ..... سبحان الذي سخر لنا هذا ..... الخ

(الهندية: ( ۲۲۰ / ۱ ) كتاب المناسك ، الباب الأول ، وأما آدابه ، ط : رشيدية )

☞ التاتارخانية: ( ۳۳۲ / ۲ ) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط : قدیمی .

( ۱ ) يجوز التطوع على الدابة خارج المصر ويؤمى حيث توجهت الدابة كذا في محيط

السرخسى . ( الهندية : ( ۱۴۱ / ۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ،

ومما يتصل بذلك الصلاة على الدابة والسفينة ، ط : رشيدية )

☞ ( قوله : وراكبا خارج المصر موميا إلى أى جهة توجهت دابته ) أى يتنفل راكبا لحديث

الصحيحين عن ابن عمر رأيت رسول الله ﷺ يصلى النوافل على راحلته فى كل وجه يؤمى

إيماء ..... الخ . ( البحر الرائق : ( ۶۳ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد )

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى : ( ص : ۳۲۹ ) كتاب الصلاة ، فصل فى صلاة النفل جالسا

وفى الصلاة على الدابة ، فصل : فى بيان النوافل ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☞ التاتارخانية: ( ۳۲ / ۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثانى والعشرون فى الصلاة على الدابة ، ط : قدیمی .

☞ الدر مع الرد: ( ۳۸ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى الصلاة على الدابة ، ط : سعيد .

( ۲ ) وعن أبى حنيفة رحمه الله أنه ينزل سنة الفجر ؛ لأنها آكد من سائرهما . بل روى عنه أنها

واجبة وعلى هذا ادائها قاعدا كما أسلفناه . وقد قدمنا أنه ينزل للوتر اتفاقا بينه وبينهما . ( البحر

الرائق : ( ۶۵ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط : سعيد )

☞ ( و ) السنن ( آكدها سنة الفجر ) اتفاقا ..... ( وقيل بوجوبها ، فلاتجوز صلاتها قاعداً )

ولاراكبا اتفاقا ( بلاعذر ) على الأصح ..... الخ ( الدر مع الرد : ( ۱۴ / ۲ ) كتاب الصلاة ، باب

الوتر والنوافل ، مطلب فى السن والنوافل ، ط : سعيد )

☞ ( ويجوز النفل قاعداً مع القدرة على القيام ) ..... إلا سنة الفجر ، لما قيل بوجوبها وقوة

تأكدها ( قوله : لما قيل بوجوبها ) قال فى الخلاصة واجمعوا على أن ركعتى الفجر من غير عذر

قاعدا لاتجوز كذا روى الحسن عن الإمام . ( حاشية الطحطاوى : ( ص : ۳۲۷ ) ، وفيه أيضاً :

( وعن أبى حنيفة رحمه الله أنه ينزل ) الراكب ( لسنة الفجر لأنها آكد من غيرها ) الخ =

فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

لیکن مندرجہ ذیل اعذار کی صورت میں فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے:

۱۔ کوئی شخص جنگل میں ہو اور اپنی جان و مال کی ہلاکت کا خوف غالب ہو، مثلاً

سواری سے اتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں مال و اسباب چوری ہونے کا یا کسی درندہ کے

نقصان پہنچانے یا قافلہ سے نکھڑ جانے کا یا راستہ بھول جانے کا ڈر ہو تو فرض نماز سواری پر

پڑھنا جائز ہوگا۔ (۲)

= (حاشیہ الطحطاوی: (ص: ۳۳۰) فصل فی صلاة النفل جالساً و فی الصلاة علی الدابة

و صلاة الماشی، فصل فی بیان النوافل، ط: المكتبة الأنصارية ہرات افغانستان.

التاتارخانیة: (۱/۲۶۶) کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی التطوع قبل الفرض و

بعده، ط: قدیمی.

الہندیة: (۱/۱۲) کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ.

(۱) ولا تجوز المكتوبة علی الدابة إلا من عذر. (الہندیة: (۱/۱۲۳) کتاب الصلاة، الفصل

الخامس عشر فی صلاة المسافر، الصلاة علی الدابة، ط: رشیدیہ)

فتاویٰ قاضیخان علی ہامش الہندیة: (۱/۱۷۰) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

التاتارخانیة: (۲/۳۳) کتاب الصلاة، الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة علی الدابة، ط: قدیمی.

حاشیہ الطحطاوی: (ص: ۳۳۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة الفرض والواجب علی

والدابة والمحمل، ط: المكتبة الأنصارية ہرات افغانستان.

رد المحتار: (۲/۳۸) کتاب الصلاة، باب الوتر والنفل، مطلب فی الصلاة علی الدابة، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/۶۳) کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

خلاصة الفتاوی: (۱/۱۹۳) کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة، ط:

المكتبة الحبیبة کوئٹہ.

(۲) ومن الأعدار أن يخاف لو نزل عن الدابة علی نفسه أو علی ثیابه أو دابته لصا أو سبعا أو

عدوا. (الہندیة: (۱/۱۲۳) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: ومما

یتصل بذلك الصلاة علی الدابة والسفينة، ط: رشیدیہ)

فتاویٰ قاضیخان علی ہامش الہندیة: (۱/۱۷۰) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

البحر الرائق: (۲/۶۳) کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

حاشیہ الطحطاوی علی المراقی (ص: ۳۳۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة الفرض

والواجب علی الدابة والمحمل، فصل فی بیان النوافل، ط: المكتبة الأنصارية ہرات افغانستان.

۲۔ یا سواری میں کوئی ایسا سرکش جانور ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس پر اترنے کے بعد پھر چڑھنا ممکن نہ ہو۔ (۱)

۳۔ یا نماز پڑھنے والا اتنا ضعیف اور کمزور ہو کہ خود سے نہ تو سواری سے اتر سکتا ہو اور نہ سواری پر چڑھنے پر قادر ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص پاس موجود ہو جو سواری سے اتار سکے اور چڑھا سکے۔ (۲)

= خلاصۃ الفتاوی: ( ۱۹۳ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: المكتبة الحبیبة کوئٹہ .

(۱) ومن الأعدار ..... وكذا إذا كانت الدابة جموحاً لا يقدر علی ركوبها إلا بمعين . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۶۴ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد )

الہندیہ: ( ۱ / ۱۴۳ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ومما يتصل بذلك الصلاة علی الدابة ، ط: رشیدیہ .

فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیہ: ( ۱ / ۱۷۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیہ .

التاتارخانیہ: ( ۲ / ۳۴ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: قدیمی .

رد المحتار: ( ۲ / ۴۰ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی القادر بقدرہ غیرہ ، ط: سعيد .

فتح باب العناية بشرح النقایة: ( ۱ / ۳۳۸ ) فصل فی النوافل ، ط: سعيد .

خلاصۃ الفتاوی: ( ۱ / ۱۹۳ ) كتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: المكتبة الحبیبة کوئٹہ .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ( ص: ۳۳۱ ) كتاب الصلاة ، فصل صلاة الفرض والواجب علی الدابة ، ط: المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان .

(۲) أو هو شیخ کبیر لایجد من یرکبه . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۶۴ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعيد )

أو كان شیخا کبیرا لونزل لایمکنه أن یرکب ولا یجد من یعینه تجوز الصلاة علی الدابة . (رد المحتار: ( ۲ / ۴۰ ) كتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی القادر بقدرہ غیرہ ، ط: سعيد )

التاتارخانیہ: ( ۲ / ۳۴ ) الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: قدیمی .

الہندیہ: ( ۱ / ۱۴۳ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ومما يتصل بذلك الصلاة علی الدابة ، ط: رشیدیہ .

فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیہ: ( ۱ / ۱۷۱ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیہ .

فتح باب العناية: ( ۱ / ۳۳۸ ) كتاب الصلاة ، فصل فی النوافل ، ط: سعيد . =

۴۔ یازمین پر اتنا کیچڑ ہو کہ اس پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو۔ (۱)

۵۔ یا بارش کا عذر ہو۔ (۲)

ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے۔

سواری پر نماز پڑھنے کے جائز ہونے کے لئے شہر سے باہر ہونا شرط ہے، چنانچہ اگر

☞ خلاصۃ الفتاویٰ : ( ۱۹۳ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ .

☞ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۳۳۱ ) کتاب الصلاة ، مطلب فی صلاة والفرض والواجب علی الدابة ، ط: المکتبۃ الأنصاریۃ ہرات افغانستان .

(۱) أو كان فی طین وردغة لا یجد علی الأرض مکاناً یابساً هنکذا فی المحيط . هذا إذا كان الطین بحال یغیب وجهه فإن لم یکن بهذه المثابة لکن الأرض ندية مبتلة صلی هناك کذا فی الخلاصة . ( الهندیۃ : ( ۱۲۳ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ومما یصل بذلك الصلاة علی الدابة ، ط: رشیدیہ )

☞ فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الہندیۃ : ( ۱۷۰ / ۱ ، ۱۷۱ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیہ .

☞ الدر المختار مع الرد : ( ۲ / ۴۰ ) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی الصلاة علی الدابة ، ط: سعید .

☞ التاتارخانیۃ : ( ۲ / ۳۳ ) کتاب الصلاة ، الفصل الثالث والعشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: قدیمی .

☞ فتح باب العنایۃ : ( ۱ / ۳۳۸ ) کتاب الصلاة ، فصل فی النوافل ، ط: سعید .

☞ خلاصۃ الفتاویٰ : ( ۱ / ۱۹۳ ) کتاب الصلاة ، الفصل العشرون فی الصلاة علی الدابة ، ط: مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ .

☞ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۳۳۱ ) کتاب الصلاة فصل فی صلاة الفرض والواجب علی الدابة ، ط: المکتبۃ الأنصاریۃ ہرات افغانستان .

☞ البحر الرائق : ( ۲ / ۶۳ ) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعید .

(۲) ومن العذر المطر . ( الدر المختار مع الرد : ( ۲ / ۴۰ ) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی الصلاة علی الدابة ، ط: سعید )

☞ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۳۳۱ ) کتاب الصلاة ، فصل فی صلاة الفرض والواجب علی الدابة ، ط: المکتبۃ الأنصاریۃ ہرات افغانستان .

☞ البحر الرائق : ( ۲ / ۶۳ ) کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعید .



کوئی شخص (مسافر ہو یا نہ ہو) شہر کے اندر ہے تو اس کے لئے سواری پر نفل نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، البتہ شہر اور آبادی کے مکانات سے باہر ہوتے ہی سواری پر نفل پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

## سواری کے جانور کو مارنا

اگر سواری کا جانور طاقت کے باوجود چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور پر مارنا جائز ہے، مگر منہ اور سر پر نہ مارے، طاقت سے زیادہ بوجھ لا دنا یا ناتواں جانور کو خواہ مخواہ مارنا اور بے دردی سے مارنا پیٹنایہ سب ظلم اور سخت منع ہے۔ (۲)

(۱) ویتنفل المقیم (راکبا خارج المصر) محل القصر. وفي الشامية: (قوله: خارج المصر) هذا هو المشهور، وعندهما يجوز في المصر، لكن بکراهة عند محمد؛ لأنه يمنع من الخشوع، وتمامه في الحلية. (قوله: محل القصر) بالنصب بدل من خارج المصر، وفائدته شمول خارج القرية وخارج الأحياء ح. أي المحل الذي يجوز للمسافر قصر الصلاة فيه، وهو الصحيح بحر. الخ (الدر مع الرد: (۳۸/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في الصلاة على الدابة، ط: سعيد)

✉ يجوز التطوع على الدابة خارج المصر..... ولا يجوز في المصر عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى كذا في محيط السرخسي، والصحيح أن المسافر وغير المسافر في ذلك سواء بعد أن يكون خارج المصر حتى أن من خرج إلى ضياعه جاز له أن يصلي التطوع على الدابة وإن لم يكن مسافراً. (الهندية: (۱۴۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ومما يتصل بذلك الصلاة على الدابة، ط: رشيدية)

✉ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: (۱۷۰/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية.

✉ البحر الرائق: (۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

✉ خلاصة الفتاوى: (۱۹۳/۱) كتاب الصلاة، الفصل العشرون في الصلاة على الدابة، ط: مكتبه حبيبيه كوئته.

✉ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۲۹) كتاب الصلاة، فصل في صلاة النفل جالسا وفي الصلاة على الدابة، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

(۲) التاسع: أن يرفق بالدابة إن كان راكبا فلا يحملها ما لا تطيق ولا يضربها في وجهها فإنه منهي عنه، ولا ينام عليها فإنه يثقل بالنوم وتتأذى به الدابة. (إحياء علوم الدين: (۲۳۵/۲)، الفصل الثاني في آداب السفر، كتاب آداب السفر، ط: دار القلم، بيروت)

✉ الجواب المتين: (ص: ۴۴) مولانا سيد اصغر حسين ميان صاحب، ط: كتب خانہ اعزازيه ديوبند.

## سواری نکلنے پر نیت توڑنا

مسافر نے نماز کی نیت باندھی، ٹرین یا بس وغیرہ نے ادھر سیٹی بجادی تو اگر اس وقت سفر نہ کرنے میں کوئی حرج اور نقصان ہو تو نیت توڑ دینا جائز ہے۔ (۱)

## سوتی موزہ پر مسح کا حکم

اگر اونی یا سوتی موزوں میں یہ چند شرائط ہیں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے:

۱۔ گاڑھے، دبیز اور موٹے ایسے ہوں کہ جوتے کے بغیر صرف ان کو پہن کر تین میل یعنی بارہ ہزار فٹ چلیں تو وہ پھٹیں نہیں۔

۲۔ اگر اس کو پہن کر پنڈلی پر نہ باندھیں تو گرے نہیں۔

۳۔ اس میں سے پانی نہ چھنے

۴۔ اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں سے دیکھے تو

کچھ دکھائی نہ دے۔ (۲) اگر یہ تمام شرائط موجود ہیں تو سوتی اور اونی موزوں پر مسح کرنا جائز

(۱) وكذا المسافر إذا نلت دابته أو خاف الراعى على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف أن يقع فيها قطع الصلاة لأجله. (الهنديّة: (۱۰۹/۱) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره، ط: رشيدية)

ومن خاف فوت شيء من ماله وسعه قطع صلاته، وهذا نحو أن يكون قائماً على الحد يصلى فانقلبت..... أو كان نازلاً عن دابته فانقلبت الدابة فخاف عليها الضياع. الخ (التاتارخانية: (۳۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي) و (۴۵/۲) ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد: (۵۰/۲، ۵۱) كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى: (۳۰۲، ۳۰۳) كتاب الصلاة، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

امداد الفتاوى: (۳۲۹/۱)، حكم إفساد صلاة سبي كردن ریل در حالت سفر، باب صلاة المسافر، ط: مكتبة سيد احمد شهيد، اكورّه خٹک.

(۲) (أو جوربيه) ولو من غزل أو شعر (الثخينين) بحيث يمشى فرسخاً ويثبت على الساق بنفسه ولا يرى ما تحته ولا يشف. الخ (قوله: ولو من غزل أو شعر)..... =

ہوگا ورنہ مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔

معمولی سوتی، اونی، اور نائیلون وغیرہ کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

= وخرج عنه ما كان من الكرباس بالكسر، وهو الثوب من القطن الابيض. ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما، وتوقف ح في وجه عدم جواز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الأربعة الذي ذكرها الشارح. وأقول الظاهر أنه إذا وجدت فيه الشروط يجوز وأنهم أخرجوه لعدم تأتي الشروط فيه غالباً. يدل عليه ما في كافي النسفي حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بأنه لا يمكن تتابع المشي عليه، فإنه يفيد أنه لو أمكن جاز..... (قوله: على الثخينين) أي الذين ليسا مجلدين ولا منعلين..... (قوله: بحيث يمشى فرسخاً) أي فأكثر كما مر..... (قوله: بنفسه) أي من غير شد. (قوله: ولا يشف) بتشديد الفاء، من شف الثوب: رق حتى رأيت ما وراءه، من باب ضرب مغرب وفي بعض الكتب ينشف بالنون قبل الشين، من نشف الثوب العرق كسمع و نصر شربه قاموس، والثاني أولى هنا لتلا يتكرر مع قوله تبعاً للزيلعي ولا يرى ما تحته، لكن فسر في الخانية الأول بأن لا يشف الجورب الماء إلى نفسه كالاديم والصرم، وفسر الثاني بأن لا يجاوز الماء إلى القدم..... الخ (الدر مع الرد: (۱/۲۶۹) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد)

حلبی کبیر: (ص: ۱۲۰، ۱۲۱) کتاب الطهارة، فصل فی المسح علی الخفین، ط: سهیل اکیڈمی لاہور۔

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۱۰۲، ۱۰۳) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان۔

التاتارخانية: (۱/۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴) كتب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، نوع آخر فی بیان ما يجوز علیه المسح من الخفاف وما بمعناها و مالا يجوز، ط: قديمی۔

البحر الرائق: (۲/۱۸۲، ۱۸۳) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعيد۔

الهندية: (۱/۳۲) کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشيدیه۔

(۱) لا يجوز المسح علی الجورب الرقيق من غزلٍ أو شعرٍ بلا خلاف. (البحر الرائق:

(۲/۱۸۳) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: سعيد)

(قوله: من شيء تخين)..... إن كانا رقيقين غير منعلين لا يجوز المسح عليهما اتفاقاً..... (قوله:

وكرباس) هو الثوب الأبيض من القطن كما في القاموس، وظاهر كلام الحلواني والخلاصة: أنه لا يصح المسح عليه إلا إذا كان مجلداً. (حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص:

۱۰۲، ۱۰۳) کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان۔

الجوارب منها ما يكون من غزل و صوف..... لا يجوز المسح عليه عندهم جميعاً۔

(التاتارخانية: (۱/۲۰۲) کتاب الطهارة، الفصل السادس فی المسح علی الخفین، نوع آخر

فی بیان ما يجوز علیه المسح من الخفاف، ط: قديمی) =

## سودی رقم

مسافر کو سفر کے دوران کوئی ایسی ضرورت پیش آئی کہ اس کو پورا کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، اور فوری طور پر اس کا پورا کرنا ضروری ہو اور حلال مال ملنے کی امید نہ ہو تو شدید ضرورت کی وجہ سے سودی رقم لے کر استعمال کرنے کی گنجائش ہوگی۔ (۱)

## سورج دوبارہ نظر آیا

”افطار کے بعد ہوائی سفر میں سورج نظر آئے تو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۱۱۱)

## سوئے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا

سوئے ہوئے یا لیٹے ہوئے آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اگر لیٹنے والے کا چہرہ نمازی کی طرف ہو تو مکروہ ہے، اور اگر چادر ڈالے ہوئے ہے تو مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

☞ الہندیۃ: (۱/۳۲) کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، ط: رشیدیہ۔  
 (۱) ویردونہا علی أربابہا إن عرفوہم، وإلا تصدقوا بہا؛ لأن سبیل الکسب الخبیث التصدق إذا تعذر الرد علی صاحبہ اہ۔ (رد المحتار: (۶/۳۸۵) کتب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ط: سعید)  
 ☞ وفيہ أيضاً: والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب ردہ علیہم، وإلا فإن علم عین الحرام لا یحل لہ ویصدق بہ بنية صاحبہ۔ (رد المحتار: (۵/۹۹) کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراماً، ط: سعید)  
 ☞ ولو بلغ المال الخبیث نصاباً لا یجب فیہ الزکاة؛ لأن کلّ واجب التصدق۔ (الفتاویٰ البزازیۃ علی هامش الہندیۃ: (۳/۸۶) کتاب الزکاة، نوع آخر: رجلان دفع..... الخ، ط: رشیدیہ)  
 ☞ یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح، وفي الحموی تحتہ: وذلك نحو أن یقترض عشر دنانیر مثلاً، ویجعل لربہا شیئاً معلوماً فی کلّ یوم ربحاً معلوماً (الأشباہ مع الحموی: (ص: ۱۱۵))  
 ☞ وفي القنیۃ والبغیۃ یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح اہ۔ وفي الحموی: قوله یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح وذلك نحو أن یقترض عشرة دنانیر مثلاً ویجعل لربہا شیئاً معلوماً فی کلّ یوم ربحاً معلوماً۔ (الأشباہ والنظائر: (ص: ۱۱۵))، الفن الأول، القاعدة الخامسة: الضرر لا یزال، ط: قدیمی)

(۲) ولو صلی الی وجہ إنسان یکرہ..... ویکرہ أن یصلی و بین یدیه نیام کذا فی فتاویٰ قاضیخان۔ =

## سہو سجدہ کے بعد اقامت کی نیت کی

مسافر نے سہو سجدہ کر لیا اس کے بعد اس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی، تو اس صورت میں اس کو چار رکعت مکمل کرنی ہوں گی اور آخر میں سہو سجدہ دوبارہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

## سیاح کے لئے قصر کرنا

اگر کوئی شخص سالہا سال سے سیاحی کرتا ہے، آج اس گاؤں میں، کل اس گاؤں میں رہتا ہے تو اس میں تین صورتیں ہیں:

۱۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا قصد نہیں ہے، تو اس صورت

= (الہندیہ: (۱۰۸/۱) کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لایکرہ، ط: رشیدیہ)   
 ﴿ وفي الخلاصة والخانية: وفي النائمين إنما یکرہ إذا کان یخاف أن یتظہر صوت النائم فیضحک فی صلاته، ویخجل النائم إذا انتبه، وإن لم یکن كذلك فلا بأس به. (الفتاوی التاتارخانية: (۲۱۵/۱)، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی أن یفعل فی صلاته وما لایکرہ، ط: قدیمی)

﴿ البحر الرائق: (۳۱/۲) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: سعید.

﴿ حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۲۹۵) کتاب الصلاة، فصل فی المکروهات، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

﴿ رد المحتار: (۱/۶۵۱، ۶۵۲) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: سعید.

(۱) وفي الخانية: ویسجد للسہو بعد الفراغ، وإن سجد لسہو ثم نوى الإقامة تصح نیتہ وتصیر صلاته أربعا سواء سجد سجدة أو سجدة واحدة أو نوى الإقامة فی السجدة؛ لأنه لما سجد للسہو عادت حرمة الصلاة فصار كما لو نوى الإقامة فی الصلاة. (التاتارخانية: (۲۲/۲) کتاب الصلاة، نوع آخر فی المتفرقات، ط: قدیمی)

﴿ الفتاوی الہندیہ: (۱۴۱/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

﴿ بدائع الصنائع: (۱۰۰/۱) کتاب الصلاة، فصل وأما بیان ما یصیر المسافر به مقيما، ط: سعید.

میں قصر کرے۔ (۱)

۲۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد ہے اور کسی جگہ پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے، اس صورت میں راستہ میں قصر کرے، اور اس جگہ میں ٹھہرنے کے بعد پوری نماز پڑھے۔ (۲)

۳۔ کسی مقام سے چلنے کے وقت سواستتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا قصد نہیں تو یہ پوری نماز پڑھے قصر نہ کرے۔ (۳)

(۱) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبداً ولو طاف الدنيا جميعها ..... ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ البحر الرائق: (۲/۱۲۸-۱۳۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد. (قوله: من جاوز بيوت مصره مريداً سيرا وسطاً ثلاثة أيام في بر أو بحر أو جبل قصر الرباعي ..... حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلدة أو قرية لا بمكة و منى و قصر إن نوى أقل منه أو لم ينو و بقى سنين) حاشية الطحطاوى على المراقى الفلاح (ص: ۳۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية، هرات افغانستان.

☞ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱-۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(۲) (قوله حتى يدخل مصره أو ينوي الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية) متعلق بقوله قصر أى قصر إلى غاية دخول المصر أو نية الإقامة في موضع صالح للمدة المذكورة فلا يقصر أطلق في دخول مصره الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

☞ (ولا يزال) المسافر الذى استحکم سفره بمضى ثلاثة أيام مسافراً (يقصر حتى يدخل مصره) يعنى وطنه الأصلي (قوله: يقصر) جملة يقصر صفة مسافراً. الخ (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۲۶) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☞ الدر مع الرد: (۲/۱۲۱-۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

☞ وكذا إذا عاد من سفره إلى مصره لم يتم حتى يدخل العمران. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ ولا يزال حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر كذا في الهداية. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية) (۳) ولا بدّ للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين =

## سیٹی

اگر ریل گاڑی درمیان میں کسی جگہ پر رکی ہے، اور مسافر نے اتر کر نماز شروع کر دی ابھی نماز پوری نہیں ہوئی تھی کہ ریل کی سیٹی بجی تو نماز توڑ دینا جائز ہوگا، البتہ اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

= وإلا لا يترخص أبداً ولو طاف الدنيا جميعها..... ولا يزال على حكم السفر حتى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر، كذا في الهداية. هذا إذا سار ثلاثة أيام أما إذا لم يسر ثلاثة أيام فعزم على الرجوع أو نوى الإقامة يصير مقيماً. (الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية)

☞ ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة أشياء الاستقلال بالحكم والبلوغ و (الثالث) (عدم نقصان مدة السفر عن ثلاثة أيام) (قوله: والثالث: عدم نقصان مدة السفر..... الخ) أي السفر الذي تقصر فيه الصلاة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۲۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☞ وذكر الاسبيجاني المقيم إذا قصد مصراً من الأمصار وهو مادون مسيرة ثلاثة أيام لا يكون مسافراً ولو أنه خرج من ذلك المصر الذي قصد إلى مصر آخر وهو أيضاً أقل من ثلاثة أيام فإنه لا يكون مسافراً وإن طاف آفاق الدنيا على هذا السبيل لا يكون مسافراً. (البحر الرائق: (۱۲۹/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد)

(۱) ومن خاف فوت شيء من ماله وسعه قطع صلاته وهذا نحو أن يكون قائماً على الحد يصلى فانقلبت السفينة حتى خاف عليه الغرق، أو رأى سارقاً يسرق من متاعه، أو كان نازلاً عن دابته فانقلبت الدابة فخاف عليها الضياع، أو كان رعى غنم ف خاف على غنمه من السبع فإن في هذه المواضع كلها له أن يقطع الصلاة..... وقد ذكر في كتاب الحوالة والكفالة أن للطالب أن يحبس غريمه بالدائق فما فوقه. فلما جاز حبس مسلم بذلك القدر فلأن يجوز قطع صلاته على وجه يمكنه قضاءها أولى.

(التاتارخانية: (۲/۳۷) كتاب الصلاة، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط: قديمي)

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) كتاب الصلاة، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ الدر مع الرد: (۲/۵۰، ۵۱) كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد.

☞ وكذا المسافر إذا ندت دابته أو خاف الراعى على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف أن يقع فيها قطع الصلوات لأجله، كذا في السراج الوهاج. (الهندية: (۱/۱۰۹) كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ومما يتصل بذلك المسائل، ط: رشيدية)

☞ امداد الفتاوى: (۱/۳۲۹) حكم افساد صلاة سيٹی کردن ریل در حالت سفر، باب صلاة المسافر، ط: مكتبة سيد احمد شهيد.

## سیر و تفریح کے مقام

”تفریح کے مقام“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۱۴۰)

## سیلاب کی لاشیں

اگر کوئی مردہ مسلمان سیلاب میں بہہ کر آیا، یا پانی میں ڈوب کر مر گیا تو پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں، کیونکہ میت کو غسل دینا زندہ لوگوں پر فرض ہے، لہذا از سر نو غسل دینا فرض ہے اگر غسل کے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی مگر غسل نہ دینے کی وجہ سے وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔

لیکن اگر پانی سے نکالتے وقت غسل کی نیت سے میت کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل دینے کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (۱)

(۱) ولذا قال لو وجد میت فی الماء فلا بد من غسله ثلاثاً لأننا أمرنا بالغسل فيحرقه في الماء بنية الغسل ثلاثاً. فتح. وتعليقه يفيد أنهم لو صلوا عليه بلا إعادة غسله صح وإن لم يسقط وجوبه عنهم فتدبر. وفي الشامية: اعلم أن حاصل الكلام في المقام أنه قال في التجنيس ولا بد من النية في غسله في الظاهر وفي الخانية إذا جرى الماء على الميت أو أصابه المطر عن أبي يوسف أنه لا ينوب عن الغسل؛ لأننا أمرنا بالغسل، وذلك ليس بغسل وفي النهاية والكفاية وغيرهما أنه لا بد منه إلا أن يحرقه بنية الغسل..... الخ (الدر مع الرد: (۲/۲۰۰) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

وفي الخانية: إذا جرى الماء على الميت أو أصابه المطر عن أبي يوسف أنه لا ينوب عن الغسل؛ لأننا أمرنا بالغسل وجران الماء وإصابة المطر ليس بغسل والغريق يغسل ثلاثاً عند أبي يوسف وعن محمد إذا نوى الغسل عند إخراج الماء يغسل مرتين وإن لم ينو يغسل ثلاثاً وفي رواية يغسل مرة واحدة. وفي فتح القدير الظاهر اشتراط النية فيه لاسقاط وجوبه عن المكلف لا لتحصيل طهارته هو و شرط صحة الصلاة عليه. (البحر الرائق: (۲/۱۷۴) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

وفي أيضاً: صفة الغسل (أى غسل الميت) فهو من فروض الكفاية كالصلاة عليه وتجهيزه ودفنه حتى لو اجتمع أهل بلدة على تركها قوتلوا ولو صلوا عليه قبل الغسل أعادوا الصلاة.

(البحر الرائق: (۲/۱۷۳) كتاب الجنائز، ط: سعيد)

وفي أيضاً: (قوله: و شرطها إسلام الميت و طهارته) ولا تصح على من لم يغسل؛ =



☆ اور اگر ڈاکو نے کسی مسلمان کو پانی میں ڈبو کر اسی میں مار دیا تو وہ شہید ہوگا اور شہادت کے دنیوی احکام اس پر جاری ہوں گے لہذا اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، جنازہ کی نماز پڑھ کر اس کو دفن کر دیا جائے گا۔ (۱)

= لأنه له حكم الإمام من وجه لا من كل وجه وهذا الشرط عند الإمكان فلو دفن بلا غسل ولم يمكن إخراجه إلا بالنبش صلى على قبره بلا غسل للضرورة. (البحر الرائق: ( ۱۷۹/۲ ).

غسل الميت حق واجب على الأحياء بالسنة وإجماع الأمة كذا في النهاية ولكن إذا قام به البعض سقط عن الباقيين..... الميت إذا وجد في الماء لا بد من غسله؛ لأن الخطاب بالغسل توجه على ابن آدم ولم يوجد من بني آدم فعل إلا أن يحركه في الماء بنية الغسل عند الإخراج، كذا في التجنيس..... و شرطها إسلام الميت و طهارته مادام الغسل ممكنا وإن لم يمكن بأن دفن قبل الغسل ولم يمكن إخراجه إلا بالنبش تجوز الصلاة على قبره للضرورة، ولو صلى عليه قبل الغسل ثم دفن تعاد الصلاة لفساد الأولى، هكذا في التبيين. (الهندية: ( ۱۵۸/۱ - ۱۶۳ ) كتاب الصلاة الباب الحادى والعشرون فى الجنائز. الفصل الثانى فى الغسل والخامس فى الصلاة على الميت، ط: رشيديه)

التاتارخانية: ( ۱۰۳/۲ ) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى بيان كيفية الغسل، ط: قديمى.

فتح باب العناية بشرح النقاية: ( ۴۲۹/۱ ) كتاب الصلاة باب الجنائز، ط: سعيد.

فتاوى سراجيه: ( ص: ۲۲ ) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: ( ۳۰۰/۲ ) كتاب الجنائز، فصل فى بيان كيفية وجوبه، ط: سعيد.

خلاصة الفتاوى: ( ۲۱۷/۱ ) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فى الجنائز، الجنس الأول فى مسائل الشهيد، ط: مكتبه حبيبيه كوئته.

(۱) وكذا من قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فإنه شهيد؛ لأن القتل لم يخلف فى هذه المواضع بدلا هو مال، بحر عن البدائع؛ لأن موجب قطع الطريق القتل لا المال، كما فى البدائع. (رد المحتار: ( ۲۵۰/۲ ) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

(قوله: هو من قتله أهل الحرب أو البغى أو قطاع الطريق أو وجد فى معركة وبه أثر أو قتله مسلم ظلما ولم تجب به دية) بيان لشرائطه..... أطلق فى قتله فشمّل القتل مباشرة أو تسببا لأن موته يضاف إليهم حتى لو أوطوا دابتهم مسلما أو نفروا دابة مسلم فرمته أو رموه من السور أو القوا عليه حائطا أو رموا بنار فاحرقوا سفنهم أو ما أشبهه ذلك من الأسباب كان شهيدا..... الخ (و قوله: أو قتل فى المصر ولم يعلم أنه قتل بحديدة ظلما) أى مظلوما لأن الواجب فيه القسامة والدية فخفف أثر الظلم قيد بالمصر لأنه لو وجد فى مفازة ليس بقربها عمران لا تجب فيه قسامة ولادية فلا يغسل =

= لو وجد به أثر القتل..... وفي البدائع: لو قتل في المصر بغير المحدد لا يكون شهيداً، وإن كان في المفازة كان شهيداً لأنه يوجب القتل بحكم قطع الطريق لا المال ولو نزل عليه اللصوص ليلا في المصر فقتل بسلاح أو غيره أو قتله قطاع الطريق خارج المصر بسلاح أو غيره فهو شهيد لأن القتل لم يخلف في هذه المواضع بدلاً هو مال. (البحر الرائق: (۲/۱۹۶-۱۹۹) كتاب الصلاة، باب الشهيد، ط: سعيد)

❏ بدائع الصنائع: (۱/۳۲۱) كتاب الجنائز، فصل في الشهيد، ط: سعيد.

❏ و قطع الطريق: وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغي و قطع الطريق أو وجد في معركة و به جرح أو يخرج الدم من عينيه أو اذنه أو جوفه أو به أثر الحرق أو وطئته دابة العدو و هو راكبها أو سائقها أو كدمته أو صدمته بيدها أو برجلها أو نفروا دابته بضرب أو زجر فقتلته أو طعنوه بالقوه في ماء أو نار أو رموه من سور أو أسقطوا عليه حائطاً أو رموا ناراً فينا أو هبت ريح إلينا أو جعلوها في طرف خشب رأسها عندنا أو أرسلوا إلينا ماء فاحترق أو غرق مسلم أو قتله مسلم ظلماً ولم تجب به دية كذا في الكافي..... والأصل أن كل من صار مقتولاً في قتال ثلاث أهل الحرب أو البغاة أو قطاع الطريق بمعنى مضاف العدو و سواء كان بالمباشرة أو التسبب كان شهيداً. (الهندية: (۱/۱۶۷-۶۹) كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد، ط: رشيدية)

## ش

## شافعی مسلک پر عمل کرنا

”حنفی مسافر کے لئے شافعی مسلک پر عمل کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۸/۲)

## شاگرد کی نیت کا حکم

”تابع“ اور ”مرید“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۳۳/۱)

## شب باشی

ایک سے زائد بیویوں کے درمیان شب باشی میں مساوات اور برابر کرنا اس وقت ضروری ہے جب دونوں بیویاں سفر میں ساتھ ہوں، اگر ایک بیوی اپنے مکان پر ہو دوسری بیوی سفر میں ساتھ ہو تو یہ مساوات ضروری نہیں۔

اگر سفر اور مجبوری کی وجہ سے بیوی کے ساتھ مقاربت نہ ہوتی ہو تو مقاربت نہ کرنے کی وجہ سے شوہر گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

(۱) (ولا قسم فی السفر) دفعا للخرج (فله السفر بمن شاء منهن والقرعة أحب) تطيبا لقلوبهن۔  
(قوله: ولا قسم فی السفر. الخ) لأنه لا يتيسر إلا بحملهن معه، وفي إلزامه ذلك من الضرر ما لا يخفى، نهر، ولأنه قد يتق بأحدهما فی السفر وبالأخرى فی الحظر، والقرار فی المنزل لحفظ الأمتعة أو لخوف الفتنة أو يمنع من السفر إحداهما لكثرة ثمنها فتعين من يخاف صحبتها فی السفر للسفر لخروج قرعتها إلزام للضرر الشديد، وهو مندفع بالنافی للخرج، فتح، وانظر مالو سافر بهن هل يقسم؟ (الدر مع الرد: (۲۰۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)  
(ولا قسم بينهن فی السفر، يسافر الزوج بمن شاء منهن، والأولى أن يضرب بالقرعة ليكون أقرب إلى العدل وأبعد من الميل فيسافر بمن خرجت القرعة باسمها، وإن سافر بامرأتين فلا قسم فی السفر؛ لأنه موضع الوحشة والمشقة والضرورة والرخصة فی الأحكام. (التاتارخانية: (۱۶۶/۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمي)

بدائع الصنائع: (۳۳۳/۲) كتاب النكاح، فصل: ومنها وجوب العدل بين النساء فی حقوقهن، ط: سعيد. =

## شرافت کے تین کام

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ شرافت اور انسانیت کے چھ کام ہیں: تین حضرات کے اور

تین سفر کے۔

حضرت کے تین کام یہ ہیں: قرآن کریم کی تلاوت، مسجدوں کو آباد کرنا، ایسے دوستوں

کی جمعیت بنانا جو دین کے کاموں میں امداد کریں۔

اور سفر کے تین کام یہ ہیں: اپنا توشہ غریب پر خرچ کرنا، حسن خلق سے پیش آنا، اور

سفر کے ساتھیوں کے ساتھ مہذب، خوش طبعی کا طرز عمل رکھنا۔ (۱)

☞ وما يجب على الأزواج للنساء والعدل والتسوية بينهن فيما يملك وهو البيوتة عندها للصحة والمؤانسة لا فيما لا يملك وهو الحب والجماع؛ لأنَّ الحبَّ عمل القلب والجماع ينبغي على النشاط وكل ذلك لا يتعلق باختياره إليه. (فتاوى قاضى خان على هامش الهندية: (۱/۲۳۹) كتاب النكاح، فصل فى القسم، ط: رشيدية)

☞ الهندية: (۱/۲۴۰)، كتاب النكاح، الباب الحادى عشر فى القسم، ط: رشيدية.

☞ (لا فى المجامعة) كالمحبة بل يستحب، ويسقط حقها بمرّة، ويجب ديانة أحيانا ولا يبلغ مدة الإيلاء إلا برضاها، ويؤمر المتعبد بصحبته أحيانا، وقدره الطحاوى بيوم وليلة من كل أربع لحرية وسبع لأمة ولو تضررت من كثرة جماعه لم تجز الزيادة على قدر طاقتها، وتحتة فى الشامية: (قوله: لا فى المجامعة) لأنها تبتنى على النشاط، ولا خلاف فيه ..... (قوله: بل يستحب) أى ما ذكر من المجامعة ح ..... (قوله: ويسقط حقها بمرّة) قال فى الفتح: واعلم أن ترك جماعها مطلقا لا يحل صرح أصحابنا بأن جماعها أحيانا واجب ديانة، لكن لا يدخل تحت القضاء والليزام إلا الوطأة الأولى ولم يقدر واحدة. ويجب أن لا يبلغ به مدة الإيلاء إلا برضاها وطيب نفسها به. (الدر مع الرد: (۲/۲۰۲، ۲۰۳) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد)

☞ البحر الرائق: (۲/۲۱۸) كتاب النكاح، باب القسم، ط: سعيد.

☞ التاتارخانية: (۳/۱۶۶) كتاب النكاح، باب القسم، ط: قديمى.

(۱) وقال ربيعة بن أبى عبد الرحمن: للسفر مرؤة وللحضر مرؤة فأما المرؤة فى السفر فبذل الزاد وقلة الخلاف على الأصحاب، وكثرة المزاح فى غير مساخت الله، وأما المرؤة فى الحضر والإدمان إلى المساجد، وتلاوة القرآن وكثرة الإخوان فى الله عز وجل. (تفسير القرطبي: (۵/۱۸۹) سورة النساء: ۳۶، ط: دار الكتب المصرية القاهرة، دار إحياء التراث العربى، بيروت)

## شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا

اگر کسی نے شرعی مجبوری کی وجہ سے رمضان المبارک کا روزہ نہیں رکھا، اور وہ مجبوری ختم ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، تو اس پر کوئی شرعی مطالبہ نہیں ہے کیونکہ اس کو ادا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا، ہاں اگر مجبوری ختم ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا موقع ملا مگر اس نے سستی کی وجہ سے روزوں کی قضا نہیں کی تو یہ فریضہ اس کے ذمہ میں باقی رہے گا اور قیامت کے دن پکڑ ہوگی، اس کے بعد اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہو روزہ رکھ لے ورنہ فدیہ دے دے یا فدیہ دینے کی وصیت کرے۔ اگر اس آدمی نے وصیت نہیں کی لیکن وارث اور رشتہ داروں نے اپنی خوشی سے فدیہ ادا کر دیا تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۱)

## شوہر بحری سفر میں گم ہو جائے

”بحری سفر میں شوہر گم ہو جائے تو“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۹۲/۲)

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض أو السفر واستدام المرض والسفر حتى مات لا قضاء عليه لكنه إن أوصى بأن يطعم عنه صحت وإن لم تجب عليه ويطعم عنه من ثلث ماله فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرک من الوقت بقدر مافاتہ فيلزمه قضاء جميع ما أدرک ، فإن لم يصم حتى أدرکہ الموت فعليه أن يوصى بالفدية، كذا في البدائع فإن لم يوص و تبرع عنه الورثة جاز ولا يلزمهم من غير إيضاء، كذا في فتاوى قاضیخان. (الهندية: (۲۰۷/۱) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعدار التي تبيح الإفطار، ط: رشیدیہ)

✉ الدر المختار مع الرد: (۴۲۳/۲، ۴۲۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعید.

✉ البحر الرائق: (۲۸۳/۲، ۲۸۴) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعید.

✉ بدائع الصنائع: (۱۰۳/۲) كتاب الصوم، فصل وأما حكم الصوم الموقت إذا فات عنه وقته، ط: سعید.

✉ الفتاوى التاتارخانية: (۲۹۲/۲) كتاب الصوم، نوع من الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمی.

✉ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۵) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

## شوہر سفر میں مر جائے تو بیوی کیا کرے

شوہر اور بیوی سفر میں ساتھ تھے، شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، یا شوہر کا انتقال ہو گیا، تو دونوں صورتوں میں عورت پر عدت لازم ہے، تو اب وہ کیا کرے؟ اپنا سفر جاری رکھے یا وطن واپس ہو جائے، یا اسی جگہ پر عدت گزارے، اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ: ۱۔ جس جگہ شوہر کا انتقال ہو یا اس نے بیوی کو طلاق دی ہے، اگر وہاں سے اس کے وطن کی دوری سو استتر کلومیٹر سے کم ہے تو وطن واپس آ جائے۔

۲۔ اور اگر اس جگہ سے وطن کی دوری سو استتر کلومیٹر سے زیادہ ہے اور منزل مقصود کی دوری سو استتر کلومیٹر سے کم ہے تو سفر جاری رکھے۔ (۱)

۳۔ اور اگر دونوں طرف دوری سو استتر کلومیٹر یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اس کے شوہر نے جہاں طلاق دی یا جہاں انتقال ہوا اگر وہ جگہ رہنے کے قابل نہیں، بلکہ ویرانہ ہے، یا ویرانہ تو نہیں لیکن پر امن اور محفوظ نہیں بلکہ عزت اور عفت کے لئے خطرہ ہے، تو اگر محرم ساتھ ہے تو وطن یا منزل کا سفر کر کے عدت گزارے، اور اگر

(۱) ولو سافر بها ثم طلقها باننا أو ثلاثاً أو مات عنها وبينها وبين مصرها و مقصدها أقل من السفر إن شاءت مضت وإن شاءت رجعت سواء كانت في المصر أو غيره معها محرم أو لم يكن إلا أن الرجوع أولى ليكون الاعتداد في منزل الزوج وإن كان أحد الطرفين سفراً والآخر دونه اختارت مادونه. (الهندية: (۱/۵۳۵، ۵۳۶) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيدية)   
 الدر المختار مع الرد: (۳/۵۳۸) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۵۵)، كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الإحداد، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۵۷) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

بدائع الصنائع: (۳/۲۰۷) كتاب الطلاق، فصل وأما أحكام العدة، ط: سعيد.

فتاوى السراجية: (ص: ۴۷) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل، ط: سعيد.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۵۵۲) كتاب الطلاق، فصل فيما يحرم على المعتدة، ط: رشيدية.

محرم ساتھ نہیں ہے تو کسی قریبی امن کی جگہ جا کر عدت گزارے۔ (۱)

(ب) اور اگر کسی شہر یا گاؤں میں یہ حادثہ پیش آیا تو محرم کے ساتھ جہاں چاہے

جاسکتی ہے اور محرم نہ ہو تو وہیں عدت گزارے۔ (۲)

### شوہر غائب ہو تو بیوی نفقہ کے لئے کیا کرے

زید اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر سفر میں گیا، اور مفقود و روپوش ہو گیا، جب کہ بیوی

بچوں کے خرچ کے لئے پیسہ دے کر نہیں گیا، تو کیا اس کی جائیداد فروخت کر کے اخراجات لے سکتی ہے؟ اور اگر لے سکتی ہے تو ماہانہ کتنا لے سکتی ہے؟

مفقود و روپوش شوہر کی ملکیت میں اگر کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کو فروخت کرنے

کے بغیر اخراجات چل سکتے ہوں جیسے روپیہ اناج وغیرہ، تو اس کو خرچ کرنے کی اجازت ہے،

(۱) وإن كان كل واحد منهما سفراً فإن كانت في المفازة مضت إن شاءت أو رجعت بمحرم أو غير محرم ولكن الرجوع أولى. (الهندية: (۵۳۶/۱) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيدية)

✉ الدر المختار مع الرد: (۵۳۸/۳) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد.

✉ التاتارخانية: (۵۷/۴) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في عدتها، ط: قديمي.

✉ البحر الرائق: (۱۵۵/۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

✉ وإن كان بينها وبين مصرها ثلاثة أيام و بينها وبين مقصدها ثلاثة أيام فصاعداً فإن كان

الطلاق في المفازة أو في موضع لا يصلح للإقامة فإن خافت على نفسها أو متاعها فهي بالخيار إن

شاءت مضت وإن شاءت رجعت؛ لأنه ليس أحدهما بأولى من الآخر سواء كان معها محرم أو

لم يكن ..... واعتدت إن لم تجد محرماً بلا خلاف. الخ (بدائع الصنائع: (۱۰۷/۳)، كتاب

الطلاق، فصل وأما أحكام العدة، ط: سعيد)

(۲) (أو كانت في مصر) أو قرية تصلح للإقامة (تعدت ثمة) إن لم تجد محرماً اتفاقاً. وكذا إن

وجدت عند الإمام (ثم تخرج بمحرم) إن كان. (الدر المختار مع الرد: (۵۳۹/۳) كتاب

الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

✉ بدائع الصنائع: (۱۰۷/۳) كتاب الطلاق، فصل وأما أحكام العدة، ط: سعيد.

✉ الهندية: (۵۳۶/۱) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيدية.

✉ البحر الرائق: (۱۵۵/۴) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد.

✉ التاتارخانية: (۵۷/۴) كتاب الطلاق، نوع آخر في المطلقة تسافر في العدة، ط: قديمي.

اور اگر کوئی ایسی چیز ہو کہ فروخت کرنے کے بغیر خرچ نہیں کی جاسکتی مثلاً درخت، زمین، گاڑی وغیرہ تو وہ ان چیزوں کو فروخت نہیں کر سکتی البتہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اس معاملہ کو اسلامی ملک میں عدالت کے حج کے پاس اور غیر اسلامی ملک میں شرعی پنچائیت کے پاس پیش کرے، اور اس کے ساتھ اس کے غائب ہونے اور تاحال نکاح قائم ہونے پر دو گواہ پیش کرے، نیز قسم اٹھا کر یہ کہے کہ شوہر کی طرف سے نفقہ کا کوئی انتظام بھی نہیں ہے، اس کے بعد حج اس عورت کی طرف سے کسی کو ضامن بنائے، اور پھر قرض لے کر خرچ کرنے کا حکم دے، خرچ کی ماہانہ مقدار حالات کے لحاظ سے قاضی متعین کر دے، شوہر پر واپس آنے کے بعد اس قرض کو ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱) اور اگر حج یا شرعی پنچائیت نہ ہو، یا قرض ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو زمین وغیرہ فروخت کر کے زندگی بسر کرنے کی اجازت ہوگی۔

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا أن هنداً بنت عتبة قالت: يا رسول الله! إن أبا سفيان رجلٌ شحيح وليس يعطيني ما يكفيني و ولدي إلا ما أخذت منه وهو لا يعلم فقال: خذي ما يكفيك و ولدك بالمعروف. (صحيح البخاري: (۸۰۸/۲) كتاب النفقات، باب إذا لم ينفق الرجل فللمرأة أن تأخذ بغير علمه الخ، وفيه أيضاً قبيل ذلك الحديث: عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت جاءت هند بنت عتبة فقالت يا رسول الله! إن أبا سفيان رجلٌ مسيک فهل علی حرج إن أطعم من الذي له عيالنا قال إلا بالمعروف. (صحيح البخاري: (۸۰۷/۲) كتاب النفقات، باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها و نفقة الولد، ط: قديمي)

مشكاة المصابيح: (۲۹۰/۲) باب النفقات و حق المملوك، الفصل الأول، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۶۶) أبواب التجارات، باب مال المرأة من مال زوجها، ط: قديمي.

وتفرض لزوجة الغائب و طفله و أبويه في مال له من جنس حقيهم عند من يقربه و بالزوجة و الولادة و كذا إذا علم قاض بذلك و كفلهما و يحلفا معه أن الغائب لم يعطها النفقة لابقامة بينة على النكاح، وإن لم يخلف مالا فأقامت بينة ليفرض عليه و يأمرها بالاستدانة و لا يقضى به. و قال زفر يقضى بها لابه و عمل القضاة اليوم على هذا للحاجة، فيفتي به. وفي الدر المختار: في شرح قوله: في مال له من جنس حقيهم، كبر أو طعام، أما خلافه فيفتقر للبيع و لا يباع مال الغائب اتفاقاً. و قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: فلا تفرض لمملوكه و أخيه) المراد به كل ذي رحم محرم مما سوى قرابة الولادة؛ لأن نفقتهم لا تجب قبل القضاء، ولهذا ليس لهم أن يأخذوا من ماله شيئاً قبل القضاء إذا ظفروا به فكان القضاء في حقيهم ابتداءً إيجاباً، بخلاف الزوجة و قرابة الولادة؛ لأن لهم الأخذ قبل القضاء بلا رضاه، فيكون القضاء في حقيهم إعانة و فتوى عن القاضى كما فى الدر..... (قوله: عند أو على الخ)..... و قيد بكون المال =



= عند شخص، إذ لو كان في بيته وعلم القاضي بالنكاح فرض لها فيه؛ لأنه إيفاء لحقها لأفشاء على الزوج بالنفقة، كما لو أقر بدين ثم غاب وله من جنسه مال في بيته يقضى لصاحب الدين. بحر (رد المحتار: ۲۰۴/۳، ۲۰۵) كتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب في فرض النفقة لزوجة الغائب، ط: سعيد

☞ (قوله: وفرض لزوجة الغائب و طفله وأبويه في مال له عند من يقربه و بالزوجية ويؤخذ منها كفيل..... كما لو أقر بدين ثم غاب وله مال حاضر من جنس الدين وطلب صاحب الدين من ذلك قضى له به أصله حديث هند. (البحر الرائق: ۱۹۶/۴، ۱۹۷) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد) امرأة جاءت إلى القاضي وقالت..... وإذا غاب الرجل وله مال في يد رجل يعترف به وبالزوجية فرض القاضي في ذلك المال نفقة زوجة الغائب. (الهنديّة: ۵۴۹/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفقات، ط: رشيديه

☞ التاتارخانية: (۱۳۳/۳، ۱۳۴) كتاب النفقات، نوع آخر في فرض القاضي نفقة المرأة و كسوتها، ط: قديمي.

☞ احسن الفتاوى: (۴۶۷/۵، ۴۶۸) باب النفقة، غائب كے مال سے نفقہ، ط: سعيد.

☞ ليس لذي الحق أن يأخذ غير جنس حقه و جوزة الشافعي رحمه الله وهو الأوسع، وفي الشامية: (قوله: و جوزة الشافعي) قدمنا في كتاب الحجر إن عدم الجوز كان في زمانهم أما اليوم فالفتوى على الجواز. (الدر مع الرد: ۴۲۲/۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل: في البيع، فروع، ط: سعيد

☞ وفيها تحت (قوله: لو قضى على غائب. الخ) وقال في جامع الفصولين: قد اضطرب أرائم و بيانهم في مسائل الحكم للغائب وعليه ولم يصف ولم ينقل عنهم أصل قوى ظاهر يبنى عليه الفروع بلا اضطراب ولا اشكال فالظاهر عندي أن يتأمل في الوقائع ويحتاط ويلاحظ الحرج والضرورات فيفتى بحسبها جوازا أو فسادا مثلاً لو طلق امرأته عند العدل فغاب عن البلد ولا يعرف مكانه أو يعرف ولكن يعجز عن إحضاره أو عن أن تسافر إليه هي أو وكيله لبعده أو لمانع آخر و كذا المديون لو غاب وله نقد في البلد أو نحو ذلك ففي مثل هذا لو برهن على الغائب و غلب على ظن القاضي أنه حق لا تزوير ولا حيلة فيه فينبغي أن يحكم عليه وله وكذا للمفتي أن يفتى بجوازه دفعا للحرج والضرورات وصيانة للحقوق عن الضياع مع أنه مجتهد فيه ذهب إليه الأئمة الثلاثة رحمهم الله تعالى وفيه روايتان عن أصحابنا رحمهم الله تعالى وينبغي أن ينصب عن الغائب و كيل يعرف أنه يراعى جانب الغائب ولا يفرط في حقه واقره في نور العين قلت ويؤيده ما يأتي قريبا في المسخر وكذا ما في الفتح من باب المفقود لا يجوز القضاء على الغائب إلا إذا رأى القاضي مصلحة في حكم له وعليه فحكم فإنه ينفذ؛ لأنه مجتهد فيه. الخ. قلت وظاهره و لو كان القاضي حنفيا ولو في زماننا ولا ينافي ما مر؛ لأن تجويز هذا للمصلحة والضرورة. (رد المحتار: ۴۱۴/۵) كتاب القضاء، مطلب: المسائل التي يكون القضاء فيها على الحاضر قضاء على الغائب، ط: سعيد

☞ أحسن الفتاوى: (۴۶۹/۵) غائب كے مال سے نفقہ، باب النفقة، ط: سعيد.

## شوہر کا انتقال ہو جائے

”مکہ پہنچ کر شوہر کا انتقال ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۹/۲)

## شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے سفر کرنا

شوہر کسی مقام پر ہو اور بیوی کہیں اور مقام پر ہو، اگر اسی حالت میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ عورت وہیں عدت گزارے اگر ممکن ہو، لیکن شوہر کا منہ دیکھنے کے لئے وہاں سے نکلنا جائز نہیں۔ (۱)

## شوہر کا وطن اقامت

اگر بیوی شوہر کے وطن اقامت میں مسافت سفر طے کر کے آئے گی تو شوہر کے تابع ہونے کی وجہ سے مقیم ہو جائے گی اور پوری نماز پڑھے گی۔ (۲)

(۱) وتعدۃ المعتدة فی المكان الذی تسکنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته و فی الجامع الصغیر الحسامی: والمعبر المنزل الذی تسکن فیہ یوم الفراق..... و فی الخانیة: المعتدة لا تسافر لحج ولا لعمرة ولا یسافر بها عندنا. (التاتارخانیة: (۵۳/۲ - ۵۷) کتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون فی مسائل العدة بالحیض، نوع آخر فی بیان ما یلزم المعتدة فی عدتها، و فی المطلقة تسافر فی عدتها، ط: قدیمی)

☞ علی المعتدة أن تعتد فی المنزل الذی یضاف إليها بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت کذا فی الکافی..... المعتدة لا تسافر للحج ولا لغيره ولا یسافر بها زوجها عندنا. الخ (الهندیة: (۵۳۵/۱) کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ط: رشیدیہ)

☞ البحر الرائق: (۱۵۴/۲) کتب الطلاق، باب العدة، فصل فی الإحداد، ط: سعید.

☞ بدائع الصنائع: (۲۰۵/۳) کتاب الطلاق، فصل وأما أحكام العدة، ط: سعید.

☞ (ومعتدة موت تخرج فی الجدیدین و تبیت) أكثر اللیل (فی منزلها)؛ لأن نفقتها علیها فتحتاج للخروج، حتی لو کان عندها کفایتها صارت کالمطلقة فلا یحل لها الخروج، فتح. وجوز فی القنیة خروجها لاصلاح مالا بد لها منه کزراعة ولا وکیل لها. وتفصیله فی الشامیة.

(الدر المختار مع الرد: (۵۳۵/۳، ۵۳۶) کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ط: سعید)

(۲) کل من کان تبعاً لغيره یلزم طاعته یصیر مقيماً بإقامته و مسافراً بنیته و خروجہ إلى السفر کذا فی محیط السرخسی..... الأصل أن من یمكنه الإقامة باختياره یصیر مقيماً بنية نفسه و من لا یمكنه الإقامة باختياره لا یصیر مقيماً بنية نفسه حتی أن المرأة إذا كانت مع زوجها فی السفر =

## شوہر کو روکنے کا حق

عام حالات میں بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جانا جائز نہیں ہے، لیکن بعض صورتوں میں شوہر کی اجازت کے بغیر بھی باہر جاسکتی ہے، ان خاص صورتوں میں شوہر کو روکنے کا حق بھی نہیں ہوتا۔

۱۔ مثلاً عورت کسی محرم کے ساتھ فرض حج ادا کرنے کے لئے سفر میں جا رہی ہے تو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں، اگر شوہر اجازت دیدے بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جا کر فرض حج ادا کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

= والرقیق مع مولاه والتلمیذ مع استاذہ..... فہو لاء لایصیرون مقیمین بنية أنفسهم فی ظاہر الروایة کذا فی المحيط. (الہندیة: (۱۴۱/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

☞ وتعتبر نية الإقامة والسفر من الأصل دون التبع أى المرأة والعبد والجندي. (البحر الرائق: (۱۳۸/۲) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

☞ (والمعتبر نية المتبرع) لأنه الأصل (لا التابع كامرأة) وفاها مهرها المعجل الخ. (الدر المختار مع الرد: ۱۳۳/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۴۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ التاتارخانية: (۱۱/۲) کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لایصیر مقيماً بنية إقامته ویصیر مقيماً بنية إقامة غيره، ط: قديمی.

☞ حلبى كبير شرح منية المصلى: (ص: ۵۴۱) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها وفي النافلة لا تخرج بغير إذن الزوج. (الہندیة: (۲۱۹/۱) کتاب المناسک، ومنها المحرم للمرأة، ط: رشیدیہ)

☞ وفيه أيضاً: وليس للزوج أن يمنع..... والحج على هذا. (الہندیة: (۵۵۷/۱) کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الثانی فی السكنى، ط: رشیدیہ)

☞ التاتارخانية: (۳۲۹/۲) کتاب المناسک، الفصل الأول فی بیان شرائط الرجوب، ط: قديمی.

☞ وليس لزوجها منعها عن حجة الإسلام (قوله: وليس لزوجها منعها) أى إذا كان معها محرم وإلا فله منعها كما يمنعها عن غير حجة الإسلام. (الدر مع الرد: (۴۶۵/۲)، کتاب الحج، =

۲۔ ایک مدت کے بعد اپنے والدین کی ملاقات یا ان کی عیادت و تیمارداری کے لئے جانا چاہتی ہو، اسی طرح اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنا ہو اور شوہر اجازت نہ دے تو شوہر کی اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، اگرچہ شوہر کو راضی کر کے جانا بہتر ہے۔ (۱)

۳۔ اگر عورت کو کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہو، اور شوہر کو نہ مسئلہ معلوم ہو اور نہ ہی معلوم کرنے کی لیاقت ہو، اور وہ مسئلہ معلوم کرنے لئے جانا چاہتی ہو تو اگر شوہر اجازت دے

= وفيه أيضاً: (قوله: على فرض الكفاية) بخلاف فرض العين كالحج فلها الخروج إليه مع محرم. (رد المحتار: (۶۰۳/۳) كتاب الطلاق، الكلام على المؤنسة، ط: سعيد.

☞ البحر الرائق: (۱۹۵/۳، ۱۹۶) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد.

☞ ليس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرماً؛ لأن حقه لا يظهر في الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور. (البحر الرائق: (۳۱۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

☞ خلاصة الفتاوى: (۵۳/۲) كتاب الطلاق، جنس آخر في خروج المرأة من البيت، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹہ.

☞ وفيه أيضاً: (۲۷۷/۱) كتاب الحج، ط: مكتبة حبيبية كوئٹہ.

(۱) الصحيح أنه لا يمنعها من الخروج إلى الوالدین ولا يمنعها من الدخول عليهما في كل جمعة و في غيرهما من المحارم في كل سنة وإنما يمنعهم من الكينونة عندها وعليه الفتوى، كما في الخانية..... فعلى الصحيح المفتى به تخرج للوالدين في كل جمعة بإذنه و بغير إذنه و لزيادة المحارم في كل سنة مرة بإذنه و بغير إذنه و أما الخروج للأهل زائداً على ذلك فلها ذلك بإذنه. (البحر الرائق: (۱۹۵/۳) كتاب الطلاق، باب النفقة، ط: سعيد)

☞ الهندية: (۵۵۷/۱) كتاب الطلاق، الباب السابع عشر في النفاقات، الفصل الثاني في السكنى، ط: رشيدية.

☞ الدر مع الرد: (۶۰۳/۳) كتاب الطلاق، مطلب في الكلام المؤنسة، ط: سعيد.

☞ الخانية على هامش الهندية: (۴۲۹/۱) كتاب الطلاق، بان النفقة، ط: رشيدية.

☞ خلاصة الفتاوى: (۵۳/۲) كتاب الطلاق، جنس آخر في خروج المرأة من البيت، ط: المكتبة الحبيبية، كوئٹہ.

☞ وفي مجموع النوازل: وللرجل أن يأذن لامرأته بالخروج إلى سبعة مواضع أحدها: إلى زيارة الأبرين، و عيادتهما، أو أحدهما، و تعزيتهما، أو تعزية أحدهما، ..... ففي هذه الصور يجوز لها أن تخرج بغير إذن الزوج. (التاتارخانية: (۱۵۶/۳) كتاب النكاح، الفصل الحادي والعشرون في بيان ما يصلح للزوج، الخ، ط: قديمي)

- بہتر ورنہ اس کی اجازت کے بغیر بھی جا کر مسئلہ معلوم کرنے کی اجازت ہوگی۔ (۱)
- ۴۔ گھر گرنے کا خوف ہو تو شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکل سکتی ہے۔ (۲)
- ان حالات میں شوہر کے لئے بیوی کو روکنے کا حق نہیں ہوتا۔

## شوہر کے مرنے کی خبر دی

”مسافر نے خبر دی کہ شوہر مر گیا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۹۹/۲)

## شوہر نے سفر میں طلاق دیدی

”شوہر سفر میں مر جائے تو بیوی کیا کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۶۵/۱)

(۱) وفى البحر : له منعها من الغزل ..... ومن مجلس العلم إلا لنازلة وامتنع زوجها من سئالها. وفى الشامية : ( قوله : ومن مجلس العلم ) معطوف على قوله ” من الغزل “ ، فإن لم تقع نازلة وأرادت الخروج لتعلم مسائل الرضوء والصلاة إن كان الزوج يحفظ ذلك ويعلمها له منعها ، وإلا فالأولى أن يأذن لها أحياناً . ( الدر مع الرد : ( ۶۰۳ / ۳ ، ۶۰۴ ) كتاب الطلاق ، مطلب فى كلام المؤنسة ، ط : سعيد )

فإن أرادت أن تخرج إلى مجلس العلم بغير رضا الزوج ليس لها ذلك فإن وقعت نازلة إن سأل الزوج من العالم أو أخبرها بذلك لا يسعها الخروج وإن امتنع من السؤال يسعها الخروج من غير رضا الزوج وإن لم تقع لها نازلة لكن أرادت أن تخرج إلى مجلس العلم لتعلم مسألة من مسائل الرضوء والصلاة فإن كان الزوج يحفظ المسائل ويذكر عندها فله أن يمنعها وإن كان لا يحفظ فالأولى أن يأذن لها أحياناً ، وإن لم يأذن فلا شئ عليه . ولا يسعها الخروج ما لم يقع لها نازلة . ( البحر الرائق : ( ۱۹۵ / ۳ ) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط : سعيد )

خلاصة الفتاوى : ( ۵۳ / ۲ ) كتاب الطلاق ، جنس آخر فى خروج المرأة من البيت ، ط : المكتبة الحبيبية كوثه .

التاتارخانية : ( ۱۵۶ / ۳ ) كتاب النكاح ، الفصل الحادى والعشرون فى بيان ما يصلح للزوج ، الخ ، ط : قديمى .

(۲) إنها تخرج بغير الإذن أيضاً إذا كان فى منزل يخاف السقوط عليها . ( البحر الرائق : ( ۱۹۵ / ۳ ) كتاب الطلاق ، باب النفقة ، ط : سعيد )

التاتارخانية : ( ۱۵۶ / ۳ ) كتاب النكاح ، الفصل الحادى والعشرون فى بيان ما يصلح للزوج . الخ ، ط : قديمى .

## شہر کا رقبہ شرعی مسافت سے زیادہ ہے

ایسا شہر جس کا رقبہ (لمبائی چوڑائی) سو استتر کلومیٹر سے زیادہ لمبا ہے، اگر کوئی شخص اپنے مقام سے نکلتا ہے اور شرعی مسافت سے زیادہ مسافت طے کر لیتا ہے لیکن اپنے شہر کی حدود کو پار نہیں کر پاتا جیسا کہ بمبئی وغیرہ کا حال ہے، تو ایسی صورت میں جب تک وہ وسیع و عریض شہر کی حدود سے باہر نکل نہیں جائے گا تب تک وہ شرعی مسافر نہیں ہوگا۔ لہذا شہر کی حدود سے نکلنے سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ حدود پار کرنے کے بعد شرعی احکام جاری ہوں گے۔ (۱)

## شہر میں داخل ہونے کے وقت کی دعا

”بستی میں داخل ہونے کے وقت کی دعا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۹۹/۱)

### شہید حقیقی

شہید حقیقی کے بدن سے پہنے ہوئے شلوار، قمیص، لنگی، کرتا وغیرہ اتارا نہیں جائے

(۱) قال محمد رحمہ اللہ تعالیٰ: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا في المحيط، وفي الغياثية: هو المختار و عليه الفتوى كذا في التاتارخانية، الصحيح ما ذكر أنه يعتبر مجاوزة عمران المصر لا غير إلا إذا كان ثمة قرية أو قري متصلة بربض المصر فحينئذ تعتبر مجاوزة القرى بخلاف القرية التي تكون متصلة بفناء المصر فإنه يقصر الصلاة وإن لم يجاوز تلك القرية كذا في المحيط. (الهندية: (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: (رشيدية)

التاتارخانية: (۸، ۷/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان أن المسافر متى يقصر الصلاة، ط: قديمي.

الدر مع الرد: (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

حلبی کبیر فی شرح منیة المصلی: (۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

البحر الرائق: (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

گا، ہاں اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے کم ہیں تو مسنون عدد پورا کرنے کے لئے اور کپڑوں کا اضافہ کیا جائے گا، اسی طرح اگر اس کے کپڑے مسنون عدد سے زیادہ ہیں تو زائد کپڑا اتار لیا جائے گا، اور اگر اس کے جسم پر ایسے کپڑے ہیں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے چمڑے کا لباس پوسٹین وغیرہ تو ان کو اتار لیا جائے گا، ہاں اگر ایسے لباس کے علاوہ جسم پر اور کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوسٹین وغیرہ کو نہ اتارے۔

ٹوپی، جوتا، ہتھیار، زرہ، بم، بارود وغیرہ ہر حالت میں اتار لیا جائے گا۔ (۱)

اور شہید حقیقی کو غسل بھی نہیں دیا جائے گا، اور مستقل کفن بھی نہیں دیا جائے گا، بلکہ

جو کپڑے وہ پہنے ہوئے ہو، انہی کپڑوں میں غسل دئے بغیر جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کر دیا

(۱) (فینزع عنه مالا يصلح لكفن ويزاد) إن نقص ما عليه عن كفن السنة وينقص إن زاد لأجل إن (يتم كفنه) المسنون (قوله: فينزع عنه الخ) شروع في أحكامه، والمراد بما لا يصلح لكفن مثل الفرو والحشر والقلنسوة والخف والسلاح والدرع لا السراويل فلا ينزع في الاشبه، كذا في الهندية عن الهندوانى، وكذا لا ينزع الفرو والحشر إذا لم يوجد غيره ..... (قوله: ويزاد إن نقص) في المحيط: قيل أن قولهم يزداد وينقص، معناه يزداد ثوب جديد تكريماً وينقص ماشاؤا، وإن كان ما عليه يبلغ السنة، وقيل يزداد إذا قل وينقص إذا كثر حتى يبلغ السنة، وهذا أنسب بقوله ليتم كفنه قهستاني. قال في البحر: وأشار إلى أنه يكره أن ينزع عنه جميع ثيابه ويجدد الكفن ذكر الاسبيجاني. (الدر مع الرد: (۲/۲۵۰) كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد)

☞ الهندية: (۱/۱۶۸) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، ط: رشديه.

☞ التاتارخانية: (۲/۱۱۰، ۱۱۱) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والثلاثون فى الجنائز، قسم آخر فى تكفين الشهيد، ط: قديمى.

☞ البحر الرائق: (۲/۱۹۷) كتب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۱۸) كتاب الصلاة، باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ حلبى كبير شرح منية المصلى: (ص: ۶۰۱، ۶۰۲) كتاب الصلاة، الفصل السابع فى الشهيد، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☞ بدائع الصنائع: (۱/۳۲۳) كتاب الجنائز، فصل وأما الشهيد، ط: سعيد.

جائے گا۔ (۱)

حقیقی شہید کے جسم سے اس کا خون صاف نہیں کیا جائے گا۔ (۲)  
البتہ اگر خون کے علاوہ کوئی اور نجاست اس کے بدن یا کپڑوں کو لگ گئی ہو تو اسے

(۱) (ویصلی علیہ بلاغسل و یدفن بدمہ و ثیابہ) لحديث "زملوهم بکلومهم" . ( الدر المختار

مع الرد : ( ۲۵۰/۲ ) كتاب الصلاة ، باب الشهيد ، ط : سعيد )

و حکمہ أن لا یغسل ویصلی علیہ کذا فی محیط السرخسی ، و یدفن بدمہ و ثیابہ کذا فی

الکافی . ( الہندیة : ( ۱۶۸/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل

السابع فی الشهيد ، ط : رشیدیہ )

التاتارخانیة : ( ۱۰۷/۲ ) كتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، قسم آخر فی

بیان الأسباب المسقطہ لغسل المیت ، ط : قدیمی .

البحر الرائق : ( ۱۹۷/۲ ) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد .

حاشیة الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۵۱۸ ) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ،

المکتبة الأنصاریة ہرات افغانستان .

حلبی کبیر شرح المنیة : ( ص : ۶۰۱ ) كتاب الصلاة ، الفصل السابع فی الشهيد ، ط :

سہیل اکیدمی لاہور .

(۲) (فیکفن بدمہ) أى مع دمہ من غیر تغسیل لقولہ ﷺ زملوہم بدمائہم، فإنہ لیس کلمة تکلم

فی سبیل اللہ إلا تأتي يوم القيامة تدمی ، لونه لون الدم ، والريح ريح المسک . ( حاشیة

الطحطاوی : ( ص : ۵۱۸ ) كتاب الصلاة ، باب أحكام الشهيد ، ط : المکتبة الأنصاریة ہرات

افغانستان)

البحر الرائق : ( ۱۹۷/۲ ) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد .

( الدر المختار مع الرد : ( ۲۵۰/۲ ) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد )

حلبی کبیر شرح المنیة : ( ص : ۶۰۱ ) كتاب الصلاة ، الفصل السابع فی الشهيد ، ط :

سہیل اکیدمی لاہور .

الہندیة : ( ۱۶۸/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل السابع

فی الشهيد ، ط : رشیدیہ .

بدائع الصنائع : ( ۳۲۳/۱ ) كتاب الجنائز ، فصل وأما الشهيد ، ط : سعيد .



دھو دیا جائے گا۔ (۱)

## شہید حکمی

شہید حکمی وہ ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے مطابق آخرت میں شہادت کا درجہ نصیب ہوگا لیکن دنیا میں اس پر شہید کے احکام جاری نہیں ہوں گے، یعنی اس کو عام مسلمانوں کی طرح غسل دے کر کفن پہنا کر، جنازہ کی نماز ادا کر کے دفن کیا جائے گا۔ (۲)

## شیشہ کا موزہ

”لو ہے کا موزہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۱/۲)

- (۱) ولو كان في ثوب الشهيد نجاسة تغسل كذا في العتبية . (الهندية : ( ۱۶۸/۱ ) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل السابع فى الشهيد ، ط: رشيدية )  
 وشهادة الدنيا بعدم الغسل إلا لنجاسة أصابته غير دمه كما فى أبى السعود . (رد المحتار : (۲۵۲/۲) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد )  
 (۲) (ويغسل الشهيد) عند الإمام (إن قتل جنبا..... أو صبياً أو مجنوناً أو قتل حائضاً أو نفساء..... أو ارتث) ..... (بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل ، فيغسل ، وهو شهيد فى حكم الآخرة ، له الثواب الموعود للشهداء . (حاشية الطحطاوى : (ص : ۵۱۹ ، ۵۲۰) كتاب الجنائز ، باب أحكام الشهيد ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان )  
 الدر مع الرد : ( ۲۵۲/۲ ) كتاب الجنائز ، باب الشهيد ، ط : سعيد .  
 بدائع الصنائع : ( ۳۲۰/۱ ، ۳۲۱ ) كتاب الجنائز ، فصل وأما الشهيد ، ط : سعيد .

## ص

### صاحب ترتیب

”صاحب ترتیب“ آدمی کے لئے فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے، اور صاحب ترتیب وہ ہے جس کی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے کم ہے۔ ایسا آدمی فجر کی قضا ظہر کی قضا سے پہلے اور ظہر کی قضا عصر کی قضا سے پہلے پڑھے۔

اگر صاحب ترتیب آدمی نے ظہر کی قضا نماز فجر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو ظہر کی نماز فاسد ہو جائے گی اور فجر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد ظہر کی قضا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اسی طرح اگر عصر کی نماز کی قضا ظہر کی قضا نماز سے پہلے پڑھی تو عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی ظہر کی قضا نماز پڑھنے کے بعد عصر کی قضا نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اسی طرح دوسری نمازوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔ (۱)

(۱) والترتیب من الفائتة والوقتیة و بین الفوائت مستحق . ( البحر الرائق : ( ۷۹ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید )

☞ الترتیب بین الفروض الخمسة والوتر أداء و قضاء لازم ، يفوت الجواز بفوته ..... فلم یجز ..... فجر من تذكّر أنه لم یوتر لوجوبه عنده ..... وفي الرد : ( قوله : أداء و قضاء ) ..... فشمّل ثلاث صور : ما إذا كان الكل قضاء أو البعض قضاء والبعض أداء ، أو الكل أداء كالعشاء مع الوتر ط ، ودخل فيه الجمعة ، فإن الترتیب بینہا و بین سائر الصلوات لازم فلو تذكّر أنه لم یصل الفجر یصلیہا ولو كان الإمام یخطب . ( الدر مع الرد : ( ۲۵ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید )

☞ الہندیہ : ( ۱۲۱ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط : رشیدیہ .

☞ ( الترتیب بین الفائتة ) القلیلة وہی مادون ست صلوات ( و ) بین ( الوقتیة ) المتسع وقتہا مع تذكّر الفائتة لازم . الخ ( حاشیة الطحطاوی : ( ص : ۳۵۸ ) ، کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان )

☞ الحلبي الكبير : ( ص : ۵۲۹ ) کتاب الصلاة ، فصل فی قضاء الفوائت ، ط : سہیل اکیڈمی لاہور .

☞ فلو صلی فرضاً ذاکراً فائتة ولو كانت وترأفسد فرضہ فساداً موقوفاً ..... وإن قضی الفائتة المتروكة قبل خروج وقت الخامسة مما صلاه متذكر لها بطل وصف لأصل ما صلاه متذكراً للفائتة قبلها أي قبل قضائها . ( حاشیة الطحطاوی علی المراقی : ( ص : ۴۴۳ ، ۴۴۵ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : قدیمی )

لیکن اگر فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زیادہ ہو جائے تو اس وقت یہ ترتیب باقی نہیں رہے گی، جس ترتیب سے بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اگر کسی آدمی کی ایک نماز فوت ہوئی ہے، اور اس کو اگلی نماز ادا کرتے وقت فوت شدہ نماز یاد آئی لیکن اس نے پہلے فوت شدہ نماز نہیں پڑھی بلکہ اس نے دوسری نماز پڑھ لی تو دوسری نماز کی فرضیت سردست فاسد ہو جائے گی اسی طرح اگر تیسری نماز پڑھی ہے تو تیسری نماز بھی سردست فاسد ہو جائے گی، یہی حال چوتھی اور پانچویں نماز کا ہے، اگر پانچویں نماز کا وقت بھی نکل گیا اور پہلی فوت شدہ نماز کی قضا نہیں پڑھی گئی تو وہ تمام نمازیں جو پڑھی گئیں صحیح ہو جائیں گی اور صرف فوت شدہ پہلی ایک نماز کی قضا فرض ہوگی، کیونکہ اب یہ شخص صاحب ترتیب نہ رہا اور اس کی نمازوں میں ترتیب ساقط ہو چکی ہے کیونکہ جس طرح فوت شدہ قضا نماز اور وقتی نماز کے درمیان قضا نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے ترتیب قائم نہیں رہتی، اسی طرح ادا شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہونے سے بھی فوت شدہ نماز کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (۲)

(۱) وصیرورتھا ستا . (قوله : وصیرورتھا ستا) ای ویسقط الترتیب بصیرورة الفوائت ست صلوات لدخولها فی حد الکثرة المفضیة للخرج . (البحر الرائق : (۲/۸۴) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید )

الدر مع الرد : (۲/۶۸) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید .

حلبی کبیر : (ص : ۵۳۰) کتاب الصلاة ، فصل فی قضاء الفوائت ، ط : سهیل اکیڈمی لاہور .

حاشیة الطحطاوی : (ص : ۳۶۰) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : المكتبة الأنصاریة

هرات افغانستان .

الہندیة : (۱/۱۲۳) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط : رشیدیہ .

(۲) (أو فانت ست اعتقادیة) لدخولها فی حد التکرار المقتضی للخرج (بخرج وقت

السادسة) علی الأصح ولو متفرقة . الخ . وفی الرد : (قوله : أو فانت ست) یعنی لایلزم

الترتیب بین الفائتة والوقتیة ولابین الفوائت إذا كانت الفوائت ستا ، کذا فی النهر ..... وأطلق

الست فشمّل ما إذا فانت حقیقة أو حکما کما فی القہستانی والامداد . ومثال الحکمیة ما إذا

ترک فرضا و صلی بعدہ خمس صلوات ذاکر الہ فإن الخمس تفسد فسادا موقوفا کما سیأتی .

فالمتروكة فائتة حقیقة و حکما والخمسة الموقوفة فائتة حکما فقط . (الدر مع الرد : (۲/۶۸)

کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید ) =

مثلاً اگر کسی کی فجر کی نماز فوت ہوئی، اور فجر کی نماز فوت ہوگئی ہے یہ یاد ہوتے ہوئے بھی فجر کی نماز نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی نماز پڑھ لی تو ظہر کی نماز سردست فاسد ہوگی، پھر اگر عصر کی نماز بھی فجر کی قضا ادا کرنے سے پہلے پڑھ لی تو یہ عصر کی نماز بھی عارضی طور پر فاسد ہوگی اور یہی حال اگلے روز کی فجر کی نماز تک رہے گا۔

اور اگر پچھلے دن کی فوت ہونے والی فجر کی نماز کی قضا اس دن کی فجر سے پہلے پڑھ لی تو فجر کی فوت شدہ نماز کے بعد جتنی نمازیں پڑھی گئیں، ان سب کی فرضیت باطل ہوگئی اور وہ تمام نمازیں نفل ہو جائیں گی، اور ان سب نمازوں کا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا دوسرے دن کی فجر کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی تو تمام نمازیں صحیح ہو جائیں گی۔ (۱)

= الهندية: (۱۲۳/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ، ط: رشيدية.

فتح القدیر: (۴۲۸/۱) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، ط: رشيدية .

حاشية الطحطاوى: (ص: ۳۶۰) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

البحر الرائق: (۸۴/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد .

حلبى كبير: (ص: ۵۳۰، ۵۳۲) كتاب الصلاة، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاہور.

(۱) (وفساد) أصل (الصلاة بترك الترتيب موقوف) عند أبى حنيفة سواء ظن وجوب الترتيب أو لا (فبان كثرت و صار الفوائت مع الفائتة ستا ظهر صحتها) بخروج وقت الخامسة التى هى سادسة الفوائت؛ لأن دخول وقت السادسة غير شرط؛ لأنه لو ترك فجر يوم وأدى باقى صلواته انقلبت صحيحة بعد طلوع الشمس (وإلا) بأن لم تصر ستا (لا) تظهر صحتها بل تصير نفلا .

وفى الرد: (قوله؛ فبان كثرت) أى الصلاة التى صلاحها تاركا فيها الترتيب، بأن صلاحها قبل قضاء الفائتة ذاكرا لها، وهذا التفريع لبيان قوله موقوف. وتوضيحه أنه إذا فاتته صلاة ولو تراءف كلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكرا لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فسادا موقوفا على قضاء تلك الفائتة، فبان قضاها قبل أن يصلى بعدها خمس صلوات صار الفساد باقيا وانقلبت الصلوات التى صلاحها قبل قضاء المقضية نفلا، وإن لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة و صارت الفوائت ستا انقلبت صحيحة؛ لأنه ظهرت كثرتها ودخلت فى حد التكرار المسقط للترتيب. (الدر مع الرد: (۷۱/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: ط: سعيد) =

اور صرف ایک فوت شدہ فجر کی قضا نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کو اپنی ایک یا زیادہ فوت شدہ نمازیں (جس کی مقدار چھ سے کم ہے) نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائیں تو وہ نماز نفل ہو جائے گی، ایسی صورت میں اس نماز کو دور کعتیں پڑھ کر ختم کر دینا چاہئے پھر اس کے بعد فوت شدہ نمازوں کو ترتیب

= البحر الرائق : ( ۸۸ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید .

حاشیة الطحطاوی : ( ص : ۳۶۱ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

الہندیة : ( ۱۲۳ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط : رشیدیہ .

حلبی کبیر : ( ص : ۵۳۰ ) کتاب الصلاة ، فصل فی قضاء الفوائت ، ط : سہیل اکیڈمی لاہور .  
(۱) ( وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض و واجب و سنة ) لف نشر مرتب و جمیع اوقات العمر وقت للقضاء إلا الثلاثة المنہیة . ( الدر مع الرد : ( ۲۶ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید )

الہندیة : ( ۱۲۱ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط : رشیدیہ .

البحر الرائق : ( ۸۰ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید .

وفی الرد : ( قوله : يوم الخندق ) وذلك أن المشركين شغلوا رسول الله ﷺ عن أربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ماشاء الله تعالى فأمر بلالا فأذن ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر ثم أقام فصلى المغرب ثم أقام فصلى العشاء . ( رد المحتار : ( ۶۲ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید )

جامع الترمذی : ( ۴۳ / ۱ ) أبواب الصلاة ، باب ماجاء فی الرجل تفوته الصلاة بأیتھن يبدأ ، ط : سعید .

صحيح البخاری : ( ۵۹۰ / ۲ ) کتاب المغازی ، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب ، ط : قديمی .

حلبی کبیر : ( ص : ۵۲۹ ) کتاب الصلاة ، فصل فی قضاء الفوائت ، ط : سہیل اکیڈمی لاہور .

حاشیة الطحطاوی : ( ص : ۳۵۹ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزمه قضائها سواء ترك عمدا أو سهوا أو بسبب نوم . (الہندیة : ( ۱۲۱ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، ط : رشیدیہ )

البحر الرائق : ( ۷۹ / ۲ ) کتاب الصلاة ، باب قضاء الفوائت ، ط : سعید .

الفقه الإسلامی و أدلته : ( ۱۲۳ / ۲ ) کتاب الصلاة ، الفصل التاسع المبحث الثاني قضاء الفوائت ، ط : مكتبة حقانيه پشاور .

سے ادا کر کے وقتی نماز پڑھے۔ (۱)

اگر صاحب ترتیب آدمی کو جمعہ کی نماز پڑھتے وقت فجر کی قضا یاد آ جائے، اور جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو تو جمعہ کو چھوڑ کر پہلے فوت شدہ فجر کی نماز پڑھے، پھر اس وقت کے جمعہ کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھے، لیکن اگر جمعہ کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے تو جمعہ کو پورا کرے اور فوت شدہ فجر کی نماز کی قضا بعد میں پڑھے۔ (۲)

## صبح صادق کے بعد سفر کرنا

جو شخص صبح صادق کے وقت سفر میں نہ ہو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں بلکہ

(۱) و فی الفقہ الإسلامی و أدلتہ: ولو تذر المصلی الیسیر من الفرائت فی أثناء فرض الصلاة، ولو صباحاً أو جمعة، إماماً أو غیره، قطع صلاته و جزوا إذا لم يتم ركعة بسجدةً یا إذا كان منفرداً أو إماماً ویتبعه المأموم، فإن كان مأموماً فلا یقطع الفرائت فی وقت ضروری، فإن كان قد أتم ركعة بسجدةً یا، ندب له أن يضم إليها ركعة أخرى بنية النقل، وسلم، ورجع للفائتة، وإن تذر بعد ركعتین من الثانية أو الثالثة، أو بعد ثلاث من الرباعية أتمها؛ لأن ما قارب الشيء يعطى حكمه، ثم صلى الفرائت، ثم يعيد الحاضرة ندباً فی وقتها إن كان باقياً. الفقہ الإسلامی و أدلتہ: (۱۳۳/۲) الترتیب فی قضاء الفرائت ومتی یسقط الترتیب؟ المبحث الثانی: قضاء الفرائت، ط: مکتبہ حقانیہ، پشاور)

(۲) و فی الحجة: رجل یصلی الجمعة فتذكر أنه لم یصل صلاة الفجر فهذه المسئلة علی ثلاثة أوجه: إما أن یكون فی أول الجمعة بحيث لو قضی الفجر یدرك الجمعة ركعة منها، أو لا یدرك الجمعة ولكن یدرك الوقت، أو فی آخر الوقت بحيث لا یمكنه الظہر فی وقتها، ففی الوجه الأول بالاتفاق یقضی الفجر ویصلی الجمعة، و فی الوجه الآخر حيث یفوت الوقت بالاتفاق لا یقضی الفجر و یدرك الجمعة، وفيما إذا كان یدرك الوقت فیؤدی الظہر ولكن لا یدرك الجمعة، فعند أبی حنیفة و أبی یوسف یصلی الفجر ثم الظہر، وعند محمد یصلی الجمعة ثم یقضی الفجر. (التاتارخانية: (۶۱/۲)، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة، نوع آخر من هذا الفصل فی المتفرقات، ط: قدیمی)

☞ الحلبي كبير: (۵۶۳) كتاب الصلاة، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيذمي لاهور.

☞ الهندية: (۱۲۲/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر فی قضاء الفرائت، ط: رشيدية.

☞ رد المحتار: (۶۵/۲) كتاب الصلاة، باب قضاء الفرائت. ط: سعيد.

☞ بدائع الصنائع: (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، الفصل الثاني، كيفية

فرضيتها، ط: سعيد.

روزہ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ روزہ شروع ہوتے وقت مسافر نہیں تھا۔ (۱)

اگر کسی کا رمضان المبارک کے دن میں سفر کرنے کا پختہ ارادہ ہے رات سے نہیں تو اس آدمی کے لئے بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

جس دن سفر کرے اس دن رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس وقت ہے، جب کہ صبح صادق ہونے سے پہلے سفر کر چکا ہو اور آبادی کی حدود سے بھی نکل چکا ہو اگر پہلے سے صرف سفر کا ارادہ ہے، اور سفر کا آغاز صبح صادق کے بعد کرے، یا صبح صادق سے پہلے آبادی کی حدود سے باہر نہ نکلے، تو اس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے البتہ اس دن کے بعد سفر کے ایام میں رمضان کا روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوگی۔ (۲) باقی بعد

(۱) (قوله: لمن خاف زيادة المرض الفطر) ..... أطلق في المرض فشمّل ما إذا مرض قبل طلوع الفجر أو بعده بعد ما شرع بخلاف السفر فإنه ليس بعذر في اليوم الذي إنشأ السفر فيه ولا يحل له الإفطار وهو عذر في سائر الأيام، كذا في الظهيرية. (البحر الرائق: ۲/۲۸۱، ۲۸۲) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد

☞ (كما يجب على مقيم إتمام) صوم (يوم منه) أي رمضان (سافر فيه) أي في ذلك اليوم. وتحتة في الشامية: (قوله: كما يجب على مقيم الخ) لما قدمناه أول الفصل أن السفر لا يبيح الفطر، وإنما يبيح عدم الشروع في الصوم، فلو سافر بعد الفجر لا يحل الفطر، قال في البحر: وكذا لو نوى المسافر الصوم ليلاً وأصبح من غير أن ينقض عزمته قبل الفجر ثم أصبح صائماً لا يحل فطره في ذلك اليوم. (الدرع الرد: ۲/۴۳۱) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد

☞ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ خلاصه الفتاوى: (۱/۲۶۵) كتاب الصوم، جنس آخر، قبيل الفصل السادس في الاعتكاف، ط: المكتبة الحبيبية كوثه.

☞ الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيدية.

☞ التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي.

(۲) (قوله: وللمسافر وصومه أحب إن لم يضره) أي جاز للمسافر الفطر؛ لأن السفر لا يعرى عن المشقة فجعل نفسه عذراً ..... وفي الولوالجية: والسفر الذي يبيح الفطر هو الذي يبيح القصر. (البحر الرائق: ۲/۲۸۳) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد

☞ الهندية: (۱/۲۰۶) كتاب الصوم، الباب الخامس في الاعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيدية.

میں قضا رکھنا لازم ہوگا۔ (۱)

## صبح کے وقت کے لئے دعا

حضرت صحرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ”اے اللہ! میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما“، یعنی اگر میری امت کے لوگ دن کے ابتدائی حصہ (صبح) میں علم طلب کرنے میں مشغول ہوں یا اپنے ذریعہ معاش میں مصروف ہوں یا سفر وغیرہ کریں تو اس میں انہیں برکت حاصل ہو، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو ان کو دن کے ابتدائی حصہ میں روانہ فرماتے۔

اور حضرت صحرہؓ جو ایک بزنس مین تھے اس دعا کی برکت حاصل کرنے کے لئے اپنا تجارتی مال دن کے ابتدائی حصہ ہی میں روانہ کرتے تھے چنانچہ وہ مالدار ہوئے اور ان

= المراد سفر خاص وهو الذى تتغير به الأحكام من قصر الصلاة وإباحة الفطر الخ . (شامی: (۲/۱۲۰) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

☞ (لمسافر) سفرأ شرعياً (الفطر) يوم العذر إلا السفر كما سيجيئ . وتحتة فى الشامية: (قوله لمسافر) خبر عن قوله الاتى الفطر وأشار باللام إلى أنه منخير ولكن الصوم أفضل إن لم يضره كما سيجيئ (قوله: سفرأ شرعياً أى مقدرافى الشرع لقصر الصلاة ونحوه وهو ثلاثة أيام ولياليها.....) (قوله: إلا السفر) استثناء من عموم العذر، فإن السفر لا يبيح الفطر يوم العذر. (الدر مع الرد: (۲/۲۲۱-۲۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعید)

(۱) (وقضوا) لزوماً (ماقدروا بلا فدية و) بلا (ولاء). (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۲۳) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعید)

☞ فإن برئ المريض أو قدم المسافر وأدرك من الوقت بقدر ما فاته فيلزمه جميع ما أدرك فإن لم يصح حتى أدركه الموت فعليه أن يوصى بالفدية. (الهندية: (۱/۲۰۷) كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار، ط: رشيدية)

☞ بدائع الصنائع: (۲/۱۰۳) كتاب الصوم، ط: سعید.

☞ التاتارخانية: (۲/۲۹۲) كتاب الصوم، نوع منه، ط: قديمى.

☞ البحر الرائق: (۲/۲۸۵) كتاب الصوم، فصل فى العوارض، ط: سعید.



کے مال میں بہت اضافہ ہوا۔ (۱)

## صدقہ جاریہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں، مگر تین عمل ایسے ہیں جو ختم نہیں ہوتے ان میں سے ایک مسجد یا وہ مسافر خانہ ہے جس کو مسافروں کے لئے بنوا گیا ہو۔ (۲)

(۱) عن سخر بن وداعة الغامدي رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اللهم بارك لأمتي في بكورها، وكان إذا بعث سرية أو جيشا بعثهم من أول النهار، وكان صخر تاجراً فكان يبعث تجارته أول النهار فأثرى وكثر ماله. (مشكاة المصابيح: (۳۳۹/۲) باب آداب السفر، الفصل الثاني، ط: قديمي)   
 ✨ أبو داؤد: (۳۵۷/۱) كتاب الجهاد، باب في الابتكار في السفر، ط المكتبة الحقانية ملتان.   
 ✨ إحياء علوم الدين: (۲۳۴/۲) كتاب آداب السفر، الادب السادس، الفصل الثاني، ط: دار القلم، بيروت لبنان.

✨ سنن ابن ماجه: (۱۶۲/۲) أبواب التجارات باب ما يرجى من البركة في البكور، ط: قديمي.   
 ✨ جامع الترمذی: (۲۳۰/۱) أبواب البيوع، باب ماجاء في التبكير بالتجارة، ط: سعيد.   
 ✨ مسند أحمد: (۴۱۷/۳) رقم الحديث: ۱۵۴۸۱، ومن حديث صخر، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.   
 ✨ صحيح ابن حبان: (۶۳/۱۱) رقم الحديث: ۴۷۵۵، ذكر ما يستحب للمرء أن يكون إنشاءه الحرب وابتداء الأمور في الأسباب بالغدوات تبركا بدعاء المصطفى ﷺ، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت.   
 ✨ مسند الطيالسي: (۵۷۵/۲)، رقم الحديث: ۱۳۴۳، اللهم بارك لأمتي في بكورها. صخر الغامدي، دار هجر، بيروت.

✨ السنن الكبرى للبيهقي: (۱۲۰/۸) رقم الحديث: ۸۷۸۲، باب الوقت الذي يستحب فيه توجيه السرية، مؤسسة الرسالة، بيروت.

✨ سنن دارمی: (۲۸۳/۲)، رقم الحديث: ۲۴۳۵، باب بارك لأمتي في بكورها، ط: دار الكتاب العربي، بيروت.

(۲) سنن أبي داؤد: (۴۲/۲)، كتاب الوصايا، باب ماجاء في الصدقة عن الميت، ط: مكتبة حقانية، ملتان.   
 ✨ جامع الترمذی: (۲۵۶/۱) كتاب الأحكام، باب ماجاء في الوقف، ط: سعيد.

✨ سنن النسائي: (.....) كتاب الوصايا، فضل الصدقة عن الميت، ط: قديمي.

✨ مسند أحمد بن حنبل: (۳۷۲/۲) رقم الحديث: ۸۸۳۱، مسند أبي هريرة، ط: مؤسسة القرطبة، القاهرة.

✨ صحيح ابن خزيمة: (۱۲۲/۳) رقم الحديث: ۲۴۹۴، كتاب الزكاة، باب ذكر الدليل على أن أجر الصدقة المحبسة يكتب للمحبس بعد موته مادامت، ط: المكتب الإسلامی، بيروت. =

## صدقہ فطر اور مسافر

مسافر پر صدقہ فطر شرائط کے ساتھ واجب ہے اور وہ جہاں ہوگا وہاں کی قیمت

کے اعتبار سے صدقہ فطر ادا کرے گا۔ (۱)

☞ صحیح ابن حبان: (۲۸۶/۷) رقم الحدیث: ۳۰۱۶، کتاب الجنائز، فصل فی الموت و فی ما یتعلق به من راحة، ذکر البیان بأن عموم هذه اللفظة انقطع عمله لم یرد بها كل الأعمال، ط: مؤسسة الرسالة، بیروت.

☞ مسند أبی یعلیٰ: (۳۲۳/۱۱) رقم الحدیث: ۶۲۵۷، شہر بن حوشب عن أبی ہریرة، ط: دار المامون للتراث العربی، بیروت.

☞ السنن الكبرى للبیہقی: (۲۷۸/۶) رقم الحدیث: ۱۳۰۱۱، کتاب الوصایا، باب الدعاء للمیت، ط: دائرة المعارف ہند.

☞ شرح السنة: (۳۰۰/۱) باب من ترک علما ینتفع به، ط: المکتب الإسلامی دمشق، بیروت.  
☞ وعن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا من صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعو له. (مشکاة المصابیح: (۳۲/۱) کتاب العلم، الفصل الأول، ط: قدیمی.

☞ وعن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن مما یلحق المؤمن من عمله و حسناته بعد موته علما علمه ونشره و ولدا صالحا ترکہ أو مصحفا ورثه أو مسجدا بناه أو بیتا لابن السبیل بناه، أو نهرا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله فی صحته و حیوٰته تلحقه من بعد موته. رواه ابن ماجه و البیہقی فی شعب الإیمان. (مشکاة المصابیح: (۳۶/۱) کتاب العلم، الفصل الثالث، ط: قدیمی)

☞ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۲) مقدمة، باب ثواب معلم الناس الخیر، ط: قدیمی.

☞ الصحیح لمسلم: (۴۱/۲) کتاب الوصیة، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ط: قدیمی.

☞ رد المحتار: (۱۲۲/۴) کتاب الجہاد، مطلب فی بیان من یجرى علیہم الأجر بعد الموت، ط: سعید.

(۱) (تجب علی کل حر (مسلم)..... (ذی نصاب فاضل عن حاجته الأصلية) کدینہ و حوائج عیالہ (وإن لم ینم) کما مر. (الدر المختار مع الرد: (۳۵۸/۲، ۳۶۰)، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ط: سعید)

☞ قوله: تجب علی کل حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسکنه و ثیابه و أثاثه و فرسه و سلاحه و عبیدہ عن نفسه اهد)..... وهی وجبت لإغناء الفقیر للحدیث اغنواهم فی هذا الیوم عن المسئلة و الإغناء من غیر الغنی لا یكون و الغنی الشرعی مقدر بالنصاب و شرط أن ینكون فاضلا عن حوائجه الأصلية؛ لأن المستحق بالحاجة كالمعدوم كالماء المستحق للعطش. (البحر الرائق: (۲۵۲/۲)، کتاب الزکاة، باب صدقة الفطر، ط: سعید) =

## صدقہ فطر مسافر پر واجب ہے یا نہیں؟

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وطن میں رہتے ہوئے اس پر صدقہ فطر واجب

ہو، تو اس پر سفر کی حالت میں بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ (۱)

☞ = ومنها الغناء فلا يجب الأداء إلا على الغنى . (بدائع الصنائع : ( ۲ / ۶۹ ) كتاب الزكاة ، فصل وأما بيان من تجب عليه صدقة الفطر ، ط : سعيد )

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى : ( ص : ۵۹۵ ) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☞ الهندية : ( ۱ / ۱۹۱ ) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط : رشيدية .

☞ فتاوى قاضيخان على هامش الهندية : ( ۱ / ۲۲۷ ) كتاب الصوم ، فصل فى صدقة الفطر ، ط : رشيدية .

☞ فصل وأما مكان الأداء وهو الموضوع الذى يستحب فيه إخراج الفطر ، روى عن محمد أنه يؤدى زكاة المال حيث المال ، ويؤدى صدقة الفطر عن نفسه و عبيده حيث هو : الخ ( بدائع الصنائع : ( ۲ / ۷۵ ) ، قبيل كتاب الصوم ، ط : سعيد )

(۱) قوله : تجب على كل حر مسلم ذى نصاب فضل عن مسكنه و ثيابه و أثاثه و فرسه و سلاحه و عبيده عن نفسه اهـ ) ..... وهى وجبت لإغناء الفقير للحديث اغنورهم فى هذا اليوم عن المسئلة والإغناء من غير الغنى لا يكون والغنى الشرعى مقدر بالنصاب و شرط أن يكون فاضلا عن حوائجه الأصلية ؛ لأن المستحق بالحاجة كالمعدوم كالماء المستحق للعطش . ( البحر الرائق : ( ۲ / ۲۵۲ ) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط : سعيد )

☞ ( الدر المختار : ( ۲ / ۳۵۸ ، ۳۶۰ ) ، كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط : سعيد )

☞ المسافر والمريض إذا أفطر فى رمضان لا تبطل عنهما صدقة الفطر ؛ لأن سبب الوجوب موجود فى وقت الوجوب فى حقهما وهو طلوع الفجر يوم الفطر ..... صدقة الفطر لا تجب إلا على حر غنى مسلم ، والغنى أن يملك نصاباً أو ما قيمته قيمة النصاب فاضلاً عن مسكنه و ثيابه و أثاث بيته . الخ (الولو الجية : ( ۱ / ۲۳۳ ، ۲۳۵ ) كتاب الصوم ، وأما صدقة الفطر ، الفصل الرابع ط : مكتبة حرمين شريفين كوئٹہ )

☞ الهندية : ( ۱ / ۱۹۱ ) كتاب الزكاة ، الباب الثامن فى صدقة الفطر ، ط : رشيدية .

☞ الفتاوى الخانية على هامش الهندية : ( ۱ / ۲۲۷ ) كتاب الصوم ، فصل فى صدقة الفطر ، ط : رشيدية .

☞ خلاصة الفتاوى : ( ۱ / ۲۷۲ ) كتاب الصوم الفصل السابع فى صدقة الفطر ، ط : المكتبة حبيبية كوئٹہ .

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى : ( ص : ۵۹۵ ) كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر ، ط : المكتبة الأنصارية هرات افغانستان .

☞ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : ( ۱ / ۵۳۳ ) كتاب الزكاة ، صدقة الفطر ، ط : دار الحديث ، القاهرة . =

## صدقہ فطر میں قیمت کا حساب کس ملک کے اعتبار سے کرے

صدقہ فطر میں قیمت کے حساب سے فطرہ ادا کرتے وقت آدمی جہاں ہے وہاں کا حساب ہوگا، جہاں ادا کر رہا ہے وہاں کی قیمت کا حساب نہیں ہوگا مثلاً ایک آدمی سعودی عرب میں رہتا ہے اور اس کا صدقہ فطر پاکستان میں گندم سے ادا کیا جا رہا ہے تو پونے دو کلو گندم کی جو قیمت سعودی عرب میں ہوگی اس حساب سے پاکستانی کرنسی کے حساب سے جتنی رقم بنے گی اتنی رقم پاکستان میں ادا کرنا لازم ہوگا، اس سے کم ادا کرنے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوگا البتہ زیادہ ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔ (۱)

☞ التاتارخانیة: (۳۱۷/۲) كتاب الصوم، الفصل الثالث عشر في صدقة الفطر، ط: قديمی.  
☞ فتح باب العناية بشرح النقاية: (۵۵۰/۱) كتاب الزكاة، فصل صدقة الفطر، شروط وجوب الفطرة، ط: سعيد.

(۱) والمعتبر في الزكاة فقراء مكان المال، وفي الرصية مكان المرصی، وفي الفطرة مكان المؤدی عند محمد، وهو الأصح. وفي الرد: (قوله: مكان المؤدی) أي لا مكان الرأس الذي يؤدی عنه (قوله: وهو الأصح) بل صرح في النهاية والعناية بأنه ظاهر الرواية كما في الشرنبلالية وهو المذهب كما في البحر، فكان أولى مما في الفتح من تصحيح قولهما باعتبار مكان المؤدی عنه. قال الرحمتی: وقال في المنح في آخر باب صدقة الفطر: الأفضل أن يؤدی عن عبده وأولاده وحشمه حيث هم عند أبي يوسف وعليه الفتوى وعند محمد حيث هو. قلت: لكن في التاتارخانیة: يؤدی عنهم حيث هو وعليه الفتوى وهو قول محمد ومثله قول أبي حنيفة وهو الصحيح. (الدر مع الرد: ۳۵۵/۲، ۳۵۶) كتاب الزكاة، باب المصروف، قبيل باب صدقة الفطر، ط: سعيد

☞ وفي تقريرات الرافعی: (قوله فليراجع) المتبادر من اعتبار فقراء مكان المال مكانه وقت وجوب الزكاة، ثم رأيت في الفتح ما يدل عليه حيث قال والمعتبر في الزكاة مكان المال وفي زكاة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح مراعاة لإيجاب الحكم محل وجود سببه، اهـ تأمل. (قوله: قلت لكن الخ) فقد اختلف التصحيح فيرجع إلى ظاهر الرواية. (تقريرات الرافعی علی حاشية ابن عابدين: (۱۴۱/۲) فی آخر باب المصروف، ط: سعيد)

☞ فتاوى رحيمیه: (۱۰۳/۷، ۱۹۵) كتاب الزكاة، باب ما يتعلق في صدقة الفطر، ط: دارالاشاعت كراچی.

☞ والمعتبر في الزكاة مكان المال في الروايات كلها وفي صدقة الفطر مكان الرأس المخرج عنه في الصحيح مراعاة لإيجاب الحكم في محل وجود سببه، كذا في فتح القدير وصحح في المحيط =

## صلوٰۃ التَّسْبِيح

اگر سفر میں وقت اور فرصت ہے تو صلوٰۃ التَّسْبِيح کی نماز پڑھ سکتا ہے، ثواب ملے گا۔ (۱)

= أنه في صدقة الفطر يؤدي حيث هو ولا يعتبر مكان الرأس من العبد والولد لأن الواجب في ذمة المولى حتى لو هلك العبد لم يسقط عنه فاختلف التصحيح كما ترى فوجب الفحص عن ظاهر الرواية والرجوع إليها والمنقول في النهاية معزياً إلى المبسوط أن العبرة لمكان من تجب عليه لا بمكان المخرج عنه موافقاً لتصحيح المحيط، فكان هو المذهب ولهذا اختاره قاضي خان في فتاواه مقتصرًا عليه وحكى الخلاف في البدائع فعن محمد يؤدي عن عبيده حيث هو وهو الأصح وعند أبي يوسف حيث هم وحكى القاضي في شرح مختصر الطحاوي: إن أبا حنيفة مع أبي يوسف. (البحر الرائق: (۲/۲۵۰) كتاب الزكاة في آخر باب المصرف، ط: سعيد)

(۱) (ويأتى) المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن وقراراً وإلا) بأن كان في خوف و فرار (لا) يأتى بها هو المختار؛ لأنه ترك لعذر، تجنيس، قيل إلا سنة الفجر. وفي الرد: (قوله: هو المختار) وقيل: الأفضل ترخيصاً، وقيل: الفعل تقرباً، وقال الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير، وقيل يصلى سنة الفجر خاصة، وقيل سنة المغرب أيضاً، بحر. قال في شرح المنية والأعدل مقاله الهندواني. قلت: والظاهر أن ما في المتن هو هذا وأن المراد بالأمن والقرار والنزول، وبالخوف والقرار، السير. الخ (الدر مع الرد: (۲/۱۳۱)، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، قبيل في مطلب الوطن الأصلي دون الإقامة، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۳۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية.  
التاتارخانية: (۲/۵) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، النوع الأول في معرفة فرض المسافر، ط: قديمي.

حلبى كبير: (ص: ۵۲۵) كتاب الصلاة فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.  
حاشية الطحاوي: (ص: ۳۲۳) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

البحر الرائق: (۲/۱۳۰) كتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعيد.

## ض

## ضیافت کرنا

سفر سے واپس آنے کے بعد ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے کھانے وغیرہ پر بلانا مسنون ہے، لیکن دعوت میں جانے کے لئے ہدیہ تحائف دینے کو لازم سمجھنا غلط اور مسنون طریقہ کے خلاف ہے۔ (۱)

## ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑنا

اگر کسی آدمی نے نفل روزہ رکھا، اور اس کو کسی آدمی نے کھانے کی دعوت دی اور یہ دعوت میں شریک ہوا، تو اب اگر کھانے میں شرکت نہ کرنے سے مہمان کی دل شکنی ہوگی تو اس عذر کی وجہ سے نفل روزہ توڑنا جائز ہوگا مگر بعد میں اس روزہ کی قضا ضروری ہوگی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ دل شکنی نہیں ہوگی تو روزہ نہ توڑے۔

رمضان المبارک میں روزہ کے دوران کسی کی دعوت کو قبول کرنا اور روزہ کو توڑنا

- (۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال : لما قدم النبی ﷺ المدينة نحر جزوراً أو بقرة . ( أبو داؤد : ( ۱۷۰/۲ ) كتاب الأطعمة ، باب الطعام عند القدوم من السفر ، ط : المكتبة الحقانية ملتان )
- ☞ صحيح البخاری : ( ۲۳۳/۱ ) كتاب الجهاد ، باب الطعام عند القدوم ، ط : قديمی .
- ☞ ولو ذبح ( للضيف لا ) يحرم ؛ لأنه سنة الخليل وإكرام الضيف إكرام الله تعالى . ( الدر المختار : ( ۳۰۹/۶ ) ، آخر كتاب الذبائح ، ط : سعيد )
- ☞ مشكاة المصابيح : ( ۳۳۹/۲ ) باب آداب السفر ، الفصل الأول ، ط : قديمی .
- ☞ السنن الكبرى للبيهقي : ( ۳۹۹/۵ ) ، رقم الحديث : ۱۰۶۸۱ ، كتاب الحج ، باب الطعام عند القدوم ، ط : مجلس دائرة المعارف حيدر آباد هند .
- ☞ مستخرج أبي عوانة : ( ۴۰۰/۵ ) رقم الحديث : ۳۹۳۸ ، ابتداء كتاب البيوع ، باب ذكر الخبر الموجب على الوزن أن يرجح إذا وزن .
- ☞ شرح السنة : ( ۱۹۰/۱۱ ) ، رقم الحديث : ۲۷۶۷ ، باب من قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ، ط : المكتب الإسلامي ، دمشق بيروت .

کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔ (۱)

(۱) والصحيح من المذهب أن ينظر في ذلك إن كان صاحب الدعوة ممن يرضى بمجرد حضوره ولا يتأذى بترك الإفطار لا يفطر، وإن كان يعلم أنه يتأذى بترك الإفطار يفطر و يقضى..... وهذا كله في التطوع، فأما في الفرض والواجب لا يحل الإفطار إلا بعذر. (التاتارخانية: (۲/۲۹۰) كتاب الصوم، الفصل السابع في الأسباب المبيحة للفطر، ط: قديمي)   
 ☞ الهندية: (۱/۲۰۸) كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار، ط: رشيديه.   
 ☞ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۶۸) كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ البحر الرائق: (۲/۲۸۷)، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ط: سعيد.

☞ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيح لعدم الصوم، ط: سعيد.

ط

## طالب علم سفر کے دوران مرجائے

اگر طالب علم دین حاصل کرنے کے دوران یا اس غرض سے شروع کئے گئے سفر

کے دوران انتقال کر جائے تو وہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا۔ (۱)

البتہ دنیوی اعتبار سے تجہیز و تکفین، غسل وغیرہ اسی طرح دیا جائے گا جس طرح

عام مردوں کو دیا جاتا ہے۔ (۲)

## طلاق دے دی سفر میں

”شوہر سفر میں مرجائے تو بیوی کیا کرے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۶۵/۱)

(۱) وإلا فالمرثت شہید الآخرة، وكذا الجنب ونحوه ..... ومن مات وهو يطلب العلم، وفي الرد: (قوله: وهو يطلب العلم) بأن كان له اشتغال به تأليفاً أو تدريسا أو حضوراً فيما يظهر، ولو كل يوم درساً، وليس المراد الانهماك. (الدر مع الرد: (۲/۲۵۲) صلاة الجنائز، باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان. (۲) البحث السابع في الشهيد والمراد به الحكمي أي الذي يتعلق به نوع مخصوص من أحكام الشرع الجارية على المكلفين في الدنيا، وأما الشهيد الحقيقي الذي وعده الله الثواب المخصوص فليس ممن يتعلق به الأحكام الجارية على المكلفين غير الاعتقاد بأنه قتل في سبيل الله ومن الحق به والله أعلم بمن قتل في سبيله. (حلبى كبير: (۵۹۹) فصل في الجنائز، البحث السابع في الشهيد، ط: سهيل اكيذمي لاهور)

(أو ارتث بعد انقضاء الحرب) فسقط حكم الدنيا وهو ترك الغسل فيغسل، وهو شهيد في حكم الآخرة. (حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۱۹) باب أحكام الشهيد، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

خلاصة الفتاوى: (۱/۲۱۷) كتاب الصلاة، الجنس الأول في مسائل الشهيد، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ط: المكتبة الحبيبيه كوثه.

الدر المختار مع الرد: (۲/۲۵۲) باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱۹۸)، كتاب الجنائز، باب الشهيد، ط: سعيد.



## طلاق کی خبر بعد میں ملی

شوہر نے سفر میں طلاق دی، یا اس کا انتقال ہوا، اور بیوی کو اس کی اطلاع چند مہینے کے بعد ملی، تو اس کی عدت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جس وقت شوہر نے طلاق دی ہے یا اس کا انتقال ہوا ہے اس وقت سے حساب کرے، اگر اس حساب سے طلاق کی صورت میں تین ماہواری گزر چکی ہیں، اور وفات کی صورت میں چار مہینے دس دن گزر چکے ہیں تو عدت ختم ہوگئی، اب شروع سے دوبارہ عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر فوراً خبر ملی تو پوری عدت یا عدت کی مدت کچھ باقی ہے تو بقیہ عدت گزارنا واجب ہوگا۔ (۱)

## طلب علم کے لئے سفر کرنا

”علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۹۸/۱)

## طواف ہوائی جہاز پر سوا ہو کر کرنا

”جہاز پر سوار ہو کر طواف کرنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۲/۱)

(۱) ابتداء العدة فى الطلاق عقيب الطلاق وفى الوفاة عقيب الوفاة فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتى مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها، كذا فى الهداية . (الهندية : ۵۳۱/۱ ، ۵۳۲) كتاب الطلاق ، الباب الثالث عشر فى العدة ، ط: رشيدية

و فى الأصل لو كان الزوج غائباً فطلق امرأته أو ماتت والمرأة لا تعلم بذلك تجب العدة من وقت الطلاق والموت . ( خلاصة الفتاوى : ( ۱۱۸/۲ ) كتاب الطلاق ، الفصل الثامن فى العدة ، الجنس الثانى ، ط: المكتبة الحبيبية كوئته )

(ومبدأ العدة بعد الطلاق و) بعد (الموت) على الفور (وتنقض العدة وإن جهلت) المرأة (بهما) أى بالطلاق والموت ؛ لأنها أجل فلا يشترط العلم بمضيه سواء اعترف بالطلاق أو أنكر . ( الدر المختار مع الرد : ( ۵۲۰/۳ ) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد )

وإذا بلغ المرأة طلاق زوجها أو موته فعليها العدة من يوم مات أو طلق عندنا . وفى الصغرى : وعلمها ليس بشرط لانقضاء العدة . ( التاتارخانية : ( ۴۸/۳ ) كتاب الطلاق ، الفصل الثامن والعشرون فى العدة ، ط: قديمى )

البحر الرائق : ( ۱۴۴/۳ ) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد .

## طویل دن والے علاقے

”چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات رہتی ہے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۱/۱)

## طویل راستہ اختیار کرنا

منزل مقصود کے دو راستے ہیں ایک قریبی اور ایک دور کا ہے، قریبی راستہ سے جانا چاہتا تھا مگر طویل راستہ کو صرف اس لئے اختیار کیا تا کہ سفر کی رخصتیں مثلاً قصر وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہو جائیں تو یہ جائز ہے۔ (۱)

## طویل عرصہ شب و روز والے علاقے

جہاں پر ایک طویل عرصہ کا دن اور پھر اسی طرح رات کا سلسلہ رہتا ہے وہاں جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جاتا ہے اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزے

(۱) فإذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيام ولياليها والآخر دونها فسلک الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا هكذا فى فتاوى قاضیخان . (الهندية : ( ۱۳۸/۱ ) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط : رشیدیہ )

☞ قال أبو حنیفة: إذا خرج إلى المصر فى طریق ثلاثة أيام وأمكنه أن یصل إليه من طریق آخر فى یوم واحد قصر..... ابن سماعه: مصر له طریقان أحدهما مسيرة یوم والآخر مسيرة ثلاثة أيام ولياليها إن أخذ فى الطريق الذى هو مسيرة یوم لا یقصر، وإن أخذ فى الطريق الذى هو مسيرة ثلاثة أيام ولياليها قصر الصلاة. ( الفتاوى التاتارخانية: ( ۶/۲، ۷ ) كتاب الصلاة، الفصل الثانى والعشرون فى صلاة المسافر، نوع آخر فى بیان أدنى مدة السفر الذى یتعلق به قصر الصلاة، ط : قدیمی )

☞ الرجل إذا قصد بلدة وإلى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيام ولياليها والآخر دونها فسلک الطريق الأبعد كان مسافراً عندنا، وإن سلک الأقصر یتیم . ( البحر الرائق : ( ۱۲۹/۲ ) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعید )

☞ ولو لموضع طریقان أحدهما مدة السفر والآخر أقل قصر فى الأول لا الثانى . ( الدر المختار مع الرد : ( ۱۲۳/۲ ) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

☞ بدائع الصنائع: ( ۹۲/۱ ) كتاب الصلاة، فصل وأما بیان ما یصیر به المقیم به المسافر ، ط : سعید .

کے اوقات کا بھی تعین کیا جائے گا۔ (۱)

سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ایسے مقام کے باشندوں کو ان مقامات کے مطابق عمل کرنا چاہئے جو ان سے قریب ہیں، اور وہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

## طہارت کے لئے پانی اور مٹی نہ ملے

اگر مسافر کسی ایسی جگہ پر پہنچا کہ وہاں نہ تو وضو کرنے کے لئے پانی ہے اور نہ تیمم کرنے کے لئے مٹی ہے، مثلاً ہوائی جہاز میں ہے یا ناپاک جگہ میں مقید ہے یا ٹرین میں نہ تو پانی ہو اور نہ ہی تیمم کرنے کی کوئی صورت ہو، اور وقت نکلنے تک پانی یا مٹی ملنے کی کوئی امید بھی نہیں تو اس صورت میں تشبہ بالمصلیٰ کرے یعنی صرف نماز کی ہیئت اور شکل بنائے قیام، رکوع اور سجدہ کرے، اس میں قراءت وغیرہ کچھ بھی نہ پڑھے اور بعد میں جب پانی وغیرہ مل جائے وضو یا تیمم کر کے قضا کرے۔ (۲)

(۱) ویجری ذلک فیما لو مکث الشمس عند قوم مدة..... قال فی امداد الفتح ، قلت : و کذلک یقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة و آجال البیع والسلم والإجارة، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما یکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الأئمة الشافعية و نحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعاً فی الصلوات . (رد المحتار: (۱/۳۶۵)، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعید)

☞ نظام الفتاوی: (۱/۴۷، ۴۸) کتاب الصلاة، ط: رحمانیہ لاہور .

☞ احسن الفتاوی: (۲/۱۱۳) کتاب الصلاة، طویل النہار مقامات پر اوقات نماز و روزہ، ط: سعید .

☞ عزیز الفتاوی: (۱/۱۹۷) کتاب الصلاة، فصل فی مواقیت الصلاة، دار الاشاعت کراچی

(۲) (و المحصور فاقد) الماء والتراب (الطهورین) بأن حبس فی مکان نجس ولا یمکنه

إخراج تراب مطهر و کذا العاجز عنها لمرض (یؤخرها عنده . و قالاً : یتشبه) بالمصلین وجوبا

فیرکع ویسجد إن وجد مکاناً یابساً وإلا یؤمی قائماً ثم یعید كالصوم (به یفتی وإلیه صح

رجوعه). (الدر المختار مع الرد: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب فی

فاقد الطهورین، ط: سعید) =

ظ

## ظہر کی نماز جمعہ کے دن مسافر کب پڑھے

”جمعہ کے دن مسافر ظہر کی نماز کب پڑھے“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۶۷/۱)

☞ = الہندیۃ: (۳۱/۱) کتاب الطہارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات، ط: رشیدیہ.

☞ البحر الرائق: (۱۳۳/۱) باب التیمم، ط: سعید.

☞ وفی البحر أيضاً: (۱۶۳/۱) کتاب الطہارۃ، باب التیمم، فروع، ط: سعید.

☞ التاتاریخانیۃ: (۱۸۶/۱) کتب الطہارۃ، الفصل الخامس فی التیمم، نوع آخر فی بیان من یجوز له التیمم ومن لا یجوز له، ط: قدیمی.

ع

## عام موزہ پر مسح کا حکم

”سوتی موزہ پر مسح کا حکم“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۵۳)

## عدت میں حج کا سفر کرنا

عدت کی حالت میں عورت کے لئے سفر میں جانا جائز نہیں، یہاں تک کہ حج کے

سفر کے لئے بھی جانا جائز نہیں ہے۔ (۱)

- (۱) وتعتد المعتدة في المكان الذي تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفي الجامع الصغير للحسامي والمعتبر والمنزل الذي تسكن فيه يوم الفرقة..... وفي الخانية: المعتدة لا تسافر لحج ولا لعمرة ولا يسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۳/۵۳ - ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان ما يلزم المعتدة في عدتها الخ، ط: قديمي)
- ☐ وفيه أيضاً: وفي شرح الطحاوي: والمرأة في وجوب الحج عليها كالرجل، غير أن لها شرطين شابة كانت أو عجوزاً، أحدهما: أن يكون خروجها مع زوجها أو مع ذي رحم محرم، والشرط الثاني أن تكون خالية عن العدة، عدة وفاة كانت أو عدة طلاق، الخ. (التاتارخانية: (۲/۳۳۰) كتاب المناسك، الفصل الأول في بيان شرائط الوجوب، ط: قديمي)
- ☐ (و) مع (عدم عدة عليها مطلقاً) أية عدة كانت ابن ملك. (والعبرة لوجوبها) أي العدة المانعة من سفرها، وفي الرد (قوله: ومع عدم عدة الخ) أي فلا يجب عليها الحج إذا وجدت. (الدر مع الرد: (۲/۴۶۵)، كتاب الحج، ط: سعيد)
- ☐ وفيه أيضاً: (وتعتدان) أي معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولا يخرجان منه. (الدر مع الرد: (۳/۵۳۶)، كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)
- ☐ وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الذي يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا في الكافي..... المعتدة لا تسافر للحج ولا لغيره. الخ. (الهندية: (۱/۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيديه)
- ☐ وفيه أيضاً: (ومنها عدم قيام العدة في حق المرأة) عدة وفاة كانت أو عدم طلاق..... فلا تخرج المرأة إلى الحج في عدة طلاق أو موت الخ. (الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسك، ط: رشيديه)
- ☐ البحر الرائق: (۲/۳۱۶) كتاب الحج، ط: سعيد.
- ☐ بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل وأما شرائط فرضيته، ط: سعيد.
- ☐ فتح باب العناية: (۱/۶۰۶) كتاب الحج، ط: سعيد.

اگر وہ عدت کی حالت میں حج کے سفر کے لئے بھی جائے گی تو گنہگار ہوگی، لہذا ایسی صورت میں اس سال نہ جائے بلکہ آئندہ سال محرم کے ساتھ جائے، اور اگر حج کے لئے جانہ سکی تو حج بدل کی وصیت کر دے۔ (۱)

### عدت میں سفر کرنا

عدت کے دن گھر میں گزارنا ضروری ہیں، ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، اس لئے عدت میں سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

البتہ شدید ضرورت میں نکلنے کی اجازت ہوتی ہے، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، مثلاً ایسی ضرورت کہ اس کے لئے نکلنا ضروری ہے نہ نکلنے کی صورت میں شدید نقصان کا اندیشہ ہے، اور متبادل کوئی صورت نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کے پاس جانا یا ایسا کوئی سرکاری معاملہ ہو کہ اگر اس کے لئے عورت نہیں جائے گی تو شدید نقصان ہوگا، اور متبادل کوئی صورت نہیں، یا عدت

(۱) وأمن الطريق شرط وجوب الأداء فيجب الإيضاء إن منع المرض أو خوف الطريق أو لم يوجد زوج ولا محرم. (رد المحتار: (۲/۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

فتاویٰ رحیمیہ: (۶۶/۸) سوال نمبر: ۶۹، ضعیفہ بغیر محرم کے حج نہ کرے، کتاب الحج، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وتعتد المعتدة في المكان الذي تسكنه قبل مفارقة الزوج أو قبل موته، وفي الجامع الصغير للحسامي والمعتبر والمنزل الذي تسكن فيه يوم الفرقة..... وفي الخانية: المعتدة لا تسافر لحج ولا لعمرة ولا يسافر بها عندنا. (التاتارخانية: (۲/۵۳ - ۵۷) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض، نوع آخر في بيان ما يلزم المعتدة في عدتها الخ، ط: قديمي) وعلى المعتدة أن تعتد في المنزل الذي يضاف إليها بالسكنى حال وقوع الفرقة والموت كذا في الكافي..... المعتدة لا تسافر للحج ولا لغيره. الخ. (الهندية: (۱/۵۳۵) كتاب الطلاق، الباب الرابع عشر في الحداد، ط: رشيدية)

(وتعتدان) أي معتدة طلاق و موت (في بيت وجبت فيه) ولا يخرجان منه (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه أو (تلف مالها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه، (الدر المختار مع الرد: (۲/۵۳۶) كتاب الطلاق، فصل في الحداد، ط: سعيد)

پوری کر کے آنے کی مہلت نہیں ملتی تو ان صورتوں میں نکلنے کی اجازت ہوگی۔ (۱)

عزیز واقارب بیمار ہوں تو ان کی عیادت کے لئے عدت کے دوران جانا اور سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

## عرفات کے وقوف کے لئے ہوائی جہاز سے گذرنا

”جہاز پر سوار ہو کر عرفات سے گزرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۷۳/۱)

## علم طلب کرنے کے لئے سفر کرنا

علم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ فرض عین ۲۔ فرض کفایہ ۳۔ اور مندوب (۲)

دین کے ضروری علم مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور روزمرہ کے معاملات کے مسائل کا

(۱) وجوز فی القنیة: خروجها لإصلاح ما لا بد لها منه كزراعة..... ولا يخرجان منه (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل أو تخاف) انه دامه أو (تلف ما لها أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه. و تحته في الشامية: (قوله: لأن نفقتها عليها)..... وأما الخروج للضرورة فلا فرق فيه بينهما كما نصوا عليه فيما يأتي، فالمراد به هنا غير الضرورة. (الدر مع الرد: (۵۳۶/۳) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)

☞ (قوله: تعتدان في بيت وجبت فيه إلا أن تخرج أو ينهدم) أي معتدة الطلاق والموت يعتدان في المنزل المضاف إليهما بالسكنى وقت الطلاق والموت ولا يخرجان منه إلا لضرورة لما تلوناه من الآية..... والمراد بالانهدام خوفه كما في الظهيرية فلها الخروج إذا خافت الانهدام عليها والمراد إذا خافت على نفسها أو متاعها من اللصوص فلها التحول للضرورة، وليس المراد حصر الأعذار فيما ذكر فمنها ما في الظهيرية لو لم يكن معها أحد في البيت وهي تخاف بالليل بالقلب من أمر المبيت والموت إن كان الخوف شديداً كان لها التحول وإن لم يكن شديداً فليس لها التحول كذا في الظهيرية، وفي القنية: خرجت المعتدة لإصلاح ما لا بد لها كالزراعة وطلب النفقة وإخراج الكرم ولا وكيل لها فلها ذلك. الخ (البحر الرائق: (۱۵۲/۲) كتاب الطلاق، باب العدة، فصل في الحداد، ط: سعيد)

☞ التاتارخانية: (۵۳/۲) كتاب الطلاق، الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحیض، نوع آخر في بيان ما يلزم المعتدة في عدتها، ط: قديمی.

(۲) واعلم أن تعلم العلم يكون فرض عين وهو بقدر ما يحتاج لدينه وفرض كفاية، وهو ما زاد عليه لنفع غيره ومندوبا، وهو التبخر في الفقه و علم القلب. (الدر المختار مع الرد: (۴۲/۱) مقدمة الكتاب، مطلب في فرض الكفاية وفرض العين، ط: سعيد)

☞ التاتارخانية: (۶۵/۱) المقدمة، الفصل الثالث في فرض العين وفرض الكفاية من العلوم، ط: قديمی.

علم حاصل کرنا ہر فرد بشر پر فرض عین ہے، اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے، اور دینی علم میں تبحر و گہرائی اور تعمق پیدا کرنا مندوب ہے، لہذا اگر طالب علم کے سفر میں جانے سے والدین یا خود اس کی اولاد کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہو، یعنی والدین کے پاس ضروری اخراجات موجود ہوں، اور ضرورت کے وقت ان کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو اس صورت میں اگر فرض عین یا فرض کفایہ کا علم حاصل کرنے کی غرض سے جانا چاہے تو جاسکتا ہے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم اجازت لے کر جانا بہتر ہے۔ البتہ کسی ایسی جگہ کا سفر کرنا کہ اس میں ہلاکت کا خطرہ ہو یا اخلاقی گراؤٹ کا اندیشہ ہو، یا والدین منع کریں تو جانا جائز نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر والدین یا بچوں کے اخراجات اور ضروریات خود اس کے ذمہ ہوں اور اندیشہ ہو کہ علم حاصل کرنے کے لئے مشغول ہونے کی صورت میں ان کی کفالت نہیں کر سکے گا تو اس کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

علم مندوب میں والدین کی اطاعت ہی بہتر ہے۔ (۱)

(۱) وقال محمد رحمه الله تعالى في السير الكبير: إذا أراد الرجل أن يسافر إلى غير الجهاد لتجارة أو حج أو عمرة وكره ذلك أبواه فإن كان يخاف الضيعة عليهما بأن كانا معسرين ونفقتيهما عليه وماله لا يبقى بالزاد والراحلة ونفقتيهما فإنه لا يخرج بغير إذنهما سواء كان سفرا يخاف على الولد الهلاك فيه كركوب السفينة في البحر أو دخول البادية ماشيا في البرد أو الحر الشديدين أو لا يخاف على الولد الهلاك فيه وإن كان لا يخاف الضيعة عليهما بأن كانا معسرين ولم تكن نفقتيهما عليه إن كان سفرا لا يخاف على الولد الهلاك فيه كان له أن يخرج بغير إذنهما وإن كان سفرا يخاف على الولد الهلاك فيه لا يخرج إلا بإذنهما كذا في الذخيرة. وكذا الجواب فيما إذا خرج للثقة إلى بلدة أخرى إن كان لا يخاف عليه الهلاك بسبب هذا الخروج كان بمنزلة السفر للتجارة وإن كان يخاف عليه الهلاك كان بمنزلة الجهاد..... رجل خرج في طلب العلم بغير إذن والديه فلا بأس به ولم يكن هذا عقوقا، قيل هذا إذا كان ملتجيا فإن كان امرد صبيح الوجه فلا بأس أن يمنعه من ذلك الخروج كذا في فتاوى قاضيخان، ولو خرج إلى التعلم إن كان قدر على التعلم وحفظ العيال فالجمع بينهما أفضل ولو حصل مقدار ما لا بد منه مال إلى القيام بأمر العيال ولا يخرج إلى التعلم إن خاف على ولده، كذا في التاتارخانية ناقلا عن الينابيع. (الهندية: ۳۶۵/۵، ۳۶۶) كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون في الرجل يخرج إلى السفر ويمنعه أبواه. الخ، ط: رشيدية =



## عورت تنہا سفر نہیں کر سکتی

اگر اڑتا لیس میل (سواستتر کلومیٹر) کا سفر ہو، تو جب تک مردوں میں سے کوئی اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو، اس وقت تک عورت کے لئے سفر کرنا درست نہیں محرم کے بغیر سفر کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔ (۱)

☞ وينبغي لمريد الحج أو الغزو أن يستأذن أبويه ، فإن خرج بدون إذن مع الاحتياج إليه للخدمة أثم، وقيل يكره. والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما ، وللأب منعه إذا كان صبيح الوجه حتى يلتحي وإن استغنى عن خدمته ، كذا يستفاد من النوازل، وفي الفتاوى: الغلام إذا كان صبيح الوجه لا يخرج الأب من بيته وإن كان بالغاً كما لا يخرج بنته؛ لأن البنت يشتبهها الرجال فقط والأمرد إن كان صبيح الوجه يشتبهه الرجال والنساء معا ، فالفتنة من الجانبين. (حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۵۹۷) كتاب الحج ، المكتبة الأنصارية هرات افغانستان)

☞ وقد يتصف ..... وبالكرامة كالحج بلا إذن ممن يجب استئذانه وفي النوازل: لو كان الابن صبيحاً فلأب منعه حتى يلتحي، وتحتة في الشامية: (قوله: ممن يجب استئذانه) كأحد أبويه المحتاج إليه خدمته والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما وكذا الغريم لمديون لآمال له يقضى به، والكفيل لو بالاذن، فيكره خروجه بلا اذنهم كما في الفتح، وظاهره أن الكرامة تحريمية ولذا عبر الشارح بالوجوب. وزاد في البحر عن السير: وكذا إن كرهت خروجه زوجته ومن عليه نفقته احد. والظاهر أن هذا إذا لم يكن له ما يدفعه للنفقة في غيبته قال في البحر: وهذا كله في حج الفرض أما حج النفل فطاعة الوالدين أولى مطلقاً كما صرح به في الملتقط (قوله: حتى يلتحي) وإن كان الطريق مخوفاً لا يخرج وإن التحى، بحر عن النوازل. (الدر مع الرد: (۲/۳۵۶) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

☞ البحر الرائق: (۲/۳۰۸، ۳۰۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☞ خلاصة الفتاوى: (۱/۲۸۰) كتاب الحج ، الفصل السادس في الحظر والإباحة ، ط: مكتبة حقانيه كوثنه .

☞ شامى: (۳/۱۲۴) كتاب الجهاد ، مطلب طاعة الوالدين فرض عين ، ط: سعيد .

(۱) وعن عبد الله ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي ﷺ قال : لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة ثلاث ليال إلا ومعها ذو محرم . (الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۳) ، كتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم ، ط: قديمى )

☞ وعن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبي ﷺ قال : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلا معها ذو محرم . (صحيح البخارى: (۱/۱۴۷) أبواب تقصير الصلاة ، باب كم يقصر الصلاة ، ط: قديمى )

☞ وفيه أيضاً: (۱/۲۵۰) كتاب المناسك ، باب حج النساء ، ط: قديمى . =

اور اگر سفر اڑتا لیس میل سے کم ہے، اور راستہ میں محرم کے بغیر جانے میں عزت و عفت کا خطرہ ہے تو محرم کے بغیر جانا درست نہیں ہوگا، اور اگر راستہ میں کوئی خطرہ نہیں تو محرم کے بغیر جانا جائز ہوگا لیکن تب بھی محرم کے ساتھ جانا بہتر ہوگا۔ (۱)

جس محرم کو اللہ اور اس کے رسول کا ڈرنہ ہو، اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو تو ایسے

☞ = الصحيح لمسلم: (۱/۲۳۲، ۲۳۳) کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج و غیرہ، ط: قدیمی.

☞ سنن ابن ماجہ: (ص: ۲۰۸) کتاب المناسک، باب المرأة تحج بغير ولي، ط: قدیمی.

☞ سنن أبي داؤد: (۱/۲۴۸) کتاب الحج، باب في المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبة حقانية ملتان.

☞ جامع الترمذی: (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعيد.

☞ الدر مع الرد: (۲/۳۶۳، ۳۶۵) کتاب الحج، ط: سعيد.

☞ البحر الرائق: (۲/۳۱۳، ۳۱۵) کتاب الحج، ط: سعيد.

☞ بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) کتاب الحج، وأما شرائط فرضيته وأما الذي يخص النساء، ط: سعيد.

☞ الوالوجية: (۱/۱۳۳) کتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين، كوثته.

☞ سنن ابن ماجہ: (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک، المرأة تحج بغير ولي، ط: قدیمی.

☞ الہندیة: (۱/۱۳۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

(۱) وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم إلا مع ذي محرم. (الصحيح لمسلم: (۱/۲۳۳) کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم، ط: قدیمی)

☞ وعن أبي سعيد ..... أن لا تسافر امرأة مسيرة يومين ليس معها زوجها أو ذو محرم. (صحيح البخاری: (۱/۲۵۱) کتاب المناسک، باب حج النساء، ط: قدیمی)

☞ صحيح البخاری: (۱/۱۳۸) أبواب تقصير الصلاة، باب كم يقصر الصلاة، ط: قدیمی.

☞ سنن ابن ماجہ: (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک، المرأة تحج بغير ولي، ط: قدیمی.

☞ مؤطا مالک: (ص: ۷۳۰) کتاب الجامع، ماجاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء، ط: مير محمد كتبخانه.

محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔ (۱)

بوڑھی عورت کو بھی شوہر یا کسی محرم کے بغیر سفر نہیں کرنا چاہئے۔ (۲)

## عورت سسرال میں مقیم ہے یا مسافر

”سسرال“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۶۵/۱)

## عورت سفر میں وطن کے قریب پاک ہوئی

اگر عورت سفر شروع کرتے وقت حیض میں تھی اور ایسی جگہ پہنچ کر پاک ہوئی

جہاں سے وطن کی مسافت اڑتالیس میل (سواستتر کلومیٹر) سے کم تھی تو یہ عورت قصر نہیں

(۱) (و) مع (زوج أو محرم) ..... (غير مجوسی ولا فاسق لعدم حفظهما) و فی الرد : (قوله : ولا فاسقا) یعم الزوج والمحرم ح و قیده فی شرح اللباب بكونه ماجنا لایالی (قوله : لعدم حفظهما) ؛ لأن المجوسی یخشی علیها منه لا اعتقاده حل نکاح محرمة ، والفاسق الذی لامرؤة له كذلك ولزوجا . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۳) کتاب الحج ، ط : سعید )

☐ البحر الرائق : (۲/۳۱۵) کتاب الحج ، ط : سعید .

☐ خلاصة الفتاوی : (۱/۲۷۷) کتاب الحج ، الفصل الأول فی المقدمة و فی بیان شرائط الرجوب ، ط : المكتبة الحبیبة کوئٹہ .

☐ فتح باب العناية : (۱/۶۰۳) کتاب الحج ، ط : سعید .

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) کتاب الحج ، فصل وأما شرائط فرضيته ، ط : سعید .

☐ التاتارخانية : (۲/۳۲۹) کتاب الحج ، الفصل الأول فی بیان شرائط الرجوب ، ط : قديمی .

(۲) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزا إذا كانت بينها وبين مكة مسيرة ثلاثة أيام هكذا فی المحيط . (الهندية : (۱/۲۱۸، ۲۱۹) کتاب المناسک ، شرائط وجوبه ، ط : رشیدیہ)

☐ وفي المرأة المحرم شرط شابة كانت أو عجوزة . (خلاصة الفتاوی : (۱/۲۷۷) کتاب الحج ، الفصل الأول فی المقدمة و فی بیان شرائط الرجوب ، ط : المكتبة الحبیبة کوئٹہ)

☐ التاتارخانية : (۲/۳۲۹) کتاب الحج ، الفصل الأول فی بیان شرائط الرجوب ، ط : قديمی .

☐ فتح باب العناية : (۱/۶۰۳) کتاب الحج ، ط : سعید .

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) کتاب الحج ، فصل وأما شرائط فرضيته ، ط : سعید .

☐ منحة الخالق علی هامش البحر الرائق : (۲/۱۲۸) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط : سعید .

کرے گی بلکہ پوری نماز پڑھے گی۔ (۱)

اور اگر طہارت اور پاکی کی حالت میں سفر شروع کیا ہے، اور سفر کے دوران حیض آگیا، اور ایسی جگہ پر پہنچ کر پاک ہوئی جہاں سے وطن مسافت سفر سے کم ہے تو یہ عورت قصر کرے گی۔ (۲)

البتہ اپنے شہر میں آنے کے بعد پوری نماز پڑھے گی۔

**عورت کا سفر میں انتقال ہو جائے تو غسل کون دے گا؟**

اگر سفر کے دوران کسی عورت کا انتقال ہو جائے، اور غسل دینے کے لئے کوئی عورت

موجود ہے تو صرف عورت ہی اس کو غسل دے۔ (۳)

(۱) طہرت الحائض و بقی لمقصدھا یومان تتم فی الصحیح کصبی بلغ بخلاف کافر أسلم .

(الدر المختار مع الرد : ( ۱۳۵/۲ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

والحائض إذا طهرت و قد بقی بینھا و بین مقصدھا أقل من ثلاثة أيام تتم الصلاة هو

الصحیح ، ذکره فی الطہریریة . ( حلبی کبیر شرح منیة المصلی : ( ص : ۵۴۲ ) کتاب الصلاة ،

فصل فی صلاة المسافر ، ط : سہیل اکیڈمی لاہور )

احسن الفتاوی : ( ۸۷/۲ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .

التاتارخانیة : ( ۱۵/۲ ) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر ، نوع

آخر فی بیان من لا یصیر مقیما بنية إقامته ، الخ ، ط : قدیمی .

(۲) طہرت الحائض و بقی لمقصدھا الخ و فی الرد : ( قوله : تتم فی الصحیح ) و كأنه لسقوط

الصلاة عنها فیما مضی لم یعتبر حکم السفر فیہ فلما تأملت للأداء اعتبر من وقته ..... لكن منعها

من الصلاة ما لیس بصنعها فلغت نیتها من الأول . ( الدر مع الرد : ( ۱۳۵/۲ ) کتاب الصلاة ،

باب صلاة المسافر ، ط : سعید )

احسن الفتاوی : ( ۸۷/۲ ) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط : سعید .

ہشتی زیور حصہ دوم : ( ص : ۱۵۸ ) ، باب بست وکیم ، مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان ، ط : دارالاشاعت کراچ ۔

حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار : ( ۳۳۷/۱ ) کتاب الصلاة ، قبیل باب الجمعة ، ط :

دار المعرفة ، بیروت .

(۳) وإن ماتت المرأة فی السفر ومعها امرأة کافرة أو صبی لم یبلغ حد الشهوة فإنه یفعل بها کما

ذکرنا فی حق الرجال . ( الہندیة : ( ۱۶۰/۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی

الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط : رشیدیہ ) =

اگر خدا نخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہیں ہے تو تیمم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد ہے تو وہ تیمم کرائے اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی مرد اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے، اگر شوہر ساتھ ہے تو وہ کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمم کرادے۔ (۱)

واضح رہے کہ عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں البتہ تیمم

☞ وأما المرأة فنقول إذا ماتت المرأة في سفر فإن كان معها نساء غسلنها وليس لزوجها أن يغسلها عندنا ..... وإن لم يكن هناك نساء مسلمات و معهم امرأة كافرة علموها الغسل ويخلون بينهما حتى تغسلها و تكفنها ..... وإن لم يكن معهم نساء لا مسلمة ولا كافرة فإن كان معهم صبي لم يبلغ حد الشهوة و أطاق الغسل علموه الغسل فيغسلها و يكفنها لما بينا. (بدائع الصنائع: ( ۳۰۵/۱، ۳۰۶) صلاة الجنائز، فصل و أما بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

(۱) وإن لم يكن معها ذلك فبأنها لا تغسل ولكنها تيمم لما ذكرنا غير أن المتيمم لها إن كان محرما لها تيممها بغير خرقة وإن لم يكن لها محرما لها فمع الخرقة يلفها على كفه كما مر. (بدائع الصنائع: ( ۳۰۶/۱) صلاة الجنائز، فصل و أما بيان الكلام فيمن يغسل، ط: سعيد)

☞ ماتت بين رجال أو هو بين نساء يممه المحرم فإن لم يكن فالأجنبي بخرقة. (الدر مع الرد: ۲/۲۰۱) وفي الرد: إذا كان للمرأة محرم يممها بيده و أما الأجنبي فبخرقة على يده و يغض بصره عن ذراعها و كذا الرجل في امرأته إلا في غض البصر. (رد المحتار: ( ۱۹۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد)

☞ الخانية على هامش الهندية: ( ۱۸۷/۱) كتاب الصلاة، باب في غسل الميت وما يتعلق به الخ، ط: رشيديه.

☞ حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۲۷۱) باب أحكام الجنائز، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

☞ البحر الرائق: ( ۱۷۳/۲) كتاب الجنائز، ط: سعيد.

☞ التاتارخانية: ( ۱۰۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل الثاني والثلاثون في الجنائز، قسم آخر في بيان الأسباب المسقطه لغسل الميت، ط: قديمي.

☞ حلبى كبير: (ص: ۵۷۷) فصل في الجنائز، ط: سهيل اكيذمي لاهور.

☞ خلاصة الفتاوى: ( ۲۲۰/۱) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، جنس آخر في غسل الميت، ط: المكتبة الحبيبيه كوئته.

☞ الهندية: ( ۱۶۰/۱) كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، ط: رشيديه.

کرا سکتی ہیں۔ (۱)

## عورت کے لئے حج کا سفر کرنا

عورت کے لئے کسی محرم یا شوہر کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے، عورت پر

حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنا اور محرم کا خرچ اٹھانے پر قادر ہو۔ (۲)

(۱) لایحل للرجل غسل النساء ، وبالعکس . فتح باب العنایة بشرح النقایة : ( ۲۳۰ / ۱ ) کتاب الصلاة ، باب فی الجنائز ، ط : سعید )

❏ ولا یغسل الرجال النساء ، ولا النساء الرجال إلا معتدة الرفاة . ( التاتارخانیة : ( ۱۰۵ / ۲ ) کتاب الصلاة ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز ، الأول فی نفس الغسل ، ط : قدیمی )

❏ ویغسل الرجال الرجال ، والنساء النساء لا یغسل أحدهما الآخر . ( الہندیة : ( ۱۶۰ / ۱ ) کتاب الصلاة ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز ، الفصل الثانی فی الغسل ، ط : رشیدیہ )

❏ البحر الرائق : ( ۱۷۴ / ۲ ) کتاب الجنائز ، ط : سعید .

(۲) (و) مع (زوج أو محرم) ولو عبداً..... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (علیها) لأنه محبوس (علیها) لامرأته حرة ولو عبوزا فی سفر. وفي الرد: (قوله: مع وجوب النفقة الخ) أى فیشرط أن تكون قادرة علی نفقتها و نفقته..... فی حدیث الصحیحین: "لاتسافر امرأة ثلاثا إلا ومعها محرم" زاد مسلم فی روایة "أو زوج". (الدر مع الرد: (۲/۲۶۳، ۲۶۵) کتاب الحج، ط: سعید)

❏ وتجب علیها النفقة والراحلة فی مالها للمحرم لیحج بها و عند وجود المحرم كان علیها أن تحج حجة الإسلام وإن لم یأذن لها زوجها..... ومنها المحرم للمرأة شابة كانت أو عبوزا إذا كانت بینها و بین مكة مسيرة ثلاثة أيام ، هكذا فی المحيط . ( الہندیة : ( ۲۱۸ / ۱ ، ۲۱۹ ) کتاب المناسک ، أما شرائط وجوبه ، ط : رشیدیہ )

❏ البحر الرائق : ( ۳۱۳ / ۲ ) کتاب الحج ، ط : سعید .

❏ وأما الذى یخص النساء..... أن یكون معها زوجها أو محرم لها فإن لم یوجد أحدهما لا یجب علیها الحج..... وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ أنه قال ألا لاتحجن امرأة إلا ومعها محرم وعن النبی ﷺ أنه قال لاتسافر امرأة ثلاثة أيام إلا ومعها محرم أو زوج ولأنها إذا لم یکن معها زوج ولا محرم لا یؤمن علیها..... أن المحرم أو الزوج من ضرورات حجها بمنزلة الزاد والراحلة إذ لا یمكنها الحج بدونها كما لا یمكنه الحج بدون الزاد والراحلة . (بدائع الصنائع : ( ۱۲۳ / ۲ ) کتاب الحج ، فصل وأما شرائط فرضيته ، ط : سعید )

❏ حاشیة الطحطاوی : ( ص : ۵۹۹ ) کتاب الحج ، ط : المكتبة الأنصاریة ہرات افغانستان .

❏ التاتارخانیة : ( ۳۲۹ / ۲ ) کتاب الحج ، الفصل الأول فی بیان شرائط الوجوب ، ط : قدیمی .

اور مرد کے ذمہ حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ اپنے خرچ کے علاوہ اپنے اہل و عیال کے لئے واپس آنے تک کا خرچہ دے کر جاسکے، اور جو کچھ قرض ہو وہ سب ادا کر دے۔ (۱)

اگر عورت نے محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ جا کر حج ادا کر لیا تو حج ادا ہو گیا اور حج کا جو فرض اس کے ذمہ تھا وہ ساقط ہو گیا قیامت کے دن حج نہ کرنے کا سوال نہیں ہوگا البتہ محرم کے بغیر یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی اس سے توبہ اور استغفار کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

اگر عورت کے ذمہ حج فرض ہے، تو شوہر اس کو حج کے لئے جانے سے روک نہیں سکتا، اگر شوہر ساتھ نہ جائے تو دوسرے محرم کے ساتھ جا کر حج کر سکتی ہے۔ (۳)

- (۱) (ومنیہ القدرة علی الزاد والراحلة)..... وتفسیر ملک الزاد والراحلة أن یكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه واثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهباً و جائياً، راكباً لا ماشياً و سوى ما يقضى به ديونه ويمسك لنفقته عياله و مرمة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه كذا فی محیط السرخسی. (الہندیة: (۲۱۷/۱) كتاب المناسك، وأما شرائط وجوبه، ط: رشیدیہ)
- ☞ (ذی زاد و راحلة فضلاً عما لابد منه و نفقة عياله إلى عودہ). (تنویر الأبصار شرح الدر المختار: (۳۵۹/۲ - ۳۶۳) كتاب الحج، ط: سعید)
- ☞ البحر الرائق: (۳۱۱/۲) كتاب الحج، ط: سعید.
- ☞ بدائع الصنائع: (۱۲۲/۲) كتاب الحج، فصل وأما شرائط فرضيته، ط: سعید.
- ☞ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۸) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
- ☞ التاتارخانية: (۳۲۷/۲)، كتاب الحج، الفصل الأول فی بیان شرائط الوجوب، ط: قدیمی.
- ☞ خلاصة الفتاوى: (۲۷۶/۱) كتاب الحج، الفصل الأول، ط: المكتبة الحبيبية لاهور.
- (۲) (و) مع (زوج أو محرم)..... (مع) وجوب النفقة لمحرمها (عليها) لأنه محبوس عليها..... ولو حجت بلا محرم جاز مع الكراهة وفي الرد: (قوله: مع الكراهة) أي التحريمية للنهي في حديث الصحيحين: "لاتسافر امرأة ثلاثاً إلا و معها محرم"، زاد مسلم في رواية: "أو زوج". (الدر مع الرد: (۳۶۳/۲، ۳۶۵)، كتاب الحج، ط: سعید)
- ☞ حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.
- (۳) ولو كان معها محرم فلها أن تخرج مع المحرم في الحجة الفريضة من غير اذن زوجها عندنا. =

عورت مسافت سفر سے کم میں تنہا سفر کر سکتی ہے یا نہیں؟

”مسافت سفر سے کم میں عورت تنہا سفر کر سکتی ہے یا نہیں؟“ عنوان کے تحت

دیکھیں۔ (۱۳۳/۲)

## عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا

عورت کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر عورتوں کی معتمد جماعت کے ساتھ سفر کرنا

جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں عورتوں کی معتمد جماعت کا ذکر نہیں ہے۔ (۱)

= (بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲)، کتاب الحج، فصل: وأما شرائط فرضيته، ط: سعيد)  
 وتجب عليها النفقة والراحلة في مالها للمحرم ليحج بها وعند وجود المحرم كان عليها أن  
 تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها. (الهندية: (۲۱۹/۱)، كتاب المناسك، وأما  
 شرائط وجوبه، ط: رشيدية)

البحر الرائق: (۳۱۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

الدر المختار مع الرد: (۲۶۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى: (ص: ۵۹۹) كتاب الحج، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

التاتارخانية: (۳۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل الأول في بيان شرائط الرجوب، ط: قديمي.

خلاصة الفتاوى: (۲۷۷/۱) كتاب الحج، الفصل الأول، ط: المكتبة الحبيبية كوثه.

(۱) وأما الذي يخص النساء فشرطان أحدهما أن يكون معها زوجها أو محرم لها فإن لم يوجد  
 أحدهما لا يجب عليها الحج..... ولنا ما روى عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال  
 ألا لا تحجن امرأة إلا ومعه محرم وعن النبي ﷺ أنه قال لا تسافر امرأة ثلاثة أيام إلا ومعه محرم  
 أو زوج ولأنها إذا لم يكن معها زوج ولا محرم لا يؤمن عليها إذ النساء لحم وعلى ضم الماذب عنه  
 ولهذا لا يجوز لها الخروج وحدها والخوف عند اجتماعهن أكثر ولهذا حرمت الخلوة بالأجنبية  
 وإن كان معها امرأة أخرى والآية لا تتناول النساء حال عدم الزوج والمحرم معها لأن المرأة  
 لا تقدر على الركوب والنزول بنفسها فتحتاج إلى من يركبها وينزلها ولا يجوز ذلك لغير الزوج  
 والمحرم فلم تكن مستطاعة في هذه الحالة فلا يتناولها النص فإن امتنع الزوج أو المحرم لا يجبران  
 على الخروج. (بدائع الصنائع: (۱۲۳/۲) كتاب الحج، فصل وأما شرائط فرضيته، ط: سعيد)  
 (قوله: ومحرم أو زوج لامرأة في السفر)..... فأفاد هذا كله أن النسوة الثقات لا تكفي  
 قياسا على المهاجرة والماسورة؛ لأنه قياس مع النص ومع وجود الفارق. الخ (البحر الرائق:  
 (۳۱۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد)



## عورتوں کے لئے تبلیغی سفر کرنا

عورتوں کے لئے گھر میں رہنے میں عافیت ہے، اور علاقے میں کسی گھر میں جمع ہو کر کسی عالم دین کو بلا کر دین کا علم حاصل کرنا سنت کے مطابق ہے۔ (۱)

اور اگر کسی کی حق تلفی نہ ہو اور بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال میں خلل نہ ہو تو دور دراز مقام پر محرم یا شوہر کے ساتھ شریعت کی حدود کی پابندی کرتے ہوئے جانے کی گنجائش ہے۔ (۲)

لیکن اس کو مستقل عادت بنا لینا خطرات سے خالی نہیں ہے۔

(۱) ابن الاصبہانی قال سمعت ابا صالح ذكوان يحدث من ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قالت النساء للنبي ﷺ: غلبنا عليك الرجال، فاجعل لنا يوماً من نفسك، فوعدهن يوماً لقيهن فيه فوعظهن وأمرهن، فكان فيما قال لهن: "ما منكن امرأة تقدم ثلاثة من ولدها إلا كان لها حجابا من نار". فقالت امرأة: واثنين، فقال: واثنين. (صحيح البخاري: (۲۰/۱) كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ط: قديمي)

وقال ابن حجر رحمه الله تعالى: (قوله: فوعظهن)..... ووقع في رواية سهل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه بنحو هذه القصة، فقال: موعدهن كن بيت فلانة، فأتاهن فحدثهن. (فتح الباري: (۲۶۱/۱) كتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ط: قديمي)

مسند احمد بن حنبل: (۳۳/۳) رقم الحديث: ۱۱۳۱۲، مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ط: مؤسسة قرطبة، القاهرة.

صحيح ابن حبان: (۲۰۶/۷)، كتاب الجنائز، رقم الحديث: ۲۹۴۴، باب ذكر إيجاب الجنة لمن مات له ابنتان فاحتسب في ذلك، مؤسسة الرسالة، بيروت.

مسند أبي يعلى: (۴۶۱/۲) رقم الحديث: ۱۲۷۹، من مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، ط: دار المأمون للتراث العربي.

شرح السنة: (۴۵۴/۵) رقم الحديث: ۱۵۴۶، باب ثواب من مات له ولد فاحتسب، ط: المكتب الإسلامي، دمشق.

مسند أبي الجعد: (۱۰۳/۱)، رقم الحديث: ۶۰۸، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

سنن النساء الكبرى: (۴۵۱/۳) رقم الحديث: ۵۸۹۶، كتاب العلم، هل يجعل العالم للنساء يوماً على حدة في طلب العلم، كتاب أهل العلم بالعلم إلى البلدان، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

(۲) وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: لا تسافر المرأة ثلاثاً إلا ومعهما ذو محرم. (صحيح البخاري: (۱۳۷/۱)، أبواب تقصير الصلوة، باب كم يقصر الصلاة الخ، ط: قديمي)

وفيه أيضاً: (۲۵۰/۱) كتاب المناسك، باب حج النساء، ط: قديمي.

## عید پڑھ کر ایسے ملک پہنچا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی

”عید کا تکرار“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/۴۰۹)

### عید کا تکرار

مسافر کسی ملک میں عید کی نماز پڑھ کر اس ملک میں چلا گیا جہاں ابھی تک عید نہیں ہوئی مثلاً مکہ مکرمہ سے عید کی نماز پڑھ کر پاکستان یا بنگلہ دیش آیا ابھی تک یہاں روزہ مکمل نہیں ہوا اور شوال کا چاند نظر نہیں آیا، تو یہاں جب عید ہوگی تو اس میں شامل ہونا واجب تو نہیں ہوگا لیکن بہتر ہوگا۔ (۱)

☞ = الصحيح لمسلم: (۱/۴۳۳) كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم، ط: قدیمی۔  
 ☞ سنن أبي داؤد: (۱/۲۴۸) كتاب الحج، باب في المرأة تحج بغير محرم، ط: مكتبة حقانيه ملتان۔  
 ☞ جامع الترمذی: (۱/۲۱۸) أبواب الرضاع، باب ماجاء في كراهية أن تسافر المرأة وحدها، ط: سعيد۔

☞ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۸) كتاب المناسك، باب المرأة تحج بغير ولي، ط: قدیمی۔  
 ☞ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۶۳، ۴۶۵) كتاب الحج، ط: سعيد۔  
 ☞ البحر الرائق: (۲/۳۱۴، ۱۳۵) كتاب الحج، ط: سعيد۔  
 ☞ بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، وأما شرائط فرضيته اما الذي يخص النساء، ط: سعيد۔  
 ☞ فتاوى الولوالجية: (۱/۱۳۴) كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في السفر، ط: مكتبة الحرمين الشريفين كوئٹہ۔

(۱) کتب فقہ میں اس کی دو نظیریں ملتی ہیں: ایک عود الشمس بعد الغروب، دوسری حلال رمضان دیکھنے والے کی شہادت رد کردی گئی ہو، مسئلہ اولیٰ میں عود وقت مختلف فیہ ہے، عدم عود راجح ہے اور دوسرے مسئلہ میں بالاتفاق اس شخص پر تکمیل ثلاثین کے بعد بھی دوسروں کے ساتھ روزہ اور عید لازم ہے۔ نظیر اول کا مقتضی عرب سے پاکستان آنے والے کے حق میں عدم عود رمضان و عید ہے۔ اور نظیر ثانی کے پیش نظر اس پر صوم و عید لازم ہے۔ بظاہر مسئلہ زیر بحث کی زیادہ مشابہت نظیر ثانی کے ساتھ معلوم ہوتی ہے، اسلئے کہ غروب شمس یقینی ہے اور رویت حلال ظنی، علاوہ ازیں ہر شخص کے لیے ثبوت احکام موضع اقامت کا کلیہ اور حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”صومکم یوم تصومون و فطرکم یوم تفترون“ (رواہ الترمذی) بھی وجوب صوم و عید کو مقتضی ہے، اس لئے یہ شخص پاکستان میں آکر عید پڑھا سکتا ہے۔ مع ہذا احوط یہ ہے کہ عید کی امامت نہ کرے بلکہ بصورت اقتداء نماز عید ادا کر دے۔ (احسن الفتاویٰ: (۳/۱۳۴) عرب میں عید پڑھا کر پاکستان میں بھی پڑھا سکتا ہے، باب الجمعة والعیدین، ط: سعید)

## عید کی نماز جہاز میں پڑھنے کا حکم

”جہاز میں عید کی نماز کا حکم“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۷۳/۱)

## عید مسافر کب کرے

”مسافر عید کب کرے“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۶۱/۲)

## عیسیٰ بن ابان کا واقعہ

”واقعہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۳۹/۲)

## غ

### غریب کا بچہ

اگر اپنے بچوں کو کچھ خرید کر دیا ہے، اور وہاں کسی غریب آدمی کا بچہ موجود ہے تو اس کو بھی کچھ ضرور دیا کرے، بڑا ثواب ہوگا، ورنہ دور جا کر خریدے اور پوشیدہ طور پر کھلا دے تاکہ غریب بچہ کو حسرت نہ ہو۔ (۱)

### غسل خانہ

ریل یا جہاز کے غسل خانوں کو گندہ کر دینا جس سے بعد میں آنے والوں کو نفرت

(۱) قال : ان استقرضك أقرضته ..... وإن اشتریت فاکتمة فأهدھا له ، وإن لم تفعل فأدخلھا سرا ولا ینخرج بها ولدک لیغیظ بها ولده . (فتح الباری شرح صحیح البخاری : (۵۳۷/۱۰) کتاب ..... ، باب ..... ، دار الفکر ، بیروت)

کشف الباری عمافی صحیح البخاری : (...../۳۸۹) کتاب الأدب ، باب : حق الجوارنی القرب کے تحت ”پڑوسی کے حقوق کی تفصیل“ ، مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

تفسیری قرطبی : (۱۸۸/۵) حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فی مرافق الجار ، سورة النساء : ۳۶ ، ط : دار الکتب المصریة ، القاہرة .

ہو، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ (۱)

## غسل کی نیت سے تیمم کرنا

اگر کسی ایسے آدمی پر غسل واجب ہو جو پانی کے استعمال پر قادر نہیں تو وہ غسل کی نیت سے تیمم کر لے کافی ہے، جب تک دوبارہ غسل واجب نہ ہو پہلے والا تیمم کافی ہے۔

وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے، صرف نیت

کا فرق ہے۔ (۲)

جو شخص وضو اور غسل کرنے سے معذور ہے وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں

غسل کی نیت سے ایک ہی تیمم کر لے کافی ہے، غسل کی نیت سے تیمم کرنے کے بعد وضو کی

(۱) واعلم أن الشخص يوجر على إمطة الأذى و كل ما يوذى الناس في الطريق، وفيه دلالة على أن طرح الشوك في الطريق والحجارة والكناسة والمياه المفسدة للطرق و كل ما يوذى الناس يخشى العقوبة عليه في الدنيا والآخرة. ولا شك أن نزع الأذى عن الطريق من أعمال البر وإن أعمال البر تكفر السيئات و توجب الغفران ولا ينبغي للعاقل أن يحقر شيئاً من أعمال البر إماما كان من شجر قطعه والقاء وإما ما كان موضوعاً فأماطه. (عمدة القارى شرح صحيح البخارى: (۳۱۹/۱۹) كتاب المظالم والغصب، باب من أخذ الغصن وما يوذى الناس في الطريق فرمى به، ط: (ماخوذ از مكتبه شامله)

و عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ، الإيمان بضع وسبعون أو بضع وستون شعبة فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إمطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان. (الصحيح لمسلم: (۴۷/۱) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمي)

و قال النووي في شرحه: (قوله ﷺ: وأدناها إمطة الأذى عن الطريق) أى تنخيته و إبعاده، والمراد بالأذى كل ما يوذى من حجر أو مدر أو شوك وغيره. (الشرح الكامل للنزوى بهامش صحيح مسلم: (۴۷/۱، ۴۸) كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها الخ، ط: قديمي)

جامع الترمذى: (۱۷۲/۱) أبواب البر والصلة، باب ماجاء فى صنائع المعروف و فى باب ماجاء فى إمطة الأذى عن الطريق، ط: سعيد.

أبوداؤد: (۳۶۵/۲) كتاب الأدب، باب فى إمطة الأذى، ط: المكتبة الحقانيه، ملتان.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۶۲) أبواب الأدب، باب إمطة الأذى عن الطريق، ط: قديمي.

(۲) (والتيمم فى الجنابة والحدث سواء) أى صفة التيمم لمن عليه الغسل ولمن عليه الرضوء واحده وهى الضربتان لمسح العضوين لما فى الصحيحين من حديث عمار بن ياسر. الخ (حلبى

كبير: (ص: ۸۰، ۸۱) كتاب الطهارة، فصل فى التيمم، ط: سنيلى اكيڈمى لاهور) =

نیت سے دوبارہ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

ہاں اگر غسل کی نیت سے تیمم کرنے کے بعد تیمم ٹوٹ گیا تو نماز سے پہلے وضو کی

☞ حدثنا محمد بن سليمان الانباري..... فقال له أبو موسى: ألم تسمع قول عمار لعمر بعثني رسول الله ﷺ في حاجة فاجنبت فلم أجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تتمرغ الدابة ثم أتيت النبي ﷺ فذكرت ذلك له فقال إنما يكفيك أن تصنع هكذا فضرب بيده على الأرض ففضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه على شماله على الكفين ثم مسح وجهه فقال له عبد الله أفلم تر عمر لم يقنع بقول عمار. (أبو داؤد: ۵۲/۱) كتاب الطهارة باب التيمم، ط: مكتبة حقانيه ملتان.

☞ صحيح البخاري: (۴۸/۱) كتاب التيمم، باب هل ينفخ في يديه بعد ما يضرب بهما الصعيد للتيمم، ط: قديمي.

☞ سنن ابن ماجه: (ص: ۴۲) كتاب الطهارة، باب ماجاء في التيمم ضربة واحدة، ط: قديمي.

☞ الصحيح لمسلم: (۱۶۱/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

☞ ولا يجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا في التبيين. (الهندية: ۲۶/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ط: رشيديه

☞ ولو كان يجد الماء إلا أنه مريض فخاف إن استعمل الماء اشتد مرضه تيمم، ولو خاف الجنب إن اغتسل أن يقتله البرد أو يمرضه، تيمم بالصعيد. (الهداية: ۴۹/۱) باب التيمم، ط: مكتبة شركت علميه، ملتان)

☞ ويجوز التيمم إذا خاف الجنب إن اغتسل بالماء. الخ (الهندية: ۲۸/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ط: رشيديه

☞ والحدث والجنابة فيه سواء، وكذا الحيض والنفاس. (الهداية: ۵۰/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: مكتبة شركت علميه، ملتان)

(۱) ولا يجب التمييز بين الحدث والجنابة حتى لو تيمم الجنب يريد به الوضوء جاز كذا في التبيين. (الهندية: ۲۶/۱) كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ط: رشيديه

☞ وصح تيمم جنب بنية الوضوء به يفتى. وفي الشامية: (قوله بنية الوضوء) يريد به طهارة الوضوء، لما علمت اشتراط النية للتطهير. وأشار إلى أنه لا تشترط نية التمييز بين الحدثين خلافا للجصاص كما مر، فيصح التيمم عن الجنابة بنية رفع الحدث الأصغر..... إذا كان به حدثان كالجنابة وحدث يوجب الوضوء ينبغي أن ينوي عنهما، فإن نوى عن أحدهما لا يقع عن الآخر لكن يكفي تيمم واحد عنهما اهـ. فقوله لكن يكفي، يعني لو تيمم الجنب عن الوضوء كفي و جازت صلاته ولا يحتاج أن يتيمم للجنابة وكذا عكسه. الخ (الدر مع الرد: ۲۴۸/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد

☞ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۸۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: المكتبة الأنصارية هرات افغانستان.

نیت سے دوبارہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

جیسا کہ بے وضو آدمی پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ پانی نہ ملنے کی صورت میں غسل کے لئے تیمم کر سکتا ہے۔ (۲)

## غسل کے لئے پانی خریدنا

”پانی خریدنا“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

## غیر قانونی طور پر رہنے والے کے لئے قصر کا حکم

مثلاً ایک آدمی سعودی عرب جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے قانونی طور پر ایک ماہ ٹھہرنے کی اجازت ہے، لیکن وہ خفیہ طور پر قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک ماہ سے زیادہ رہتا ہے۔

تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ آدمی سعودی عرب کے کسی خاص شہر یا قصبہ

(۱) فلو تیمم للجنابة ثم أحدث صار محدثاً لاجنباً، فيتوضأ. الخ، وتحتہ فی الشامیة: (والتفصیل فی الشامیة: قوله: فلو تیمم الخ) ..... (قوله: فيتوضأ الخ). (الدر مع الرد: (۲۵۵/۱) کتاب الطہارة، باب تیمم، ط: سعید)

(۲) وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم الغائط أو لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيداً طيباً. الآية. (سورة النساء: ۴۳)

صحیح البخاری: (۶۵۹/۲) کتاب التفسیر، سورة النساء، باب تفسیر قوله: وإن كنتم على سفر، ط: قدیمی.

وعن عمران بن حصين الخزاعي أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً معتزلاً لم يصل في القوم فقال يا فلان ما منعك أن تصلي في القوم فقال: يا رسول الله! أصابتني جنابة ولا ماء قال عليك بالصعيد، فإنه يكفيك. (صحیح البخاری: (۵۰/۱) کتاب تیمم، باب، ط: قدیمی)

أبو داؤد: (۵۳/۱) کتاب الطہارة، باب الجنب يتيمم، ط: حقانيه ملتان.

الصحيح لمسلم: (۱۶۱/۱) باب تیمم، ط: قدیمی.

والحدث والجنابة فيه سواء وكذا الحيض والنفاس لما روى أن قوماً جاؤا إلى رسول الله ﷺ وقالوا إنا قوم نسكن هذه الرمال ولا نجد الماء شهراً أو شهرين و فينا الجنب والحائض والنفاس فقال عليهم بأرضكم. (الهداية: (۵۰/۱) کتاب الطہارة، باب تیمم، ط: مکتبه شرکت علمیه ملتان)

میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر چکا ہے، تو وہ اس شہر میں مقیم ہو گیا ہے۔ (۱)

اب یہ شخص جب تک اس جگہ سے دوسری جگہ سفر نہیں کرے گا تو اس کا وطن اقامت ختم نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر کذا فی الهدایة. (الہندیة: (۱/۱۳۹) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)   
 قصر الفرض الرباعی حتی یدخل مصره أو ینوی الإقامة نصف شهر ببلد أو قرية. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۲۸-۱۳۱) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

(۲) (أو ینوی إقامة نصف شهر) حقيقة أو حکماً لما فی البزازیة و غیرها. لو دخل الحاج الشام و علم أنه لا ینخرج إلا مع القافلة فی نصف شوال أتم؛ لأنه کناوی الإقامة (بموضع) واحد (صالح لها) من مصر أو قرية. (الدر المختار مع الرد: (۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)   
 حلی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔   
 الولوالجیة: (۱/۱۳۳) کتاب الطہارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبۃ الحرمین الشریفین کوئٹہ۔

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۳۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبۃ الأنصاریة ہرات افغانستان۔

الفتاوی القاضیخان علی ہامش الہندیة: (۱/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ۔   
 (۲) (قوله: و یبطل الوطن الأصلي بمثله لا السفر و وطن الإقامة بمثله و السفر و الأصلي)..... و أما وطن الإقامة فهو الوطن الذي یقصد المسافر الإقامة فیہ و هو صالح لها نصف شهر و هو ینتقض بواحد من ثلاثة بالأصلی؛ لأنه فوقه و بمثله و بالسفر؛ لأنه ضده. الخ (البحر الرائق: (۲/۱۳۶) کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

و یبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلی و) بإنشاء (السفر) و تحته فی الشامیة: (قوله: و یبطل وطن الإقامة) یسمى أيضاً الوطن المستعار و الحادث و هو ما خرج إلیہ بنية إقامة نصف شهر سواء كان بینہ و بین الأصلي مسیرة سفر أو لا..... (قوله: و بإنشاء السفر) ای منه و کذا من غیرہ إذ الم یمر فیہ علیہ قبل سیر مدة السفر. الخ (الدر مع الرد: (۲/۱۳۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۳۹) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: المکتبۃ الأنصاریة ہرات افغانستان۔

الولوالجیة: (۱/۱۳۵) کتاب الطہارة، الفصل الثانی عشر فی السفر، ط: مکتبۃ الحرمین الشریفین کوئٹہ۔

اس لئے یہ اس جگہ پر خفیہ طور پر رہتے ہوئے بھی پوری نماز پڑھے گا، خفیہ طور پر رہنا اس پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

اور اگر اس نے کسی شہر یا قصبہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو وہ مسافر ہے اور قصر نماز پڑھے گا۔ (۱)

## غیر مسلم سے پانی لے کر وضو کرنا

اگر کسی اسٹیشن یا کسی جگہ پر پانی دینے والے غیر مسلم ہیں تو ان سے پانی لے کر وضو کر لینا چاہیے، ہاں اگر یقین ہے کہ ان کا پانی یا برتن ناپاک ہے تو تیمم کرنا جائز ہے۔ (۲)

= الہندیہ: (۱/۱۳۲) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ.

بدائع الصنائع: (۱/۱۰۳) کتاب الصلاة، ط: سعید.

(۱) (فیقصر ان نوى) الإقامة (فی أقل منه) أى فی نصف شهر. (الدر المختار مع الرد:

(۲/۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

وقيد بنصف شهر؛ لأن نية إقامة مادونها لا توجب الإتمام. (البحر الرائق: (۲/۱۳۱)

کتاب الصلاة، باب المسافر، ط: سعید)

وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يوماً قصر، كذا فی الهدایة. (الہندیہ: (۱/۱۳۹)

کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)

حلبی کبیر: (ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۳۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط:

المکتبة الأنصاریة ہرات افغانستان.

(۲) الآیة سیقت لیان الطہارة الحکمیة فکان التقدير فلم تجدوا ماء محللا للصلاة فإن وجود

الماء النجس لا یمنعه من التیمم إجماعاً. (البحر الرائق: (۱/۱۳۹) کتاب الطہارة، باب

التیمم، ط: سعید)

(قوله: وهو كالتراب) ولو تیمم بتراب المقبرة إن غلب علی ظنه نجاسته لا یجوز کمن

غلب علی ظنه نجاسة الماء وإلا فیجوز. (حاشیة الطحطاوی: (ص: ۹۵) کتاب الطہارة،

باب التیمم، ط: المکتبة الأنصاریة ہرات افغانستان)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۱/۱۵۸) کتاب الطہارة، ریل سے متعلق مسائل نماز، وضو اور تیمم، ط: دار الحدیث ملتان۔ =



عام طور پر اسٹیشن وغیرہ پر جو پانی ملتا ہے وہ پاک ہوتا ہے، اور اس کا برتن بھی۔ اس لئے ثبوت اور دلیل کے بغیر ناپاک ہونے کا شبہ نہیں کرنا چاہیے۔ (۱)

☞ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ غیر مسلم شیعہ اور مرزائی سے وضو کے لیے پانی لینے کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ: شیعہ اور قادیانی زندقہ ہیں..... البتہ ان سے پانی لینا غنی اور فقیر سب کے لیے جائز ہے۔ لأنہ قبل قبض الزندیق إن لم یکن مملو کا لأحدٍ فللاباحہ الأصلیة فالأذن دلالة. (احسن الفتاوی: (۴۶/۲) کتاب الطہارة، باب المیاء، شیعہ یا مرزائی سے پانی لیکر وضو کرنا، ط: سعید)

☞ جواہر الفقہ: (۶۳/۳) پانی اور تیمم اور نماز کے متعلق مسائل، رسالہ رفیق سفر مع احکام سفر و آداب السفر، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☞ و كان الأولون یكتفون بالتمیم ویغنون أنفسهم عن نقل الماء ولا یبالون بالوضوء من الغدران ومن المیاء کلها ما لم یتیقنوا نجاستها حتی ترضأ عمر رضی اللہ عنہ من ماء فی جرة نصرانیة. (إحیاء علوم الدین: (۲۳۶/۲) کتاب آداب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، ط: دار القلم، بیروت)

(۱) ولز شك فی نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم یعتبر، وتمامه فی الأشباه. وفي الشامیة: (قوله ولز شك الخ) فی التاتارخانیة: من شك فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر ما لم یتیقن، وكذا الابار والحياض والجباب الموضوعة فی الطرقات ویستقی منه الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما یتخذوه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمین كالسمن والخبز والأطعمة والثياب الخ. (الدر مع الرد: (۱۵۱/۱) كتاب الطہارة، قبیل مطلب فی أبحاث الغسل، ط: سعید)

☞ وفي الأصل: الكوز الذي یوضع فی نواحي البيت لیغترف به من الحب فإن له أن یشرب منه ویتوضأ منه ما لم یعلم أن به قدرا. (التاتارخانیة: (۱۵۰/۱) كتاب الطہارة، الفصل الرابع، نوع آخر فی الجباب والأوانی، ط: قدیمی)

نیت کرے گا تو مستقیم بن جائے گا اور نماز پوری پڑھے گا۔ (۱)  
 اگر ایک آدمی کے دو مکان ہیں اور دونوں کے درمیان سو استر کو میسر یا اس سے  
 زیادہ مسافت ہے تو جس شہر سے نکلا ہے اس کی آبادی سے نکلنے کے بعد راستہ میں قصر  
 کرے گا اور دوسرے مکان کے شہر یا گاؤں میں جا کر پوری نماز پڑھے گا۔ (۲)  
 راستہ میں کہیں ٹھہر گیا

اگر شرعی مسافر راستہ میں کہیں ٹھہر گیا تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو  
 وہ برابر سفر پڑھے گا۔ (۳)

- (۲۱) وانما فی غیر وطنہ فلا یضرب مقیماً إلا بنية الإقامة وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً.  
 (حلی کبیر: ص: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سجل اکیڈمی
- ✓ صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر. (الدر مع  
 الرد: ۱۲۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید
- ✓ ولا ینزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر.  
 (البنیة: ۱۲۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ
- (۲) من خرج من عمارة موضع إقامة قاصداً مسيراً ثلاثة أيام..... صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی  
 یدخل موضع مقامه. (الدر المختار علی الرد: ۱۲۱/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید.
- ✓ ویطل الوطن الأصلي بالوطن الأصلي إذا انتقل عن الأول بأخذه، وانما إذا لم یقتل بأخذه  
 ولكن استحدثت أهلاً ببلدة أخرى فالیطل وطنه الأول ویتم فیهما. (البنیة: ۱۲۲/۱)  
 کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)
- ✓ الوطن الأصلي هو مولد ولادته أو تأخذه أو توطنه یطل به إذا لم یبق له بالوطن أهل فلو  
 بقی لم یطل بل یتیم فیهما. قال تحفه فی الرد: (قرله: بل یتیم فیهما) ای بمختر الدخول وإن لم  
 ینو إقامة. (غنی: ۱۲۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)
- ✓ وانما فی غیر وطنه فالیطیر مقیماً إلا بنية الإقامة، وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يوماً.  
 (حلی کبیر: ۵۳۹) کتاب الصلاة، فصل فی صلاة المسافر، ط: سجل اکیڈمی
- ✓ صلی الفرض الرباعی رکعتین حتی یدخل موضع مقامه أو ینوی إقامة نصف شهر. (الدر مع  
 الرد: ۱۲۲/۲) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)
- ✓ ولا ینزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قرية خمسة عشر يوماً أو أكثر.  
 (البنیة: ۱۲۹/۱) کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: رشیدیہ)